مُسندِ امام شافعیؒ

مُسنَد الشّافعی

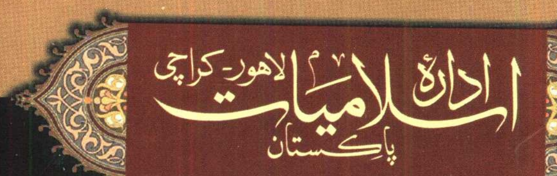
ابوعبداللہ مُحمّد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ

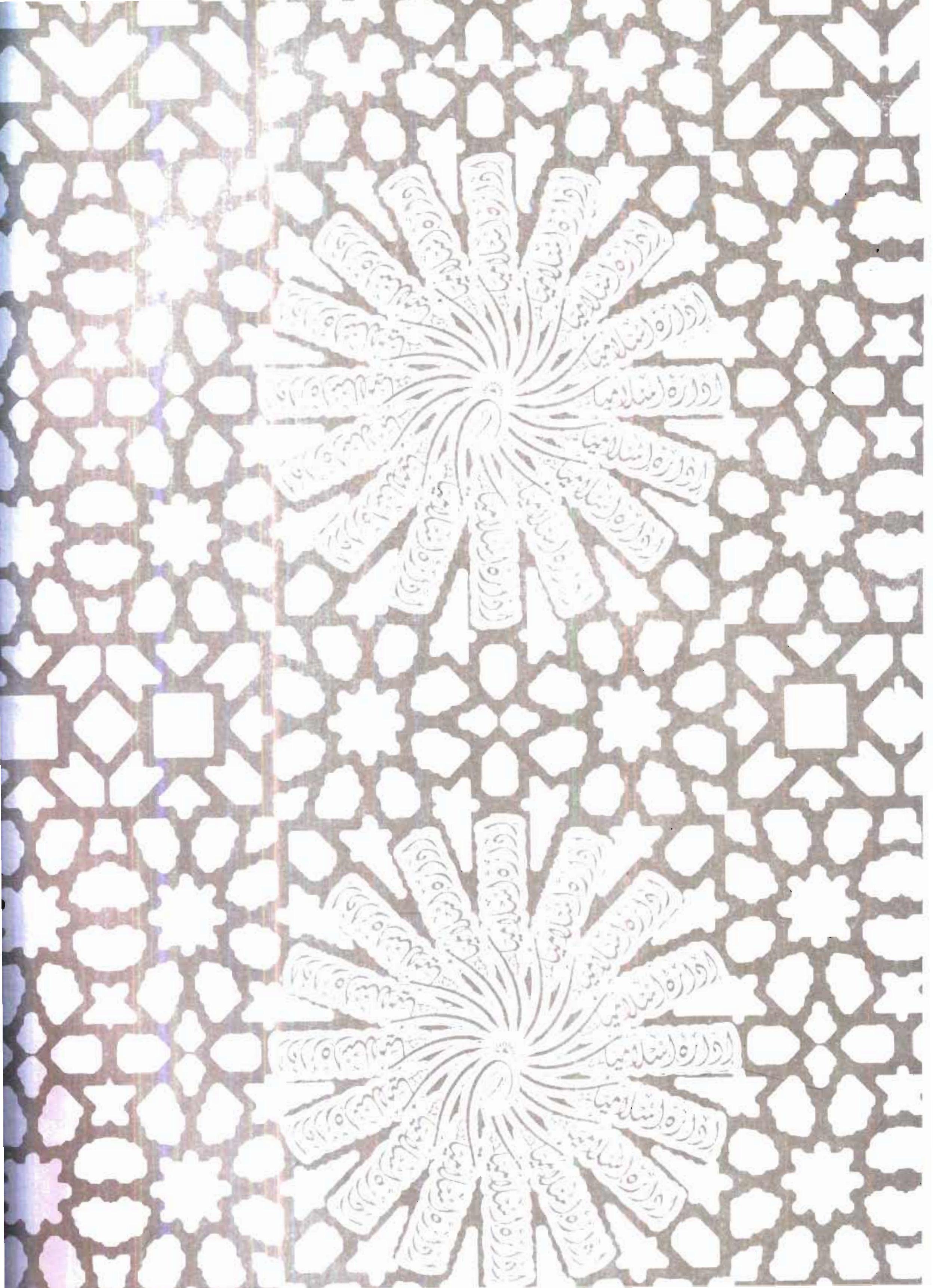
امامِ معظم حضرت امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مُبارکہ۔

ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور خوبصورت اُردو ترجمے اور تخریج احادیث کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں طلباء اور عُلماء کیلئے نادر تحفہ

موضوعاتی ترتیب
امام سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

اُردو ترجمہ
جناب حافظ فیض اللہ ناصر مدظلہم


ادارۂ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان


ادارہ اسلامیات

ھدیہ

برائے

محدث لائبریری

از مترجم

۱۸/۱۲/۲۰۱۳م





ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ

امامِ معظّم حضرت امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ۔
ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور خوبصورت اُردو ترجمے اور تخریج احادیث
کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں، طلباء اور علماء کیلئے نادر تحفہ

موضوعاتی ترتیب
امام سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ

اُردو ترجمہ
جناب حافظ فیض اللہ ناصر زید مجدہم



نام کتاب

مُسند امام شافعیؒ

مُسنَدُ الشَّافعي

نام مصنف

ابُوعبدُاللہ مُحَمَّد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ

اشاعت اول

ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۳ء

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۹۲-۴۲-۳۷۳۲۴۷۸۵+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان.........فون ۳۷۲۴۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان......فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فہرست

عرض ناشر

جناب فیض اللہ ناصر سے جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو ان کی صلاحیتوں کا ٹھیک سے اندازہ نہ ہوسکا۔ یہ رفتہ رفتہ اُجاگر ہوا کہ وہ نہ صرف یہ کہ کم عمری میں ہی تحقیقی اور علمی کاموں کی بہت عمدہ استعداد رکھتے ہیں بلکہ کئی ایک علمی کام پہلے ہی انجام دے چکے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تحقیق اور علم و ادب سے وہ غیر مشروط وابستگی رکھتے ہیں جس کے بغیر کوئی کام بھر پور طور پر سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔

فی زمانہ اہم عربی کتب کے بے شمار تراجم موجود ہیں اور اکثر و بیشتر ہوتا یہ ہے کہ جن کتب کے تراجم بعض اوقات ایک سے زیادہ بھی موجود ہیں انہی کا از سرنو ترجمہ شروع کردیا جاتا ہے۔ ان کی بنیاد علمی خدمت سے زیادہ تجارتی ہوتی ہے یا پھر مترجم اور مصنف کہلانے کا شوق۔ یہ کام اس لیے بھی اختیار کرلیا جاتا ہے کہ پہلے سے موجود تراجم میں معمولی سی تبدیلی کرکے اسے اپنے نام کرنا بہت آسان کام ہے اور بالکل نئی کتاب کے ترجمے اور تحقیقی کام میں محنت زیادہ پڑتی ہے۔ اس لیے اس چلن کے باعث نہ کتاب کی خدمت ہوتی ہے اور نہ علم و ادب کے تشنگاں کی پیاس بجھ پاتی ہے۔

مسند امام شافعی کا ترجمہ اور اس کی تخریج احادیث ایسا ہی ایک نیا کام تھا جس کا بیڑا جناب فیض اللہ ناصر صاحب نے اٹھایا اور اسے بھر پور طور پر انجام دیا۔ انہوں نے ترجمے اور تخریجِ احادیث کا کام بہت محنت سے کیا ہے اور اس کام میں عجلت نہیں کی۔ مسند امام شافعی کی علمی اور تحقیقی افادیت محتاجِ تعارف نہیں اور ضروری تھا کہ اس اہم کتاب کا حقِ ترجمہ ادا کیا جاسکے۔ یہ سعادت جناب فیض اللہ ناصر صاحب نے حاصل کی ہے جس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اس ترجمے کی پہلی بار اشاعت کی سعادت ادارۂ اسلامیات (لاہور، کراچی) کے حصے میں آرہی ہے۔ یہ

ہمارے لیے باعث شرف و امتیاز بھی ہے اور انشاء اللہ ایک اہم علمی اور دینی خدمت بھی۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو قبول فرمائے۔ امام معظم و مکرم امام شافعی رحمہ اللہ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، مترجم اور ناشرین سمیت تمام شرکاء کے لیے دنیا اور آخرت کی فلاح کا وسیلہ بنائے۔ آمین

سعود اشرف عثمانی

عرض مترجم

اللہ تعالیٰ نے اپنے دِین کولوگوں تک دوطرح سے پہنچایا ہے؛ ایک قرآن کے ذریعے اور دوسرا حدیث کے ذریعے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے الفاظ وکلمات اور اعراب تک کی حفاظت فرمائی؛ اسی طرح وہ اپنے پیغمبر کی احادیث کو بھی لفظ لفظ محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں اس کے محافظین پیدا فرماتا رہا، جو نہ صرف روایت وکتابت کے ذریعے اس کی نگہبانی کرتے رہے بلکہ حفظ کے ذریعے انہوں نے اسے اپنے سینوں میں بھی محفوظ کیے رکھا اور نقل درنقل ہم تک پہنچایا۔ ان محدثین کی خدمات یقیناً امتِ مسلمہ پر کسی احسانِ عظیم سے کم نہیں، ان اصحابِ کرام نے اس کارِخیر کے لیے اپنے شب وروز وقف کر رکھے تھے اور دیگر جمیع دنیوی امور سے بے پروا ہو کر اپنی زندگیاں اسی عظیم مقصد کے حصول میں کھپا دِیں۔ ان ہی کی علمی وقلمی خدمات کے ذریعے علمِ حدیث میں پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ ہوا، ان ہی کی تحقیق وتدقیق کے ذریعے صحیح اور ضعیف کی نشاندہی ہوئی اور نبی ﷺ کا ایک ایک قول وعمل ضعف ووضع سے ممتاز ہو کر مکمل صحت کے ساتھ ہم تک پہنچا، ہم ہمیشہ ان محسنین کے زیرِ بارِ احسان رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حدیث اور حاملین حدیث کو بڑی عزت، فضیلت اور شرف سے نوازا ہے اور حدیثِ رسول کی خدمت اور حفاظت کے لیے اپنے انہی بندوں کا انتخاب فرمایا جو اس کے چنیدہ وبرگزیدہ تھے۔ ان تمام عظیم المرتبت اور فقید النظیر شخصیات میں بلندتر نام امامِ معظم ومجتہدِ مقدم ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ حضرتِ امام کی حدیث وفقہ پر جو خدمات ہیں وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں اور نہ ہی ان کے بیان کا یہ محل ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب 'مسند الشافعی' اپنی افضلیت وفوقیت کی بناء پر جداگانہ مقام رکھتی ہے، کیونکہ اس میں امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ ان احادیث کا انتخاب ہی اس کی سب سے اہم خاصیت ہے۔ ایسی احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جن میں مختصر مگر جامعیت کے ساتھ جملہ احکام شریعت کو سمو دِیا گیا ہے۔

مسند شافعی کے پہلے نسخے میں احادیث کی ترتیب ایسی نہ تھی کہ جس سے موضوعاتی انداز میں فائدہ اٹھایا جا سکتا، کیونکہ اس میں ایک موضوع کی احادیث کتاب کے مختلف مقامات پر بکھری پڑی تھیں۔ چنانچہ امام سنجر بن عبداللہ ناصری رحمہ اللہ نے مختلف موضوعات وعناوین کے اعتبار سے متعدد ابواب وکتب قائم کیے اور ہر کتاب اور باب کے تحت ان احادیث کو

جمع کیا جو اس موضوع کے تحت آتی تھیں۔ ترتیب نہایت احسن اور شگفتہ انداز میں لگائی گئی ہے۔ نیز ایک خوبی یہ بھی پیدا کی گئی ہے کہ احادیث کے رقمِ مسلسل کے ساتھ ساتھ بین القوسین احادیث کے وہ نمبرز لگائے گئے ہیں جو اصل نسخے کی ترقیم کے مطابق ہیں۔ یوں کتاب من حیث الجمیع نہایت مفید اور شاندار بن گئی ہے۔

حضرتِ امام شافعی رحمہ اللہ کے اس گراں قدر علمی سرمائے کو اردو دان طبقہ کے لیے مترجم نسخہ بنانے کی ذمہ داری میرے سر تھی۔ میں اس پر بارگاہِ ایزدی میں حمد وشکر کا نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ مجھے فرامینِ رسولِ گرامی ﷺ کی ترجمانی کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں نے جب اس کے ترجمے کا کام شروع کیا تو ابتداء میں ہی احساس ہو گیا کہ یہ کام سہل نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی عام شخص کے کلام کو اردو قالب میں نہیں ڈھالا جا رہا تھا بلکہ افصح العرب ﷺ کے فرامین کی ترجمانی تھی، جس کے لیے شدتِ احتیاط کا پہلو جس قدر بھی ملحوظ رکھا جاتا؛ کم ہی تھا۔ بہرصورت بندہ نے ممکنہ حد تک کوشش کی ہے کہ احادیثِ نبویہ کا مفہوم بھی مکمل طور پر ادا کیا جائے اور عربی متن کے بھی قریب رہنے کی کوشش کی جائے، تا کہ کوئی چیز تشنہ نہ رہے۔ باوجود اس تمام کے کوتاہی یقیناً رہ گئی ہو گی، اہلِ علم کے مطلع فرمانے پر شکر گزار ہوں گا۔

آخر میں اپنے ان تمام اصحاب واحباب کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرنا چاہوں گا جو کسی نہ کسی طرح اس کارِ خیر میں میرے معاون رہے۔ بعدازیں ممنون ہوں فضیلت مآب سعود عثمانی صاحب کا؛ کہ جنہوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اس کتاب کو جلد سے جلد منصۂ شہود پر لانے کا شوق فرمایا۔ باری تعالیٰ ان تمام محسنین کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم سے نوازے اور خدمت حدیث کی میری اس ناتمام سی سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے میرے، میرے والدین، بالخصوص والدہ مرحومہ اور جملہ اساتذہ کرام کے لیے ذریعہ نجات اور توشۂ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

''گر قبول افتد زہے عز و شرف''

حافظ فیض اللہ ناصر بن نصر اللہ خاں
(مرضی پورہ، خانیوال)
hhfnasir@yahoo.com

حالات زندگی امام شافعی رحمہ اللہ

نام ونسب:

نام: محمد۔ کنیت: ابوعبداللہ۔ لقب: ناصر الحدیث۔ نسبت: شافعی؛ اور یہ ان کے جدِّ اعلیٰ شافع کی جانب نسبت ہے۔
سلسلہ نسب یہ ہے: محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی الہاشمی المطلبی۔ ساتویں پشت پر جا کر سلسلۂ نسب رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ نسبی اعتبار سے اس سے زیادہ شرافت کیا ہوسکتی ہے۔ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے آپ کی والدہ کو ہاشمیہ کہا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ کی والدہ قبیلہ ازد سے تھیں جو یمن کا ایک ممتاز ومشہور قبیلہ ہے۔

ولادت:

آپ کی ولادت کے متعلق چار اقوال ہیں۔ یہ کہ آپ کی ولادت غزہ میں ہوئی یا عسقلان میں یا مدینہ میں یا یمن میں۔ صحیح یہ ہے کہ آپ بمقام غزہ رجب ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا انتقال آپ کے پیدا ہونے سے کچھ دن قبل ہو چکا تھا۔

بچپن:

چونکہ باپ کا سایہ تو پیدا ہونے سے قبل ہی اٹھ چکا تھا، اس لیے آپ کی والدہ نے مدتِ رضاعت ختم کر کے دو سال کے بعد اپنے قبیلہ از دنواح یمن کا سفر کیا اور آپ نے اپنے ماموں کے پاس کامل آٹھ سال گزارے۔ وہیں آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا اور دس سال کی عمر میں موطا امام مالک کو حفظ کیا۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! تو کس خاندان سے ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور کے خاندان سے۔ فرمایا: میرے قریب آؤ۔ جب میں آپ کے قریب آ گیا آپ نے اپنا لعابِ دہن میری زبان پر، ہونٹوں پر اور منہ پر ڈال دیا، پھر فرمایا: جاؤ خدا تم پر برکت نازل فرمائے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی عمر میں پھر رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھاتے دیکھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دیتے رہے، پھر میں بھی آپ کے قریب آ بیٹھا اور آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بھی کچھ سکھائیے۔ آپ ﷺ نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر دی اور فرمایا: تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک معبر سے اس کی تعبیر دریافت کی تو اس نے کہا: تم دنیا میں نبی ﷺ کی سنتِ مطہرہ کی نشر و اشاعت میں امام بنو گے۔

تعلیم وتربیت:

جب آپ رحمہ اللہ کی عمر دس سال کی ہوگئی تو آپ کی والدہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں آپ کے چچا کے پاس بھیج دیا تاکہ آپ شہر میں رہ کر علمِ انساب حاصل کریں۔ آپ کے چچا کی مالی حالت کمزور تھی بہ ایں وجہ آپ کو علم حاصل کرنے میں دشواریاں پیش آتی رہیں۔ آپ ایک ماہر انساب کے پاس گئے، اس نے آپ کو مشورہ دیا کہ پہلے کوئی ذریعہ معاش پیدا کرو پھر علم سیکھنا۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا تو یہ حال تھا کہ تعلیم کی جانب دِل مائل تھا، جب کسی عالم سے کوئی حدیث یا مسئلہ سنتا فوراً یاد کر لیتا اور ہڈیوں پر لکھ لیا کرتا اور ان ہڈیوں کو مٹکے میں بڑی احتیاط سے محفوظ کر لیتا۔ بالآخر آپ کو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں مسلم بن خالد زنجی فقہ وحدیث کے امام ہیں اور انھوں نے محمد بن شہاب زھری اور عمرو بن دینار اور ابنِ جریج سے استفادہ کیا ہے، آپ ان کے پاس پہنچے۔ مسلم بن خالد زنجی بڑے جوہر شناس تھے۔ امام صاحب کی ذہانت، ذکاوت اور قوتِ حفظ دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے۔ کامل تیس برس تک ان سے فقہ وحدیث کی تکمیل کی۔ ان کی مجلس میں اکثر و بیشتر امام مالک رحمہ اللہ کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، اس لیے آپ کو امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری کا شوق پیدا ہوا۔ اپنے استاذ مسلم بن خالد سے مدینہ منورہ جانے کا خیال ظاہر کیا۔ انہوں نے فوراً ایک سفارشی خط امام مالک رحمہ اللہ کے نام لکھ دیا کہ جس نو خیز کو میں خدمت اقدس میں بھیج رہا ہوں؛ وہ آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا واقعی مستحق ہے اور اس میں غیر معمولی صلاحتیں موجود ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس زادِ راہ نہ تھا، نہ چچا کے پاس اس قدر سرمایہ تھا کہ وہ کچھ امداد کرتے۔ اس لئے آپ نے مصعب ابن الزبیر سے اپنی ضرورت کو بیان کیا، انھوں نے کسی شخص سے سفارش کر دی اور اس نے بطورِ امداد سو دینار پیش کر دیے۔ دینار ملتے ہی آپ نے انتظام کیا اور چند روز میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی پہلے امام مالک رحمہ اللہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ دستک دی، اندر سے خادمہ آئی، نام پوچھ کر گئی، پھر امام مالک رحمہ اللہ تشریف لائے اور بڑے اخلاق سے گفتگو فرمائی۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے استاذِ مکرم مسلم بن خالد زنجی کا خط پیش کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے خط پڑھ کر پھینک دیا اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا حضور ﷺ کا علم اب اس قابل رہ گیا ہے کہ وہ وسائل اور رسائل کے ذرائع سے حاصل کیا جائے؟ امام مالک رحمہ اللہ کا غصہ دیکھ کر آپ نے معذرت پیش کی، اپنی بے نوائی اور ذوقِ علمی کا اظہار کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ یہ سن کر متاثر ہوئے اور سر سے پیر تک آپ پر نظر ڈال کر پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا: محمد بن ادریس۔ فرمایا: اتق اللہ فیکون لک شان یعنی خدا سے ڈرتے رہنا؛ عنقریب تمہیں بڑی شان ملے گی۔

اخلاق وعادات:

ہر اچھے کام کرنے اور برائی سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ضمیر کا احساس بیدار ہو اور دل میں خیر وشر کی تمیز کے لیے خلش ہو، یہ تقویٰ ہے، پھر اس کام کو خدائے ذوالجلال والاکرام کی رضا مندی کے سوا ہر غرض و غایت سے پاک رکھا جائے، یہ اخلاص ہے، اس کے کرنے میں صرف خدا کی نصرت وحمایت پر بھی بھروسہ رہے تو یہ توکل ہے، اس کام میں رکاوٹیں اور

دقتیں پیش آئیں یا نتیجے میں تاخیر ہو تو دل میں استقامت رکھنی چاہیے، خدا سے آس نہ ٹوٹنے پائے اور اس راہ میں اپنا برا چاہنے والوں کا بھی برا نہ چاہا جائے تو یہ صبر ہے، اگر کامیابی کی نعمت سے سرفرازی ہو تو اس پر مغرور ہونے کی بجائے اس کو خدا کا فضل وکرم سمجھتے ہوئے اور جسم و جان اور قلب ولسان سے اس کا اقرار کیا جائے اور اس قسم کے کاموں کے کرنے میں اور بھی زیادہ انہماک ہو تو یہ شکر ہے۔

اس تمہید کے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ میں یہ تمام صفاتِ ایمانی بدرجہ اتم موجود تھیں۔

قناعت:

آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ میں نے طمع و لالچ کو کبھی پاس نہیں آنے دیا۔ اس کی بدولت مجھے ہمیشہ آرام پہنچا اور اسی وجہ سے ہمیشہ میری عزت' ذلت میں بدلنے سے محفوظ رہی۔ فرمایا کرتے تھے کہ حرص وطمع وہ برائی ہے جس سے نفس کی دنائت پوری طرح ظاہر ہوتی ہے، خصوصاً ایسی حرص جس میں بخل کی آمیزش بھی ہو، اسی کو عرب شح کہتے ہیں، قرآن کریم میں اس کی برائی متعدد جگہ آئی ہے۔ فرماتے تھے کہ خانگی زندگی کی ناگواری زیادہ تر اسی وجہ سے ہوتی ہے، گھر کا مالک زیادہ دینا نہیں چاہتا اور گھر کے لوگ زیادہ مانگتے ہیں۔ شوہروں کو مال سے محبت ہوتی ہے اور بیویاں لالچ سے زیادہ مانگتی ہیں۔ اس سے خانگی معاملات میں کشمکش ہو جاتی ہے اور گھر روحانی تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے: قرآن کی اس آیت کو اچھی طرح سمجھو، جس میں مسلمانوں کا وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھتے ہیں۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۝﴾ (الحشر: ۹/۵۹)

''اور اپنے اوپر (اوروں کو) مقدم رکھتے ہیں؛ اگرچہ خود ان کو ضرورت ہو اور جو اپنے جی کی لالچ سے بچایا گیا وہی کامیاب ہیں۔''

خلیفہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ بے حد اصرار کیا کہ آپ جس شہر کو پسند کریں میں آپ کو وہاں کا قاضی مقرر کر دوں، لیکن آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا مجھے اس عہدے سے معاف ہی رکھیے۔

سخاوت:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سخاوت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کسی حق یا کسی شے کو خوشی کے ساتھ بغیر کسی اکراہ کے دوسرے کے حوالہ کر دیا جائے اور اس کی چند صورتیں یہ ہیں: اپنا حق کسی کو معاف کر دینا، اپنی ضرورت کو روک کر کسی اور کی ضرورت پوری کرنا، دوسرے کے لئے اپنے دماغ کو خرچ کرنا، دوسرے کی اعانت کے لئے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دینا اور دوسروں کو بچانے کے لئے خود کو پیش کر دینا۔ فرمایا کہ کسی شخص کو کبھی نکمی و ناکارہ چیز نہ دیا کرو؛ اس کے دینے سے نفس کی

بلندی زائل ہو کر دنائت پیدا ہونے لگتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ☆﴾ (البقرة:۲/۲۶۷)

''اے ایمان والو! اس میں سے جو تم نے کمایا ہے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے؛ اچھی چیزیں خرچ کرو اور اس میں سے بری چیز کے دینے کا ارادہ نہ کرو، حالانکہ تم خود تو اسے لینا گوارہ نہیں کرتے، ہاں اس صورت میں (اپنے لیے) قبول کر لو گے کہ اگر آنکھیں بند کر لو۔''

ابتداء میں آپ تنگدستی سے گزر بسر کرتے تھے، مگر تعلیم حاصل کر لینے کے بعد خدائے کریم نے ہر قسم کی نعمتوں سے آپ کو سرفراز فرما دیا تھا۔ اکثر خلیفۂ وقت، امراء، وزراء اور اہلِ ثروت آپ کو ہدایا پیش کرتے رہتے تھے اور ہر شخص اسے قبول کرنے میں اصرار کرتا تھا۔ ایک بار خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو پچاس ہزار درہم بھیجے، ان میں سے آپ نے چالیس ہزار غرباء، یتامٰی، بیوگان اور نادار علماء پر صرف کر دیے۔ ابو حسان زیادی نے ایک مرتبہ چھ ہزار دینار، جعفر بن یحییٰ برمکی نے ایک ہزار دینار اور پھر ہارون رشید نے متعدد بار کئی ہزار دینار بھیجے۔ مگر آپ کا معمول یہ تھا کہ بسا اوقات صرف ایک چوتھائی اپنے لیے رکھ کر باقی رقم رات کی تاریکی میں غریب علماء وفقہاء اور نادار طلباء، بیوگان ویتامٰی میں تقسیم فرما دیتے اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا کرتے کہ الٰہی! مجھے حرصِ دنیا سے ہمیشہ محفوظ رکھنا۔

امام مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ کوئی کریم دیکھا اور نہ سخی۔ ایک بار عید کی رات تھی، میں ان کے ساتھ مسجد سے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک مسئلے پر گفتگو جاری ہو گئی، ہم بات چیت کرتے کرتے گھر پہنچے تو دیکھا کہ آپ کے مکان پر ایک غلام کھڑا تھا، اس نے سلام کہا اور بولا کہ میرے آقا نے یہ روپیوں کی تھیلی بطورِ ہدیہ پیش کی ہے اور سلام عرض کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہیں میرا سلام کہہ دینا اور میری طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دینا۔ عین اسی وقت ایک شخص آیا اور کہنے لگا: حضرت! میرے ہاں ابھی بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ آپ نے وہ تھیلی فوراً اس کو دے دی اور اس نادار کی خدمت کرنے کی وجہ سے خوش ہوتے ہوئے گھر میں چلے گئے۔

ایک مرتبہ عید کے دن گھر میں کھانے پینے کا مناسب سامان نہ تھا۔ آپ کی بیوی نے کہا: آپ تو اپنی قوم کے ساتھ بڑی صلہ رحمی کرتے رہتے ہیں، آج عید ہے اور گھر میں سامان تک نہیں ہے، اس لیے کسی سے کچھ قرض ہی پکڑ لیجیے۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے ستر دینار قرض لے لیا۔ قرض لے کر آ ہی رہے تھے کہ فقراء اور مساکین نے گھیر لیا۔ پچاس دینار ان کو تقسیم کر دیے اور بیس دینار لے کر گھر میں گئے۔ ابھی وہ دینار بیوی کو دینے بھی نہ پائے تھے کہ ایک اور شخص نے صدا لگائی، آپ فوراً آئے، پوچھا: خیر تو ہے؟ اس نے رو کر اپنا حال سنایا۔ آپ نے وہ بیس دینار سامنے رکھ دیے اور فرمایا کہ بھائی اس میں سے جس قدر چاہو؛ لے لو۔ اس نے سب اٹھا لیے اور بولا: ابھی تو مجھے اور ضرورت ہے۔ آپ بیوی کے پاس گئے اور سارا

قصہ سنایا۔ بیوی نے کہا: آپ یونہی کرتے رہیے گا۔ رات ہوئی، خاموشی سے سب سو گئے۔ صبح کو جعفر بن یحییٰ برمکی وزیر ہارون رشید کا ایک قاصد آیا اور آپ کو بلا کر ساتھ لے گیا۔ جعفر نے آپ کی بے حد تعظیم کی اور آپ سے کہا: آج رات کو خواب میں ہاتفِ غیبی سے مجھے صدا آئی اور آپ کا واقعہ بتایا گیا ہے۔ پھر جعفر نے ایک ہزار دینار نذر کیے اور اصرار کیا کہ اس کو قبول کر لیجئے۔ چنانچہ آپ نے وہ دینار قبول فرما لئے۔

تواضع:

آپ فرماتے تھے کہ تواضع کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ کوئی شخص اپنی قوت و دولت کا بے جا استعمال نہ کر پائے، جس سے غریبوں اور غیر مستطیع کا دل دکھے۔ چونکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ خاکساری اختیار کرو؛ تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے اور کسی کو کسی کے مقابلہ میں فخر کرنے کی جرأت نہ پیدا ہو۔ تواضع کا مقصد معاشرتی زندگی میں خوش گوار لطافت پیدا کرنا ہے۔

خدمت گزاری:

آپ نے اپنے دوستوں اور شاگردوں کی خاطر داری کے لئے ایک کنیز کو مقرر کر رکھا تھا۔ وہ حلوا بنانے میں باکمال تھی۔ آپ اس سے حلوہ بنوا کر اکثر و بیشتر ملنے جلنے والوں کو کھلاتے اور انتہائی محبت آمیز لہجہ سے گفتگو فرماتے۔ احباب کو کھلا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ اگر کوئی معمولی احسان بھی کرتا تو علاوہ شکر گذاری کے اس کے ساتھ اس سے زیادہ احسان فرما دیتے۔ اگر کسی شخص سے معمولی سی خدمت بھی لیتے تو اس کو دوگنا اجرت عنایت فرماتے تھے۔ باکمال اشخاص کی بڑی قدر کرتے تھے۔ ایک بار کہیں جا رہے تھے کہ دیکھا ایک شخص تیر اندازی کی مشق کر رہا ہے، آپ کے سامنے اس کا تیر صحیح نشانے پر لگا تو آپ نے اپنی جیب سے اس کو تین دینار نذر کیے اور اظہارِ افسوس کیا کہ کاش اور دینار ہوتے تو میں تمہیں اور بھی دیتا۔

اتباعِ سنت:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو آپ کے شاگردِ خاص ہیں؛ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے جواب دے کر اس کے ثبوت میں ایک حدیث بھی بیان فرمائی۔ اس شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں؟ آپ کو بے حد غصہ آیا اور فرمانے لگے: کیا تم نے مجھے بت خانے سے نکلتے دیکھا ہے یا میرے گلے میں زنار دیکھا ہے؟ جو صحیح حدیث سے ثابت ہے وہی میرا مذہب ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اصول یہ تھا کہ اگر ان کو اپنے فتوے کے خلاف کوئی صحیح حدیث پہنچ جاتی تو فوراً اعلانیہ فرما دیتے کہ میں اپنے فتوے سے رجوع کرتا ہوں۔

امام مزنی و ربیع بن سلیمان اور دوسرے شاگردوں سے ہمیشہ یہ فرماتے رہے کہ میں نے جتنی تصانیف لکھی ہیں ان میں بحد امکان احتیاط و جزم سے دلائل کو لکھ دیا ہے، تاہم میں انسان ہوں، ہو سکتا ہے کہ ان میں غلطیاں ہوئی ہوں، غلطی سے منزہ

تو فقط خدا کا کلام ہے۔ اس لئے کوئی بھی مسئلہ میری کتابوں میں اگر خلافِ کتاب وسنت ہو اور تم اس کو دیکھو تو خوب سمجھ لینا کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر صحیح حدیث مجھ تک پہنچے اور پھر میں اس پر عمل نہ کروں تو میری عقل میں فتور آ چکا ہوگا۔

آپ کو کبھی اپنی رائے یا بات پر اصرار نہیں رہتا تھا۔ اگر کسی مسئلہ میں غلطی ثابت ہو جاتی تو فوراً رجوع فرما لیتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری نظر احادیثِ صحیحہ پر مجھ سے زیادہ ہے، اس لئے میرے قول کے خلاف جب کسی صحیح حدیث کو دیکھو تو مجھے مطلع کر دیا کرو، تاکہ اس حدیث پر عمل کروں اور اپنی رائے کو نمایاں طور پر ترک کروں۔

آپ بے انتہا حق پسند تھے۔ آپ سے اکثر مناظرات ومباحثات ہوتے رہتے تھے، آپ فریقِ ثانی کو بڑی نرمی وخندہ پیشانی سے جواب دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے اپنی بڑائی یا اظہارِ فضیلت کی بناء پر مباحثہ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اعلائے کلمۃ الحق کا مقصد سامنے رہا۔

جھوٹ بولنے سے سخت نفرت تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے مدت العمر میں نہ کبھی جھوٹی بات کہی اور نہ ہی کسی معاملے میں جھوٹی یا سچی قسم اٹھائی۔

بزرگوں کا ادب واحترام:

کسی نے آپ کے سامنے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے: سنو! لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کی اولاد ہیں۔ کسی نے امام سفیان بن عیینہ وامام مالک رحمہما اللہ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو حجاز سے علمِ حدیث ناپید ہو جاتا۔ جب امام مالک رحمہ اللہ کا کوئی قول نقل کرتے تو فرماتے: ہذا قول أستاذنا الامام مالک ''یہ ہمارے استاذ امام مالک کا قول ہے۔'' کسی نے پوچھا: کیا آپ نے امام مالک رحمہ اللہ جیسا آدمی دیکھا ہے؟ فرمایا: ہماری کیا حقیقت ہے جو علم اور عمل میں ہم سے زیادہ ہیں وہ یہی کہتے رہے ہیں کہ امام مالک جیسا آدمی ہم نے نہیں دیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فرماتے تھے: الصحابة فوقنا فی کل علم واجتهاد وورع وعقل ''صحابہ علم واجتہاد اور تقویٰ وعقل میں ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔''

ایک مرتبہ کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے کعبہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور پھر اس نذر کو پورا نہ کر سکا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: قسم کا کفارہ ادا کرے اور ہم سے بہتر شخص عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

عبادت اور تدریس:

صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک فقہ کا درس دیتے، پھر حدیث کا درس شروع ہوتا، اس کے بعد مجلسِ وعظ منعقد ہوتی اور پھر علمی مذاکرات ہوتے رہتے۔ ظہر کے بعد ادب وعروض اور نحو ولغت کا سبق ہوتا، اس کے بعد عصر تک گھر پر آرام فرماتے، عصر سے لے کر مغرب تک ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے اور پھر رات کے تین حصے کرتے: ایک تہائی رات میں نیند

فرماتے، دوسرے تہائی میں کتابتِ حدیث وفقہ اور تیسرے تہائی حصے میں قرآن کی تلاوت اور نوافل کی ادائیگی فرماتے رہتے. تا آنکہ صبح ہو جاتی۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ آپس میں زاہدوں اور متقیوں کا تذکرہ کر رہے تھے، ان میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا خاص طور پر تذکرہ ہوا۔ اسی دوران عمرو بن نباتہ بھی آ گئے۔ انھوں نے کہا: اے احباب کرام! میری نظر میں تو امام شافعی رحمہ اللہ سب سے بڑے زاہد، عابد اور متقی ہیں۔ قرآن مجید کی نشرو اشاعت میں مصروف، مکروہات سے کنارہ کش اور حکام وامراء سے بے نیاز۔ سنو! ایک مرتبہ میں اور حارث صالح مزنی کا غلام امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ صفا پر جا رہے تھے کہ اتفاقاً حارث نے یہ آیت پڑھ دی:

﴿هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝﴾ (المرسلات:۳۸/۷۷)

''یہ ہے فیصلے کا دن؛ کہ جب ہم تم کو اور (تم سے) پہلے لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت کو سن کر کانپ اٹھے اور زاروقطار رونے لگے۔ ان پر خدا کا خوف ہمیشہ غالب ہی رہتا تھا۔

ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ حج کو گیا، میں نے دیکھا کہ آپ ہر نشیب وفراز پر روتے تھے اور یہ شعر نہایت پُرسوز لہجے میں پڑھتے تھے:

آل النبی ذریعتی، وهم الیه وسیلتی
أرجو بأن أعطی غداً، بیدی الیمین صحیفتی

''اہلِ بیتِ رسول میرا ذریعہ ہیں اور بارگاہِ خداوندی میں میرا وسیلہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے داہنے ہاتھ میں مجھے اعمال نامہ دیا جائے گا۔''

قرأتِ قرآن:

تلاوتِ کلام اللہ کا بڑا شوق تھا۔ یوں تو معمولاً قرآن مجید روزانہ پڑھتے رہتے تھے۔ حسین بن علی کرابیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس تین مہینے تک رہا، میں نے آپ رحمہ اللہ کو ہر رات کا تہائی حصہ نوافل اور قرآن خوانی میں صرف فرماتے ہوئے دیکھا۔

قرآن مجید ایسی خوش الحانی اور عرب کے تمام لہجوں میں پڑھتے تھے کہ جب آپ امام ہوتے تو لوگوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بلند ہو جاتیں کہ آپ کو رکوع کرنا پڑتا، اور جب کبھی آپ کسی مجلس میں قرآن پڑھتے تو لوگوں کی ہچکی بندھ جاتی اور بہت سے آدمی تو بے خود ہو کر گر جاتے۔

ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی فصاحت اور طلاقتِ لسانی سے بڑے خوش ہوتے تھے۔ خود امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے قرأت کرنے والا بڑا جری اور قابل ہوتا

تھا اور آپ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ تم مجھے قرآن سنایا کرو، میں کچھ دیر پڑھ کر خاموش ہو جاتا تو آپ رحمہ اللہ فرماتے: اور پڑھو۔ میرا اندازِ قرأت انہیں بے حد پسند تھا۔

ذہانت وفہم:

قاضی یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عقل مند نہیں دیکھا۔ امام مزنی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر نصف اہلِ دنیا کی عقل کا امام شافعی رحمہ اللہ کی عقل کے ساتھ وزن کیا جائے تو امام صاحب کی عقل وزنی نکلے گی۔

محمد بن الفضل البرازی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد فضل اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حج کو گئے اور دونوں ایک ہی جگہ ٹھہرے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علی الصباح خاموشی سے حرم محترم چلے گئے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے حلقہ درس میں شرکت مقصود ہوگی، اس لیے اتنے سویرے چلے گئے۔ چنانچہ میں بھی اٹھا اور آپ کے پیچھے چل دیا، میں نے آپ رحمہ اللہ کو حرم میں منعقد علمی مجلسوں اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی مجلس میں تلاش کیا، لیکن آپ نہ ملے، تلاشِ بسیار کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ایک قریشی نوجوان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی مجلس چھوڑ کر یہاں کیوں نشست اختیار کی؟ حالانکہ وہ حضرت امام زہری ودیگر اکابر تابعین رحمہم اللہ کے ممتاز شاگردِ رشید ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: چپ رہو، اگر حدیث عالی سند کے ساتھ نہ ملے گی تو نہ سہی، لیکن حدیث صحیح بسندِ نازل تو ملے گی (یعنی ایک واسطہ اور بڑھ جائے گا)۔ لیکن اگر اس عقلمند کی باتیں میں نے حاصل نہ کیں تو پھر قیامت تک ایسا انسان نہ مل سکے گا، کتاب اللہ کا سمجھنے والا اس جوان قریشی سے بڑھ کر میں نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا: ان کا اسمِ گرامی کیا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ محمد بن ادریس شافعی ہیں۔

رأس المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام حمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے تمام مشائخ کو امام شافعی رحمہ اللہ کے علم وذکاوت اور فہم وفراست کی تعریف میں رطب اللسان ہی پایا۔ امام مالک رحمہ اللہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے علم حاصل کرنے محمد بن ادریس شافعی قریشی سے زیادہ ذہین اور سمجھدار کوئی نہیں آیا۔

ایک بار امام احمد بن حنبل، امام اسحٰق بن راہویہ اور امام یحییٰ بن معین رحمہم اللہ مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور تینوں کا یہ ارادہ ہوا کہ محدثِ مکہ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کے درس میں چلیں۔ جب یہ تینوں حرم محترم میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک نوجوان مسند پر جلوہ افروز ہے اور اس کے آس پاس ایک ہجوم ہے، وہ نوجوان بڑی جرأت سے یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اے اہلِ شام وعراق! مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے متعلق جو چاہو دریافت کرو، میں مطمئن کر سکتا ہوں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ بڑا ہی بے باک وجری ہے۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ محمد بن ادریس شافعی ہیں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا: چلو ذرا اس شخص سے اس حدیث کا مطلب دریافت کریں مکنوالطیو رفی اُوکارھم امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کے معنی تو واضح ہیں، یعنی رات کے وقت پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے

دو۔ لیکن خیر میں تمہارے کہنے سے پوچھ لیتا ہوں۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا مقصد کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فوراً جواب دیا کہ جاہلیت میں یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی کو رات کے وقت سفر کرنا پڑ جاتا تو وہ پتھر مار کر گھونسلوں سے پرندوں کو اڑاتا، پھر اگر وہ پرندہ دائیں طرف اڑاتو یہ شگون لیا جاتا کہ سفر بخیر وسلامتی ہوگا لیکن اگر بائیں طرف اڑا تو وہ شگونِ بد سمجھا جاتا تھا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپ نے ان کی یہ نازیبا حرکت ملاحظہ کی تو فرمایا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں ہی آرام کرنے دیا کرو اور تم اللہ پر بھروسہ رکھا کرو۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ نے فوراً ہی امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اگر ہم عراق سے حجاز تک کا سفر صرف اس حدیث کی توضیح کے لیے ہی کرتے تو بھی ہمارا سفر مبارک وکامیاب ہی تھا۔ تینوں ائمہ نے آپ کی جلالتِ شان وفہمِ حدیث کا اعتراف کیا۔

ایک مرتبہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھ لو، میں قرآن ہی سے استدلال پیش کروں گا۔ ایک شخص نے پوچھا: بھلا یہ تو بتائیے کہ بحالتِ احرام کوئی شخص کسی بھڑ کو مار ڈالے تو قرآن میں اس کا کیا حکم ہے؟ امام صاحب نے فوراً جواب دیا:

﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر:۷)

''رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جس بات کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے وہ منع کر دیں اس سے رُک جاؤ۔''

پھر ایک حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے بعد تم شیخین یعنی سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرتے رہنا۔ پھر دوسری روایت بیان کی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت احرام بھڑ کو مار دینے کی اجازت دی ہے۔

حفص الفرد نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ لوگوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل بے فائدہ نہیں ہے، لیکن پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ اس فعل نبوی سے کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ملک عرب میں یہ تجربہ مشہور ہے کہ اگر کسی کی کمر میں درد ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے وہ درد جاتا رہتا ہے۔ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر میں درد تھا اس لئے آپ نے عرب کے تجربہ کے لحاظ سے ایسا کیا تھا، لیکن یہ فعل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عادتاً منقول نہیں ہے۔

آپ بڑے الجھے ہوئے معاملات اور مسائل آنِ واحد میں سلجھا دیا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ صحیح الدماغ، سریع الفہم اور مسائل کا صحیح اور مدلل جواب دینے والا کوئی نہیں دیکھا۔

مفتی حرم:

علمائے مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ تو آپ رحمہ اللہ کو جوانی کی عمر میں ہی فتویٰ دینے کی اجازت دے چکے تھے۔ مدینہ سے واپسی پر مکہ میں آپ کے استاذ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے بھی آپ کو فتویٰ دینے کی اجازت دیدی، لیکن آپ نے بغرضِ احتیاط حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔ امام سفیان رحمہ اللہ نے کئی سال تک آپ کو حدیث وفقہ اور تفسیر کی

تعلیم دی۔ ایک بار انھوں نے آپ سے دریافت کیا: شافعی! یہ بتاؤ کہ امام زہری رحمہ اللہ کی روایت سے جو یہ حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مسجد سے چلے، راستے میں آپ کو دو آدمی ملے، آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے ساتھ یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انہوں نے جواباً عرض کیا کہ حضور! بھلا ہم آپ کے بارے میں ایسا کیونکر سوچ سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کے رگ وپے میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ تھا کہ قبل اس کے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ خدشہ گزرے کہ ایک اولوالعزم نبی کے ساتھ یہ عورت کیسے؟! اور پھر وسوسۂ شیطانی ان کے دل میں اتہام یا سوءِ ظن پیدا کر دیتا۔ آپ نے اس تصور سے قبل ہی اس کو واضح کر دیا تا کہ ان کا ذہن بدگمانی میں مبتلا ہی نہ ہو۔ دوسرا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو تعلیم دی ہے کہ میں باوجود اس کے کہ نبی ہوں، مگر میرے متعلق بھی لوگ غلط رائے قائم کر سکتے تھے، اس لیے تم بھی ہمیشہ اس کو پیش نظر رکھو کہ تہمت یا افتراء و بہتان کے اسباب سے ہمیشہ خود کو محفوظ رکھو، کیونکہ شیطان انسان کے رگ وپے میں دوڑتا پھرتا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے جب آپ رحمہ اللہ سے یہ توضیحات سنیں تو فرمایا: جزاک اللہ! کیا نفیس بات کہی ہے اور ایسے انداز میں کہ جی خوش ہو گیا۔ اب تم فتویٰ دیا کرو۔

حلیہ مبارک:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ میانہ قد اور موزوں اندام تھے۔ آپ کے ہاتھ لمبے تھے، آپ کے تلامذہ کہتے ہیں کہ گھٹنوں تک ہاتھ پہنچتے تھے۔ کشادہ پیشانی، چہرہ زیادہ پر گوشت نہ تھا، تبسم ہمیشہ نمایاں رہتا، بھوئیں بھری ہوئی مگر علیحدہ علیحدہ، دانت چھوٹے مگر کشادہ، ڈاڑھی متوسط، آخر عمر میں مہندی کا خضاب لگاتے تھے، ناک لمبی اور اس پر ہلکے ہلکے چیچک کے نشان اور چہرہ پر وقار نمایاں تھا۔

ازواج واولاد:

ان کی ایک اہلیہ اور ایک جاریہ تھی۔ آپ کی اہلیہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھیں۔ ان کا نام ونسب یہ ہے حمدہ بنت نافع بن عیینہ بن عمر بن عثمان بن عفان۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ دو کا بچپن میں انتقال ہو گیا، صرف ابو عثمان محمد حیات رہے۔ بیٹیوں کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی طرف نسبت سے فاطمہ و زینب رکھا۔

وفات:

آپ رحمہ اللہ ۱۹۹ھ میں مصر تشریف لے گئے اور اپنی زندگی کے آخری پانچ برس وہاں گزار کر علم و حکمت کا یہ آفتاب ہر سو اپنی کرنیں بکھیرتا ہوا اور متلاشیانِ علم کو اپنی ضیاء پاشیوں سے بہرہ مند کرتا ہوا ۲۰۴ھ میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

اللهم اجعل قبره روضة من رياض الجنة

كتاب الطهارة
طہارت کے مسائل

باب في ماء البحر

۱-(۱): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ رحمه الله؛ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، رَجُلٍ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

سمندر کے پانی کا بیان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور تھوڑا سا پانی بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں، تو اگر ہم اسی سے وضوء کرلیں تو پیاسا رہنا پڑتا ہے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کر لیا کریں؟ توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی بھی پاک ہے اور اس میں مراہوا جانور بھی حلال ہے۔

باب في ماء البئر

۲-(۸۲۰): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الثِّقَةِ، عِنْدَهُ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ أَوْ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: إِنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ تُطْرَحُ فِيهَا الْكِلَابُ وَالْحِيَضُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ

کنویں کے پانی کا بیان

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بضاعة کے کنویں میں (مرے ہوئے) کُتے اور حیض کے چیتھڑے پھینکے جاتے ہیں (تو کیا ہم اس سے وضوء کرلیا کریں؟) توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ کوئی بھی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرسکتی۔

---

[۱] الموطأ لإمام مالك: ۱۲، سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، ح: ۸۳، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في ماء البحر أنه طهور، ح: ۶۹، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر، ح: ۳۸۶

[۲] سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب ما جاء في بئر بضاعة، ح: ۶۸، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء، ح: ۶۶، سنن النسائي، كتاب المياه، باب ذكر بئر بضاعة، ح: ۳۲۶

الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

باب في الماء الدائم

۳-(۸۳۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ)).

ٹھہرے پانی کا بیان

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے (مبادا کہ) پھر وہ اسی سے غسل کرلے۔

باب في القلتين

٤-(۳): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا أَوْ خَبَثًا)).

دو مٹکے کی مقدار پانی کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکے کی مقدار میں ہو تو ناپاکی یا گندگی کا اثر نہیں پکڑتا۔

٥-(۸۳۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِإِسْنَادٍ لَا يَحْضُرُنِي ذِكْرُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا)).

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو، تو ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

وَفِي هَذَا الْحَدِيثُ بِقِلَالِ هَجَرَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَدْ رَأَيْتُ قِلَالَ هَجَرَ، فَالْقُلَّةُ تَسَعُ قِرْبَتَيْنِ، أَوْ قِرْبَتَيْنِ وَشَيْئًا.

اس حدیث میں جن مٹکوں کا ذکر ہے، وہ ہجر کے مٹکے ہیں۔ ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے ہجر کے مٹکے دیکھے ہیں، وہ ایک مٹکا دو مشکیزے یا ان سے تھوڑا زیادہ مقدار جتنا ہوتا ہے۔

باب في سؤر الحمر والسباع

٦-(۱۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ

گدھے اور درندوں کے جھوٹے کا بیان

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

[۳] صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الراكد، ح:۲۸۲

[٤] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء، ح:٦٣، سنن الترمذى، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء، ح:٦٨، سنن النسائى كتاب الطهارة، باب التوقيت في الماء، ح:٥٢، السنن الكبرى للنسائى، كتاب الطهارة، باب التوقيت في الماء، ح:٥٢، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب مقدار الماء الذى لا ينجس، ح:٥١٨، المستدرك للحاكم:١/١٣٢

[٥] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، ح:٢٧٩

[٦] المعرفة للبيهقى:١/٣١٢

أَبِي حَبِيبَةَ، أَوِ ابْنِ حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سُئِلَ: أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا)).

سے سوال کیا گیا: کیا ہم گدھوں کے استعمال شدہ پانی سے وضوء کرلیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلکہ تمام درندوں کے استعمال شدہ پانی سے کر سکتے ہو۔

باب في سؤر الهرة

بلی کے جھوٹے کا بیان

٧-(١١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتَا تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَوْ أَبِي قَتَادَةَ، الشَّكُّ مِنَ الرَّبِيعِ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، قَالَتْ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ)).

کبشہ بنت کعب بن مالک جو ابو قتادہ کے بیٹے یا ابو قتادہ کے عقد میں تھیں، یہ شک ربیع کو ہوا ہے، ان سے روایت ہے کہ ابو قتادہ (گھر) آئے تو انہوں نے (یعنی کبشہ نے) وضوء کے پانی کے برتن سے (انہیں وضوء کروانے کے لیے) پانی ڈالا تو ایک بلی آ کر اسی سے پینے لگی، وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں بلی کو پانی پیتے دیکھ رہی ہوں، تو کہنے لگے: اے بھتیجی! کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تم پر بہت چکر لگانے والوں یا چکر لگانے والیوں میں سے ہے۔

باب في سؤر الكلب

کتے کے جھوٹے کا بیان

٨-(٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن سے کتا پی لے، تو اسے چاہیے کہ وہ اس (برتن) کو سات مرتبہ دھوئے۔

٩-(٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے کسی شخص کے برتن میں

[٧] الموطأ لإمام مالك:١٣، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، ح:٨٥، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في سؤر الهرة، ح:٩٢، سنن النسائي كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، ح:٦٨، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة و سننها، باب الوضوء بسؤر الهرة و الرخصة في ذالك، المستدرك للحاكم:١/١٦٠

[٨] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان، ح:١٧٢ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، ح:٢٧٩، الموطأ لإمام مالك:٣٥

[٩] صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب غسل دم الحيض، ح:٣٠٧، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب نجاسة الدم و كيفية غسله، ح:٢٩١

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

کتا منہ ڈال لے تو اسے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

۱۰-(۱۶): أَنْبَأَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أُولَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھوئے، ان (سات مرتبہ) میں سے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے (دھوئے)۔

باب فی فضلة الغسل والوضوء

غسل اور وضوء کے مستعمل پانی کا بیان

۱۱-(۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْقَدَحِ، وَهُوَ الْفَرَقُ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑے برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور وہ برتن ''فرق'' تھا (یہ آٹھ سیر کا برتن ہوتا ہے) میں اور آپ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۱۲-(۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۱۳-(۱۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: أَبْقِ لِي، أَبْقِ لِي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، کبھی کبھار تو میں کہنے لگتی کہ میرے لیے (پانی) بچائیے، میرے لیے بچائیے۔

۱۴-(۱۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ اور نبی ﷺ

---

[۱۰] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم ولوغ الکلب، ح:۲۷۹ سنن أبي داود، کتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الکلب، ح:۷۳. سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء في سؤر الکلب، ح:۹۱، سنن الدارقطنی ۱/۶۵

[۱۱] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امرأته، ح:۲۵۰ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابه، وغسل الرجل والمرأة فی اناء واحد فی حالة واحدة، وغسل احدهما بفضل الآخر، ح:۳۱۹

[۱۲] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب تخلیل الشعر، ح:۲۷۳، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابه وغسل الرجل والمرأة فی اناء واحد، وغسل احدهما بفضل الآخر، ح:۳۲۱

[۱۳] ایضًا

[۱۴] صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة، ح:۳۲۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ماجاء فی وضوء الرجال والمرأة من اناء واحد، ح:۶۲

دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

ایک ہی برتن سے وضوء کیا کرتے تھے۔

۱۵-(۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ كَانُوا يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ جَمِيعًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں مرد اور عورتیں اکٹھے ہی وضوء کیا کرتے تھے۔

باب منه: في نبع الماء من تحت أصابعه

آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑنے کا بیان

۱۶-(۴۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضوء کا پانی تلاش کر رہے تھے لیکن وہ نہ پا سکے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وضوء کریں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے چشمے کی طرح پانی پھوٹ رہا تھا، تمام لوگوں نے وضوء کرلیا، یہاں تک کہ ان کے آخری شخص تک نے وضوء کیا۔

باب في جلود الميتة

مردار کے چمڑے کا بیان

۱۷-(۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ قَدْ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو انہوں نے نبی ﷺ کی بیوی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو دی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے چمڑے سے فائدہ

---

[۱۵] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأته و فضل وضوء المرأة، ح:۱۹۳، الموطأ لإمام مالك:۱۵

[۱۶] الموطأ لإمام مالك:۳۲، صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء اذا حانت الصلاة، ح:۱۶۹، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۲۲۷۹، سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب فی اثبات نبوة النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۳۶۳۱

[۱۷] الموطأ لإمام مالك:۱۶، صحيح البخاری، كتاب الزكوة، باب الصدقة على الموالی ازواج النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۱۴۹۲، مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ ح:۳۶۳، سنن النسائی كتاب الفرع والعتيرة، باب جلود الميتة، ح:۴۲۳۹

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((فَهَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا)).

کیوں نہیں اٹھالیتے؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اسے کھانا ہی حرام قرار دیا گیا ہے۔

۱۸-(۲۰۲۰۔۲۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چمڑا رنگ دیا جائے، تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۱۹-(۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ چمڑے کو رنگ کر اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

باب فی آنية الفضة

چاندی کے برتنوں کا بیان

۲۰-(۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی بھر دی جاتی ہے۔

باب غسل البول من المسجد

مسجد سے پیشاب دھونے کا بیان

۲۱-(۴۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَعَجِلَ النَّاسُ إِلَيْهِ

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کردیا تو لوگ اس کی طرف لپکے اور اسے اس کام سے

---

[۱۸] صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب طهارة جلود المیتة بالدباغ، ح:۳۶۳، الموطأ لإمام مالك: کتاب العید، باب ما جاء فی جلود المیتة، ح:۱۷

[۱۹] الموطأ لإمام مالك: ح:۱۸، سنن أبی داود، کتاب الباس، باب فی اهاب المیتة، ح:۴۱۲۴، سنن النسائی کتاب الفرع والعتیرة، باب الرخصة فی الاستمتاع بجلود المیتة اذا دبغت، ح:۴۲۵۲، سنن ابن ماجه کتاب اللباس، باب لبس جلود المیتة اذا دبغت. ح:۳۶۱۲

[۲۰] الموطأ لإمام مالك: کتاب صفة النبی صلی الله علیه وسلم، باب النهی عن الشراب فی آنیة الفضة والنفخ فی الشراب، ح:۹۲۵، صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب تحریم استعمال أوانی الذهب والفقة فی الشرب وغیره

[۲۱] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ترك النبی صلی الله علیه وسلم والناس الأعرابی حتی فرغ من بوله، ح:۲۱۹، صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغیره من النجاسات او حصلت فی المسجد، أن الارض تطهر بالماء من غیر حاجة الی حضرها، ح:۲۷۴، سنن ابن ماجه کتاب الطهارة، باب الأرض یصیبها البول، ح:۵۲۸

فَنَهَاهُمْ عَنْهُ، وَقَالَ: ((صُبُّوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِن مَاءٍ)).

روکنے لگے، توآپ ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔

۲۲-(٥٧): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا))، قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَكَأَنَّهُمْ عَجِلُوا عَلَيْهِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ أَمَرَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُهَرِيقَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تونے تو (اللہ کی) وسیع و کشادہ (رحمت کو) تنگ کردیا ہے۔ (راوی نے) کہا: وہ کچھ دیر ٹھہرا اور پھر اس نے مسجد کے کونے میں پیشاب کردیا، لوگ گویا اس پر جلدبازی کرنے لگے (یعنی اسے ڈانٹنے ڈپٹنے لگے) تو نبی ﷺ نے انہیں روک دیا، پھر پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا یا پانی کا بڑا ڈول لانے کا (حکم دیا) تو وہ اس پر بہا دیا گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: (لوگوں کو جن باتوں کا علم نہیں ہے وہ انہیں) سکھلاؤ، آسانیاں پیدا کرو اور سختیاں نہ برتو۔

باب في المني يصيب الثوب

کپڑوں پر لگ جانے والی منی کا بیان

۲۳- (۳۸): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچا کرتی تھی۔

۲٤- (۷۲٦۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۲] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب الأرض يصيبها البول، ح:۳۸۰، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في البول يصيب الأرض، ح:۱٤۷، سنن النسائي كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ح:۲۲۰

[۲۳] المعرفة للبيهقي، ح:۲/۲٤۲، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم المني، ح:۲۸۸

[۲٤] المعرفة للبيهقي، ۲/۲٤۲، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم المني، ح:۲۸۸

۲۵- (۸۲۶۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے منی کھرچا کرتی تھی، (پھرانہی کپڑوں میں) آپ ﷺ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۲۶- (۹۲۶۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا يُخْبِرُهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ، قَالَ: أَمِطْهُ عَنْكَ بِعُودٍ أَوْ إِذْخِرَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبُصَاقِ وَالْمُخَاطِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس منی کے متعلق جو کپڑے کو لگی ہو، فرمایا کہ اسے لکڑی یا گھاس کے ساتھ کپڑے سے پونچھ ڈالو، کیونکہ یہ توتھوک اور رینٹ کی طرح ہے۔

۲۷- (۰۳۶۱): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ الْمَنِيُّ إِنْ كَانَ رَطْبًا مَسَحَهُ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا حَتَّهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ.

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کپڑے کو منی لگے تو اگر وہ تر ہو تو اسے پونچھ لے اور اگر خشک ہو تو اسے کھرچ کر اس میں نماز پڑھ لے۔

باب فی دم الحيض

حیض کے خون کا بیان

۲۸- (۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ: ((حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ، وَصَلِّي فِيهِ)).

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کپڑوں کو لگ جانے والے حیض کے خون کے بابت پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رگڑ کر صاف کردے، پھر پانی کے ساتھ مل لے اور پھر اسے جھاڑ کر اس میں نماز پڑھ لے۔

---

[۲۵] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب المني يصيب الثواب، ح:۳۷۲

[۲۶] المصنف لعبد الرزاق:۱/۳۴۷، مصنف ابن ابی شیبة:۱/۸۵، السنن الكبرى:۲/۴۱۸

[۲۷] المصنف لعبد الرزاق:۱/۸۴

[۲۸] صحيح البخاری، كتاب الحيض، باب غسل دم الحيض، ح:۳۸، صحيح مسسم، كتاب الطهارة، باب نجاسة الدم وكيفية غسله، ح:۲۹۱

۲۹- (۸): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ جَدَّتِي أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ، تَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے اسی کے مثل حکم ذکر فرمایا۔

۳۰- (۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا: ((إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ)).

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے کہ جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: جب تم میں سے کسی عورت کو حیض کا خون آئے تو وہ اسے (یعنی کپڑوں کو) مَل لے، پھر اس پر پانی کے چھینٹے مارے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔

۳۱- (۸،۵۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ دَمُ الْحَيْضِ، فَقَالَ: ((تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ)).

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون لگے ہوئے کپڑے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھرچ لے پھر اسے پانی سے دھوئے اور پھر اس میں نماز پڑھ لے۔

باب فی الشوارع

راستوں کا بیان

۳۲- (۳۱۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً، سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ،

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ میرا (دامن نیچے کو) لمبا (یعنی لٹکا) رہتا ہے اور میرا گزرنا پاک جگہوں سے بھی ہوتا ہے، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اس

[۲۹] أيضاً [۳۰] أيضاً [۳۱] أيضاً

[۳۲] الموطأ لإمام مالك:۱٦، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الأذى يصيب الذيل، ح:۳۸۳، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء من الريح، ح:۷٤، الموطأ لإمام مالك:۱٤۳

فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي، وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)).

(ناپاک جگہ) کے بعد والی (زمین) اسے پاک کر دیتی ہے۔

باب الاستطابة والنهی عن إستقبال القبلةِ و استدبارها ومايستنجي به

بول و براز کے بعد پاک ہونے، قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کرنے اور جن چیزوں سے استنجاء کیا جائے، ان کا بیان

۳۳- (۸۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ، وَلْيَسْتَنْجِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ))، وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو تمہارے لیے والد کے مثل ہی ہوں، سو جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے نہ تو قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرے اور اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنا چاہیے، آپ ﷺ نے سوکھے گوبر اور بوسیدہ ہڈی سے (استنجاء کرنے سے) منع فرمایا اور اس سے بھی کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

۳۴- (۳۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو وَجْزَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الْاسْتِنْجَاءِ: ((بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ)).

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے استنجاء کے بابت فرمایا: تین پتھروں کے ساتھ کیا جائے، ان میں گوبر شامل نہیں ہے۔

۳۵- (۹۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ قبلہ رُخ ہو کر پاخانہ یا پیشاب کیا جائے، البتہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کر سکتے ہو۔ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شام

[۳۳] سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب کراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، ح:۸، سنن النسائی کتاب الطهارة، باب النهی عن الاستطابة بالروث، ح:۴۰

[۳۴] المعرفة للبيهقی:۱/۲۰۰، سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة، ح:۴۱، سنن ابن ماجه کتاب الطهارة وسننها، باب الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة، ح:۳۱۵

[۳۵] صحيح البخاری، کتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول، ح:۱۴۴، صحيح مسلم، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، ح:۲۶۴

أَوْ غَرِّبُوا، قَالَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالَى.

آئے تو (دیکھا کہ) وہاں کے بیت الخلاء قبلہ رُخ بنائے گئے تھے، سو ہم وہاں سے نکل پڑے اور استغفار کرنے لگے۔

باب جوازه فى البناء

چار دیواری میں (قبلہ رُوچہرہ یا پیٹھ کرنے کا) جواز

٣٦- (٩١.): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب تُو قضائے حاجت کرنے بیٹھے تو نہ تو قبلہ رُخ ہو کے بیٹھا کر اور نہ ہی بیت المقدس کی جانب مُنہ کر کے۔ (پھر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: میں (ایک روز) اپنے گھر کی چھت پہ چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو اینٹوں پر بیٹھے قبلہ رُخ ہو کر قضائے حاجت کرتے دیکھا۔

باب النهى عن ذكر الله عند قضاء الحاجة

قضائے حاجت کے وقت ذِکرِ الٰہی کی ممانعت کا بیان

٣٧- (٣٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَلَمَّا جَاوَزَهُ نَادَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى الرَّدِّ عَلَيْكَ خَشْيَةُ أَنْ تَذْهَبَ فَتَقُولَ: إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَإِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ لَا أَرُدُّ عَلَيْكَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر رہے تھے، اس آدمی نے آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دے دیا، پھر جب وہ آگے بڑھ گیا تو نبی ﷺ نے اسے آواز دی اور فرمایا: تیرے سلام کا جواب دینے میں مجھے اس خدشے نے مجبور کیا کہ کہیں تو جا کر یہ نہ کہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا تھا لیکن انہوں نے مجھے جواب ہی نہیں دیا۔ سو (آئندہ) جب تو مجھے اس حالت میں دیکھے تو سلام نہ کرنا اور اگر (پھر بھی) تو ایسا کرے گا تو میں تجھے جواب نہیں دوں گا۔

[٣٦] سنن النسائي كتاب الوضوء، باب من تبرز على لبنتين، ح:١٤٥، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ح:٢٦٦

[٣٧] المعرفة للبيهقي: ١/١٩٠، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ح:٢٧٠

۳۸-(۳۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَيْسَا فِي كِتَابِ الْوُضُوءِ، وَلَكِنْ أَخْرَجْتُهُمَا فِيهِ لِأَنَّهُ مَوْضِعُهُ، وَفِي هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِ الْوُضُوءِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: وَرَوَى أَبُو الْحُوَيْرِثِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَالَ فَتَيَمَّمَ، فَأَخْرَجْتُ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ.

سیدنا ابن الصمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس جا کھڑے ہوئے، پھر جو آپ کے پاس لاٹھی تھی اس کے ساتھ (دیوار سے مٹی) کو کھرچا، پھر اپنا ہاتھ دیوار پر مارا اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا، پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔

ابوالعباس کہتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں کتاب الوضوء میں نہیں تھیں لیکن میں نے انہیں اس مقام پہ اس لیے بیان کر دیا ہے کیونکہ ان کے بیان کرنے کا مقام ہی یہی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن الصمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو تیمم کر لیا۔ میں نے اسی وجہ سے اس حدیث کو مکمل بیان کر دیا۔

۳۹-(۱۶۳۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بِئْرِ جَمَلٍ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى مَسَحَ يَدَهُ بِجِدَارٍ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بئر جمل کی طرف قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر واپس آئے تو ایک شخص نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب اس وقت تک نہ دیا جب تک اپنا ہاتھ دیوار سے صاف نہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا۔

باب غسل اليد قبل إدخالها الاناء

برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دھونے کا بیان

۴۰-(۲٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے یہاں تک

[۳۸] المعرفة للبيهقى ۲۸۳/۱، سنن النسائى، كتاب التيمم، باب التيمم فى الحضراذا لم يجدالماء . ح:۳۳۷، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ح:۳۶۹

[۳۹] صحيح البخارى، كتاب التيمم، باب التيمم فى الصفر اذا لم يجد الماء ، ح:۳۳۷، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ح:۳۶۹

[۴۰] المعرفة للبيهقى، ۱۵۵/۱، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كرامة غمس المتوفء وغيره، ح:۲۷۸، الموطأ لإمام مالك:۱۱۶.

نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

کہ وہ اسے تین مرتبہ دھولے، کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔

۴۱-(۲۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ وضوء کے برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوئے، کیونکہ یقیناً تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۴۲-(۴۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جائے نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو وضوء کے برتن میں ڈالنے سے پہلے دھولے، کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

۴۳-(۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی جائے نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ انہیں تین مرتبہ دھولے، کیونکہ اسے چنداں معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

باب في الوضوء وصفته

وضوء اور طریقۂ وضوء کا بیان

۴۴-(۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ

عمرو بن یحیی المازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زید انصاری سے کہا: کیا آپ ایسا کرسکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھلاسکیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضوء فرمایا کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے

[۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۱، صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وتراً.

[۴۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۱ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وتراً.

[۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۱، صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وتراً.

[۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸، صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب مسح الرأس كله، ح:۱۸۵، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ح:۲۳۵.

اللهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

فرمایا: جی ہاں، پھر انہوں نے پانی کا برتن منگوایا اور اپنے ہاتھ پر (پانی) ڈالنے لگے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا، کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا، آپ دونوں ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، سر کے شروع والے حصے سے ابتدا کی، پھر انہیں گدی تک لے گئے، پھر ان دونوں (ہاتھوں) کو اسی جگہ پر واپس لے آئے جہاں سے ابتدا کی تھی، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

۴۵- (۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا تو اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے ہاتھوں کو دو مرتبہ، اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، آپ ﷺ ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے، اپنے سر کے اگلے حصے سے شروع کیا، پھر ان دونوں گدی تک لے گئے پھر ان دونوں کو اسی جگہ لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

باب الوضوء مرة مرة وتقديم الاستنشاق على المضمضة

اعضائے وضوء ایک ایک مرتبہ دھونے اور کلّی سے پہلے ناک میں پانی چڑھانے کا بیان

۴۶- (۵۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَاسْتَنْشَقَ وَمَضْمَضَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ، وَصَبَّ عَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، ناک میں پانی چڑھایا اور ایک مرتبہ کلی کی، پھر اپنا ہاتھ (برتن میں) داخل کیا اور اپنے چہرے پر ایک مرتبہ پانی بہایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر ایک مرتبہ پانی بہایا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

---

[۴۵] ایضًا.

[۴۶] المعرفة للبيهقي: ۱/۱۸۱، صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة، ح: ۱۴۰.

مَرَّةً وَاحِدَةً.

باب في مسح الناصية وعلى العمامة

پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

٤٧- (٤٤): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُمَرَ، وَابْنِ وَهْبِ الثقفي، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تو اپنی پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح فرمایا۔

باب حسر العمامة ومسح مقدم رأسه

پگڑی کو کھولنے اور سَر کے اگلے حصے پر مسح کا بیان

٤٨- (٤٥): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ وَمَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، أَوْ قَالَ: نَاصِيَتَهُ بِالْمَاءِ.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تو پگڑی کھول کر سر کے اگلے حصے پر مسح کیا، یا کہا: اپنی پیشانی پر پانی کے ساتھ (مسح کیا)۔

٤٩- (٤٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَسَحَ نَاصِيَتَهُ، أَوْ قَالَ: مُقَدَّمَ رَأْسِهِ بِالْمَاءِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، یا کہا: پانی کے ساتھ سر کے اگلے حصے کا (مسح کیا)۔

باب إسباغ الوضوء والتخليل بين الاصابع والمبالغة في الاستنشاق

کامل وضوء، انگلیوں کے درمیان خلال اور ناک میں خُوب پانی چڑھانے کا بیان

٥٠- (٤٨): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں بنی منتفق کے پاس پہنچا، یا (کہا)

[٤٧] المعرفة للبيهقي: ١٤/١ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، ح: ٨١، المصنف لابن أبي شيبه، ح: ١ /٢٤

[٤٨] المعرفة للبيهقي: ١٤/١، المصنف لابن أبي شيبة، ح: ٢٣/١، المصنف لعبدالرزاق ١ /١٨٩

[٤٩] أيضاً

[٥٠] سنن أبي داود، كتاب الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبالغ في الاستنشاق، ح: ٢٣٦٥، سنن الترمذي، أبواب الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، ح: ٧٨٨، سنن النسائي كتاب الطهارة، باب المبالغة في الاستنشاق، ح: ٨٧، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب المبالغة في الاستنشاق، ح: ٤٠٧

بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ، أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ، إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَتَيْنَاهُ فَلَمْ نُصَادِفْهُ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَأَتَتْنَا بِقِنَاعٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَالْقِنَاعُ: الطَّبَقُ، فَأَكَلْنَا، وَأَمَرَتْ لَنَا بِحَرِيرَةٍ فَصُنِعَتْ، ثُمَّ أَكَلْنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((هَلْ أَكَلْتُمْ شَيْئًا؟ هَلْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟))، فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ، فَإِذَا بِسَخْلَةٍ تَيْعَرُ، فَقَالَ: ((هِيهِ يَا فُلَانُ، مَا وَلَّدْتَ؟))، قَالَ: بَهْمَةٌ، قَالَ: ((فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً))، ثُمَّ انْحَرَفَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: ((لَا تَحْسَبَنَّ))، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَحْسِبَنَّ، أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ، فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً)).

میں بنی منتفق کے وفد میں تھا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (گیا تھا)، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہماری (ابھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی تھی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جا ملے، تو وہ ہمارے پاس ایک اوڑھنی لے کر آئیں، اس میں کھجوریں تھیں تو ہم نے کھالیں، پھر آپ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لیے آٹے، گھی اور دودھ سے بنا حلوہ تیار کرنے کا حکم دیا، جب وہ تیار کر دیا گیا تو ہم نے (وہ بھی) کھایا۔ ہم کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کچھ کھایا ہے؟ کیا تمہارے لیے کوئی چیز تیار کرنے کو کہا گیا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں، ابھی کچھ ہی دیر ہم ٹھہرے تھے کہ ایک چرواہا اپنی بکری لے کر جا رہا تھا، وہ بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ تھا جو چلا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! اسے ادھر لاؤ (پھر پوچھا) کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا: بھیڑ کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی جگہ ہمارے لیے کوئی بکری ذبح کر دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف پلٹے اور مجھ سے فرمایا: تم ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ ہم اسے تمہاری وجہ سے ذبح کر رہے ہیں، بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) ہمارے پاس سو بکریاں ہیں، تو ہم نہیں چاہتے کہ وہ بڑھ جائیں، اس لیے جب کوئی چرواہا کوئی بچہ پیدا ہوا پاتا ہے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر دیتے ہیں۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ، يَعْنِي: الْبَذَاءَ، فَقَالَ: ((طَلِّقْهَا إِذَنْ))، قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ، قَالَ: ((فَمُرْهَا))، يَقُولُ: ((عِظْهَا، فَإِنْ يَكُنْ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أَمَتَكَ)).

(پھر) میں نے (اپنا اصل مسئلہ بیان کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے، اس کی زبان میں کچھ کسر ہے یعنی وہ بہت ہی بداخلاق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو اسے طلاق دیدے۔ میں نے کہا: اس سے میرا ایک بیٹا بھی ہے اور اس سے (یعنی اپنی بیوی سے) میں نے صحبت بھی کر رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر اسے (سدھر جانے کی) ہدایت کر، اسے نصیحت کر، اگر تو اس میں کچھ بھلائی ہوئی تو وہ قبول کرے گی اور تو اپنی بیوی کو اس طرح نہ مار جس طرح تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)).

(اس کے بعد) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضوء کے بارے میں بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کامل وضوء کر۔ انگلیوں کے درمیان خلال کر، ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کر (یعنی خوب اچھی طرح پانی چڑھا)، مگر (جب) اس کے کہ تو روزے کی حالت میں ہو (تو پھر مبالغہ مت کر)۔

۵۱-(۸۷۰): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ، وَكَانَتْ تَخْرُجُ بِأَبِي حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا، قَالَ: فَأَتَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِوَضُوءٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سالم سبلان بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہا ابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں تاکہ وہ آپ کو نماز پڑھادیا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ وضوء کے پانی کا برتن لے کر آئے، تو نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمن! وضوء کامل کیجیے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (خشک رہ جانے والی) ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہوگا۔

۵۲-(۸۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)).

سعید بن ابی سعید روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن سے فرمایا: اے عبدالرحمن! وضوء اچھے طریقے سے کیجیے یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے کہ ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہوگا۔

---

[۵۱] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، ح: ۲۴۰، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۴۸۱۳

[۵۲] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۲۴۱۲۳، المسند للحميدي: ۱۶۱، صحيح ابن حبان: ۱۰۵۹

باب فی ثواب الوضوء

وضوء کے اجر وثواب کا بیان

۵۳-(۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ، أَنَّ عُثْمَانَ رضي الله عنه تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ)).

حمران سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کرتے ہوئے اپنے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے میرے اس وضوء کی طرح ہی وضوء کیا تو اس کے چہرے، اس کے ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔

باب فی السواك وفضيلته

مسواک اور اس کی فضیلت کا بیان

۵۴-(۴۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو عشاء کی نماز لیٹ پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک (کرنے) کا ضرور حکم دیتا۔

۵۵-(۴۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کی پاکیزگی کا آلہ اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے۔

باب مايكون منه الوضوء والوضوء من مسّ الذكر والفرج

جن امور سے وضوء لازم آتا ہے اور مرد وعورت کی شرمگاہ کو چھونے سے وضوء کرنے کا بیان

۵۶-(۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ

عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ بن زبیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میں

[۵۳] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً، ح:۱۵۹، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ح:۲۲۷

[۵۴] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، ح:۲۵۲، الموطأ لإمام مالك:۱۱۶، صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ح:۸۸۷

[۵۵] المعرفة للبيهقی:۱/۱۵

[۵۶] الموطأ لإمام مالك:۵۸، سنن أبی داود، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، ح:۱۸۱، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، ح:۸۳، سنن النسائی كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، ح:۱۶۳، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذكر، ح:۱۶۳

سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَتَذَاكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ.

مروان بن حکم کے پاس آیا تو ہم وضوء کے مسائل پر مذاکرہ کرنے لگے۔

فَقَالَ مَرْوَانُ: وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ، فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ.

مروان نے پوچھا: شرمگاہ کو چھونے سے وضوء لازم ہو جاتا ہے؟ تو عروہ نے کہا: مجھے تو اس کا علم نہیں ہے۔

فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

پھر مروان کہنے لگے: مجھے سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے چاہیے کہ وہ وضوء کرے۔

۵۷- (۳۴): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی شرمگاہ اس کیفیت میں چھوئے کہ اس کے ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو اسے وضوء کر لینا چاہیے۔

۵۸- (۳۵): حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی شرمگاہ پکڑے تو اسے وضوء کرنا چاہیے۔

وَزَادَ ابْنُ نَافِعٍ، فَقَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ابن نافع اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمه الله: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَرْوُونَهُ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ جَابِرًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (یہ حدیث) ایک سے زائد حفاظ کو روایت کرتے ہوئے سنی ہے لیکن

[۵۷] سنن الدار قطني: ۱/۱۴۷، المعرفة للبيهقي: ۱/۲۲۰

[۵۸] سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذكر، ح: ۴۷۹

وہ اس میں جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

۵۹-(۳۶): أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، أَظُنُّهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ فَرْجَهَا تَوَضَّأَتْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضوء کرے۔

باب فی قبلة الرجل امرأته وجسّها بيده

آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونے کا بیان

۶۰-(۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ، فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے یا اپنے ہاتھ کے ساتھ چھونے کی غرض سے اس کو ٹٹولنا (اس کا حکم یہ ہے کہ) جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اپنے ہاتھ سے اسے چھوئے تو اس پر وضو لازم ہے۔

۶۱-(۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں (حکم) پوچھیں کہ جو اپنی اہلیہ کے قریب جائے تو اس کی مذی خارج ہو جائے، تو اس پر کیا واجب ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میرے عقد میں ہے، جس وجہ سے میں آپ ﷺ سے خود پوچھنے سے شرماتا ہوں۔ مقداد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو جھاڑ لے اور پھر اسے چاہیے کہ وہ نماز (جیسے وضوء) کی طرح وضوء کر لے۔

۶۲-(۱۱۳۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جب

[۵۹] المعرفة للبيهقي، ۱/۲۲۴، سنن الدار قطني: ۱/۱۴۷

[۶۰] الموطأ لإمام مالك: ۶۶، المعرفة للبيهقي، ۱/۲۱۳

[۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۵۵، المعرفة للبيهقي ح: ۱/۲۰۴، صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من استحيى فأمر غيره بالسؤال، ح: ۱۳۲، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذي، ح: ۱/۳۰۳

[۶۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۸

ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ.

نکسیر پھوٹتی تھی تو وہ وضوء کر کے واپس آ جاتے اور (اس دوران) بات نہیں کرتے تھے۔

٦٣-(١١٣٩): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصَابَهُ رُعَافٌ أَوْ مَنْ وَجَدَ رُعَافاً أَوْ مَذْياً أَوْ قَيْأً انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جس کی نکسیر پھوٹ پڑے یا اسے مذی یا قے آ جائے تو نماز توڑ کر وضوء کر لے اور پھر واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھے۔

باب من شكّ فی الحدث

بے وضو ہونے کے بارے میں شک پڑنے کا بیان

٦٤-(٢٩): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((لَا يَنْفَتِلُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا، أَوْ يَجِدَ رِيحًا)).

عباد بن تمیم اپنے چچا عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایسے شخص کے بارے شکایت کی گئی جسے نماز میں کوئی چیز خلل ڈالتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تب تک (نماز سے) نہ پھرے جب تک آواز نہ سن لے یا بُو نہ پا لے۔

باب فی النوم قاعداً أو مضطجعاً

بیٹھ کر یا لیٹ کر سونے کا بیان

٦٥-(٢٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ فَيَنَامُونَ - أَحْسَبُهُ قَالَ -: قُعُودًا حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ عشاء کا انتظار کیا کرتے تھے تو وہ انتظار میں سو جاتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: بیٹھے بیٹھے (سو جاتے تھے) حتی کہ ان کے سر جھک جاتے، پھر وہ نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔

٦٦-(٢٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ قَاعِدًا، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے اور پھر وضوء کیے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے۔

---

[٦٣] المصنف لعبد الرزاق:٢/٣٤٠

[٦٤] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن، ح:١٣٧، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن من تيقن الطهارة، ح:٣٦١

[٦٥] المعرفة للبيهقی:١/٢٠٥، سنن أبی داود، كتاب الطهارة، باب فی الوضوء من النوم، ح:٢٠٠، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، ح:٣٧٦

[٦٦] الموطأ لإمام مالك:١/٢٢

٦٧- (١١٤٨): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، وَمَنْ نَامَ جَالِساً فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص چت لیٹ کر سوئے، اس پر وضوء واجب ہے، لیکن جو بیٹھا بیٹھا سو جائے اس پر وضوء واجب نہیں۔

باب لا يتوضأ من أكل مامسّته النار

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہ آنے کا بیان

٦٨- (٣٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلَيْنِ، أَحَدُهُمَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

عمرو بن امیہ ضمری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا (بھنا ہوا) کندھا کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضوء نہیں کیا۔

باب الضّحك في الصّلاة

نماز میں ہنسنے کا بیان

٦٩- (١٣٣٣): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ رَجُلاً ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمْ نَقْبَلْ هَذَا لِأَنَّهُ مُرْسَلٌ.

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو وضوء اور نماز (دونوں) کے اعادہ کا حکم فرمایا جو نماز میں ہنس پڑا تھا۔ (راوی کہتے ہیں) مرسل ہونے کی بناء پر ہم اس روایت کو قبول نہیں کرتے۔

٧٠- (١٣٣٤): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، بِهَذَا الْحَدِيثِ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

باب في المسح على الخفين

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

٧١- (٥٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو دونوں ہی نکل گئے، اسامہ کہتے ہیں

---

[٦٧] المصنف لعبد الرزاق: ١/ ١٣٠، المصنف لابن أبي شيبة: ١/ ١٥٦

[٦٨] صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب من لم يتو ضأمن لحم الشاة والسويق، ح: ٢٠٨، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، ح؛ ٣٥٥

[٦٩] سنن الدار قطنى: ١/ ١٦٦

[٧٠] سنن الدار قطنى: ١/ ١٦٦

[٧١] المعرفة للبيهقى، ١/ ٣٣٥، السنن الكبرى للنسائى: ١/ ٩١، صحيح ابن خزيمة، ١/ ٩٣، صحيح ابن حبان، ١/ ١٥٢، المستدرك للحاكم: ١/ ١٥١

دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبَلَالٌ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَا، قَالَ أُسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلَالاً: مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ بِلَالٌ: ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے تھے، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا، تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۷۲- (۵۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَهُوَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ.

عباد بن زیاد سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ نے انہیں بتلایا کہ (ان کے باپ) سیدنا مغیرہ بن شعبہ نے انہیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھے، مغیرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھلی نشیبی جگہ کی طرف پاخانہ کے لیے تشریف لے گئے، میں فجر سے پہلے پانی کا برتن اٹھائے آپ کے ساتھ تھا، جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو میں نے برتن پکڑا اور آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا، آپ اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھورہے تھے، پھر اپنے چہرے کو دھویا، پھر آپ ﷺ اپنے بازوؤں سے اپنا جبہ اوپر کرنے لگے، لیکن جُبے کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ کر پائے تو آپ ﷺ نے اپنے بازوؤں کو جُبے کے اندر ڈالا اور اس کے نیچے سے (باہر) نکال لیا، پھر آپ ﷺ نے کہنیوں تک اپنے بازو دھوئے، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر آپ تشریف لائے۔

قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي لَهُمْ، فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ، وَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَامَ رَسُولُ

مغیرہ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ آیا اور ہم کچھ لوگوں کے پاس پہنچ گئے، جنہوں نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتوں میں سے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی اور آخری رکعت لوگوں کے ساتھ

[۷۲] المعرفة للبيهقي، ۱/۳۳۶؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجمعة من يصلي بهم اذا تأخر الامام، صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الرجل يوضىء صاحبه، ح:۱۸۲

اللهِ ﷺ وَأَتَمَّ صَلاتَهُ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ))، أَوْ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ، يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا)).

ادا فرمائی۔ پھر جب عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنی نماز پوری کی، وہ مسلمان (جو نماز میں شریک تھے، نبی ﷺ کو دیکھ کر) گھبرا گئے اور سبحان اللہ کی بہت سی آوازیں آنے لگیں، پھر جب نبی ﷺ نے اپنی نماز پوری کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اظہارِ مسرت سے انہیں فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے کہ تم نے بروقت نماز ادا کی ہے۔

۷۳-(٥٦): قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبَّادٍ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُ)).

حمزہ بن مغیرہ سے عباد کی حدیث کی مثل ہی مروی ہے، مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبدالرحمان کو پیچھے کرنا چاہ رہا تھا تو نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: رہنے دو۔

۷۴- (٥٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَزَكَرِيَّا، وَيُونُسَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عن المغيرة بن شعبة قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا أَدْخَلْتَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں موزوں پر مسح کرلیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب تو نے وہ پاکیزہ حالت میں پہنے ہوں۔

۷۵-(۱۱۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُغِيرَةِ بن شعبة، عَنِ الْمُغِيرَةِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى.

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا اور موزوں پر مسح کرکے نماز پڑھ لی۔

۷۶- (۱۱۱۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ

نافع اور عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد

[۷۳] أيضاً

[۷٤] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب اذا أدخل رجليه وهما طاهر تان، ح:۱۰٦، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ح:۲۷٤

[۷٥] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳٥

[۷٦] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳٦، المصنف لعبد الرزاق: ۱/ ۱۹٦

اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا، فَرَآهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: سَلْ أَبَاكَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضي الله عنه: إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ؟ فَقَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ.

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فعل کا انکار کیا تو سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اپنے والد سے پوچھیے، انہوں نے ان سے پوچھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جب تُو نے اپنے پاؤں پا کیزہ حالت میں موزوں میں ڈالے ہوں تو ان پر مسح کر لیا کرو۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر ہم میں سے کوئی بول وبراز کر کے آئے تب بھی؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ تم میں سے کوئی بول وبراز کر کے ہی آئے۔

۷۷- (۱۱۱۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَالَ بِالسُّوقِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھ لی۔

۷۸- (۱۱۱٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قُبَاءَ فَبَالَ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى.

سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد قبا میں آئے، پیشاب کیا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ لی۔

۷۹- (۱۸۰۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَوَضَّأَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَغَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ لَظَنَنْتُ أَنَّ بَاطِنَهَا أَحَقُّ.

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا، پھر اپنے پاؤں کے بالائی حصوں کو دھویا اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کے بالائی حصے کا مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں سمجھتا کہ پاؤں کے تلوے مسح کے زیادہ مستحق ہیں۔

باب منه: في الموالاة

موالات کا بیان

۸۰- (۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالسُّوقِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں وضوء کیا، اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر

[۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳۶ [۷۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳۷

[۷۹] المصنف لعبد الرزاق: ۱/ ۱۹، مصنف ابن ابی شیبة ۱/ ۳۰

[۸۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳۶

وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ دُعِيَ لِجَنَازَةٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا.

کا مسح کیا، پھر آپ کو جنازہ (پڑھانے) کے لیے بلایا گیا تو آپ مسجد میں داخل ہوئے تا کہ نماز جنازہ ادا کریں تو آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور پھر نماز جنازہ پڑھی۔

۸۱- (۹۴۱۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ بَالَ فِي السُّوقِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدُعِيَ لِجَنَازَةٍ، فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بازار میں پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کے بعد اپنے سر کا مسح کیا، پھر مسجد میں آئے، پھر ایک جنازہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

باب فی مدة المسح للمسافر و المقيم

مسافر اور مقیم کے لیے مسح کی مدت کا بیان

۸۲- (۵۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَرْخَصَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسافر کو موزوں پر مسح کرنے کی تین دن اور تین راتوں کی رخصت دی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی۔

۸۳- (۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، قُلْتُ: إِنَّهُ حَاكَ فِي نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ:

زربیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تجھے کیا چیز لائی ہے؟ (یعنی کس مقصد سے آیا ہے؟) میں نے کہا: حصولِ علم کے لیے، انہوں نے فرمایا: یقیناً فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اس چیز سے خوش ہو کر جسے وہ حاصل کرتا ہے۔ میں نے کہا: میرے دل میں بول و براز کے بعد موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ کھٹک رہا ہے، چونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں؛ اس لیے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ سے پوچھ سکوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ

[۸۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳٦

[۸۲] المعرفة للبيهقي، ۱/۳٤۱، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة، باب ما جاء فى التوقيت فى المسح للمقيم والمسافر، ح:۵۵۲

[۸۳] سنن الترمذى، أبواب الطهارة، باب المسح على خفين للمسافر والمقيم، ح:۹٦، سنن النسائى كتاب الطهارة، باب التوقيت فى المسح على الخفين للمسافر، ح:۱۲٦، صحيح ابن خزيمه، ح:۱۹۳

نعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزوں کو تین دن اور تین راتوں تک نہ اتاریں سوائے جنابت کے، لیکن بول وبراز اور سونے سے (نہ اتاریں)۔

باب فی إبتداء التیمّم وکیفیته

تیمّم کی ابتداء اور اس کی کیفیت کا بیان

٨٤- (٧٩٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کے لیے (لوگوں کو وہیں) ٹھہرا لیا اور ان کے پاس پانی دستیاب نہ تھا، تو تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔

٨٥-(٧٩٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کی معیّت میں کندھوں تک تیمّم کیا۔

٨٦-(٧٩٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَتَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیمّم کی آیت نازل ہوئی، تو ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ کندھوں تک تیمّم کیا۔

٨٧- (٧٩٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

سیدنا ابن الصمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے،

[٨٤] الموطأ لإمام مالك: ٥٣/١، صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب قول الله تعالى: فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيداً طيباً، ح: ٣٣٤، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ح: ٣٦٨

[٨٥] المسند للحميدي: ٧٨/١ سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب التيمم، ٣٢٢، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في التيمم، ح: ١٤٥

[٨٦] أيضاً

[٨٧] المعرفة للبيهقي، ٢٨٢/١، صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم في السفر، ح: ٣٣٧، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ٣٦٩

مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَتَمَسَّحَ بِجِدَارٍ ثُمَّ تَيَمَّمَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ.

(فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے دیوار پر ہاتھ پھیرا، پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں (بازوؤں) پر تیمم کیا۔

٨٨- (٧٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ الصِّمَّةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَيَمَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ.

سیدنا ابن الصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیمم کیا تو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا۔

باب التيمم فى السفر القريب

قریبی سفر میں تیمم کا بیان

٨٩- (٧١): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنَ الْجُرُفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جُرف وادی سے چلے یہاں تک کہ اونٹوں کے بازار میں پہنچے، آپ نے تیمم کیا تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا اور عصر کی نماز پڑھی، پھر آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا، سو آپ نے نماز نہیں دوہرائی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالْجُرُفُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ وادء جُرف مدینہ کے قریب ہی تھی۔

٩٠- (١١٤٠): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹوں کے باڑے میں تیمم کیا اور عصر کی نماز پڑھی، پھر آپ مدینہ آئے تو سورج ابھی بلند تھا، لیکن آپ نے نماز کو نہیں دوہرایا۔

٩١- (٦٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا جو جنبی تھا کہ وہ تیمم

[٨٨] المعرفة للبيهقى، ٢٨٢/١، صحيح البخارى، كتاب التيمم، باب التيمم فى السفر، ح:٣٣٧، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، ٣٦٩

[٨٩] صحيح البخارى، كتاب التيمم، باب التيمم فى الحضر اذا لم يجد الماء، ح:٣٣٧، الموطأ لإمام مالك:٥٦/١، سنن الدار قطنى:١٨٦/١

[٩٠] المصنف لعبد الرزاق:٢٢٩/١، سنن الدار قطنى:١٨٥/١، المستدرك للحاكم:١٨٠/١

[٩١] صحيح البخارى، كتاب التيمم، باب التيمم ضربة، ح:٣٤٨، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، ح:٦٨٢، سنن أبى داود، كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم، ح:سنن الترمذى، أبواب الطهارة، باب ما جاء فى التيمم للجنب اذا لم يجد الماء، ح:١٢٤، سنن النسائى كتاب الطهارة، باب الصلوٰة بتيمم واحد، ح:٣٢٢

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ جُنُبًا أَنْ يَتَيَمَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ اغْتَسَلَ.

کرے پھر نماز پڑھ لے، پھر جب اس نے پانی پایا تو غسل کرلیا۔

يَعْنِي: وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي ذَرٍّ: إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ.

یعنی انہوں نے ابوذر کی حدیث ذکر کی: جب تو پانی پائے تو اسے اپنے جسم کو پہنچا۔

باب الغسل من الاحتلام

غسلِ جنابت کا بیان

٩٢-(٦٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوطلحہ کی بیوی ام سلیم نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر بھی غسل واجب ہے، جب وہ احتلام کی حالت میں ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، جب وہ پانی دیکھے۔

٩٣-(٦١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه إِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ، فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا أُرَانِي إِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ. فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا.

زبید بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وادی کی طرف نکلا تو آپ نے دیکھا کہ انہیں تو احتلام ہوا ہے اور آپ غسل کیے بغیر ہی نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے تو احتلام ہوا ہے اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ میں نے نماز پڑھ لی اور غسل کیا ہی نہیں، پھر انہوں نے کپڑوں پر جو اثرات دیکھے، انہیں دھویا اور جو نظر نہ آئے ان پر چھینٹے مار لیے، پھر اذان کہی، اقامت پڑھی اور نماز ادا کی، چاشت کا وقت اپنی جگہ سے بلند ہونے کے بعد۔

٩٤-(٧٨٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور

[٩٢] صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب اذا احتلمت المرأة، ح:٢٨٢، الموطأ لإمام مالك:١/٥١، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، ح:٣١٣

[٩٣] الموطأ لإمام مالك:١/٤٩، المصنف لعبد الرزاق:٢/٣٤٧

[٩٤] الموطأ لإمام مالك:١/٤٦، صحيح مسلم، كتاب الحيض، نسخ الماء وو جوب الغسل بالتقاء الختانين، ح:٣٤٩

الْاَشْعَرِیَّ أَتَی عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: لَقَدْ شَقَّ عَلَیَّ اخْتِلَافُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِي أَمْرٍ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ أَسْتَقْبِلَكِ بِهِ، فَقَالَتْ: مَا هُوَ؟ مَا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ فَسَلْنِي عَنْهُ؟! فَقَالَ لَهَا: الرَّجُلُ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ، قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا أَسْأَلُ عَنْ هَذَا أَحَدًا بَعْدَكِ أَبَدًا.

کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایک مسئلہ میں اختلاف مجھ پر بہت شاق ہو گیا ہے اور اسے آپ کے سامنے بیان کرنا بھی مجھے بہت گراں لگ رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ کونسا مسئلہ ہے؟ اس کے بارے میں اگر تم اپنی ماں سے سوال کر لو گے تو مجھ سے بھی پوچھ لو۔ انہوں نے کہا: آدمی جب اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور انزال کے بغیر ہی وہ سست پڑ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے بعد کسی سے بھی کبھی یہ سوال نہیں کروں گا۔

٩٥- (٧٩١): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رضی اللہ عنہ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ، أَوْ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے التقائے ختانین (مرد وعورت کی شرمگاہیں کے ملنے) کے بارے میں سوال کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جب دو شرمگاہیں مل جائیں یا ایک شرمگاہ دوسری کو چھو لے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

٩٦- (٧٩٢): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ الشُّعَبِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے، پھر ایک شرمگاہ دوسری سے چمٹ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

٩٧- (٧٩٣): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب دو شرمگاہیں (آپس

---

[٩٥] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان، ح:٢٩١، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانین، ح:٣٤٨

[٩٦] سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل، ح:١٠٧، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ٢٥٠/٤٠

[٩٧] سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء اذا لتقى الختانان وجب الغسل، ح:١٠٨، السنن الكبرى للنسائی، ١٠٨/١، صحیح ابن حبان: ١١٥٤، سنن ابن ماجه کتاب الطهارة، باب ما جاء فی وجوب الغسل اذا التقى الختانان، ح:٦٠٨، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ١٦٧/٤٢

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَعَلْتُهُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا.

میں) ٹکرائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایسا کرتے تو ہم غسل کرتے۔

باب منه

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

٩٨- (٧٨٧): أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا جَامَعَ أَحَدُنَا فَأَكْسَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيُصَلِّ)).

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی جماع کرے اور وہ (انزال سے پہلے ہی) سست پڑ جائے تو (کیا حکم ہے)؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اس حصے کو دھو لے جس نے عورت کو چھوا ہو اور وضوء کر کے نماز پڑھ لے۔

٩٩- (٧٨٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ يُنْزِلْ غُسْلٌ ثُمَّ نَزَعَ عَنْ ذَلِكَ أُبَيٌّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

زید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اس شخص پر غسل واجب نہیں ہے جس کا انزال نہ ہوا ہو۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ نے قبل از وفات اپنے اس مؤقف سے رجوع کر لیا تھا۔

١٠٠+ (٧٩٠): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ تُرِكَ ذَلِكَ بَعْدُ، وَأُمِرُوا بِالْغُسْلِ إِذَا مَسَّ

بعض اس روایت کو سیدنا اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: شروع اسلام میں پانی، پانی سے تھا (یعنی انزال پر ہی غسل واجب ہوتا تھا) پھر بعد میں یہ حکم متروک ہو گیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ جب (ایک) شرمگاہ (دوسری) شرمگاہ کو چھو لے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

[٩٨] صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، ح:٢٩٣، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب انما الماء من الماء، ح:٣٤٦

[٩٩] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الاكسال، ح:٢١٦، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن الماء من الماء، ح:١١٠

[١٠٠] أيضاً

الْخِتَانُ الْخِتَانَ .

باب الغسل من مواراة الميت المشرك

۱۰۱-(۱۸.۳): قال الشافعي: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْهَيْثَمِ الثِّقَةِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِهِ)) قُلْتُ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا، قَالَ: ((اذْهَبْ فَوَارِهِ)) فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ)).

مشرک کی میت دفنانے کے بعد غسل کرنے کا بیان

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر اسے مٹی میں دبا دے۔ میں نے عرض کیا: وہ حالتِ شرک میں مرا ہے۔ آپ نے فرمایا: جا اسے مٹی میں چھپا آ۔ پھر میں اسے مٹی میں دفن کر کے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا کے غسل کر۔

باب في كيفية الغسل من الجنابة

۱۰۲-(۶۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

غسلِ جنابت کے طریقہ کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو (ایسے) شروع کرتے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرتے، پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور ان کے ساتھ بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر دونوں ہاتھوں سے سر پر تین چلو پانی ڈالتے اور پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہا لیتے۔

۱۰۳-(۶۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل کرنا چاہتے تو (یوں) ابتدا کرتے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے، پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پھر وضوء کرتے جیسا کہ آپ کا نماز کے لیے وضوء ہوتا، پھر اپنے بالوں کو پانی

[۱۰۱] المصنف لعبد الرزاق: ۱/۱۹ المصنف لابن أبی شیبة: ۱/۳۰

[۱۰۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴۴، صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، ح: ۲۴۸، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، ح: ۳۱۶

[۱۰۳] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، ح: ۳۱۶، صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب تخليل الشعر، ح: ۲۷۲

هُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ، ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ .

پلاتے، پھر اپنے سر پر تین چلو ڈالتے۔

١٠٤-(٦٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا وَهُوَ جُنُبٌ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب جنبی حالت میں ہوتے تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔

١٠٥+(٦٥): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: ((لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ))، أَوْ قَالَ: ((فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں جو کہ اپنے سر کے بالوں کی بہت سخت چوٹیاں بناتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے وقت انہیں کھول دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تیرے لیے صرف یہی کافی ہے کہ تو اس پر تین چلو پانی کے بھر کر ڈال لے اور پھر خود پر پانی بہالے تو تو پاک ہو جائیگی، یا فرمایا: پس تب تو پاک ہو گئی ہے۔

باب فى الغسل من المحيض

غسلِ حیض کا بیان

١٠٦+(٦٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ، فَقَالَ: ((خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا))، فَقَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: ((تَطَهَّرِي بِهَا))، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھنے لگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کستوری کی ایک چٹکی لے کر اس سے پاک کر، اس نے کہا: میں اس کے ذریعے کیسے پاکی اختیار کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ذریعے ہی پاک ہو، اس نے کہا: میں کیسے اس کے ساتھ پاک ہوؤں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، سبحان اللہ، آپ نے اپنے کپڑے کو جھاڑا (پھر فرمایا:) اس کے

[١٠٤] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب استحباب افاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثاً، ح:٣٢٩ صحيح البخارى، كتاب الغسل، باب من أفاض على رأسه ثلاثاً، ح:٢٥٦

[١٠٥] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة، ح:٣٣٠

[١٠٦] صحيح البخارى، كتاب الحيض، باب ذلك المرأة نفسها اذا تطهرت من الحيض، ح:٣١٤، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب ستجباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك فى موضع الدم، ح:٣٣٢

اللهِ !، وَاسْتَتَرَ بِثَوْبِهِ: تَطَهَّرِي بِهَا))، فَاجْتَذَبْتُهَا وَعَرَفْتُ الَّذِي أَرَادَ، فَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ، يَعْنِي: الْفَرْجَ.

ذریعے ہی پاک کر۔ (سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے اس کو کھینچ لیا اور میں جانتی تھی جو آپ کہنا چاہ رہے تھے، لہٰذا میں نے اس سے کہا کہ تو اس (کستوری) کو خون کی جگہ پر لگا یعنی شرمگاہ پر۔

باب فی المستحاضة وميقات حيضها

والی عورت اور اس کے حیض کے وقت کا بیان

١٠٧-(١٠٧٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ)).

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت تھی جسے بہت زیادہ خون آیا کرتا تھا، تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اُن راتوں اور دنوں کی گنتی کا حساب لگالے جن میں اس سے پہلے مہینے میں اسے حیض آیا تھا تو مہینے کی اس مقدار کے مطابق نمازیں چھوڑ دے، پھر جب وہ ختم ہو جائے تو وہ غسل کرے، پھر وہ کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھ لے۔

١٠٨-(١٥٠٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: میں پاک نہیں ہوتی ہوں، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو (لیکن) جب حیض کے مقررہ ایام چلے جائیں تو اپنے سے خون دھولو اور نماز پڑھو۔

١٠٩-(١٥٠٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت

[١٠٧] الموطأ لإمام مالك:١٢١، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ح:٢٧٤، سنن النسائي كتاب الحيض، باب المرأة يكون لها أيام معلومة تحيضها كل شهر، ح:٣٥٢، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضه التي قد عدت أيام أقرائها قبل ان يستمر بها الدم، ح:٦٢٣

[١٠٨] الموطأ لإمام مالك:٤١/١، صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب الاستحاضة، ح:٣٠٦، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، ح:٣٣٣

[١٠٩] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب من قال:اذا أقبلت الحيضة تدع الصلاة، ح:٢٨٧، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة أنها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد، ح:١٢٨، المستدرك للحاكم:١٧٢/١

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَإِنَّهُ لَحَيْثُ مَا مِنْهُ بُدٌّ، وَإِنِّي لَاسْتَحِي مِنْهُ، قَالَ: ((فَمَا هُوَ يَا هَنْتَاهُ؟)) قَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً، فَمَا تَرَى فِيهَا؟ فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَتَلَجَّمِي))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَآمُرُ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهِمَا فَعَلْتِ أَجْزَاكِ مِنَ الْآخَرِ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ))، قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةً أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَيْقَنْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي، فَإِنَّهُ يُجْزِئُكِ، وَكَذَلِكَ افْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءِ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ)).

زیادہ اور شدید استحاضہ آتا تھا، میں فتوی پوچھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی آپ ﷺ مجھے میری بہن زینب کے گھر ملے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ سے کام ہے، کام بھی ایسا ہے کہ جس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں اور مجھے وہ بیان کرتے ہوئے شرم بھی آتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے شرمیلی! وہ کیا (کام) ہے (جو تجھے بتاتے ہوئے شرم آتی ہے)؟ کہتی ہیں: مجھے استحاضہ بہت سخت اور بہت زیادہ آتا ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے تو مجھے نماز، روزے سے بھی روک دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو روئی کا استعمال بتلایا تھا وہ خون کو جذب کرلیتا ہے، انہوں نے کہا: وہ تو اس سے (بھی کہیں) زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لگام لگالو، کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے، فرمایا: لنگوٹ پہن لو، کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے، وہ تو مسلسل بہتا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو کام بتلاتا ہوں ان میں سے جو تمہارے لیے ممکن ہو وہ کرلینا، ایک کام دوسرے سے کفایت کرجائے گا۔ اگر دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تم بہتر جانتی ہو۔ فرمایا: یہ شیطان کی طرف سے چوکہ ہے، اللہ کے علم میں تیرا حیض چھے یا سات دن ہے، پھر تُو خون دھولے، حتی کہ جب تو دیکھے کہ تو پاک صاف ہو گئی ہے تو چوبیس یا تیئس دن رات نماز پڑھ اور روزہ رکھ، یہ تم کو کفایت کرجائے گا، ہر مہینے میں تُو اسی طرح کر جیسے دوسری تمام عورتیں اپنے حیض اور باقی کے ایام میں کرتی ہیں۔

١١٠-(١٥٠٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ)).

سلیمان بن یسار رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خون آ تا تھا، ام سلمہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: موجودہ حالت سے پہلے جو اسے ہر مہینے حیض آتا تھا، ہر مہینے میں اتنے ہی دن رات شمار کرکے ان میں نماز چھوڑ دیا کرے (لیکن) جب اتنے دن گزر جائیں تو غسل کرے، لنگوٹ پہنے اور نماز پڑھ لے۔

١١١-(١٥٠٦): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُو الدَّمُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال استحاضہ آتا رہا، اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رگ ہے حیض نہیں اور آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی اور جب وہ پانی کے ٹب میں بیٹھتی تو خون اوپر تیرنے لگتا۔

باب فی أقلّ الحيض وأكثره

حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار کا بیان

١١٢-(١٥٠٧): أَخْبَرَنِي ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: قُرْءُ الْمَرْأَةِ - أَوْ حَيْضُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کا وقت، یا (فرمایا:) عورت کے حیض کا وقت تین یا چار ماہ ہے، حتی کہ دس تک پہنچ گئے۔

[١١٠] الموطأ لإمام مالك:١/٦٢، سنن أبى داود، كتاب الطهارة، باب فى المرأة تستحاض ومن قال تدع أيام التى كانت تحيض، ح:٢٧٤، سنن النسائى كتاب الحيض، باب المرأة يكون لها أيام معلومة تحيضها كل شهر، ح:٣٥٣، سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء فى المستحاضة التى قد عدت أيام أقرائها قبل أن يستمر بها الدم، ح:٦٢٣

[١١١] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، ح:٣٣٤، صحيح البخارى، كتاب الحيض، باب عرق الاستحاضة، ح:٣٢٧

[١١٢] معرفة البهقى، ١/٣٨٢، سنن الدار قطنى:١/٢٠٩

الْمَرْأَةِ- ثَلَاثٌ أَرْبَعٌ حَتَّى انْتَهَى إِلَى عَشْرَةٍ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ لِي ابْنُ عُلَيَّةَ: الْجَلْدُ أَعْرَابِيٌّ لا يَعْرِفُ الْحَدِيثَ .

امام شافعی فرماتے ہیں: ابن علیہ کا کہنا ہے کہ جلد راوی تو دیہاتی ہے، وہ حدیث کو جانتا ہی نہیں۔

باب فی الحائض لاتطوف فی البیت ولاتصلّی حتّی تطهر

حائضہ عورت کے پاک ہو جانے تک طواف ونماز کی ادائیگی نہ کرنے کا بیان

١١٣ - (١١٨٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، وَذَكَرَتْ إِحْرَامَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ أَنَّهَا حَاضَتْ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْضِيَ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيَ حَتَّى تَطْهُرَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ حائضہ ہو گئیں، تو نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے کے سوا باقی وہ تمام کچھ کریں جو ہر حاجی کرتا ہے اور وہ پاک ہونے تک نماز بھی ادا نہ کریں۔

١١٤ - (١٥٠٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں مکہ آئی، تو میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفامروہ کی سعی نہیں کی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہی کرو جو حاجی کریں، مگر تم (اس وقت تک) بیت اللہ کا طواف نہ کرنا جب تک کہ تم حیض سے پاک نہیں ہو جاتی۔

---

[١١٣] الموطأ لإمام مالك: ١/٤١١، صحيح البخارى، كتاب الحض، باب تقضى الحائض المناسك كلها الاالطواف بالبيت، ح: صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ١٢١١

[١١٤] الموطأ لإمام مالك: ١/٤١١، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت، ح: ١٦٥٠، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ١٢١١

کتاب الصلاۃ

نماز کے مسائل

باب فرض الصلاة وكمّيّتها

۱۱۵-(۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ))، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)).

۱۱۶-(۱۱۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ))، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ))، فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ:

نمازِ فرض اور اس کی تعداد کا بیان

سہیل بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روز وشب میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، سوائے اس کے جو تو نفلی طور پر پڑھے۔

طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ پراگندہ بالوں والا ایک نجدی دیہاتی آیا، جس کی آواز کی صرف بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی مگر جو وہ کہہ رہا تھا وہ سنائی نہیں دے رہا تھا، وہ آپ ﷺ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور اسلام کے متعلق سوال کرنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: شب وروز میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، ہاں جو تم نفلی طور پہ پڑھو (تو وہ اپنی خوشی سے ہے) اور نبی ﷺ نے اس سے ماہِ رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا، تو اس نے کہا: کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ (روزے) واجب ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، سوائے

---

[۱۱۵] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۷۵، صحيح البخاری، كتاب الايمان، باب الزكاة من الاسلام، ح:٤٦، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الصلوات التی أحد أركان الاسلام، ح:۱۱

[۱۱٦] الموطأ لإمام مالك:۱/۷۵، صحيح البخاری، كتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، ۱۸۹۱، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الصلوات التی هی أحد أركان الاسلام، ح:۱۱

وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)).

اس کے جو تو نفلی طور پہ رکھے۔ پھر وہ آدمی یہ کہتا ہوا واپس مڑا کہ قسم بخدا! میں اس عمل پہ نہ کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ (اس کی یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو یہ فلاح پا گیا۔

باب تعيين أوقات الصلاة

١١٧-(١٠٥): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدْرِ ظِلِّهِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَرَّةَ الْأُخْرَى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ قَدْرَ ظِلِّهِ قَدْرَ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِقَدْرِ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ لَمْ يُؤَخِّرْهَا، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)).

اوقاتِ نماز کی تعیین کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے دروازے کے پاس مجھے دو مرتبہ امامت کروائی، آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ تسمے کی مثل تھا، پھر عصر کی نماز اس وقت جب ہر چیز اپنے سائے کے برابر تھی، مغرب اس وقت جب روزہ دار افطاری کرتا ہے، پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب سرخی غائب ہو گئی اور صبح کی اس وقت جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل تھا جو کہ گزشتہ مرتبہ عصر کا وقت تھا، پھر عصر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ دو گنا ہو گیا تھا، پھر مغرب کی نماز پہلے وقت کے مطابق ہی پڑھی اسے لیٹ نہیں کیا پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب رات کا تیسرا حصہ بیت چکا تھا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب صبح روشن ہو گئی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے محمد! آپ سے قبل انبیاء کا یہی وقت تھا اور وہ وقت جو ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

[١١٧] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في المواقيت، ح:٣٩٣، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في مواقيت الصلاة، ح:١٤٩، صحيح ابن حبان ١٦٨/١، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٢٠٢/٥، المستدرك للحاكم:١٩٣/١

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَبِهَذَا نَأْخُذُ، وَهَذِهِ الْمَوَاقِيتُ فِي الْحَضَرِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انہی اوقات پر ہم عمل پیرا ہیں اور موجودہ اوقات یہی ہیں۔

۱۱۸-(۱۰٤): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخَّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الصَّلَاةَ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، حَتَّى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ)).

زہری بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے نماز کو مؤخر کیا، تو عروہ نے انہیں کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہ (آسمان سے) اترے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہ نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر وہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے امامت کروائی تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے پانچ نمازیں شمار کیں۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اتَّقِ اللهَ يَا عُرْوَةُ، انْظُرْ مَا تَقُولُ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَخْبَرَنِيهِ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے عروہ! اللہ سے ڈر، دیکھ تو کیا کہہ رہا ہے۔ عروہ نے انہیں کہا کہ مجھے بشیر بن ابی مسعود نے بتلایا، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

باب صلاة الصبح في الغلس

نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنے کا بیان

۱۱۹-(۱۱٦): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تھے تو عورتیں جب واپس ہوتیں تو چادروں میں لپٹی ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۱۲۰-(۸۷۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں

---

[۱۱۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۳ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة وفضلها، ح:۵۲۱، صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب أوقات الصلوات الخمس، ح:۲٦۱۰

[۱۱۹] صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم، ح:۸٦۷، صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها، ح:٦٤۵

[۱۲۰] أيضاً

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

نبی ﷺ کی اقتداء میں نمازادا کیا کرتی تھیں اور وہ چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں، پھر جب وہ اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۱۲۱-(۱۸۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر پڑھاتے، پھر عورتیں چادروں میں لپٹی واپس جاتیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

۱۲۲-(۱۸۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ.

عمرہ نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۲۳-(۱۸۰۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ مُعَسْكِرٌ بِدَيْرِ أَبِي مُوسَى، فَوَجَدْتُهُ يَطْعَمُ فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ. فَقُلْتُ: إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ، قَالَ: وَأَنَا أُرِيدُهُ، فَدَنَوْتُ فَأَكَلْتُ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: يَا ابْنَ التَّيَّاحِ: أَقِمِ الصَّلَاةَ.

حبان بن حارث بیان کرتے ہیں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جب کہ وہ ابوموسیٰ کے گھر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور میں نے انہیں کھانا تناول کرتے پایا تو انہوں نے کہا: آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا: میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: میں بھی روزے کا ارادہ مند ہوں۔ پھر میں نے قریب ہو کر کھانا کھایا اور جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: اے ابن التیاح! نماز کا اہتمام کیجیے۔

۱۲۴-(۱۸۱۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَصِفُ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ مِنَّا جَلِيسَهُ،

سیدنا ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا طریقہ نماز بیان کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز پڑھتے، پھر سلام پھیرتے تو ہم اپنے ساتھی کو نہ پہچانتے تھے اور آپ ساٹھ سے سو تک آیات تلاوت کرتے تھے۔

---

[۱۲۱] المسند للحمیدی:۲/۳۵۵ المسند، ۲/۴۶۳، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع العبد الزانی، ح:۲۱۵۴، صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب رجم الیهود أهل الذمة فی الزنی، ح:۱۶۹۹

[۱۲۲] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس، ح:۸۶۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبکیر با لصبح فی اول وقتها، ح:۶۴۵

[۱۲۳] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲/۱۵۳، سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب الرجل یموت له القرابة المشرك، ح:۳۲۰۶

[۱۲۴] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العام، ح:۸۶۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها، ح:۶۴۵

وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

باب ما قرء فی صلاة الصبح

نمازِ فجر میں قرأت کا بیان

۱۲۵-(۷۷۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿**وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ**﴾.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: يَعْنِي بِـ ﴿**ق**﴾.

زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فجر کی نماز میں **وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ** پڑھتے سنا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی مراد سورۃ ق ہے۔

۱۲۶-(۷۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿**وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ**﴾.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: يَعْنِي قَرَأَ فِي الصُّبْحِ: ﴿**إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ**﴾.

سیدنا عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو صبح کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ کی قرأت کرتے سنا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سورۃ تکویر کی قرأت کی۔

۱۲۷- (۷۷۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَالْعَائِذِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَحَذَفَ فَرَكَعَ.

قَالَ: وَعَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ.

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ نے سورۃ مومنین کی قرأت شروع کر لی، حتی کہ جب آپ ﷺ موسیٰ و ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر (کی آیات) پر پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی آنا شروع ہو گئی، سو آپ ﷺ نے قرأت ختم کر دی اور رکوع کر دیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے۔

---

[۱۲۵] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح، ح:۴۵۷

[۱۲۶] أيضاً

[۱۲۷] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح، ح:۴۵۵

۱۲۸-(۱۰۶۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضي الله عنه صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا.

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھی اور اس کی دونوں رکعتوں میں سورۃ بقرۃ کی تلاوت فرمائی۔

۱۲۹-(۱۰۷۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً بَطِيئَةً، فَقُلْتُ: وَاللهِ كَانَ إِذًا يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ؟ قَالَ: أَجَلْ.

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سورۃ یوسف اور سورۃ حج پڑھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے آہستہ آہستہ قرأت کی، میں نے کہا: اللہ کی قسم! تب تو آپ اسی وقت (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے ہوں گے جب فجر طلوع ہوئی ہو گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۱۳۰-(۱۰۷۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، الْفَرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا.

فراسہ بن عمیر حنفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ یوسف سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے کثرت سے پڑھنے سے یاد کی ہے، آپ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں اس کی بہت زیادہ قرأت کیا کرتے تھے۔

باب الاسفار بالصبح

صبح کی نماز روشن کرکے پڑھنے کا بیان

۱۳۱-(۸۷۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: ((أَسْفِرُوا بِالصُّبْحِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ))، أَوْ قَالَ: ((لِلْأَجْرِ)).

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کو روشن کرلیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے لیے بہت بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔

---

[۱۲۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۲، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۴۱۱

[۱۲۹] ایضًا.

[۱۳۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۲

[۱۳۱] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في وقت الصبح، ح: ۴۲۴، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الإسفار بالفجر، ح: ۱۵۴، سنن النسائي، كتاب المواقيت، باب الإسفار، ح: ۵۴۸، سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، أبواب المواقيت، ح: ۶۷۲، صحيح ابن حبان: ۴/۳۵۸

باب الابراد بالظهر

ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا بیان

۱۳۲-(۱۰۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ))، وَقَالَ: ((اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ، أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو، کیونکہ بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے، فرمایا: آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اور کہا: اے میرے رب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو (گرمی کی وجہ سے) کھالیا ہے، تو اللہ تعالی نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی، ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک سانس گرمی کے موسم میں، چنانچہ جب تم گرمی کی بہت زیادہ سختی پاتے ہو تو یہ جہنم کی گرم سانس کے باعث ہے اور جب تم بہت سخت سردی محسوس کرتے ہو تو یہ اس کے سرد سانس کے باعث ہے۔

۱۳۳-(۱۰۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے۔

۱۳۴-(۱۰۸): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۳۵- (۱۰٤۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی بہت سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر

[۱۳۲] صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظهر من شدة الحر، ح:۵۳۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر، ح:۶۱۵

[۱۳۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۱٤، صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر، ح:۵۳٤

[۱۳٤] أيضاً

[۱۳۵] أيضاً

رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

لیا کرو، کیونکہ یقیناً گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔

باب فی تقدیم العصر ومن فاتته صلاة العصر

عصر کی نماز جلدی پڑھنے اور جس کی نمازِ عصر رہ جائے اس کا بیان

۱۳۶-(۱۱۰): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: وَإِنَّمَا أَحْبَبْتُ تَقْدِيمَ الْعَصْرِ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج سفید سلامت کھڑا ہوتا، پھر جانے والا مدینے کی باہر والی جانب جاتا اور پھر جب وہ (واپس) آتا تو سورج ابھی بلند ہی ہوتا۔

۱۳۷-(۱۱۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدِّيلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)).

سیدنا نوفل بن معاویہ دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر چھوٹ گئی، اس کے گویا اہل ومال تباہ کر دیے گئے۔

باب تقدیم صلاة المغرب

نمازِ مغرب جلدی پڑھنے کا بیان

۱۳۸-(۱۱۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر ہم نکلتے تو تیر اندازی کا مقابلہ کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم بنی سلمہ

[۱۳۶] صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت العصر، ح:۵۵۰، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب التبکیر بالعصر، ح:۶۲۱

[۱۳۷] المعرفة للبیهقی ۱/ ۴۶۰، صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة، ح:۳۶۰۲، صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب نزول الفتن کمواقع القطر، ح:۲۸۸۶، سنن النسائی کتاب الصلاة، باب صلاة العصر فی السفر، ح:۴۷۸

[۱۳۸] أیضاً

الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ نَخْرُجُ نَتَنَاضَلُ حَتَّى نَدْخُلَ بُيُوتَ بَنِي سَلِمَةَ نَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ النَّبْلِ مِنَ الْإِسْفَارِ.

کے گھروں تک پہنچ جاتے اور ہم سفیدی کی وجہ سے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیا کرتے۔

۱۳۹-(۱۱۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَأْتِي السُّوقَ، وَلَوْ رُمِيَ بِنَبْلٍ لَرُؤِيَ مَوَاقِعُهَا.

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر ہم واپس جاتے تو ہم بازار میں آتے، اگر تیر پھینکا جاتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لی جاتی تھی۔

۱۴۰(+۱۱۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَأْتِي بَنِي سَلِمَةَ، فَنَبْصُرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ.

قعقاع بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر ہم واپس جاتے تو (جب) ہم بنوسلمہ کے پاس آتے تو ہم تیرے کے گرنے کے جگہ کو دیکھ سکتے ہوتے تھے۔

باب ما قرء فی صلاة المغرب

نمازِ مغرب میں کی جانے والی قرأت کا بیان

۱۴۱- (۱.٦۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

سیدنا مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور کی قرأت کرتے ہوئے سنا۔

۱۴۲- (۱.٦٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ

سیدہ اُمِ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سورۃ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا، پھر

---

[۱۳۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲۸/۲۵۵

[۱۴۰] مسند احمد حنبل ۲۲/۱۴۱۲، صحیح ابن خزیمة ۱/۱۷۳، صحیح مسلم، کتاب المساجد مواضع الصلاة، باب ما جاء أن أول وقت المغرب عند غروب الشمس، ح:٦۳٦، صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت المغرب، ح:۵۵۹

[۱۴۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۷۸، صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الجهر فی المغرب، ح:۷٦۵، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراة فی الصبح، ح:۴٦۳

[۱۴۲] أيضاً

ابنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الفَضلِ بِنْتِ الحَارِثِ، سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ: ﴿وَ الْمُرْسَلاتِ عُرْفًا﴾، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءِ تِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کے مجھے یاد دلا دیا ہے کہ یہی میں نے آخری مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو نمازِ مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

۱۴۳-(۱۰۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيُّ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه، فَصَلَّى وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ الْمَغْرِبَ، فَقَرَأَ أَبُو بَكْرٍ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ - قَالَ - فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ، فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾.

قیس بن حارث کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ صنابحی جب خلافتِ صدیقی میں مدینہ میں آئے تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، تو آپ رضی اللہ عنہ پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور قصارِ مفصل میں سے فلاں فلاں سورۃ پڑھتے، پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو میں قریب ہو کر سنتا یہاں تک کہ میرے کپڑے آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑوں کو چھونے کے قریب ہوتے، تو میں سنتا کہ آپ رضی اللہ عنہ سورۃ فاتحہ پڑھتے اور یہ آیت پڑھتے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا...الخ ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بہتر عطا کرنے والا ہے۔''

باب تأخير العشاء وما يقرأ فيها

عشاء میں تاخیر اور اس کی قرأت کا بیان

۱۴۴-(۲۴۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ أَوِ الْعَتَمَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيهَا بِقَوْمِهِ فِي بَنِي سَلِمَةَ، قَالَ:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر وہ بنو سلمہ میں واپس جا کر اپنی قوم کو بھی وہی نماز پڑھاتے۔ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز لیٹ کر دی اور معاذ رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ

[۱۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۹، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۱۰۹

[۱۴۴] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب اذا طول الامام، ح: ۷۰۱، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراة في العشاء، ح: ۴۶۵

فَأَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَهُ ثُمَّ رَجَعَ، فَأَمَّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ فَصَلَّى وَحْدَهُ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَافَقْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي آتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ، وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ: ((أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا)).

کر واپس لوٹے توانہوں نے اپنی قوم کوامامت کرواتے ہوئے سورۃ بقرہ کی قرأت شروع کر دی، ایک آدمی آپ کے پیچھے سے الگ ہو گیااور اپنی علیحدہ نماز پڑھنے لگا، تولوگوں نے اس سے کہا: کیاتو منافق ہو گیاہے؟اس نے کہا: نہیں، لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آؤں گا (اور انہیں بتاؤں گا)، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوااور عرض کیا: اے اللہ کے رسول!آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھائی اور معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر انہوں نے واپس آ کر ہمیں نماز پڑھائی اور سورۃ بقرہ شروع کر دی، لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور اپنی الگ نماز پڑھ لی، دراصل ہم آبپاشی کرنے والے لوگ ہیں اور اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں (اس لیے بہت تھکے ہوئے ہوتے ہیں) نبی ﷺ معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے معاذ! کیاتو فتنہ باز ہے؟ اے معاذ! کیاتو فتنہ ڈالنے والا ہے؟ تُو فلاں فلاں سورت پڑھ لیا کر۔

١٤٥-(٢٤٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: اقْرَأْ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ وَنَحْوِهَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ لَهُ: اقْرَأْ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ قَالَ عَمْرٌو: هُوَ هَذَا، أَوْ هُوَ نَحْوَهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بھی گزشتہ روایت کے مثل ہی مروی ہے لیکن انہوں نے یہ اضافہ کیاہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: سورۃ الأعلیٰ، سورۃ الغاشیہ، سورۃ الطارق اور اس جیسی سورتوں کی قرأت کیا کرو۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الغاشیہ اور سورۃ الطارق کی قرأت کا حکم فرمایا۔ عمرو نے جواب دیا کہ (جن سورتوں کا نبی ﷺ نے حکم فرمایاتھا) وہ یہی سورتیں ہیں یاوہ انہی کے مثل تھیں۔

١٤٦-(٢١٩): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن

[١٤٥] المسند للحميدي: ٢/٥٢٣

[١٤٦] تفرّد به الشافعي

الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيّ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ، أَحْسَبُهُ قَالَ فِي الْعَتَمَةِ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ﴾، فَقَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآن، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهَا قَالَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، قَالَ: فَقُلْتُ: إِذَا زُلْزِلَتْ، فَقَالَ: إِذَا زُلْزِلَتْ.

عمر رضی اللہ عنہما سفر میں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا رات (کی نماز) میں سورہ زلزال پڑھا کرتے تھے، انہوں نے (ایک مرتبہ) سورۃ فاتحہ پڑھی، پھر جب یہ سورت پڑھنے لگے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بار بار تین مرتبہ پڑھا (یعنی آپ سورت بھول گئے تھے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے **إِذَازُلْزِلَتْ** پڑھا (یعنی لقمہ دیا) توآپ سورۃ زلزال پڑھنے لگے۔

باب تسمية العشاء بالعتمة

عشاء کا نام 'عتمہ' رکھنے کا بیان

۱۴۷-(۱۱۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، هِيَ الْعِشَاءُ، أَلَا إِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم پر دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام پر ہرگز غالب نہ آجائیں، بلکہ وہ عشاء ہے (کیونکہ عرب بدوی لوگ عشاء کو عتمہ کہتے تھے)، سنو! وہ رات کو تاخیر سے اونٹ لاتے ہیں (اس لیے اسے عتمہ بولتے ہیں، کیونکہ عتمہ کا مطلب ہے رات گئے کا وقت)۔

باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة

اس کا بیان کہ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز پالی

۱۴۸-(۱۰۹): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، يُحَدِّثُونَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

---

[۱۴۷] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب وقت العشاء و تاخیرها، ح:۶۳۸

[۱۴۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۴، صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من أدرك من الفجر ركعة، ح:۵۷۹، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب من أدرك ركعة من الصلاۃ فقد أدرك تلك الصلاۃ، ح:۶۰۷

أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)).

۱۴۹-(۳۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

باب فی قضاء الصلاة

قضاء نماز کی ادائیگی کا بیان

۱۵۰-(۸۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَامَ عَنِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُولُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾.

ابن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت سوئے رہ گئے تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز طلوعِ آفتاب کے بعد ادا فرمائی، پھر فرمایا: جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو اسے جب بھی یاد آئے تو اسے پڑھ لینی چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ''میری یاد کے لئے نماز قائم کیجیے۔''

۱۵۱-(۸۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ، فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ صَالِحٌ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ، لَا نَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ))، فَقَالَ بِلَالٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَاسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَفْزَعُوا إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فِي وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ، أَيْنَ مَا قُلْتَ؟)) فَقَالَ

نافع بن جبیر نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ محوِ سفر تھے کہ آپ ﷺ نے (ایک جگہ) قیام کیا تو فرمایا: کیا کوئی ایسا نیک آدمی ہے جو ہمارے لیے شب بھر بیدار رہے، تاکہ ہم صبح کی نماز سے سوئے ہی نہ رہ جائیں۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں، چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی اور صبح کا انتظار کرنے لگے (اور اسی اثنا میں انہیں بھی نیند آ گئی)، تو انہیں چہروں پر سورج کی شعائیں پڑنے سے ہی جاگ آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا، وہ کہاں گیا؟ تو بلال رضی اللہ عنہ

[۱۴۹] صحیح البخاری، مواقیت الصلاة، باب من أدرك من الصلاة ركعة، ح:۵۸۰، صحیح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، ح:۶۰۷، الموطأ لإمام مالك:۱/۱۰

[۱۵۰] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۳، صحیح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء صلاة الفائتة، ح:۶۸۰، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب فيمن نام عن صلاة ونسيها، ح:۴۴۱

[۱۵۱] صحیح البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب من نسي صلاة فليصل اذا ذكرها، ح:۵۹۷، صحیح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة، ح:۶۸۴

بِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اقْتَادُوا شَيْئًا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ.

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول مجھے بھی اسی چیز نے پکڑ لیا، جس نے آپکو پکڑا تھا (یعنی نیند نے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا، پھر فجر کی دو سنتیں ادا فرمائیں، پھر کچھ دیر لوگ ٹھہرے رہے، پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

۱۵۲-(۱۲۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهَوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى كُفِينَا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَالًا، فَأَمَرَهُ، فَأَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلَّاهَا فَأَحْسَنَ صَلَاتَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَذَلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَذَلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا كَذَلِكَ أَيْضًا، قَالَ: وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہم نماز سے روک دیے گئے (یعنی جنگ کے باعث نماز نہ پڑھ سکے) حتی کہ مغرب کے بعد رات چھانے لگی، یہاں تک کہ ہم کافی کردیے گئے (یعنی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت حاصل ہو گئی)، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: **وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ ...الخ** ''اللہ تعالی قتال میں مومنوں کو کافی ہو گیا اور اللہ تعالی بہت طاقتور اور غلبے والا ہے۔'' تو رسول اللہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں (اذان کا) حکم دیا، پھر انہوں نے ظہر کی اقامت کہی اور آپ ﷺ نے اس طرح اچھے طریقے سے لوگوں کو نماز پڑھائی جیسا کہ نماز کے وقت میں آپ ﷺ پڑھاتے تھے، پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) عصر کی اقامت کہی اور آپ ﷺ نے اسی طرح لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر مغرب کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھائی، پھر عشاء کی اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ویسے ہی لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا:) یہ واقعہ نمازِ خوف پیدل یا سوار پڑھنے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

باب الاوقات المنهى عن الصلاة فيها

نماز کے ممنوعہ اوقات کا بیان

۱۵۳-(۳۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

[۱۵۲] سنن النسائی کتاب الاذان باب الأذان للفائت من الصلوات، ح:٦٢١، السنن الكبرى للنسائی، ۵۰۵/۱، صحيح ابن خزيمة ۹۸/۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲۹۳/۱۷

[۱۵۳] الموطأ لإمام مالك:۲۲۱/۱، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التی نهى عن الصلاة فيها، ح:۸۲۵

يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

اللہ ﷺ نے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اور صبح کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۴-(۴۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت ارادتاً نماز نہ پڑھے۔

۱۵۵-(۵۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا))، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ.

سیدنا عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے، پھر جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ سینگ اس سے جدا ہو جاتا ہے، پھر جب سورج سر پہ آ جاتا ہے تو وہ (سینگ) اس کے ساتھ مل جاتا ہے، جب ہو تھوڑا جھک جاتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے، پھر جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو وہ (شیطانی سینگ) پھر اس کے قریب آ جاتا ہے اور جب وہ غروب ہو جاتا ہے، وہ بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۶-(۶۷۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آدھے دن کے وقت (یعنی جب سورج عین درمیان میں ہو) نماز پڑھنے سے روکا ہے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، جمعہ کا دن اس ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

---

[۱۵۴] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۲۰، صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، ح:۵۷۵، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التى نهى عن الصلاة فيها، ح:۸۲۸

[۱۵۵] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۱۹، سنن النسائى كتاب مواقيت، باب الساعات التى نهى عن الصلاة فيها، ح:۵۵۹، سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فى الساعات التى تكره فيها الصلاة، ح:۱۲۵۳

[۱۵۶] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۳، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء صلاة الفائتة، واستحباب تعجيل قضائها، ح:۶۸۱، سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب فيمن نام عن صلاة او نسيها، ح:۴۴۱

النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۵۷-(۱۳۲۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مُصْعَبٍ، أَنَّ طَاوُوسًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَنَهَاهُ عَنْهُمَا، قَالَ طَاوُوسٌ: فَقُلْتُ: مَا أَدَعُهُمَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ الآية.

طاؤس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بابت پوچھا، توانہوں نے ان سے روک دیا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں تو انہیں نہیں چھوڑوں گا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: **مَاكَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ ...الخ** ''کسی مسلمان مرد و عورت کے یہ لائق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ فرمادیں تو وہ اپنے معاملات میں اختیار لیے پھریں۔''

باب صلاة الركعتين بعد العصر

بعد از عصر دو رکعت نماز کا بیان

۱۵۸-(۳۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ: يَا كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ، اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ فَسَلْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى عَائِشَةَ، وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ مَعَنَا، فَقَالَ: اذْهَبْ وَاسْمَعْ مَا تَقُولُهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَتَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهُ: اذْهَبْ فَسَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:

ابو سلمہ بن عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ مدینہ آئے، اس دوران کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے کہ انہوں نے کہا: اے کثیر بن صلت! عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی عصر کے بعد والی نماز کے بارے میں پوچھ کر آؤ۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چل پڑا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمارے ساتھ عبداللہ بن حارث بن نوفل کو بھی بھیج دیا، چنانچہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے اس بارے میں اس سے فرمایا کہ جاؤ ام سلمہ سے پوچھو۔ سو میں بھی ان کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف گیا اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ایک دن عصر کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے میرے پاس دو رکعات نماز پڑھی جسے میں نے (اس سے پہلے) آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول!

۱۵۷| المصنف لعبد الرزاق:۲/۴۳۳، السنن الكبرى للنسائي، ۲/۴۵۳،

۱۵۸| المسند للحميدي:۱/۴٤۱، صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعدالعصر، ح:۵۹۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب معرفة الركعتين، ح:۸۳۵

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيهَا، قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ، أَوْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ)).

آپ نے یہ جو نماز پڑھی ہے، میں نے (اس سے پہلے) کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے ظہر کے بعد والی دو رکعتیں پڑھی ہیں کیونکہ (ظہر کے بعد) میرے پاس بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا یا (فرمایا) صدقہ (آ گیا تھا) تو انہوں نے مجھے ان سے مشغول کر دیا تو یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔

۱۵۹-(۸۳۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَالَ: يَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلْهَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ، وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْمَعْ مَا تَقُولُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَجَاءَهَا فَسَأَلَهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَا عِلْمَ لِي، وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا، قَالَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ أَكُنْ أَرَاكَ تُصَلِّيهَا، فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ، أَوْ صَدَقَةٌ، فَشَغَلُونِي عَنْهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ)).

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ مدینے آئے تو منبر پر تشریف فرما ہو کر انہوں نے فرمایا: اے کثیر بن صلت! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے نبی ﷺ کی عصر کے بعد کی دو رکعت نماز کے بارے میں پوچھ کر آؤ۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیا اور فرمایا: جا اور سننا کہ ام المومنین کیا فرماتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آپ کے پاس آئے اور پوچھا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا مجھے تو علم نہیں ہے، البتہ تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے پوچھو۔ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلا گیا، تو وہ فرمانے لگیں: ایک روز عصر کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی، جو میں نے پہلے کبھی آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ سو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے جو آج نماز پڑھی ہے، یہ پہلے میں نے کبھی آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں پڑھی ہیں، میرے پاس بنو تمیم کا وفد آ گیا تھا، یا (فرمایا:) صدقہ آ گیا تھا، تو انہوں نے مجھے مصروف کر دیا، تو یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔

---

۱۵۹ | ایضاً

باب فی رکعتی الفجر بعد صلاة الصبح

۱۶۰ - (۸۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، قَيْسٍ، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ، فَقَالَ: ((مَا هَاتَانِ يَا قَيْسُ؟)) فَقُلْتُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

بعد از صبح فجر کی دو سنتوں کا بیان

سیدنا قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے قیس! یہ کونسی دو رکعات ہیں؟ میں نے کہا: میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں (وہ اب پڑھ رہا ہوں) تو رسول اللہ ﷺ اس بات پر خاموش ہو گئے۔

باب جواز الطواف والصلاة بمكة أيّ ساعة شاء

۱۶۱ -(۸۲۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

حرمِ مکی میں کسی بھی وقت طواف و نماز کی ادائیگی کا بیان

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدِ مناف! تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے تو وہ کسی کو بھی اس گھر (یعنی بیت اللہ) کا طواف کرنے اور شب و روز کسی بھی وقت نماز پڑھنے سے ہرگز منع نہ کرے۔

۱۶۲ -(۸۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سابقہ حدیث ہی ہے۔

وَزَادَ عَطَاءٌ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ.

عطاء نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اے بنی عبد المطلب، یا اے بنی ہاشم، یا اے بنی عبدِ مناف۔

۱۶۳ -(۱۲۱۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور عطاء بن

---

[۱۶۰] المسند للحميدى ۳۸۳/۲، سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب من فاتته (أى ركعتى الفجر) متى يقضيها، ح:۱۲٦۲، سنن الترمذى، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر يصليهما بعد صلاة الصبح، ح:٤۲۲، صحيح ابن حبان ۲۲۲/٦. المستدرك للحاكم: ۲۷٤/۱

[۱٦۱] سنن أبى داود، كتاب المناسك، باب الطواف بعد العصر، ح:۱۸۸۹، سنن الترمذى، أبواب الحج، باب ما جاء فى صلاة بعد العصر وبعد الصبح لمن يطوف، ح:۸٦۸، صحيح ابن خزيمه، ۲٦۳/۲، صحيح ابن حبان، ٤۲۰/٤، المستدرك للحاكم: ٤٤۸/۱

[۱٦۲] المصنف لعبد الرزاق: ٦۱/٥

[۱٦۳] السنن الكبرى للنسائى، ٤٦۲/۲

عَمرِو بنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيتُ أَنَا وَعَطَاءُ بنُ أَبِي رَبَاحٍ ابنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما طَافَ بَعدَ الصُّبحِ، وَصَلَّى قَبلَ أَن تَطلُعَ الشَّمسُ.

ابی رباح نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صبح کے بعد طواف کرتے اور سورج طلوع ہونے سے قبل نماز پڑھتے دیکھا۔

باب فی الاذان وكيفيّته وقوله تعالى: ﴿وَرَفَعنَا لَكَ ذِكرَكَ﴾

اذان، اس کی کیفیت اور فرمانِ باری تعالیٰ: وَرَفَعنَا لَكَ ذِكرَكَ کا بیان

۱۶۴-(۱۲۵): أَخبَرَنَا مُسلِمُ بنُ خَالِدٍ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، قَالَ: أَخبَرَنِي عَبدُ العَزِيزِ بنُ عَبدِ المَلِكِ بنِ أَبِي مَحذُورَةَ، أَنَّ عَبدَ اللهِ بنَ مُحَيرِيزٍ أَخبَرَهُ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجرِ أَبِي مَحذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ. فَقُلتُ لِأَبِي مَحذُورَةَ: أَي عَمِّ، إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ، وَإِنِّي أَخشَى أَن أُسأَلَ عَن تَأذِينِكَ، فَأَخبِرنِي أَبَا مَحذُورَةَ، قَالَ: نَعَم، خَرَجتُ فِي نَفَرٍ وَكُنَّا بِبَعضِ طَرِيقِ حُنَينٍ، فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِن حُنَينٍ، فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعضِ الطَّرِيقِ، فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ عِندَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَمِعنَا صَوتَ المُؤَذِّنِ وَنَحنُ مُتَنَكِّبُونَ، فَصَرَخنَا نَحكِيهِ وَنَستَهزِءُ بِهِ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَرسَلَ إِلَينَا إِلَى أَن وَقَفنَا بَينَ يَدَيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّكُم الَّذِي سَمِعتُ صَوتَهُ قَدِ ارتَفَعَ؟)) فَأَشَارَ القَومُ كُلُّهُم إِلَيَّ وَصَدَقُوا، فَأَرسَلَهُم كُلَّهُم وَحَبَسَنِي، قَالَ: ((قُم فَأَذِّن بِالصَّلَاةِ)) فَقُمتُ وَلَا شَيءَ أَكرَهُ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن محیریز نے انہیں بتلایا، اور یہ ابومحذورہ کی گود میں ہی یتیم ہو گئے تھے جب انہوں نے شام کی طرف جانے کے لیے انہیں تیار کیا، تو (کہتے ہیں کہ) میں نے ابومحذورہ سے کہا: اے چچاجان! میں شام کی طرف جانے والا ہوں اور میں آپ ﷺ کی اذان کے بابت سوال کرنے سے ڈر رہا ہوں، تو اے ابومحذورہ! مجھے بتلایئے، انہوں نے جواب دیا: ہاں (بتلاتا ہوں) میں ایک جماعت میں نکلا اور ہم حنین کے کسی راستے میں تھے، کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے لوٹ کے آ رہے تھے تو کسی راستے میں ہی ہماری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ کے موذن نے نماز کے لیے اذان کہی، جب ہم نے موذن کی آواز سنی تو ایک طرف کو چلے گئے اور اس پر باتیں بناتے ہوئے اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے زور زور سے ہنسنے لگے، نبی ﷺ نے ہماری آواز سن لی، آپ نے ہماری طرف (پیغام) بھیجا تو ہم آپ کے سامنے پیش ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس کی آواز میں نے سنی تھی جو اونچی تھی؟ سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور انہوں نے سچ بول دیا، آپ ﷺ نے سب کو بھیج دیا

[۱۶۴] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب صفة الأذان، ۳۷۹، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الترجيع في الأذان، ح: ۱۹۱. سنن ابن ماجه، كتاب الاذان والسنة فيها، باب الترجيع في الأذان، ۷۰۸، صحيح ابن خزيمة، ۱/۱۹٦، صحيح ابن حبان، ٤/٥٧٤

مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ.

اور مجھے روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑا ہو اور نماز کی اذان کہہ، میں کھڑا ہو گیا اور مجھے نبی ﷺ کی کوئی بات بری نہ لگی اور نہ ہی جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا وہ ناپسندیدہ لگا، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا تو آپ بذات خود مجھ کو اذان کے کلمات بتلانے لگے۔

فَقَالَ: ((قُلِ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ)) ثُمَّ قَالَ لِيَ: ((ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ))، ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، پھر آپ نے فرمایا: انہیں دوبارہ پڑھ اور اپنی آواز کو لمبا کر، پھر فرمایا: کہہ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ.

ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ مَرَّ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُهُ سُرَّةَ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللهُ فِيكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: ((قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ))، وَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ، وَعَادَ ذَلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُولِ

پھر جب میں نے اذان پوری کر لی تو آپ نے مجھے بلایا اور مجھ کو ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی، پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک ابو محذورہ کی پیشانی پر رکھا، اور اسے ان کے چہرے پہ پھیرا، پھر ان کے سینے پر، پھر ان کے جگر پر اور پھر آپ کا ہاتھ ابو محذورہ کی ناف تک پہنچ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں اور تجھ پر برکت فرمائے، میں نے کہا: مجھے مکہ میں اذان دینے کا حکم (یعنی اجازت) دیجئے، تو آپ نے فرمایا: میں تجھے اس کی اجازت دیتا ہوں۔ (ابو محذورہ کہتے ہیں:) نبی ﷺ سے کراہت و نفرت کی ہر چیز (میرے اندر سے) ختم ہو چکی

اللهِ ﷺ، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ رضی اللہ عنہ عَامِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَذَّنْتُ بِالصَّلاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تھی اور اس کی جگہ سب کی سب رسول اللہ ﷺ کی محبت پیدا ہو گئی تھی۔ پھر میں سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے، کے پاس آیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق نماز کی اذان دی۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ آلِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَلَى نَحْوِ مَا أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ.

ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی خبر اسی طرح ابو محذورہ کے خاندان کے ایک آدمی نے دی جس طرح مجھے ابن محیریز نے دی تھی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَدْرَكْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کی اسی طرح اذان دیتے ہوئے پایا جس طرح ابن محیریز سے، انہوں نے ابو محذورہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی معنی میں روایت کیا ہے جیسے ابن جریج نے روایت کیا ہے۔

۱۶۵-(۱۱۷۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: **﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾** لا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ.

مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے مراد یہ ہے کہ) جب بھی میرا ذکر ہو گا، تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہو گا، (مثلاً) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت ایک ساتھ ہو گی)۔

باب رفع الصوت بالاذان

بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان

۱۶۶- (۱۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ لَهُ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ صَدَى صَوْتِكَ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ

ابو صعصعہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ کو بکریاں (چرانا) اور کھیت کھلیان (میں کام کرنا) بہت پسند ہے، سو جب آپ اپنی بکریوں یا کھیتوں میں ہو تو بلند آواز سے نماز کی اذان کہو، کیونکہ جن وانس اور جو کوئی بھی چیز تمہاری آواز کی گونج کو سنے گا وہ روز قیامت تمہاری

[۱۶۵] تفسیر الطبری: ۳۰/۱۵۰

[۱۶۶] الموطأ لإمام مالك: ۱/۶۹، صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، ۶۰۹

وَلَا شَیْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

گواہی دے گی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

باب القول مثل مایقول المؤذّن

مؤذن کے کلمات کے مثل ہی جواب دینے کا بیان

۱۶۷–(۱۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (مؤذن کی) آواز سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔

۱۶۸–(۱۳۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، قَالَ: ((وَأَنَا أَشْهَدُ))، ثُمَّ سَكَتَ.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اذان کے جواب میں یہ) فرماتے ہوئے سنا، جب مؤذن نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ اور جب کہا: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو آپ نے فرمایا: وَأَنَا أَشْهَدُ ''اور میں بھی گواہی دیتا ہوں'' پھر آپ خاموش ہو گئے۔

۱۶۹–(۱۳۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ مِثْلَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے اسی کے مثل بیان کرتے سنا۔

۱۷۰–(۱۳۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ، حَتَّى

عبداللہ بن علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کہا جس طرح ان کے مؤذن نے کہا، یہاں تک کہ اس نے کہا: حی علی الصلاۃ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لاحول ولاقوۃ إلاباللہ اور جب مؤذن نے کہا: حی علی الفلاح تو معاویہ نے

---

[۱۶۷] الموطأ لإمام مالك:۱/۶۸، صحيح البخاری، كتاب الاذان باب ما يقول اذا سمع المنادی، ح:۶۱۱، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ح:۳۸۳

[۱۶۸] المعرفة للبيهقی، ۱/۴۳۵، المسند للحميدی:۲/۲۷۵

[۱۶۹] أيضاً

[۱۷۰] سنن نسائی، كتاب الاذان، باب القول اذا قال المؤذن:حی علی الصلاة، حی علی الفلاح،ح:۶۷۷، السنن الكبرى للنسائی:۱/۵۰۹، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲۸/۱۰۵، صحيح ابن خزيمة، ۱/۲۱۶، صحيح ابن حبان، ۴/۵۸۴

إِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، وَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ.

کہا: لاحول ولاقوة الابالله پھر اس کے بعد ویسے ہی کہا جیسے مؤذن نے کہا، پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

باب منه: والصلاة بإقامة من لم يؤذّن

بغیر اذان اقامت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بیان

۱۷۱-(۱۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُؤَذِّنُ لِلْمَغْرِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ مَا قَالَ، فَانْتَهَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ وَقَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْزِلُوا فَصَلُّوا الْمَغْرِبَ بِإِقَامَةِ ذٰلِكَ الْعَبْدِ الْأَسْوَدِ)).

حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو مغرب کی اذان دیتے سنا، تو نبی ﷺ نے اسی طرح کہا جیسے وہ کہہ رہا تھا (یعنی اذان کا جواب دیا) جب آپ اس شخص کے پاس گئے تو نماز کھڑی ہونے کو تھی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، مغرب کی نماز اس حبشی غلام (یعنی بلال رضی اللہ عنہ) کی اقامت کے ساتھ پڑھو۔

باب فضيلة المؤذّن

مؤذن کی فضیلت کا بیان

۱۷۲-(۱۳۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ النَّاسِ عَلَى صَلَاتِهِمْ))، وَذَكَرَ مَعَهَا غَيْرَهَا.

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مؤذنین لوگوں کی نمازوں پر ان کے امین ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ کچھ اور بھی ذکر فرمایا۔

باب أمكنة الصلاة والمساجد

نماز پڑھنے کے مقامات اور مساجد کا بیان

۱۷۳-(۷۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ

یحیی مازنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین ساری ہی جائے سجدہ ہے سوائے قبرستان اور غسل خانے کے۔

[۱۷۱] السنن الكبرى للبيهقي: ۱/۴۰۷

[۱۷۲] المعرفة للبيهقي، ۱/۴۴۹

[۱۷۳] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في المواضع التي لا تجوز فيها الصلاة، ح:۴۹۲، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء ان الارض كلها مسجد الاالمقبرة والحمام، ح:۳۱۷، سنن ابن ماجه كتاب المساجد والجماعات، باب المواضع التي تكره فيها الصلاة، ح:۷۴۵، صحيح ابن خزيمة، ۲/۷ صحيح ابن حبان، ۴/۵۹۸

إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)).

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِي فِي مَوْضِعَيْنِ: أَحَدُهُمَا مُنْقَطِعٌ، وَالْآخَرُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں دو جگہوں پر پائی ہے: ان میں سے ایک تو منقطع ہے جبکہ دوسری سیدنا ابو سعید خدری سے مروی ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴- (۷۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ كَرِيزٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَوْ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَدْرَكْتُمُ الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ فَصَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا سَكِينَةٌ وَبَرَكَةٌ، وَإِذَا أَدْرَكْتُمُ الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ فَاخْرُجُوا مِنْهَا فَصَلُّوا، فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ، أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا نَفَرَتْ كَيْفَ تَشْمَخُ بِأَنْفِهَا)).

سیدنا عبد اللہ بن معقل یا عبد اللہ مغفل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کا وقت پاؤ اور تم بکریوں کے ریوڑ میں ہو تو (وہیں) نماز پڑھ لو کیونکہ وہ سکینت اور برکت کا باعث ہیں اور جب تم نماز (کا وقت) پاؤ اور تم اونٹوں کے باڑے میں ہو تو (وہاں سے) نکل پڑو پھر نماز پڑھو، کیونکہ وہ جنوں میں سے ایک جناتی مخلوق ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب وہ غصہ کھاتا ہے تو کیسے اپنی ناک چڑھاتا ہے۔

باب مبيت المشرك في المسجد

مسجد میں مشرک کے رات گزارنے کا بیان

۱۷۵- (۷۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ حِينَ أَتَوُا الْمَدِينَةَ فِي فِدَاءِ أُسَرَاهُمْ كَانُوا يَبِيتُونَ فِي الْمَسْجِدِ، مِنْهُمْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ جُبَيْرٌ فَكُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

عثمان بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں کہ مشرکین قریش جب اپنے قیدیوں کے فدیہ میں مدینہ آتے تو رات مسجد میں گزارا کرتے تھے، ان میں سے جبیر بن مطعم بھی تھے، جبیر کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی قراءت سنا کرتا تھا۔

باب استقبال الكعبة في الصلاة

نماز میں قبلہ رُخ ہونے کا بیان

۱۷۶- (۸٤): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما،

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز میں مشغول تھے کہ اسی دوران

[۱۷٤] سنن النسائی کتاب المساجد، باب ذکر نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن الصلاة فی أعطان الابل، السنن الکبری للنسائی ۲٦۷/۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۳٤۳

[۱۷۵] المعرفة للبیهقی، ۲۵۷/۲

[۱۷٦] الموطأ لإمام مالك: ۱۹۵/۱، صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبله، ح:٤۰۳، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحویل القبلة من القدس الی الکعبة، ح:۵۲٦

قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ أَتَاهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

ایک آنے والا آیا اور بولا یقیناً رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کریں، لہذا تم بھی اس طرف رخ کرلو، اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

۱۷۷-(۱۱۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسجد قباء میں نمازِ فجر کی ادائیگی میں مشغول تھے کہ اسی دوران ایک آنے والے نے آکر کہا: رات کو نبی ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی طرف رُخ کر لینے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا تم بھی اسی طرف اپنا رُخ کرلو۔ لوگوں کے مُنہ شام کی طرف تھے، تو وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

۱۷۸-(۱۱۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ أَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ.

سعید بن میّب بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ آمد سے سولہ (۱۶) ماہ بعد تک بیت المقدس کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھائی، پھر غزوۂ بدر سے دوماہ قبل قبلہ تبدیل کردیا گیا۔

باب الصلاة داخل الكعبة

کعبہ کے داخلی حصے میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۷۹-(۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَأُسَامَةُ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا: مَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال، اسامہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا ہے؟

۱۷۷| الموطأ لإمام مالك:۱/۱۹۵، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب ومن حيث خرجت فول وجهك شطرالمسجد الحرام، ح:۴۴۹۴، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة، ح:۵۲۶

۱۷۸| الموطأ لإمام مالك:۱/۱۹۶، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب (سيقول السفهاء من الناس ما ولّٰهم عن قبلتهم التى كانوا عليها) ح:۴۴۸۶، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة، ح:۵۲۵

۱۷۹| الموطأ لإمام مالك:۱/۳۹۸، صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة بين السوارى فى غير جماعة، ح:۵۰۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها، ح:۱۳۲۹

صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى، قَالَ: وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ.

انہوں نے جواب دیا: آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب کیا اور ایک دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا، پھر نماز پڑھی، فرماتے ہیں کہ اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا۔

١٨٠-(١٧٣٧): حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَعْبَةَ هُوَ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأُسَامَةُ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالًا: كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور میرے خیال میں اسامہ رضی اللہ عنہ کعبے میں داخل ہوئے اور جب آپ باہر آئے تو میں نے بلال سے پوچھا: (کعبے کے اندر) رسول اللہ ﷺ نے کیا عمل کیا؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ایک ستون دائیں جانب، دو بائیں جانب اور تین پیچھے کیے، پھر نماز ادا کی، اور بیت اللہ ان دِنوں چھ ستونوں پر استوار تھا۔

باب ما يحول بين المصلّى وبين القبلة

نمازی اور قبلہ کے درمیان حائل چیز کا بیان

١٨١-(٦٥٢): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح پڑی ہوتی جیسے جنازہ پڑا ہوتا ہے۔

١٨٢-(٧٥٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ وَخَرَجَ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقامِ ابطح پہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی نیزہ پکڑے آئے جو انہوں نے (آپ ﷺ کے سامنے) گاڑ دیا تو آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھانے لگے اور کتا، عورت اور گدھا آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

[١٨٠] المصنف لعبد الرزاق:٣٧/٥، المستدرك للحاكم:٤٥٥/١، اخبار مكة للأزرقی، ٢٣٣/١

[١٨١] صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الفراش، ح:٣٨٣، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدى المصلى، ح:٥١٢

[١٨٢] صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين، ح:٦٣٣، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلى، ح:٥٠٣

١٨٣-(٨٤١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ، قَدْ رَاهَقْتُ الْإِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ وَنَزَلْتُ، فَأَرْسَلْتُ حِمَارِي يَرْتَعُ وَدَخَلْتُ الصَّفَّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ میں گدھی پر سوار آیا، اس وقت میں قریب البلوغ ہی تھا، میں صف کے آگے سے گزر گیا اور (پھر) نیچے اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا، لیکن کسی نے بھی میرے اس فعل پر مجھے روکا ٹوکا نہیں۔

باب فی اللباس وستر العورة

لباس اور سترِ شرمگاہ کے ستر کا بیان

١٨٤-(٨٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں ہرگز نماز نہ پڑھے، کہ اس کے کندھوں پر کوئی چیز ہی نہ ہو۔

١٨٥- (٨٢): أَخْبَرَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَكُونُ فِي الصَّيْدِ، أَفَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلْيَزُرَّهُ وَلَوْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَخُلَّهُ بِشَوْكَةٍ)).

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار میں ہوتے ہیں تو کیا ہم میں کوئی شخص ایک قمیض میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (پڑھ لے) البتہ وہ اسے بٹن لگا لیا کرے، لیکن اگر وہ بٹن بھی نہ پائے تو کانٹا ہی لگا لے۔

١٨٦ -(٩١١): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں

[١٨٣] صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب سترة الامام سترة من خلفه، ح:٤٩٣، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی، ح:٥٠٤

[١٨٤] صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب اذا صلی فی الثوب الواحد فلیجعل، ح:359، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی ثوب واحد، وصفة بسه، ح:٥١٦، الموطأ لإمام مالك:٩١٧/٢

[١٨٥] سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب فی الرجل یصلی فی قمیص واحد، ح:٦٣٢، سنن النسائی کتاب القبلة باب الصلاة فی القمیص الواحد، ح:٧٦٥، السنن الکبری للنسائی، ٢٧٥/١، صحیح ابن خزیمه، ٣٨١/١، صحیح ابن حبان، ٧١/٦، شرح معانی الآثار، ٣٨٠/١، المستدرك للحاکم:٢٥٠/١

[١٨٦] صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب اذا صلی فی الثوب الواحد فلیجعل علی عاتقیه، ح:٣٥٩، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی ثوب واحد وصفة لبسه، ح:٥١٦

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ)).

قطعاً نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پہ کوئی کپڑا ہی نہ ہو۔

۱۸۷- (۹۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ.

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی چادر میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ جس کا کچھ حصہ میرے اوپر اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا، حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب الاشارة وترك الكلام فی الصلاة

نماز میں اشارہ اور گفتگو نہ کرنے کا بیان

۱۸۸-(۲۰۹): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَكَانَ يُصَلِّي، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِمْ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ لوگ آئے اور آپ پر سلام کرنے لگے، میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے سلام کا جواب دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: ان کی طرف اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

۱۸۹-(۹۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ آنے سے پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کو سلام کہتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو بھی ہمیں جواب دے دیتے تھے۔ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے سلام کہا، لیکن آپ نے مجھے

[۱۸۷] سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب فی الرخصة فی الصلاة فی شعر النساء، ح:۳٦۹، سنن ابن ماجه کتاب الصلاة، باب فی الصلاة من ثوب الحائض، ح:٦٥۳، صحیح ابن خزیمة، ۱/۳۷۷، صحیح ابن حبان ٤/۹۹

[۱۸۸] سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة، ح:۹۲٥، سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فی الاشارة فی الصلاة، ح:۳٦۷، سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب المصلی یسلم علیه کیف یرد، ح:۱۰۱۸، صحیح ابن حبان ٦/۳۳، صحیح ابن خزیمة، ۲/٤۹

[۱۸...] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲٤، سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب فی الأذی یصیب الذیل، ح: ۳۸۳، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء فی الوضوء، ح:۱٤۳

مِنْ أَرْضِ الْحَبْشَةِ أَتَيْتُهُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ اللهُ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ)).

جواب نہ دیا۔ میرے قریب وبعید کھڑے شخص نے بھی مجھے پکڑا تو میں بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ آپ نے نماز مکمل کرلی، پھر میں آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جو چاہتا ہے حکم نازل فرمادیتا ہے اور ابھی جو اللہ نے حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کرو۔

باب تحريم الصلاة التكبير

۱۹۰۔(۱۳۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)).

نماز کی تکبیرِ تحریمہ کا بیان

علی بن حنفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی وضوء ہے، اس کی تحریم (یعنی ہر چیز کو حرام کردینے والی چیز) تکبیر ہے اور اس کی تحلیل (یعنی حلال کرنے والی) سلام پھیرنا ہے۔

باب رفع اليدين فى الصلاة

۱۹۱۔(۱۴۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

نماز میں رفع یدین کرنے کا بیان

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے اور جب (رکوع سے) کھڑے ہوتے (تو تب بھی رفع یدین فرماتے) اور آپ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۹۲۔ (۱۰۰۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے

[۱۹۰] سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ح:٦١، سنن الترمذی، أبواب الطهارة، باب ما جاء ان مفتاح الصلاة الطهور، ح:٣

[۱۹۱] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع، ح:٧٣٦، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام والركوع وفی الرفع من الركوع، ح:٣٩٠

[۱۹۲] الموطأ لإمام مالك: ١/٧٥، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب باب رفع اليدين فی التكبيرة الاولى مع الافتتاح، ح:٧٣٥، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، ح:٣٩٠

اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین فرماتے، اور سجدوں میں آپ ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: كَتَبْنَا حَدِيثَ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ قَبْلَ هَذَا.

ابو عباس فرماتے ہیں: ہم نے اس سے پہلے اسی کی مثل زہری سے سفیان کی حدیث لکھی ہے۔

۱۹۳- (۱۰۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو تب بھی اپنے ہاتھ اٹھاتے، سوائے سجدے کے۔

۱۹۴- (۱۰۴۸): وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ.

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تب بھی اسی طرح کرتے۔

۱۹۵- (۸۷۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے جھکتے (تب بھی) اور اٹھتے وقت بھی ایسا ہی کرتے، لیکن دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

۱۹۶- (۸۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے، جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

---

[۱۹۳] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین اذا قام عن الرکعتین، ح:۷۳۹

[۱۹۴] أیضاً

[۱۹۵] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع، ح:۷۳۶، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو منکبین، ح:۳۹

[۱۹۶] المسند للحمیدی:۳۹۲/۲، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب وضع یده الیمنی علی الیسری بعد تکبیرة الاحرام، ح:۴۰۱، سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب أبواب تفریع استفتاح الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة ح:۷۲۷

اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ،

تو کندھوں کے برابر رفع یدین فرماتے۔

قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ.

وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں سردیوں میں ان کے پاس (یعنی صحابہ کے پاس) آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ چادروں سے ہاتھ نکال کر رفع یدین کرتے تھے۔

۱۹۷-(۸۷٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو افتتاحِ نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَلَقِيتُ يَزِيدَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهَا. وَزَادَ فِيهِ: ثُمَّ لَا يَعُودُ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ لَقَّنُوهُ.

سفیان کہتے ہیں کہ پھر میں کوفہ آ کر یزید سے ملا تو انہیں بھی یہی حدیث بیان کرتے سنا اور انہوں نے اس میں: ثُمَّ لَا يَعُودُ (یعنی ابتدائے نماز کے بعد آپ ﷺ دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے) کا اضافہ کیا، تو میں سمجھ گیا کہ اہلِ کوفہ نے انہیں ایسا کہنے کو کہا ہوگا۔

قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا سَمِعْتُ يَزِيدَ يُحَدِّثُهُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ هَكَذَا وَيَزِيدُ فِيهِ: ثُمَّ لَا يَعُودُ.

سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے یزید کو اسی طرح بیان کرتے سنا، پھر اس کے بعد میں نے انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو وہ اس میں یہ اضافہ کرتے تھے: ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَذَهَبَ سُفْيَانُ إِلَى أَنْ يُغَلِّطَ يَزِيدَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَيَقُولُ: كَأَنَّهُ لُقِّنَ هَذَا الْحَرْفَ الْآخَرَ فَتَلَقَّنَهُ، وَلَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَرَى يَزِيدَ بِالْحِفْظِ كَذَلِكَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان اس حدیث کے بارے میں یزید کو غلط قرار دیتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ انہیں یہ (اہلِ کوفہ کی جانب سے) آخری حرف حدیث میں شامل کر دینے کو کہا گیا تو انہوں نے کر دیا۔

باب التكبير كلما خفض ورفع

رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان

۱۹۸-(۱۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُولُ

سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی (رکوع یا سجدے کے لیے) جھکتے اور

---

[۱۹۷] المسند للحميدي: ۳۱٦، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من لا يذكر الرفع عند الرفع، ح: ۷٤۹

[۱۹۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/۷٦، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب التكبير اذا قام من السجود، ح: ۷۸۹، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة الا رفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده، ح: ۳۹۲

اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللهَ .

اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے، آپ کی نماز ہمیشہ اسی طرح رہی، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

۱۹۹- (۱۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

ابو سلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے، تو وہ جب بھی (رکوع و سجدہ کے لیے) جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: یقیناً میں تم میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

باب دعاء الاستفتاح بعد تكبيرة الاحرام

تکبیرِ تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنے کا بیان

۲۰۰+(۱۴۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ وَغَيْرُهُمَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْهُمْ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ)). قَالَ أَكْثَرُهُمْ: ((وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ))، وَشَكَكْتُ أَنْ يَكُونَ قَالَ أَحَدُهُمْ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی ابتداء کرتے (بعض نے کہا:) جب نماز شروع کرتے تو فرماتے: **وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي ...الخ** ''میں نے یکسو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر دیا ہے جس نے آسمان و زمین کو ابتداء وجود بخشا اور میں شرک کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی (بات) کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔'' آپ ﷺ اکثر یہ فرماتے: **وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ** ''اور میں تابعفرمان لوگوں میں سب سے پہلا (تابعفرمان شخص) ہوں۔'' مجھے حتمی نہیں ہے کہ کسی نے یہ بھی کہا تھا (کہ آپ ﷺ فرماتے:) **وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ...الخ** ''اور میں تابعفرمان لوگوں میں سے ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تو میرا

[۱۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۸۶/۱، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب اتمام التكبير في الركوع، ح:۷۸۵، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب باب اثبات التكبير في كل خفض ورفع، ح:۳۹۲

[۲۰۰] صحيح مسلم، كتاب المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه، ح:۷۷۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، ح:۷۶۰

نَفۡسِی، وَاعۡتَرَفۡتُ بِذَنۡبِی، فَاغۡفِرۡ لِی ذُنُوبِی جَمِیعًا، لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنۡتَ، وَاهۡدِنِی لِأَحۡسَنِ الۡأَخۡلَاقِ، لَا یَهۡدِی لِأَحۡسَنِهَا إِلَّا أَنۡتَ، وَاصۡرِفۡ عَنِّی سَیِّئَهَا، لَا یَصۡرِفُ عَنِّی سَیِّئَهَا إِلَّا أَنۡتَ، لَبَّیۡكَ وَسَعۡدَیۡكَ، وَالۡخَیۡرُ بِیَدِكَ، وَالشَّرُّ لَیۡسَ إِلَیۡكَ، وَالۡمَهۡدِیُّ مَنۡ هَدَیۡتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَیۡكَ، لَامَنۡجَا مِنۡكَ إِلَّا إِلَیۡكَ، تَبَارَکۡتَ وَتَعَالَیۡتَ، أَسۡتَغۡفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَیۡكَ)).

پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو میرے سارے گناہوں کو بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا ہے ہی نہیں، اچھے اخلاق (کو اختیار کرنے) کے لیے میری راہنمائی فرمائی، کیونکہ اچھے اخلاق کی تیرے سوا کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور مجھ سے برے اخلاق کو پھیرے دے (یعنی دور کردے) اور تیرے سوا کوئی بھی برے اخلاق کو پھیر نہیں سکتا، اے اللہ میں تیرے سامنے حاضر ہوں اور تیرے (کرم کے) باعث میں خوش بخت ہوں، بھلائی تیرے ہاتھ میں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاسکتی، وہ شخص ہدایت پا جاتا ہے جسے تو ہدایت سے نواز دے، میں (جو بھی ہوں) تیری عنایت سے ہوں اور تیرا ہی محتاج ہوں، تیرے سوا کوئی نجات کی جگہ بھی نہیں ہے، تو بابرکت اور بلند مقام والا ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

۲۰۱ (۱۹۷): أَخۡبَرَنَا مُسۡلِمُ بۡنُ خَالِدٍ، وَعَبۡدُ الۡمَجِیدِ بۡنُ عَبۡدِ الۡعَزِیزِ، عَنِ ابۡنِ جُرَیۡجٍ، عَنۡ مُوسَی بۡنِ عُقۡبَةَ، عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ الۡفَضۡلِ، عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمَنِ الۡأَعۡرَجِ، عَنۡ عُبَیۡدِ اللهِ بۡنِ أَبِی رَافِعٍ، عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ أَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ أَحَدُهُمَا: کَانَ إِذَا ابۡتَدَأَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ الۡآخَرُ: کَانَ إِذَا افۡتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالۡأَرۡضَ حَنِیفًا وَمَا أَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِینَ، إِنَّ

عبیداللہ بن ابی رافع سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان (دونوں راویوں) میں سے ایک بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتداء کرتے تھے، اور دوسرے نے کہا: جب نماز شروع کرتے تھے، تو فرماتے: **وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِی...الخ** ''میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کے لیے مطیع کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا فرمایا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ پروردگارِ عالم کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اسی حکم کا پابند کیا

---

[۲۰۱] أیضاً

صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَاشَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، قَالَ أَحَدُهُمَا: وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ)).

گیا ہوں۔'' ان میں سے ایک نے کہا (کہ آخر میں یہ الفاظ تھے:) **وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ** ''اور میں تابع فرمان لوگوں میں سب سے پہلا ہوں'' اور دوسرے نے کہا (کہ یہ تھے:) **وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ** ''اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے ہوں۔''

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِالتَّعَوُّذِ ثُمَّ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، فَإِذَا أَتَى عَلَيْهَا قَالَ: آمِينَ وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَهُ، إِنْ كَانَ إِمَامًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهُ إِذَا كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنے کے بعد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر قرآن کی قراءت کرتے اور جب اس آیت (ولا الضآلین) پر پہنچتے تو آمین کہتے اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے لوگ بھی آمین کہتے، اگر آپ ﷺ امامت کرواتے ہوئے جہری قراءت کر رہے ہوتے تھے تو (آمین کہتے ہوئے) اپنی آواز کو اس قدر بلند کرتے کہ آپ ﷺ ہر اس شخص کو سنا دیتے جو آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوتا۔

باب الاستعاذة

۲۰۲-(۱۴۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ رَافِعًا صَوْتَهُ: رَبَّنَا إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ أُمِّ الْقُرْآنِ.

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنے کا بیان

صالح بن ابی صالح سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ وہ لوگوں کو امامت کروا رہے تھے اور اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے (پڑھ رہے تھے:) رَبَّنَا إِنَّا نَعُوذُ بِكَ...الخ ''اے ہمارے پروردگار! یقیناً ہم شیطان مردود سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔'' (صالح کہتے ہیں کہ آپ یہ) فرض نماز میں جب سورہ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوئے (تب پڑھ رہے تھے)۔

باب فی البسملة

۲۰۳-(۱۴۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، أَنَّ أَبَا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا بیان

صالح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

[۲۰۲] السنن الکبری، ۲/۳۶، المعرفة للبیهقی، ۱/۵۰۴

[۲۰۳] المصنف لعبد الرزاق: ۲/۹۰، المستدرك للحاکم: ۱/۲۳۳

هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ ﴿**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**﴾ .

۲۰۴ -(۱۴۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَرَأَ: ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ لِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا حَتَّى قَضَى تِلْكَ الْقِرَاءَةَ، وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتَّى قَضَى تِلْكَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ: يَا مُعَاوِيَةُ أَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ فَلَمَّا صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ قَرَأَ: ﴿**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**﴾ لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں نماز پڑھائی تو جہری قرأت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی اور اس کے بعد اور اس کے بعد والی سورت کے ساتھ نہ پڑھی، یہاں تک کہ جب وہ قراءت سے فارغ ہوئے اور اسی طرح جب آپ (سجدے کے لیے) جھکے تو اللہ أکبر نہ کہا، جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا تو مہاجرین میں سے جس نے بھی یہ سنا تھا وہ اپنی جگہ سے ہی بولنے لگا: اے معاویہ! کیا تو نے نماز میں کوتاہی کی ہے یا بھول گیا ہے؟ پھر اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ جب بھی نماز پڑھاتے تو سورہ فاتحہ کے بعد والی سورت کے ساتھ بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے اور سجدہ کرتے ہوئے جب جھکتے تو اللہ اکبر کہتے۔

۲۰۵ -(۱۵۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَقْرَأْ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، وَلَمْ يُكَبِّرْ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ، فَنَادَاهُ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ سَلَّمَ وَالْأَنْصَارُ: أَيْ مُعَاوِيَةُ سَرَقْتَ صَلَاتَكَ، أَيْنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ؟ وَأَيْنَ التَّكْبِيرُ إِذَا خَفَضْتَ وَإِذَا رَفَعْتَ؟ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةً أُخْرَى،

عبید بن رفاعہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ آئے تو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہ پڑھتے اور جب (سجدے کے لیے) جھکتے اور سجدے سے اٹھتے تو تکبیر نہ کہتے، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مہاجرین اور انصار کہنے لگے: اے معاویہ! تو نے نماز چوری کی ہے، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہاں ہے؟ اور جھکتے اور اٹھتے ہوئے کی تکبیر کہاں ہے؟، پھر اس نے (یعنی رفاعہ نے) لوگوں کو (اسی طرح) دوسری نماز پڑھا کر بتلایا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا عیب نکالتے تھے۔

---

[۲۰۴] أيضاً [۲۰۵] أيضاً

فَقَالَ: ذٰلِكَ فِيهَا الَّذِى عَابُوا عَلَيْهِ.

۲۰۶-(۱۵۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُهُ. وَأَحْسَبُ هٰذَا الْإِسْنَادِ أَحْفَظُ مِنَ الْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ.

دوسری سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔ (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرے خیال میں یہ اسناد پہلی اسناد سے زیادہ منضبط ہے۔

۲۰۷-(۱۵۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ لِأُمِّ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سورہ فاتحہ کے ساتھ اور اس کے بعدوالی سورت کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۰۸-(۱۴۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ﴿**الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**﴾.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابو بکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** سے قراءت شروع کیا کرتے تھے۔

باب السبع المثانی

'سبع مثانی' کا بیان

۲۰۹-(۱۴۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾، قَالَ: هِيَ أُمُّ الْقُرْآنِ، قَالَ أَبِي: وَقَرَأَ عَلَيَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ الْآيَةُ السَّابِعَةُ، قَالَ سَعِيدٌ: قَرَأَهَا

سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (اللہ کے فرمان) **وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا ...الخ** ''اور ہم نے آپ کو سات دوہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم دیا ہے'' اس سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔ (ابن جریج) کہتے ہیں: میرے باپ نے کہا: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کو پڑھا یہاں تک کہ انہیں ختم کیا (یعنی مکمل سورۃ فاتحہ پڑھی) سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح پڑھ

---

[۲۰۶] أيضاً

[۲۰۷] مصنف عبد الرزاق:۲/ ۳۰، المعرفة للبيهقي:۲/ ۵۶۰، مصنف ابن شيبه:۱/ ۴۱۲

[۲۰۸] المسند للحميدي:۲/ ۵۵، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير، ح:۷۴۳، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال:لا يجهر بالبسملة، ح:۳۹۹

[۲۰۹] المصنف لعبد الرزاق:۲/ ۹۰، المستدرك للحاكم:۱/ ۵۵۰

عليَ ابنُ عبَّاسٍ كَمَا قرَأْتُهَا عليْكَ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْآيَةُ السَّابِعَةُ.

قَالَ ابنُ عبَّاسٌ: فَذَخرَهَا اللّٰهُ لَكُمْ فَمَا أَخرَجَهَا لِأَحَدٍ قَبْلَكُمْ.

کرسنا جس طرح میں نے تجھ پر پڑھا ہے، فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ساتویں آیت ہے۔

سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس نے (یعنی اللہ تعالی نے) یہ تمہارے لیے ذخیرہ کر رکھی تھیں اور تم سے پہلے کسی کو یہ نہیں دی تھیں۔

باب قراءة الفاتحة

سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

٢١٠-(١٤٤): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

سیدنا عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

٢١١-(١٤٥): أَخبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ)).

سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، وہ نامکمل ہے۔

باب فی التأمین

آمین کہنے کا بیان

٢١٢- (١٥٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أنهما أخبراه، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ یقیناً جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت اختیار کر گیا، اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

٢١٣- (١٥٤): قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ نبی آمین کہا

[٢١٠] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للامام والماموم فى الصلوات كلها ح:٧٥٦، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، بابس باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة، ح:٣٩٤

[٢١١] أيضاً

[٢١٢] الموطأ لإمام مالك:١/٨٧، صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمين، ح:٧٨٠، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع و التحميد والتأمين، ح:٤١٠

[٢١٣] سنن الدار قطنى:١/٣٣٥، صحيح ابن حبان:١/١١١، المستدرك للحاكم:١/٣٢٣، سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب التأمين راء الامام، ح:٩٣٢، سنن الترمذى، أبواب الصلاة، باب ما جاء فى التأمين، ح:٢٤٨

النَّبِیُّ ﷺ یَقُولُ: آمِینَ.

کرتے تھے۔

۲۱۴-(۱۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِی سُمَیٌّ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ﴾، فَقُولُوا: آمِینَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ بلا شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۲۱۵-(۱۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِینَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِی السَّمَاءِ: آمِینَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمانوں میں آمین کہتے ہیں، توان دونوں میں سے جس کی بھی دوسرے کے ساتھ موافقت ہو گئی تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۲۱۶-(۱۰۴۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، أنهما أخبراه، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِینُهُ تَأْمِینَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ یقیناً جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ مل گیا، تو اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ یَقُولُ: آمِینَ.

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔

۲۱۷-(۱۰۵۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ

[۲۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۷، صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمین، ح: ۷۸۰، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتأمین، ح: ۴۰۹

[۲۱۵] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۸، صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التأمین، ح: ۷۸۱، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتأمین، ح: ۴۱۰

[۲۱۶] أیضاً

[۲۱۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۰۵، صحیح البخاری، سجود القرآن، باب سجدة اذا السماء انشقت، ح: ۱۰۷۶، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب سجود التلاوة، ح: ۵۷۸

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ الْأَئِمَّةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بعْدَهُ، يَقُولُونَ: آمِينَ، وَمَنْ خَلْفَهُمْ: آمِينَ، حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً.

اور ان کے بعد کے سب اماموں کو آمین کہتے اور ان کے پیچھے کھڑے لوگوں کو بھی آمین کہتے ہوئے سنا ہے، یہاں تک کہ مسجد گونج پڑتی۔

٢١٨- (٢١٨): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ الْأَئِمَّةَ، وَذَكَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُ، يَقُولُونَ: آمِينَ، وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَهُمْ: آمِينَ، حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً.

عطاء، سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد کے اماموں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں (ان) ائمہ کو (آمین کہتے) سنا کرتا تھا، وہ اور ان کے پیچھے کھڑے لوگ (اسقدر اونچی آواز سے) آمین کہتے کہ مسجد گونج پڑتی۔

باب قراءة السورة والسورتين والثلاثة فى الركعة الواحدة

ایک رکعت میں ایک، دو یا تین سورتوں کی قرأت کا بیان

٢١٩- (١٠٦٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ أَحْيَانًا بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ فِي صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اکیلے نماز پڑھتے تو چار رکعات میں سے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن کی کوئی سی سورۃ پڑھتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ کبھی کبھی آپ رضی اللہ عنہ فرض نماز میں ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب فى الركوع والسجود والطمأنية

رکوع و سجود اور اطمینان سے نماز پڑھنے کا بیان

٢٢٠- (١٣٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ، ثُمَّ لِيُكَبِّرْ،

رفاعہ بن مالک سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تمہارا کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وضوء ویسے ہی کرے جیسے اسے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے، پھر وہ اللہ أکبر کہے اور اگر اسے قرآن میں سے کچھ یاد ہے تو وہ پڑھے اور اگر اسے

[٢١٨] المصنف لعبد الرزاق: ٩٦/٢

[٢١٩] الموطأ لإمام مالك: ٧٩/١

[٢٢٠] المعرفة للبيهقي: ٢٠٢/٢، سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، ح: ٨٥٧، سنن الترمذى، أبواب الصلاة، باب ما جاء فى وصف الصلاة، ح: ٣٠٢، صحيح ابن خزيمة: ٢٧٤/١، المستدرك للحاكم: ٢٤٣/١

فَإِنْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَرَأَ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَلْيُكَبِّرْ، ثُمَّ لِيَرْكَعْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ لِيَقُمْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ قَائِمًا، ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ لِيَرْفَعْ رَأْسَهُ فَلْيَجْلِسْ حَتَّى يَطْمَئِنَّ جَالِسًا، فَمَنْ نَقَصَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ صَلَاتِهِ)).

کچھ یاد نہیں تو وہ اللہ کی حمد بیان کرے (یعنی سورۃ الفاتحہ پڑھے) اور الله أكبر کہہ دے، پھر وہ رکوع کرے۔ یہاں تک کہ وہ اطمینان سے رکوع کر لے، پھر وہ کھڑا ہو، یہاں تک کہ اچھی طرح کھڑا ہو جائے، پھر وہ سجدہ کرے، حتی کہ سجدہ میں اطمینان حاصل کر لے، پھر وہ اپنا سر اٹھائے اور بیٹھ جائے، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔ سو جس نے اس میں کوتاہی کی تو وہ اپنی نماز کو ناقص ادا کرتا ہے۔

۲۲۱- (۱٤۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ قَرِيبًا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعِدْ صَلَاتَكَ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَقَامَ فَصَلَّى كَنَحْوِ مَا صَلَّى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعِدْ صَلَاتَكَ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَقَالَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أُصَلِّي، قَالَ: ((إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَقْرَأَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ، وَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا، فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنِ السُّجُودَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى، ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کے قریب نماز پڑھنے لگا، پھر وہ (نماز مکمل کرکے) آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ کھڑا ہوا اور اس نے ویسے ہی نماز پڑھی جیسے (پہلے) پڑھی تھی، تو نبی ﷺ نے پھر اسے فرمایا: اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے (صحیح طریقے کے مطابق) نماز نہیں پڑھی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ میں کس طرح نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو قبلہ رُخ ہو جائے تو الله أكبر کہہ، پھر اُم القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) پڑھ اور جو اللہ تعالیٰ چاہے کہ تو پڑھے (یعنی جو بھی سورت یا کچھ آیات اللہ کی توفیق سے تجھے یاد ہے، وہ پڑھ) پھر جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ، اپنے رکوع کو مضبوط کر اور اپنی پشت کو پھیلا دے (یعنی بالکل سیدھا بچھا دے) اور جب تو (رکوع سے) اٹھے تو اپنی کمر کو سیدھا کھڑا کر اور اپنے سر کو اٹھا، یہاں تک کہ سب ہڈیاں اپنے جوڑوں پر لوٹ آئیں، پھر جب تو سجدہ کرے تو مضبوطی سے سجدہ کر، جب تو

[۲۲۱] ۲/ ۲۰۵، سنن نسائي، باب التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع، ح:١٠٥٣.

وَسَجْدَةٍ حَتَّى تَطْمَئِنَّ)).

اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ، پھر اسی طرح ہر رکعت اور سجدہ میں کر یہاں تک کہ تو اطمینان حاصل کرلے۔

۲۲۲- (۱٦٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ: ((إِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَمَكِّنْ لِرُكُوعِكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلَى مَفَاصِلِهَا)).

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنے رکوع کو مضبوط بنا، پھر جب تو (رکوع سے) اٹھے تو اپنی کمر کو سیدھا کر اور اپنے سر کو اٹھا یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں پر لوٹ آئیں (یعنی ہر عضو اپنی اصلی حالت میں آجائے)۔

۲۲۳- (۸۱۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مَا تَقُولُونَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ؟))، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ، فَقَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ))، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ.

نعمان بن مُرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرابی، زانی اور چور کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ یہ واقعہ حدود نازل ہونے سے قبل کا ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بے حیائی کے کام اور قابلِ سزا جرم ہیں اور دیگر تمام چوری کے کاموں سے بڑھ کر بدترین چوری یہ ہے کہ بندہ اپنی نماز چوری کرے۔ پھر ساری حدیث بیان کی۔

باب النهى عن القراءة فى الركوع والسجود

رکوع و سجود میں قرأت کی ممانعت کا بیان

۲۲٤- (۱۷۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ مِنَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں (قرآن کی) تلاوت کرنے سے روکا گیا ہے، پس جو رکوع ہے تو اس میں پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جو سجدے ہیں تو اس میں دعا کے ذریعے خوب جہد و محنت کرو کیونکہ قریب ہے کہ تمہاری دعا کو قبول

---

[۲۲۲] الأم للشافعی:۱۹۷

[۲۲۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۱٦۷، مسند الطیاسی، ۳/٦٦۹، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱۸/۹۰، صحیح ابن حبان:٥/۳۰۹، مستدرك حاكم:۱/۲۲۹

[۲۲٤] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهى عن قراءة القرآن فى الركوع والسجود، ح:٤۷۹

الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).

۲۲۵-(۱٦۱): حَدَّثَنَا الْأَصَمُّ، أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، أَخْبَرَنَا الْبُوَيطِيُّ، أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ))، قَالَ أَحَدُهُمَا: ((مِنَ الدُّعَاءِ))، وَقَالَ الْآخَرُ: ((فَاجْتَهِدُوا، فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).

کرلیا جائے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! یقیناً مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں (قرآن) پڑھنے سے روکا گیا ہے، سو جو رکوع ہے تو تم اس میں رب کی عظمت بیان کرو اور جو سجدے ہیں تو تم ان میں (رب کو راضی کرنے کی) خوب کوشش کرو۔ ان (یعنی راویوں) سے ایک نے کہا: دعا سے (یعنی سجدے میں دعا کرکے رب کو منانے کی کوشش کرو) اور دوسرے نے کہا: تم کوشش کرو، کیونکہ قریب ہے کہ تمہیں قبولیت سے نوازا جائے۔

باب تسبيح الركوع

رکوع کی تسبیح کا بیان

۲۲٦-(۱۵۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَعِظَامِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمَيَّ، لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تھے تو فرماتے: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ...الخ اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے رکوع کیا، تیرے لیے ہی میں فرمانبردار ہوا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا، تو میرا پروردگار ہے، تیرے لیے میرے کانوں نے میری آنکھوں نے، میری ہڈیوں نے، میری جلد نے اور جسے بھی میرے پاؤں لے چلے، نے خشوع وعاجزی اختیار کی، اللہ پروردگارِ عالم کے لیے۔

۲۲۷-(۱٦۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، قَالَ الرَّبِيعُ: أَحْسِبُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب رکوع کرتے تو پڑھتے: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ...الخ اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرے ہی تابع فرمان ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرے کان، میری

[۲۲۵] أيضاً

[۲۲٦] تفرّد به الشافعي

[۲۲۷] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ح:۷۷۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه اذا قام من الثنتين، ح:۷٤٤

عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمَيَّ، لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

آنکھیں، میرا گودا، میری ہڈیاں اور میرے پاؤں سے سرزد ہونے والا ہر کام تیرے لیے ہی عاجز ہے (یعنی) اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

۲۲۸-(۱۸۰۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا رَكَعْتَ فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ خَشَعْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُكَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تو رکوع کرے اور یہ کلمات کہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ...الخ اے اللہ! میں تیرے لیے جھکا، تیرے لیے ہی خشوع اختیار کیا، تیرے لیے ہی مطیع ہوا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا۔ تو یقیناً تیرا رکوع مکمل ہو گیا۔

باب مايقال إذا رفع رأسه من الركوع

اس کا بیان کہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کون سی دُعا پڑھی جائے

۲۲۹-(۱۶۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فرض نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ...الخ ''اے اللہ! ہمارے پروردگار! آسمان و زمین بھر کے اور ان کے بعد جس چیز کو تو چاہے، وہ بھی بھر کے تمام تعریفات تیرے لیے ہی ہیں۔''

باب جامع لتسبيح الركوع والسجود والدعاء بين السجدتين

رکوع و سجود کی تسبیح اور دو سجدوں کے درمیان کی دعاؤں کا بیان

۲۳۰-(۱۶۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ

عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ

---

[۲۲۸] المصنف لعبد الرزاق: ۲۳۱/۴، مصنف ابن ابی شیبۃ ۴۲۷/۲

[۲۲۹] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب المسافر بن وقصرها، باب الدعاء، ح:۷۷۱، سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما يستفتح به الصلاۃ من الدعاء، ح:۷۶۱، سنن الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما يقول الرجل اذا رفع رأسه من الركوع، ح:۲۶۶

[۲۳۰] سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب باب مقدار الركوع والسجود، ح:۸۸۵، سنن الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی التسبيح فی الركوع والسجود، ۲۶۱، مصنف ابن ابی شیبۃ، ۲۵۰/۱

ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے، تو بلاشبہ اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ ذکر ہے، اور جب وہ سجدہ کرے تو تین مرتبہ ہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلٰی کہے، تو اس کے سجدے بھی پورے ہو گئے اور یہ بھی اس کا ادنیٰ ذکر ہے۔

۲۳۱ - (۱۶۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو فرماتے: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ...الخ ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا، تو میرا پروردگارہ ہے، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور پھر اسے سماعت وبصارت سے نوازا، اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے (اور) سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔''

۲۳۲ - (۱۹۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَتِ الْحَطَّابَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَا نَزَالُ سَفْرًا، كَيْفَ نَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ رُكُوعًا، وَثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ سُجُودًا)).

محمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لکڑہارے آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم تو ہمیشہ سفر میں ہی رہتے ہیں، تو ہم نماز (کی ادائیگی) کیسے کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین تسبیحات رکوع میں اور تین تسبیحات سجدوں میں (پڑھ لیا کرو)۔

۲۳۳ - (۱۹۹): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ،

عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے، پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا ہے اور یہ ادنیٰ تعداد ہے، اور جب سجدہ کرے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلٰی کہے تو یقیناً اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ ہے۔

---

[۲۳۱] أيضاً [۲۳۲] أيضاً [۲۳۳] أيضاً

وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ)).

۲۳۴-(۱۸۰۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَاجْبُرْنِي.

حارث ہمدانی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوسجدوں کے درمیان یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ...الخ ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور میرا نقصان پورا کر دے۔''

باب القنوت فی الصبح بعدرفع الرأس من الركعة الثانية

صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھانے کے بعد قنوت کرنے کا بیان

۲۳۵-(۹۱۷): أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَتْلُ أَهْلِ بِئْرِ مَعُونَةَ أَقَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الصُّبْحِ، قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ افْعَلْ))، فَذَكَرَ دُعَاءً طَوِيلًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ.

محمد بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بئر معونہ کے مقتولین کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مسلسل پندرہ راتوں تک قیام کروایااور جب بھی آپ فجر کی نماز کی آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہہ کے بد دعا فرماتے کہ اے اللہ! تو اس طرح کر، پھر لمبی دعا کرواتے اور پھر تکبیر کہہ کے سجدے میں چلے جاتے۔

۲۳۶-(۹۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الصُّبْحِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھاتے (تو یہ دعا فرماتے) اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے دوسرے کمزور لوگوں کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مُضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے اور ان پہ زمانہ یوسف کے (قحط والے) سالوں جیسے سال مسلط فرما۔

---

[۲۳۴] المصنف لعبد الرزاق:۲/۱۶۳

[۲۳۵] السنن الکبری للبیهقی:۳۰۹۶

[۲۳۶] صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب دعاء النبی صلی الله علیه وسلم اجعلها علیهم سنین کسنی یوسف، ح:۱۰۰۴، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة اذا نزلت بالمسلمین نازلة، ح:۶۷۵

كَسِنِيّ يُوسُفَ)).

۲۳۷- (۱۸۰۸): أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ فِي الصُّبْحِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر میں قنوت کی اور یہ کلمات کہے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔

باب من لايرى القنوت

قنوت کرنے کی رائے نہ رکھنے والوں کا بیان

۲۳۸-(۱۱٤٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی بھی نماز میں قنوت نہیں کیا کرتے تھے۔

باب أعضاء السجود

سجدے کے اعضاء کا بیان

۲۳۹- (۱٦٥): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ عَلَى سَبْعَةٍ: يَدَيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، وَجَبْهَتِهِ، وَنُهِيَ أَنْ يَكْفِتَ مِنْهُ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا: (وہ یہ ہیں:) دو ہاتھ، دو گھٹنے، انگلیوں کے کنارے (یعنی دونوں ہاتھ) اور پیشانی، اور (دورانِ نماز) بالوں اور کپڑوں کو چھیڑنے سے منع کیا گیا۔

وَزَادَ ابْنُ طَاوُوسٍ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى أَنْفِهِ حَتَّى بَلَغَ طَرَفَ أَنْفِهِ، وَكَانَ أَبِي يَعُدُّ هَذَا وَاحِدًا.

ابن طاؤس نے یہ اضافہ کیا: پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور اسے اپنے ناک کے کنارے تک سرکا کر لے آئے، اور میرے والد اس کو ایک مرتبہ شمار کرتے تھے۔

۲٤۰-(۱٦٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُوسًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُمِرَ أَنْ يَسْجُدَ مِنْهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور انہیں اس سے روکا گیا کہ وہ اپنے بالوں اور کپڑوں کو سنواریں۔

---

[۲۳۷] المصنف لعبد الرزاق:۲/۱۸۷، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، ح:۸٥۰، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما يقول بين السجدتين، ح:٦٧٤، سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقول بين السجدتين، ح:۸۹۸، المستدرك للحاكم:۱/۲٦۲

[۲۳۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۱٥۹

[۲۳۹] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف، ح:۸۱۲، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، ح:٤۹۰، المسند للحميدي:۱/۲۳۰

[۲٤۰] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب السجود على سبعة أعظم، ح:۸۰۹، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، ح:٤۹۰، المسند للحميدي:۱/۲۳۰

عَلَى سَبْعٍ، وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ.

۲۴۱-(۱٦٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ)).

سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں: اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔

۲۴۲-(۱۱۵۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ، فَذَكَرَ مِنْهَا كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ سات اعضاء پر سجدہ کریں، پھر انہوں نے دو ہتھیلیوں اور دو گھٹنوں کا ذکر کیا۔

۲۴۳-(۱۱۵۲): وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ وَجْهَهُ. قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْبَرْدِ وَإِنَّهُ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهُ.

اسی اسناد سے ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تو اپنی ہتھیلیاں اسی جگہ پر رکھتے جہاں آپ اپنی پیشانی رکھتے تھے، نافع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں سخت سردی کے دن اپنے کوٹ کے نیچے سے ہاتھ نکالتے دیکھا۔

باب سجود المريض وفضيلة السجود

مریض کے سجدوں اور فضیلتِ سجود کا بیان

۲۴۴-(۱۳۲): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَسْجُدُ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ مِنْ رَمَدٍ بِهَا.

حسن اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو آشوبِ چشم کی بیماری کی وجہ سے تکیے پر سجدہ کرتے دیکھا۔

۲۴۵-(۱۷۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي

مجاہد سے روایت ہے، فرمایا: بندہ اپنے رب کے ساتھ

[۲۴۱] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، ۴۹۱

[۲۴۲] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب السجود على سبعة أعظم، ح:۸۰۹، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود، والنهى عن كف الشعر والثوب، ح:۴۹۰

[۲۴۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۱٦۳

[۲۴۴] المصنف لعبد الرزاق:۱/۴۷۷، المصنف لابن أبى شيبة:۲/۱۴۳

[۲۴۵] تفسير سفيان، ص:۲۴۷، المصنف لعبد الرزاق:۲/۳۸۵، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال فى الركوع والسجود، ح:۲۱۵

نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَقْرَبُ مَا یَکُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا کَانَ سَاجِدًا، أَلَمْ تَرَ إِلَی قَوْلِهِ: ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾.

سب سے زیادہ قریب تب ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھا **وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ** ''سجدہ کیجئے اور قریب ہو جائیے۔''

باب التجافی فی السجود

سجدوں میں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھنے کا بیان

۲۴۶-(۱٦٨): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ، أَوِ النَّمِرَةِ شَكَّ الرَّبِیعُ سَاجِدًا، فَرَأَیْتُ بَیَاضَ إِبْطَیْهِ.

سیدنا عبداللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نمرہ کے چٹیل میدان میں یا نمرہ میں (یہ ربیع کو شک ہوا ہے) سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۲۴۷-(۱۸۲۳): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ سَاجِدًا، فَرَأَیْتُ بَیَاضَ إِبْطَیْهِ.

سیدنا اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو مسجد نمرہ کے صحن میں حالتِ سجدہ میں دیکھا اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۲۴۸-(٤٢٨١): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَخِي یَزِیدَ الْأَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ مَیْمُونَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ أَرَادَتْ بَهِیمَةٌ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا یُجَافِي.

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ سجدہ کرتے تو (سجدے میں) بازوؤں کی کشادگی کی وجہ سے اگر بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

باب جلسة الاستراحة والاعتماد علی الارض عندالقیام

جلسۂ استراحت اور کھڑے ہوتے ہوئے زمین کا سہارا لینے کا بیان

۲۴۹-(۱۷٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ہماری مسجد میں نماز

۲٤٦| سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فی التجافی فی السجود ح:۲۷٤، المسند للحمیدی:۲/٤١٢، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲٦/۲۲۷، المستدرك للحاکم:۱/۲۲۷

۲٤٧| الموطأ لإمام مالك:۱/۱۲۳، صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب کیف صلاة النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۱۱۳۷، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الصلاة اللیل مثنی مثنی، ح:۷٤۹، المسند للحمیدی:۲/۲۸۲

۲٤٨| سنن الترمذی، أبواب الصلا ة، باب ما جاء فی التجافی فی السجود، ح:۲۷٤، المسند للحمیدی:۲/۲، المسند لأحمد بن حنبل:۲٦/۲۲۷، المستدرك للحاکم:۱/۲۲۷

مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى فِي مَسْجِدِنَا، قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَقُومُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ، قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاتِي هَذِهِ.

پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے نماز پڑھی ہے حالانکہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں تھا، لیکن میں نے چاہا کہ آپ لوگوں کو دکھلاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے، پھر انہوں نے ذکر کیا کہ آپ پہلی رکعت سے کھڑے ہوتے اور جب آپ جھکنے کا ارادہ فرماتے، میں نے کہا: کیسے؟ انہوں نے فرمایا: میری اس نماز کی طرح۔

۲۵۰-(۱۷۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فَاسْتَوَى قَاعِدًا أَقَامَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ.

ابوقلابہ اسی کے مثل روایت کرتے ہیں، (ان الفاظ کے) علاوہ کہ انہوں نے کہا: مالک رحمہ اللہ جب پہلی رکعت میں سجدہ اخیرہ سے سر اٹھاتے تو برابر ہو کر بیٹھ جاتے، جب (خود کو) کھڑا کرتے تو زمین پر (ہاتھوں سے) سہارا لیتے۔

باب الجلوس في الركعتين والاربع والنهي عن العبث ووضع الكفين على الفخذين

دو اور چار رکعات کے بعد بیٹھنے کا ذکر، فضول کام کی ممانعت اور ہتھیلیوں کو رانوں پر رکھنے کا بیان

۲۵۱-(۱۸۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ: حَتَّى يَقُومَ؟ قَالَ: ذَلِكَ يُرِيدُ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعات (کے بعد) میں گویا شش و پنج میں مبتلا تھے (یعنی کھڑے ہونا ہے یا بیٹھنا ہے؟) میں نے کہا: یہاں تک کہ کھڑے ہو گئے؟ انہوں نے فرمایا: اسی کا ارادہ فرما رہے تھے۔

۲۵۲-(۱۷۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور اس پر بیٹھ جاتے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر

---

[۲۴۹] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب كيف يعتمد على الأرض اذا قام من الركعة، ح:۸۲٤

[۲۵۰] أيضاً

[۲۵۱] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في تخفيف القعود، ح:۹۹۵، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في مقدار القعود في الركعتين الاولين، ح:۳٦٦

[۲۵۲] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد، ح:۸۲۸

السَّاعِدِيّ رضي الله عنه ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي السَّجْدَتَيْنِ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الْأَرْبَعِ أَمَاطَ رِجْلَيْهِ عَنْ وَرِكِهِ وَأَفْضَى بِمَقْعَدَتِهِ الْأَرْضَ وَنَصَبَ وَرِكَهُ الْيُمْنَى.

لیتے، پھر جب چار (رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں پاؤں اپنی سرین سے دور ہٹا لیتے اور اپنی پیٹھ کو زمین پر رکھ لیتے اور اپنی دائیں سرین کو کھڑا کر لیتے۔

۲۵۳-(۱۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ، قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

علی بن عبدالرحمان المعافری بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (سجدہ کی جگہ پر پڑی ہوئی) کنکریاں ہٹاتے ہوئے دیکھ لیا، جب سلام پھیرا تو انہوں نے مجھے روکا اور فرمایا: ویسے ہی کر جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کیسے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی ساری انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی (یعنی شہادت کی) انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھ لیتے۔

باب التشهد

تشہد کا بیان

۲۵۴-(۱۷۶): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ...الخ ''تمام بابرکت بدنی عبادتیں اور تمام پاکیزہ قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

[۲۵۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۸۸، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة، ح: ۵۸۰

[۲۵۴] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ح: ۴۰۲

إِلَا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ)).

٢٥٥- (١٢٠٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنبَرِ وَهُوَ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ، يَقُولُ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلهِ، الزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

عبدالرحمان بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو تشہد سکھلاتے ہوئے یہ فرماتے سنا کہ پڑھو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ...الخ ''تمام قولی عبادات، تمام پاکیزہ کلمات، تمام مالی عبادات اور تمام بدنی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے پیغمبر! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

٢٥٦- (٢٠٦): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ لَا يَخْتَلِفَانِ فِي التَّشَهُّدِ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ تشہد میں اختلاف نہیں کرتے تھے۔

باب في الصلاة على النبي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان

٢٥٧- (١٧٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ يَعْنِي: فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: تَقُولُونَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، ثُمَّ تُسَلِّمُونَ عَلَيَّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ یعنی نماز میں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ...الخ ''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد پر رحمت فرما، جس طرح تونے ابراہیم پر رحمت فرمائی ہے او رمحمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما، جس طرح تونے ابراہیم پر برکت فرمائی ہے۔'' پھر تم مجھ پر سلام بھیجا کرو۔

٢٥٨- (١٧٨): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

[٢٥٥] الموطأ لإمام مالك:١/٩٠، المصنف لعبد الرزاق:٢/٢٠٢

[٢٥٦] المصنف لعبد الرزاق:٢/٢٠٣، شرح معاني الآثار، ١/٢٦٣

[٢٥٧] المعرفة للبيهقي:٢/٤١

[٢٥٨] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، ح:٤٠٦

حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

ہیں کہ آپ نماز میں پڑھا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...الخ ''اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے، اور محمد (ﷺ) پر اورآلِ محمد پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر برکت فرمائی ہے، یقیناً تو ہی قابل تعریف اور لائق بزرگی ہے۔''

باب السلام والخروج من الصلاة

سلام پھیرنے اور نماز ختم کرنے کا بیان

۲۵۹- (۱۸۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا فَرَغَ مِنْهَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

۲۶۰-(۱۸۳): أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کی مثل حدیث ہے۔

۲۶۱- (۱۸٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى خَدَّاهُ.

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے رخسار دیکھ لیے جاتے۔

۲۶۲- (۱۸۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوجاتے تو اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام

---

۲۵۹ | صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب السلام للتحليل من الصلاة عند فرغها و كيفيته، ح: ٥٨٢

۲٦۰ | أيضاً

۲٦۱ | تفرّد به الشافعي

۲٦۲ | المسند لإمام أحمد بن حنبل: ٥/٣٣٨

بنِ سَعْدٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

پھیرا کرتے تھے۔

۲٦٣- (۱۸٦): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

۲٦٤- (۱۸۷): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ مَرَّةً عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمَرَّةً، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

واسع بن حبان نے ایک مرتبہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے۔

۲٦٥-(۱۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا سَلَّمَ، قَالَ أَحَدُنَا بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَالُكُمْ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، أَوَلَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ))، أَوْ: ((إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ، أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ)).

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (نماز پڑھ رہے) تھے کہ جب آپ نے سلام پھیرا، ہم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ کے ساتھ (اشارہ کرتے ہوئے) اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اپنی دائیں طرف اور اپنی بائیں طرف، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے یوں اشارے کرتے ہو جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں، کیا تمہیں یہی کافی نہیں ہے؟ یا فرمایا: تمہارے کسی کو بھی صرف یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر ہی رکھے اور پھر اپنی دائیں اور

| ۲٦٣ | المعرفة للبيهقي: ٦١/٢، السنن الكبرى للبيهقي، ١٧٨/٢، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ٢٩٨/٨، صحيح ابن خزيمة: ٢٨٩/١

| ٢٦٤ | أيضاً

| ٢٦٥ | صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام، ح: ٤٣١

بائیں جانب سلام پھیر دے (اور کہے) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔

باب فی الذکر بعد الصلاة

بعد از نماز اذکار کا بیان

۲۶۶- (۱۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِأَبِي مَعْبَدٍ بَعْدُ، فَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَهُ. قَالَ عَمْرٌ: وَقَدْ حَدَّثَنِيهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَصْدَقِ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: كَأَنَّهُ نَسِيَهُ بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ إِيَّاهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے پورا ہونے کو اَللّٰہُ أَکْبَر کی آواز (جو سلام پھیرنے کے بعد کہا جاتا تھا) سے پہچان لیا کرتا تھا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابو معبد کے پاس یہ روایت ذکر کی تو انہوں نے کہا: میں نے آپ سے یہ بیان نہیں کی۔ جبکہ عمر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بیان کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلاموں میں سے سب سے زیادہ سچے شخص تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید وہ انہیں بیان کرنے کے بعد بھول گئے ہوں گے۔

۲۶۷- (۱۹۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)).

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بہت بلند آواز سے فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ....الخ ''اس ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں، اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی کچھ قوت ہے، ہم خالصتاً اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے صفت، اسی کے لیے فضیلت اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے، (ہم) اسی کے لیے (اپنے) دین کو خالص کرنے

[۲۶۶] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، ح: ۸٤۱، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ح:۵۸۳

[۲۶۷] صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ح:۵۸۳

والے ہیں، اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی گزرے۔''

باب الجلوس بعدالصلاة والانصراف منها

بعد از نماز بیٹھنے اور اُٹھ کر جانے کا بیان

۲۶۸- (۱۹۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا.

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو جب آپ سلام پورا کرلیتے تو عورتیں (گھروں کو جانے کے لیے) کھڑی ہوجاتیں تو نبی ﷺ اپنی جگہ پر ہی تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنَرَى مُكْثَهُ ذَلِكَ وَاللهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ.

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ہماری رائے میں آپ ﷺ کا یہ کچھ دیر ٹھہرنا اس لیے ہوتا تھا تاکہ عورتیں وہاں سے نکل جائیں اور لوگوں میں سے کوئی بھی نماز سے فارغ ہو کر جانے والا ان تک نہ پہنچ سکے۔

۲۶۹-(۱۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْأَوْبَرِ الْحَارِثِيِّ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْحَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے اپنی دائیں اور بائیں جانب پھرا کرتے تھے۔

۲۷۰-(۱۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ جُزْءًا، يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْفَتِلَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

اسود، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز میں سے کچھ حصہ شیطان کے لیے ہرگز نہ بنائے (وہ اس طرح کہ) آدمی سمجھے کہ اس پر یہ لازم ہے کہ وہ (نماز سے سلام پھیرنے کے بعد) اپنی دائیں طرف ہی مڑ کر بیٹھے، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ اکثر اپنی بائیں طرف ہی پھرا کرتے تھے۔

---

[۲۶۸] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب مكث الامام في مصلاه بعد السلام، ح:۸۴۹

[۲۶۹] السنن الكبرى للبيهقي، ۲/۲۹۵، المسند للحميدي:۲/۴۳۸، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱۲/۳۴۰

[۲۷۰] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال، ح:۸۵۲، صحيح مسلم، كتاب الصلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، ح:۷۰۷

باب فضل صلاة الجماعة

باجماعت نماز کی فضیلت کا بیان

۲۷۱-(۲۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز، الگ نماز پڑھنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

۲۷۲- (۲۲۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز تمہارے کسی اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت والی ہے۔

۲۷۳-(۱۱۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ إِلَى الْمَسْجِدِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بقیع میں تھے کہ انہوں نے اقامت سنی تو وہ جلدی سے چلتے ہوئے مسجد میں آئے۔

باب التشديد على من لم يحضر صلاة العشاء جماعةً

نمازِ عشاء میں باجماعت شامل نہ ہونے والے پر سختی کرنے کا بیان

۲۷۴-(۲۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبُ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ بِهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرا جی کرتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر جب وہ جمع کر دی جائیں تو میں نماز کا حکم دوں، سو اس کی اذان کہی جائے، پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے اور میں

[۲۷۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۹، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٤٥، صحيح مسلم، كتاب [illegible] ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة والتشديد في التخلف عنها، ح: ٢٤٩

[۲۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۹، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، ح: ٦٤٨، صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٤٩

[۲۷۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۷۲

[۲۷٤] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ح: ٦٤٤، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، ح: ٦٥١

عَلَيهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاء)).

ان لوگوں کے پیچھے نکلوں (جو نماز کے لیے نہیں آتے) اور میں ان کے گھروں کو جلادوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی یہ جان لے کہ وہ (نماز پڑھنے کے عوض میں) موٹی تازی ہڈی اور دو بہت اچھے کھر پائے گا تو وہ عشاء میں ضرور حاضر ہو گا۔

۲۷۵- (۲۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ شُهُودُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ، لَا يَسْتَطِيعُونَهُمَا))، أَوْ نَحْوَ هَذَا.

عبدالرحمان بن حرملہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق) عشاء اور فجر کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دونوں کی استطاعت نہیں رکھتے، یا اسی جیسا (فرمایا)۔

باب فى ترك صلاة الجماعة للعذر

بوجۂ عذر باجماعت نماز ادا نہ کرنے کا بیان

۲۷۶-(۱۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ رِيحٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِى الرِّحَالِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بہت طوفانی اور سردی والی رات ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم فرمایا کرتے کہ وہ (اذان میں یہ بھی) کہے: أَلَا صَلُّوا فِى الرِّحَالِ "سنو! (اپنے) گھروں میں ہی نماز پڑھ لو۔"

۲۷۷-(۲۲٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ أَذَّنَ فِى لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِى الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِى الرِّحَالِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بہت سرد اور طوفانی رات میں اذان کہی تو فرمایا: أَلَا صَلُّوا فِى الرِّحَالِ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بہت سردی اور بارش والی رات ہوتی تو مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ کہے: أَلَا صَلُّوا فِى الرِّحَالِ "سنو! (اپنی) رہائشوں میں ہی نماز پڑھ لو۔"

۲۷۸- (۲۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش والی رات اور ٹھنڈی طوفانی رات میں اذان دینے

۲۷۵ | الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۱۳۰، صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب فضل العشاء فى جماعة، ح:٦٥٧، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد فى التخلف عنها، ح:٦٥١٠

۲۷٦ | الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۷۳، صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب الرخصة فى المطر والعلة ان يصلى فى رحله، ح:٦٦٦، صحيح مسلم، كتاب الصلاة المسافرين وقصرها، باب الصلاة فى الرجال فى السفر، ح:٦٩٧

۲۷۷ | أيضاً

۲۷۸ | المعرفة للبيهقى: ۱/ ٤٣٥، المسند للحميدى: ۲/ ۲۷٥، صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب ما يقول اذا سمع المنادى، ح:۱۳۳

رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَاللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ رِيحٍ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

والے کو حکم فرماتے (کہ وہ کہے) آلا صَلُّوا فِی رَحَالِكُم.

باب فی إعادة الصلاة مع الامام ومالایعیده

امام کے ساتھ نماز دوہرانے اور نہ دوہرانے کا بیان

۲۷۹- (۱۰۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ أَبِيهِ مِحْجَنٍ، أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَذَّنَ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَكِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَلَّمَ: ((إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)).

مجن روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شریک تھے کہ نماز کے لیے اذان دی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی، مجن آپ ﷺ کے قریب ہی بیٹھے رہے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کیا چیز مانع تھی؟ کیا تو مسلمان شخص نہیں ہے؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! لیکن میں اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ آیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو آئے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو نے نماز پڑھی ہی ہو۔

۲۸۰- (۱۰۶٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا.

نافع سے روایت ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہو پھر وہ انہیں امام کے ساتھ بھی پالے تو وہ انہیں دوبارہ نہ پڑھے۔

باب فی الامامة وآدابها

امامت اور آدابِ امامت کا بیان

۲۸۱- (۲۱۵): وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ مُعَاذًا أَمَّ قَوْمَهُ فِي الْعَتَمَةِ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو رات کی تاریکی میں (نماز کی) امامت کروائی، تو انہوں نے سورہ بقرہ شروع کر دی، ایک آدمی

۲۷۹| الموطأ لإمام مالك:۱/۱۳۲، سنن النسائی، كتاب الإمامة، باب اعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه، ح:۸۵۷، صحيح ابن حبان ٦/١٦٤، المستدرك للحاكم:١/٢٤٤

۲۸۰| الموطأ لإمام مالك:۱/۱۳۳

۲۸۱| صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب اذا طول الامام، ح:۷۰۱، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فی العشاء، ح:٤٦٥

الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ فَصَلَّى، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِمُعَاذٍ: ((أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا)).

نے ان کے پیچھے سے نماز توڑ دی اور الگ نماز پڑھ لی، اس نے نبی ﷺ کے پاس اس بات کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو فتنہ پیدا کرنا چاہتا ہے؟ اس طرح اس طرح کی (یعنی فلاں فلاں) سورت پڑھ لیا کر۔

۲۸۲- (۲۱٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو، فَقَالَ: هُوَ نَحْوُ هَذَا.

ابو زبیر، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں، اور دوسری حدیث میں کہا: سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو سے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا: وہ اسی جیسی ہے۔

۲۸۳- (۲۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ، وَإِذَا كَانَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَلْيُطِلْ مَا شَاءَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی نماز پڑھا رہا ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ہلکی پڑھائے، کیونکہ یقیناً ان میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی، اور جب وہ اپنی ذات کے لیے (یعنی انفرادی طور پر، اکیلے) نماز پڑھ رہا ہو تو جتنا چاہے لمبی کر لے۔

باب موقف الامام

امام کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان

۲۸٤- (۲۵۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلَى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَجَبَذَهُ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ، فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: أَلَمْ تَرَنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟.

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بلند چبوترے پر نماز پڑھائی، انہوں نے اس پر سجدہ کیا تو ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی بات مان لی (یعنی پیچھے ہٹ گئے)، پھر جب نماز مکمل ہوئی تو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی؟۔

[۲۸۲] مسند الحمیدی: ۲/۲۳۳ء

[۲۸۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۳٤، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب اذا صلى لنفسه فليطل ما شاء، ح:۷۰۳، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أمر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام، ح:٤٦٧

[۲۸٤] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الامام يقوم مكاناً أرفع من مكان القوم، ح:597، صحيح ابن خزيمة: ۳/۱۳، صحيح ابن حبان ... المستدرك للحاكم: ۱/۲۱۰

باب موقف المأموم

مقتدی کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان

۲۸۵- (۲۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلِأُصَلِّ لَكُمْ))، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ خَلْفَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی ملیکہ نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا اور پھر فرمایا: اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر ایک چٹائی پکڑی جو کثرتِ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، سو میں نے (اسے نرم کرنے کے لیے) اس پہ پانی کے چھینٹے مارے، پھر رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے، میں نے اور ایک بچے نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

۲۸۶- (۲۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِنَا وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور ایک بچے نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور اُمِ سُلیم ہم سے بھی پیچھے کھڑی تھی۔

۲۸۷- (۸۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: ((قُومُوا فَلِأُصَلِّ بِكُمْ))، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملیکہ نے کھانا تیار کر کے نبی ﷺ کی دعوت کی، آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمانے کے بعد فرمایا: اُٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھا اور چٹائی پکڑی جو کثرتِ استعمال کی وجہ سے میلی ہو چکی تھی (اور اسے بچھا دیا) تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، میں اور ایک بچہ آپ ﷺ کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہو گئے اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے صف بنا لی، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔

---

[۲۸۵] الموطأ لإمام مالك: ۱۵۳/۱، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان وفي يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة، ح: ۸٦۰، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير، ح: ٦٥٨

[۲۸٦] أيضاً

[۲۸۷] أيضاً

۲۸۸-(۸۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا فِي بَيْتِنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور ہمارے ایک بچے نے ہمارے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور اُمِ سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔

۲۸۹-(۸۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، أَظُنُّهُ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَوَقَفَ بِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

ہلال بن سیاف بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی جعد میرا ہاتھ پکڑ کر لے گئے اور رقہ مقام پہ وابصہ بن معبد نامی ایک بزرگ صحابیٔ رسول کے پاس ٹھہرے، توانہوں نے مجھے یہ حدیث بتلائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھاتو آپ ﷺ نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

باب منه

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

۲۹۰-(۳۱۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُصَلِّي فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ.

صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام کی اقتداء میں مسجد کی چھپ پر اکیلے نماز پڑھتے دیکھا۔

۲۹۱- (۳۴۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِي بُيُوتِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

صالح بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد میں امام کی اقتداء میں حمید بن عبدالرحمٰن کے گھروں میں جمعہ کی نماز پڑھتے دیکھا، حالانکہ حمید کے گھروں اور مسجد کے درمیان راستے کا فاصلہ تھا۔

[۲۸۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۵۳، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب وضوء الصبيان وحتى يجب عليهم الغسل والطهور حضورهم الجماعة، ح:۸۶۰، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة، ۷/۶۵۸

[۲۸۹] سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده، ح:۲۳۰، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي وحده خلف الصف، ح:۶۸۲، المسند للحميدي:۲/۳۹۲، صحيح ابن حبان:۵/۵۸۶

[۲۹۰] المصنف لابن أبي شيبة:۲/۲۲۳، المصنف لعبد الرزاق:۳/۸۳

[۲۹۱] المصنف لابن أبي شيبة:۲/۲۲۳، المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۳۱

وَبَيْنَ بُيُوتِ حُمَيْدٍ وَالْمَسْجِدِ الطَّرِيقُ.

باب الائمّة ضمناء

اس کا بیان کہ ائمہ ضامن ہوتے ہیں

۲۹۲- (۱۳۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، وَالْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ، فَأَرْشَدَ اللهُ الْأَئِمَّةَ، وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام (لوگوں کے) ضامن اور مؤذن (لوگوں کے) امین ہوتے ہیں، پس اللہ تعالی اماموں کو ہدایت عطا فرمائے اور مؤذنوں کی مغفرت فرمائے۔

۲۹۳- (۲٤۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللَّهُمَّ فَأَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: امام ضامن اور مؤذن امین ہوتا ہے، اے اللہ! اماموں کی راہنمائی اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔

باب أولى الناس بالامامة

لوگوں میں سے زیادہ لائق امامت شخص کا بیان

۲۹٤- (۲۳۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو، سوجب نماز کا وقت ہو جائے تو تمہارا کوئی ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے جو بڑا ہے، وہ تمہیں امامت کروائے۔

۲۹۵- (۲۳٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سُنّت یہی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے والوں کو گھر کا مالک ہی امامت کروائے۔

---

[۲۹۲] سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن، ح:۱۹٦۸، صحیح ابن خزیمة:۳/۱۵، صحیح ابن حبان:٤/٥٥۹

[۲۹۳] سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء ان الامام ضامن، ح:۱۹٦۸، صحیح ابن خزیمة:۳/۱٦، صحیح ابن حبان:٤/٥٥۹

[۲۹٤] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الاذان للمسافر اذا کانو اجماعة والاقامة، ح:٦۳۱، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق با لاقامة، ح:٦۷٤

[۲۹۵] المعرفة للبیهقی:۲/٤۰۱

الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَؤُمَّهُمْ إِلَّا صَاحِبُ الْبَيْتِ .

باب فی إمامة الأعجمیّ

٢٩٦- (٢٣٢): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُولُ: اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ فِيمَا حَوْلَ مَكَّةَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي أَعْلَى الْوَادِي هَا هُنَا، وَفِي الْحَجِّ قَالَ: فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي السَّائِبِ أَعْجَمِيُّ اللِّسَان قَالَ: فَأَخَّرَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَقَدَّمَ غَيْرَهُ، فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يُعَرِّفْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى جَاءَ الْمَدِينَةَ. فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ عَرَّفَهُ بِذَلِكَ. فَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: أَنْظِرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ أَعْجَمِيَّ اللِّسَان، وَكَانَ فِي الْحَجِّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْمَعَ بَعْضُ الْحَاجِّ قِرَاءَتَهُ فَيَأْخُذَ بِعُجْمَتِهِ. فَقَالَ هُنَالِكَ: ذَهَبْتَ بِهَا. فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتَ .

عجمی شخص کی امامت کا بیان

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے گرد ایک جماعت اکٹھی ہوئی، عطاء کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وادی کے بلند مقام پہ، اور یہ حج کے موقع کی بات ہے، کہتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا تو آلِ ابی سائب کا ایک شخص جو کہ عجمی تھا، وہ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے بڑھا تو مسور بن مخرمہ نے اسے پیچھے کر دیا اور کسی اور کو آگے کر دیا۔ اس بات کا جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے تب تو انہیں کچھ نہ کہا لیکن جب مدینے تشریف لے آئے تو انہوں نے اس بابت مسور سے پوچھا، تو مسور نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! دیکھیے یہ حج کا موقع تھا اور مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اگر ایک عجمی شخص امامت کروائے گا تو بعض حجاج اس کی قرأت سُن کر اس کے عجمی انداز کو ہی نہ اپنا لیں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: تو نے اس وجہ سے اسے پیچھے ہٹا دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔

باب إمامة المفضول

٢٩٧- (٢٣٧): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اعْتَزَلَ بِمِنًى فِي قِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَالْحَجَّاجُ بِمِنًى فَصَلَّى مَعَ الْحَجَّاجِ .

عام شخص کی امامت کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی لڑائی کے معاملہ میں منیٰ میں ہی کنارہ کش ہو گئے تھے اور حج کے لیے آنے والے لوگ منیٰ میں ہی موجود تھے، تو آپ نے حجاج کے ساتھ ہی نماز پڑھی۔

٢٩٨- (٢٣٨): أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما

---

[٢٩٦] المصنف لعبد الرزاق: ٢/ ٤٠٠

[٢٩٧] المعرفة للبيهقي: ٢/ ٣٩٩، ٢٩٨، المصنف لعبد الرزاق: ٢/ ٣٨٦

[٢٩٨] أيضاً

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهما كَانَا يُصَلِّيَانِ خَلْفَ مَرْوَانَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا كَانَا يُصَلِّيَانِ إِذَا رَجَعَا إِلَى مَنَازِلِهِمَا؟ فَقَالَ: لاَ، وَاللهِ مَا كَانَا يَزِيدَانِ عَلَى صَلاَةِ الأَئِمَّةِ.

مروان کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے، راوی (محمد) بیان کرتے ہیں کہ (مجھ سے) کسی شخص نے کہا: جب وہ دونوں اپنے گھروں کو واپس جاتے تو (دوبارہ) نماز پڑھا کرتے تھے؟ تو محمد نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! وہ امام کی نماز سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

باب إمامة الأعمى

نابینا شخص کی امامت کا بیان

۲۹۹- (۲۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کی امامت کروایا کرتے تھے اور وہ نابینا شخص تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بسا اوقات رات بہت اندھیری، برساتی اور طوفانی ہوتی ہے، جبکہ میں بصارت سے محروم شخص ہوں، لہٰذا آپ ﷺ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیں جسے میں جائے نماز بنا سکوں۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ تو انہوں نے گھر کی ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی۔

۳۰۰+(۲۲۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى.

محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کی امامت کروایا کرتے تھے اور وہ نابینا شخص تھے۔

باب إمامة المولى

غلام کی امامت کا بیان

۳۰۱-(۲۳۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ، عبید بن عمیر، مسور بن مخرمہ اور بہت سے لوگ وادی کے بالائی مقام پر اُم

[۲۹۹] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۷۲، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الرخصة في المطر والعلة ان صلى في رحله، ح:۶۶۷، صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب تخصه في التخلف عن الجماعة، ح:۳۳

[۳۰۰] أيضاً

[۳۰۱] المصنف لعبد الرزاق:۲/۳۹۳ المصنف لابن أبي شيبة:۲/۸۸، سنن الدار قطني:۱/۴۰۵

بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْتُونَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِأَعْلَى الْوَادِي، هُوَ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَنَاسٌ كَثِيرٌ، فَيَؤُمُّهُمْ أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ. وَأَبُو عَمْرٍو غُلَامُهَا حِينَئِذٍ لَمْ يُعْتَقْ، وَكَانَ إِمَامُ بَنِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُرْوَةَ.

المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتے تھے، توانہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابوعمروامامت کرواتے تھے۔ ابوعمرو سیدہ عائشہ کے غلام تھے اور اس وقت آزاد نہیں ہوئے تھے، اور وہ بنو محمد بن ابی بکر اور بنی عروہ کے امام تھے۔

۳۰۲-(۲۳٦): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدٍ بِطَائِفَةِ الْمَدِينَةِ، وَلِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَرِيبٌ مِنْ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ أَرْضٌ يَعْمَلُهَا، وَإِمَامُ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ مَوْلًى لَهُ وَمَسْكَنُ ذَلِكَ الْمَوْلَى وَأَصْحَابِهِ ثَمَّةَ، فَلَمَّا سَمِعَهُمْ عَبْدُ اللهِ جَاءَ لِيَشْهَدَ مَعَهُمُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ لَهُ الْمَوْلَى صَاحِبُ الْمَسْجِدِ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِكَ مِنِّي فَصَلَّى الْمَوْلَى.

نافع بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی ہی ایک جماعت کی مسجد میں اقامت کہی گئی اور اس مسجد کے قریب ہی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زمین تھی، جہاں آپ کام کرتے تھے، اس مسجد کا امام آپ کا غلام تھا اور اس غلام اور اس کے ساتھیوں کی رہائش بھی وہیں تھی، سوجب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں سنا توآپ (مسجد میں) تشریف لائے تا کہ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوسکیں، توآپ کا غلام جو مسجد کا امام تھا، اس نے آپ سے کہا کہ آگے آیئے اور نماز پڑھایئے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی مسجد میں نماز پڑھانے کا مجھ سے زیادہ تُو حق رکھتا ہے، چنانچہ غلام نے ہی نماز پڑھائی۔

باب المرأة تؤمّ النساء

عورت عورتوں کو ہی امامت کروا سکتی ہے

۳۰۳-(۲۳۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهَا حُجَيْرَةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَمَّتْهُنَّ فَقَامَتْ وَسَطًا.

حجیرہ سے مروی ہے کہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو امامت کرواتی تھیں اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں۔

باب اختلاف نيّة الامام والمأموم

امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان

۳۰٤-(۲٤٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ الرَّبِيعُ: قِيلَ لِي هُوَ، عَنِ ابْنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے

[۳۰۲] أيضاً

[۳۰۳] أيضاً

[۳۰٤] المصنف لعبد الرزاق: ۸/۲، السنن للدار قطنی: ۲۷٤/۱

جُرَيْجٍ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهَا، هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ، وَهِيَ لَهُمْ مَكْتُوبَةُ الْعِشَاءِ.

پاس جا کر انہیں بھی یہی نماز پڑھاتے، وہ معاذ کی نفل اور لوگوں کی عشاء کی فرض نماز ہوتی۔

۳۰۵-(۲٤٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ، وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ.

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس واپس جاتے اور انہیں بھی عشاء کی نماز پڑھاتے، وہ ان کے لیے نفل نماز بن جاتی۔

باب صلاة الامام والمأموم جلوساً

امام اور مقتدی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

۳۰٦- (۲۵۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، أَوْ إِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ ﷺ اس سے گر پڑے اور آپ ﷺ (کے جسم) کی داہنی جانب میں خراشیں آ گئیں، چنانچہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر ہی پڑھی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، سو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

---

[۳۰۵] أيضاً

[۳۰٦] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۳۵، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب انما الامام ليؤتم به، ح:٦٨٩، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام، ح:٤١١

۳۰۷-(۲۵۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، يَعْنِي بِمِثْلِهِ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۰۸-(۱۰۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، أَوْ إِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، أَوْ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں نماز پڑھائی اور آپ ﷺ کو شک ہو گیا تو آپ ﷺ نماز میں بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والے لوگ کھڑے ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: امام تو بنایا ہی صرف اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو یا جب وہ اُٹھے تو تم بھی اُٹھ جاؤ، یا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۳۰۹-(۸۰۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا يُشَيِّعُونَهُ، وَهُوَ مَرِيضٌ، فَصَلَّى جَالِسًا، فَصَلَّوْا خَلْفَهُ جُلُوسًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے بابت مروی ہے کہ کچھ لوگ انہیں رخصت کرنے کے لئے ان کے مکان تک آئے اور آپ بیمار تھے، لہٰذا آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو انہوں نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔

باب صلاة الامام قاعداً والمأموم قائماً

امام کا بیٹھ کر اور مقتدی کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا بیان

۳۱۰-(۱۲۰): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ خِفَّةً، فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي

سیدہ عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض الموت میں) ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پھر جب نبی ﷺ نے (طبیعت میں) خفت محسوس کی تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ

[۳۰۷] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب انما الامام ليؤتم به، ح:۶۸۸، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام، ح:۴۱۲

[۳۰۸] أيضاً

[۳۰۹] المصنف لابن أبی شيبة:۲/۲۲۴

[۳۱۰] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۳۶، صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب من قام الى جنب الامام وهو جالس، ح:۶۸۳، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب الام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما عن يصلی بالناس، ح:۴۱۸

بَكْرٍ، فَأَمَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کروائی دراں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو امامت کروائی اور آپ کھڑے ہوئے تھے۔

۳۱۱-(۱۳۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيَّ، حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ الصُّبْحَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَبَّرَ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ الْخِفَّةِ، فَقَامَ يَفْرِجُ الصُّفُوفَ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِذَا صَلَّى، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ الْحِسَّ مِنْ وَرَائِهِ عَرَفَ أَنَّهُ لَا يَتَقَدَّمُ إِلَى ذَلِكَ الْمَقْعَدِ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَخَنَسَ وَرَاءَهُ إِلَى الصَّفِّ، فَرَدَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَانَهُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ يُصَلِّي، حَتَّى إِذَا فَرَغَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، أَرَاكَ أَصْبَحْتَ صَالِحًا، وَهَذَا يَوْمُ بِنْتِ خَارِجَةَ، فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَهْلِهِ، فَمَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَانَهُ وَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ الْحَجَرِ يُحَذِّرُ الْفِتَنَ، قَالَ: ((إِنِّي وَاللهِ لَا يُمْسِكُ النَّاسُ عَلَيَّ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي لَا أُحِلُّ إِلَّا مَا أَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ، وَلَا أُحَرِّمُ إِلَّا مَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ، اعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللهِ فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا)).

عبید بن عمیر لیثی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائیں، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی (یعنی نماز پڑھانے لگے) پس جب نبی ﷺ نے طبیعت کو کچھ ہلکا محسوس کیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے (آگے جا پہنچے) اور ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے لیکن جب انہوں نے نبی ﷺ کو اپنے پیچھے آتے ہوئے محسوس کیا تو جان گئے کہ اس جگہ تو رسول اللہ ﷺ آ سکتے ہیں، تو وہ اپنی پچھلی صف میں کھسکنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی جگہ پر ہی لوٹا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک جب ابو بکر رضی اللہ عنہ (نماز سے) فارغ ہوئے تو کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے کہ آپ تندرست ہو گئے ہیں۔ اور یہ خارجہ کی بیٹی (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کی باری کا دن تھا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی جگہ آ گئے اور پتھر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور (لوگوں کو) فتنوں سے ڈرانے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً لوگ کسی معاملہ میں میری پکڑ نہیں کر سکتے، کیونکہ میں صرف اسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور میں صرف اسی چیز کو حرام ٹھہراتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام ٹھہرایا ہے۔ اے فاطمہ بنت رسول رضی اللہ عنہا! اے صفیہ

[۳۱۱] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٥٣٤، صحيح البخاري، كتاب الوصايا، وطرفاه في، ح: ٤٧٧١

رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! تم اللہ کے ہاں (جواب دینے) کے لیے (نیک) عمل کرلو، کیونکہ میں اللہ تعالی سے بچانے میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔

۳۱۲- (۷۹۸): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ، أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ وَجِعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ خِفَّةً، فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَّ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکلیف میں مبتلا تھے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پھر نبی ﷺ نے کچھ خِفت محسوس کی تو آپ ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ سو نبی ﷺ نے بیٹھے بیٹھے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کروائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو امامت کروائی۔

۳۱۳-(۷۹۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی معنی کے مثل ہے، اس کی مخالف نہیں۔

۳۱۴-(۱۰۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَاسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه.

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری کی حالت میں نکلے، آپ ﷺ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو، پھر رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی نماز کے پیچھے نماز پڑھتے جا رہے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

---

[۳۱۲] سبق تخریجه

[۳۱۳] المصنف لعبد الرزاق: ۵۳۴/۴

[۳۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۱۳۶/۱

٣١٥- (١٠٤٥): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِمِثْلِ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ، وَأَوْضَحَ مِنْهُ، وَقَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا.

حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی معنی کی مثل روایت کیا ہے اور اس کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ اس سے زیادہ واضح ہے، اور انہوں نے کہا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک طرف کھڑے ہوئے تھے۔

٣١٦- (١٠٤٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، وَفِي سَائِرِ الْأُصُولِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، كَأَنَّهُ يَعْنِي عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، ثُمَّ ذَكَرَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَانِبِهِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ثقہ صحابیہ نے بتلایا، گویا ان کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا، جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں کھڑے تھے، ہشام بن عروہ کی اپنے باپ سے روایت کی ہوئی حدیث کے معنی کے مثل ہی۔

باب التسبيح للرجال والتصفيق للنساء

مردوں کا سبحان اللہ کہنے اور عورتوں کے تالی بجانے کا بیان

٣١٧- (٢٠٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَأَتَى الْمُؤَذِّنُ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی طرف گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کرادیں، تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، مؤذن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس (نماز پڑھانے کا کہنے کے لیے) آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے ہو گئے، (پھر جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو لوگ ہاتھوں پر ہاتھ مار کر (اشارہ کرنے لگے) ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے، لیکن جب لوگ بہت زیادہ ہاتھوں پہ ہاتھ مارنے لگے تو انہوں نے ادھر دھیان دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اور پیچھے ہٹنا چاہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ

---

[٣١٥] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب من قام الى جنب الامام لعلة، ح:٦٨٣، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب باب استجاب الامام اذا عرض له عذر، ح:٤١٨

[٣١٦] المصنف لعبد الرزاق:٤/٥٣٤

[٣١٧] الموطأ لإمام مالك:١/١٦٣، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب من دخل يقوم الناس فجاء الامام الاول، ح:٦٨٤، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تأخر الامام، ح:٤٢١

أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

پر ہی رہو، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (بہ اندازِ شکر) اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالی کی اس (سعادت) پر تعریف کی جس کا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم دیا تھا، پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے ہو گئے، پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: کیا ہو گیا ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا کہ اکثر لوگ تالی بجا رہے تھے؟ جس کو اپنی نماز میں کوئی چیز درپیش ہو تو وہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہے، کیونکہ یقیناً جب وہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہے گا تو اس کی طرف دھیان دیا جائے گا، تالی بجانے کا حکم تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔

۳۱۸-(۲۰۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔

۳۱۹-(۲۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کی آپس میں صلح کروانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے اور (اسی دوران) نماز کا وقت ہو گیا، تو مؤذن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، تو اقامت کہی جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگ نماز میں مشغول تھے، تو آپ ﷺ ایک جانب ہو کر کھڑے ہو گئے (لوگوں نے جب دیکھا) تو تالی بجانے لگے، راوی کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے، لیکن جب لوگوں نے

[۳۱۸] صحيح البخاري، كتاب العمل في الصلاة، باب التصفيق النساء، ح:۱۲۰۳، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسبيح الرجل وتصفيق المأة اذا نا بهما شرء في الصلاة، ۴۲۲

[۳۱۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۶۳، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب من دخل ليؤم الناس فجاء الامام الأهل، ح:۶۸۴، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم، ح:۴۲۱

اللهِ ﷺ أَنْ أُمْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا لِي أَرَاكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، فَمَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

تالی بجانے کی آواز زیادہ ہو گئی تو انہوں نے توجہ کی تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اس سعادت پر کہ جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا، اللہ کا شکر ادا کیا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھانے لگے، پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابو بکر! تجھے نماز پڑھاتے رہنے سے کیا چیز مانع تھی، جبکہ میں نے تجھے حکم بھی دیا تھا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابن قحافہ کے بیٹے کے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے، رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو بکثرت تالی بجاتے دیکھ رہا تھا؟ جسے نماز میں کچھ درپیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے، سو جب وہ سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ کی جائے، اور تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔

باب حمل الصغير فى الصلاة

نماز میں چھوٹے بچے کو اٹھا لینے کا بیان

٣٢٠-(٧٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ.

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے ہوتے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَثَوْبُ أُمَامَةَ ثَوْبُ صَبِيٍّ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امامہ کے کپڑے بچے کے کپڑے تھے (یعنی امامہ بچی تھیں)۔

٣٢١-(٢١٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

[٣٢٠] المعرفة للبيهقى:٢/٢٣٣، الموطأ لإمام مالك:١/١٧٠، صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيره على عنقه فى الصلاة، ح:٥١٦، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان فى الصلاة، ح:٥٤٣

[٣١١] الموطأ لإمام مالك:١/١٧٠، صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيره على عنقه فى الصلاة، ح:٥١٦، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان فى الصلاة، ح:٥٤٣

عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا.

اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے ہوتے، تو جب آپ سجدہ فرماتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھالیتے۔

٣٢٢- (٢١٤): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا.

سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھایا کرتے تھے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے ہوتے، وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی بیٹی تھیں، جب سجدہ فرماتے تو اسے نیچے بٹھادیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھالیتے۔

باب المحدث والحاقن والحاقب

بے وضوء اور پیشاب و پاخانہ روکنے والے شخص کا بیان

٣٢٣-(٢٤٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ: امْكُثُوا، ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَى جِلْدِهِ أَثَرُ الْمَاءِ.

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی نماز میں تکبیر کہی (یعنی نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہا)، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹھہرو، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور آپ ﷺ کے جسم پر پانی کے اثرات تھے۔

٣٢٤-(٢٤٨): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی ﷺ سے اسی حدیث کے معنٰی مثل ہی مروی ہے۔

٣٢٥-(٢٣٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو ایک دن

[٣٢٢] أيضاً

[٣٢٣] الموطأ لإمام مالك: ١/٤٨

[٣٢٤] صحيح مسلم، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب في يقوم الناس للصلاة، ح: ٦٠٥

[٣٢٥] الموطأ لإمام مالك: ١/١٥٩، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب ليصلي الرجل وهو حاقن، ح: ٨٨، سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة وجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء فليبدأ بالخلاء، ح: ١٤٢

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ)).

امامت کروانے لگے تو آپ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے، پھر جب لوٹے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تمہارے کسی کو بول و براز آیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نماز سے پہلے کرلے۔

۳۲۶-(۲۲۷): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَحِبَهُ قَوْمٌ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدَّمَ رَجُلًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِالْغَائِطِ)).

سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ان کی مصاحبت میں تھے جنہیں وہ امامت کروایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے نماز کھڑی کی اور ایک آدمی کو آگے کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب نماز کھڑی کر دی جائے اور تمہارے کسی شخص کو بول و براز کی حاجت لاحق ہو تو اسے پہلے قضائے حاجت کرلینی چاہیے۔

باب سجود السهو فى الصلاة قبل التسليم

نماز میں سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کرنے کا بیان

۳۲۷-(۱۷۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضي الله عنه، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ (تشہد میں) بیٹھے بغیر ہی (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوگئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، پھر جب آپ نے نماز مکمل کرلی اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۳۲۸-(۱۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ

سیدنا ابن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعات (پڑھنے کے بعد) کھڑے

[۳۲۶] صحيح ابن خزيمة:۲/۶۵، صحيح ابن حبان:۵/۴۲۷، المستدرك للحاكم:۱/۱۶۸

[۳۲۷] الموطأ لإمام مالك:۱/۹۴، صحيح البخاري، كتاب السهو، باب ما جاء في السهوء اذا قام من ركعتي الفريضة، ح:۱۲۲۴. صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة و السجود له، ح:۵۷۰

[۳۲۸] أيضاً

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فِيهِمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

ہو گئے اور ان میں بیٹھے نہ، تو جب آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیے اور اس کے بعد سلام پھیرا۔

۳۲۹- (۱۰۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلّٰهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ.

سیدنا عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ بیٹھے بغیر ہی کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی اور ہم آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

باب منه: إتمام ما وقع فيه السهو من الصلاة والسجود بعد التسليم

نماز میں سجدۂ سہو واقع ہونے پر اسے پورا کرنے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدے کرنے کا بیان

۳۳۰- (۹۱۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھا کے سلام پھیر دیا، تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور باقی کی دو رکعت پڑھا کے سلام پھیر دیا، پھر تکبیر کہہ کے عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کے عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۳۳۱- (۹۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

[۳۲۹] صحيح البخارى، كتاب السهو، باب ما جاء فى السهو، ح:۱۲۲٤

[۳۳۰] الموطأ لإمام مالك:۱/۹۳، صحيح البخارى، كتاب السهو، باب من لم يتشهد فى سجدتى السهو، ح:۱۲۲۷، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو فى الصلاة والسجود له، ح:۵۷۳

[۳۳۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۹۳، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو فى الصلاة والسجود له، ح:۳۸۹

الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةً فِي رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَمَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تو ذوالیدین نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو نبی ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے باقی کی نماز بھی پوری کی، پھر دو سجدے کیے، درآں حالیکہ آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے۔

٣٣٢-(٩١٦): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَنَادَى: يَا رَسُولَ اللهِ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ، فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں تین رکعات کے بعد ہی سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ﷺ اٹھ کے کمرے میں چلے گئے تو ایک لمبا آدمی جس کے ہاتھ بھی لمبے لمبے تھے کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے غصہ دلائی حالت میں نکلے اور پوچھا: جب آپ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے جو رکعت چھوٹ گئی تھی اسے پڑھایا، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیر دیا۔

باب سجود التلاوة

سجودِ تلاوت کا بیان

٣٣٣-(٧٧٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ بِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ إِلَّا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کی قرأت کی اور آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، سوائے دو آدمیوں کے۔ فرمایا: وہ (دوسروں سے ممتاز رہ کر اپنی) شہرت چاہتے تھے۔

[٣٣٢] صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب السهو في الصلاة والسجود له، ح: ٥٧٤

[٣٣٣] المسند لإمام أحمد بن حنبل، ١٣/٤٠٤

رَجُلَيِنِ، قَالَ: أَرَادَا الشُّهُرَةَ.

٣٣٤- (١٠٥٢): أَخُبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابُنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعُرَجِ: أَنَّ عُمَرَ بُنَ الُخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُ قَرَأَ: ﴿وَالنَّجُمِ إِذَا هَوَى﴾ فَسَجَدَ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ أُخُرَى.

اعرج سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورۃ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی۔

٣٣٥- (١١٣٦): أَخُبَرَنَا إِبُرَاهِيمُ بُنُ سَعُدِ بُنِ إِبُرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهُرِيِّ، عَنُ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ ثَعُلَبَةَ بُنِ صُعَيُرٍ أَنَّ عُمَرَ بُنَ الُخَطَّابِ رضی اللہ عنہ صَلَّى بِهِمُ بِالُجَابِيَةِ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الُحَجِّ فَسَجَدَ فِيهَا سَجُدَتَيُنِ.

عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں جابیہ مقام پہ نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الحج کی قرأت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔

٣٣٦- (١٠٥١): أَخُبَرَنَا مَالِكٌ، عَنُ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ يَزِيدَ مَوُلَى الُأَسُوَدِ بُنِ سُفُيَانَ، عَنُ أَبِي سَلَمَةَ بُنِ عَبُدِ الرَّحُمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيُرَةَ رضی اللہ عنہ قَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انُشَقَّتُ﴾ فَسَجَدَ فِيهَا، فَلَمَّا انُصَرَفَ أَخُبَرَهُمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا.

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ انشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا ہے۔

باب منه:الائتمام بالقارء فی السجود

سجدوں میں قاری کی اقتداء کرنے کا بیان

٣٣٧- (٧٧٦): أَخُبَرَنَا إِبُرَاهِيمُ بُنُ مُحَمَّدٍ، عَنُ زَيُدِ بُنِ أَسُلَمَ، عَنُ عَطَاءِ بُنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ عِنُدَ النَّبِيِّ ﷺ السَّجُدَةَ فَسَجَدَ، فَسَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَرَأَ آخَرُ عِنُدَهُ السَّجُدَةَ فَلَمُ يَسُجُدُ، فَلَمُ يَسُجُدِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَرَأَ فُلَانٌ عِنُدَكَ السَّجُدَةَ

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول للہ ﷺ کے پاس سورۃ السجدۃ کی قرأت کی تو اس نے سجدہ کیا اور نبی ﷺ نے بھی سجدہ فرمایا، پھر ایک اور شخص نے آپ ﷺ کے سامنے سورۃ السجدۃ کی قرأت کی، اس نے سجدہ نہیں کیا تو نبی ﷺ نے بھی سجدہ نہیں فرمایا۔ چنانچہ اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں

---

[٣٣٤] الموطأ لإمام مالك:١/٢٠٦، المصنف لعبد الرزاق:٣/٣٣٩

[٣٣٥] المصنف لعبد الرزاق:٣/٣٤٢

[٣٣٦] الموطأ لإمام مالك.١/٢٠٥، صحيح البخاري، سجود القرآن، باب سجدة (اذا السماء انشقت)، ح:١٠٧٦، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب سجود التلاوة، ح:٥٧٨

[٣٣٧] السنن الكبرى للبيهقي، ٣٢٤

فَسَجَدْتَ، وَقَرَأْتُ عِنْدَكَ السَّجْدَةَ فَلَمْ تَسْجُدْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُنتَ إِمَامًا فَلَوْ سَجَدْتَ سَجَدْتُ)).

شخص نے آپ کے پاس سورۃ سجدہ کی قرأت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا لیکن میں نے پڑھی تو آپ ﷺ نے سجدہ نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تُو امام (کی حیثیت سے) تھا، اگر تو سجدہ کرتا تو میں نے بھی سجدہ کر لینا تھا۔

۳۳۸- (۷۷۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَرَأَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالنَّجْمِ، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ "النجم" کی قرأت کی تو اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۳۳۹- (۱۸۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَسْجُدُ فِي سُورَةِ صٓ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ.

زر بن جیش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ "صٓ" میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

باب قصر الصلاة فی السفر

سفر میں نمازِ قصر کا بیان

۳۴۰-(۲.۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ تک کے سفر جتنی مسافت کا سفر کیا، ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کو سوائے اللہ تعالی کے کسی کا خوف نہ ہوتا تھا، لیکن آپ نے دو رکعت ہی نماز پڑھی ہے۔

قَالَ الْأَصَمُّ: أَظُنُّهُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي: ابْنُ عَبَّاسٍ.

اصم کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ میری کتاب سے "ابن عباس" کا لفظ ساقط ہے۔

---

[۳۳۸] صحيح البخاری، كتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة فلم يسجد، ح:۱۰۷۲، صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب سجود التلاوة، ح:۵۷۷

[۳۳۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۴۷، المصنف لعبد الرزاق: ۲/۵۲۵، المصنف لابن أبي شيبة: ۲/۳۳۳

[۳۴۰] سنن الترمذی، أبواب السفر، باب التقصير فی السفر، ۵۴۷، سنن النسائی كتاب تقصير الصلاة فی السفر، الباب الاول، ۱۴۳۵

۳۴۱- (۲۰٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ آمِنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (فاصلے) کے بقدر مسافت میں سفر کیا، ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کو سوائے اللہ تعالی کے کسی کا خوف نہ ہوتا تھا، لیکن آپ نے دو رکعت ہی نماز پڑھی ہے۔

۳۴۲- (۷۷۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ آمِنًا لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ تک سفر کیا اور (اس وقت) ہم پُر امن حالت میں تھے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ تھا (لیکن اس کے باوجود) آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

۳۴۳- (۹۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور میں نے ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔

۳۴۴- (۹۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: بِذِي الْحُلَيْفَةِ.

ابن منکدر سے روایت ہے، انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل فرماتے سنا۔

۳۴۵- (۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِمِثْلِ ذَلِكَ.

ابو قلابہ سے روایت ہے، وہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

---

[۳٤۱] أيضاً

[۳٤۲] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۳۵۱/۳

[۳٤۳] صحيح البخاری، كتاب تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه، ح:۱۰۸۹، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح:٦۹۰

[۳٤٤] أيضاً

[۳٤۵] صحيح البخاری، كتاب الحج، باب من بات بذی الحليفة حتى أصبح، ح:۱۵٤۷، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح:٦۹۰

باب مسافة مالاتقصر الصلاة فيه وماتقصرفيه

اس مسافت کا بیان جس میں قصر کی جا سکتی ہے اور جس میں قصر نہیں کی جا سکتی

٣٤٦-(٩٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما الْبَرِيدَ فَلَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ برید تک سفر کرتے تھے اور نماز قصر نہیں کرتے تھے۔

٣٤٧-(٩٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّهُ سُئِلَ أَتَقْصُرُ إِلَى عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِلَى عُسْفَانَ، وَإِلَى جُدَّةَ، وَإِلَى الطَّائِفِ.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ عرفہ تک کے سفر میں قصر کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن عسفان، جدہ اور طائف تک (کے سفر میں قصر کرتا ہوں)۔

٣٤٨-(١٠٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما رَكِبَ إِلَى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ذات النصب تک سفر کیا تو آپ نے اس مسافت میں نماز قصر کی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَبَيْنَ ذَاتِ النُّصُبِ وَالْمَدِينَةِ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ.

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذات النصب اور مدینہ کے درمیان چار بُرد کا فاصلہ تھا۔

٣٤٩-(١٠١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنهم أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بابت مروی ہے کہ انہوں نے ریم تک سفر کیا اور اس مسافت میں نماز کو قصر کیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ نَحْوٌ مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ.

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ چار بُرد جتنا ہی ہے۔

٣٥٠-(٢٠١): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَقْصُرُ إِلَى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ إِلَى جُدَّةَ، وَعُسْفَانَ،

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ عرفہ تک کے سفر میں قصر کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، جدہ، طائف اور عسفان تک (کے سفر میں قصر) اور اگر تو گھر واپس

---

[٣٤٦] الموطأ لإمام مالك:١/١٤٨، المصنف لعبد الرزاق:٢/٥٢٣

[٣٤٧] المصنف لعبد الرزاق:٢/٥٢٤، المصنف لابن أبي شيبة:٢/٤٤٥

[٣٤٨] الموطأ لإمام مالك:١/١٤٧، المصنف لعبد الرزاق:٢/٥٢٥

[٣٤٩] أيضاً

[٣٥٠] المصنف لعبد الرزاق:٢/٥٢٤، المصنف لابن أبي شيبة:٢/٣٣٤

وَالطَّائِفِ وَإِنْ قَدِمتَ عَلَى أَهْلٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَأَتِمَّ.

آ جائے یا چل پڑے تو پوری پڑھ۔

قَالَ: وَهَذَا قَوْلُ ابْنُ عُمَرَ، وَبِهِ نَأْخُذُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور ہم اسی کو لیں گے۔

۳۵۱-(۱۸۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: تُقْصَرُ الصَّلَاةُ إِلَى عَسْفَانَ وَإِلَى الطَّائِفِ وَإِلَى جَدَّةَ، وَهَذَا كُلُّهُ مِنْ مَكَّةَ عَلَى أَرْبَعَةِ بُرُدٍ، وَنَحْوِ مِنْ ذَالِكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عسفان، طائف، جدہ اور اتنی مسافت تک قصر کی جا سکتی ہے اور یہ تمام منازل مکہ سے چار بُرد کے فاصلے پر ہیں۔

۳۵۲-(۱۸۲۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ.

سالم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ذات نصب کی طرف نکلے تو انہوں نے نماز قصر ادا کی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ.

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چار بُرد کا فاصلہ ہے۔

باب القصر صدقة وفضيلة القصر فی السفر

قصر صدقہ ہے اور دورانِ سفر قصر کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۵۳-(۲۰۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهِ، وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ذَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَصْرَ فِي الْخَوْفِ، فَأَنَّى الْقَصْرُ فِي غَيْرِ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)).

یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے خوف کی حالت میں تو نمازِ قصر کا ذکر کیا ہے، لیکن خوف کے علاوہ قصر کا کہاں ذکر ہے؟ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی بات سے تعجب کیا تھا جس سے تو نے کیا ہے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، سو تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔

---

[۳۵۱] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة، ٤٩٦

[۳۵۲] المصنف لعبد الرزاق: ٢/٥٢٤، المصنف لابن أبي شيبة: ٢/٣٣٤

[۳۵۳] صحيح مسلم، كتاب الصلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح: ٦٨٦

٣٥٤-(٢٩): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾، فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)).

یعلی بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے کہ اگر تم اس بات سے ڈرو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش میں ڈال دیں گے تو تم نماز قصر کرلو، لیکن اب تو یہ لوگ امن میں ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے بھی اسی بات سے تعجب ہوا تھا جس سے تم تعجب کررہے ہو، سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالی نے تم پر عنایت فرمایا ہے، سو تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔

٣٥٥-(٩٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا سَافَرُوا قَصَرُوا الصَّلَاةَ وَأَفْطَرُوا))، أَوْ قَالَ: ((لَمْ يَصُومُوا)).

ابن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب وہ سفر کریں تو نماز قصر کریں اور روزہ چھوڑ دیں، یا فرمایا: جو روزہ نہ رکھیں۔

باب القصر والائتمام فی السفر والاقتصار علی الفریضة

سفر میں قصر کرنا اور پوری نماز پڑھنا اور فرض نماز پر ہی اکتفاء کرنے کا بیان

٣٥٦-(٩٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَصَرَ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز قصر بھی کی ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔

---

[٣٥٤] صحیح مسلم، کتاب الصلاة المسافرین، باب صلاة المسافرین وقصرها، ح:٦٨٦

[٣٥٥] مرسل، المصنف لعبد الرزاق:٢/٥٦٦

[٣٥٦] سنن الدار قطنی:٢/١٨٩، سنن النسائی کتاب تقصیر الصلاة فی السفر، باب المقام الذی یقصر بمثله الصلاة، ح:١٤٥٦

۳۵۷-(۷۷۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ وَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ عَائِشَةَ كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رضي الله عنه.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے پہل نماز دو دو رکعت ہی فرض کی گئی تھی، پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز کو (اسی طرح) برقرار رکھا گیا۔ (زہری) کہتے ہیں کہ میں نے (عروہ سے) کہا: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سفر میں بھی) پوری نماز پڑھا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ بھی وہی تاویل کرتی تھیں جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔

۳۵۸-(۱۱۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِمِنًى أَرْبَعًا، فَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں امام کے پیچھے چار رکعات ہی پڑھا کرتے تھے، لیکن جب اپنی الگ نماز پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۳۵۹- (۱۱۴۳): وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مَعَ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا إِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

اسی اسناد کے ساتھ ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں فرض نماز سے پہلے اور بعد کچھ نہیں پڑھا کرتے تھے (یعنی سُنتیں وغیرہ) سوائے نمازِ تہجد کے۔

باب الجمع بين الصلوات فى السفر

سفر میں نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان

۳۶۰-(۲۰۵): أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي السَّفَرِ؟ كَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الزَّوَالِ، وَإِذَا سَافَرَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا

کریب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر کی نماز کے متعلق نہ بتلاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور آپ اپنے گھر ہی ہوتے تو سورج ڈھلنے کے وقت میں ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو لیٹ کر لیتے، یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے (کریب نے) کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب اور عشاء کے بارے میں بھی اسی کے

[۳۵۷] صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه، ح:۱۰۹۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ح:۶۸۵

[۳۵۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۴۹، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمنى، ح:۶۹۴

[۳۵۹] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۵۰

[۳۶۰] المصنف لعبد الرزاق:۲/۵۴۸

وَبَيْنَ الْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ.

مثل ہی کہا تھا۔

۳۶۱- (۱۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

ابو طفیل عامر بن واثلہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتلایا کہ وہ تبوک کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشاء کے درمیان نمازیں جمع کیں، آپ نے ایک دن نماز مؤخر کی، پھر آپ نکلے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھی، پھر داخل ہو گئے، پھر نکلے تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا۔

۳۶۲- (۱۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى، فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَهِبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ: انْزِلْ فَصَلِّ، فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ فَصَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ.

اسماعیل بن عبدالرحمان ابن ابی ذؤیب اسدی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی علاقے کی طرف نکلے، جب سورج غروب ہوا تو ہم اس بات سے ڈرے کہ آپ کو کہیں کہ پڑاؤ ڈالیں اور نماز پڑھ لیں، چنانچہ جب افق کی سفیدی چلی گئی اور رات تاریک ہو گئی تو آپ (سواری سے اترے اور) تین رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۶۳- (۱۰۲): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَجَّلَ فِي السَّيْرِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جب (کہیں) چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کے درمیان (وقت میں دونوں نمازیں) جمع فرمالیتے۔

---

[۳۶۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۱٤۳، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب معجزات النبى صلى الله عليه وسلم، ح:۷۰٦

[۳۶۲] المسند للحميدى:۲/۲۹۹، سنن النسائى كتاب المواقيت، باب الوقت الذى يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء، ح:۵۹۱، السنن الكبرى للنسائى، ۱/٤۹۰، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۸/۲۰٤

[۳۶۳] صحيح البخارى، كتاب تقصير الصلاة، باب الجمع فى السفر بين المغرب والعشاء، ح:۱۱۰٦، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين فى السفر:۷۰۳

٣٦٤- (١٨١٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب کوچ کرنے میں جلدی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مغرب وعشاء کو جمع کرلیتے تھے۔

٣٦٥-(١٨١٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي سَفَرِهِ إِلَى تَبُوكَ.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تبوک کے سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرلیا کرتے تھے۔

باب الجمع فی المطرمن غیر خوف ولاسفر

بِلا خوف وسفر بارش میں نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان

٣٦٦-(١٠٦٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمْعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ.

قَالَ مَالِكٌ: أُرَى ذَلِكَ فِي مَطَرٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بغیر خوف اور بغیر سفر کے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھائی۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ بارش میں پڑھائیں تھیں۔

باب مدة الاقامة الّتی تُبطل القصر

اقامت کی اس مُدت کا بیان جس میں قصر باطل ہو جاتی ہے

٣٦٧-(١٠٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ جُلَسَاءَهُ: مَاذَا سَمِعْتُمْ فِي مَقَامِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ

عبدالرحمان بن حمید بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ہم مجلس ساتھیوں سے پوچھا: آپ نے مکہ میں مہاجر کے ٹھہرنے کے بابت کیا سنا ہے؟ سائب بن یزید نے جواب دیا: مجھے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر اپنی قربانی کرنے کے

[٣٦٤] الموطأ لإمام مالك: ١/١٤٤، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين فى السفر، ح:٧٠٣، صحيح البخارى، كتاب تقصير الصلاة، باب يصلى المغرب ثلاثاً فى السفر، ١٠٩١

[٣٦٥] صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت العصر، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح، ٤٦١

[٣٦٦] الموطأ لإمام مالك: ١/١٤٤، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين فى السفر، ح:٧٠٥

[٣٦٧] صحيح البخارى، كتاب المناقب الانصار، باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه، ح:٣٩٣٣، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الاقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج، ح:١٣٥٢٧

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)).

بعد تین دن ٹھہرے گا۔

باب في صلاة الخوف

نمازِ خوف کا بیان

۳۶۸- (۲٤٥): أَنْبَأَنِي الثقة ابْنُ عُلَيَّةَ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَتْ طَائِفَةٌ أُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو بطنِ نخل مقام پر ظہر کی نمازِ خوف پڑھائی، تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، پھر دوسری جماعت آ گئی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

۳۶۹- (۸۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، أَنَّ طَائِفَةً صُفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

صالح بن خوات اس صحابی سے روایت کرتے ہیں جس نے غزوہ ذات الرقاع میں نبی ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی (وہ بیان کرتے ہیں کہ) ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور لوگوں نے اپنی اپنی (باقی ایک رکعت) پوری کی، پھر انہوں نے سلام پھیرا اور دشمن کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور دوسری جماعت آ گئی، آپ ﷺ نے اپنی بقیہ ایک رکعت کی انہیں امامت کروائی، پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی اپنی (بقیہ ایک رکعت) پوری کی، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ (اکٹھے) سلام پھیرا۔

۳۷۰-(۸۸۱): أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، يَذْكُرُ عَنْ أَخِيهِ، عُبَيْدِ

خوات بن جبیر نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے معنیٰ مثل ہی روایت کی ہے، اس کی مخالفت نہیں کی۔

[۳٦٨] سنن النسائي كتاب صلاة الخوف، ح:١٥٥٢، صحيح ابن خزيمة:٢/٢٩٧، صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ح:٤١٣٦، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ح:٣١١

[۳٦٩] الموطأ لإمام مالك:١/١٨٣، صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوه ذات الرقاع، ح:٤١٢٩، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ح:٨٤٢

[۳٧٠] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوه ذات الرقاع، ح:٤١٣١، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ح:٨٤١، المعرفة للبيهقي:٥/٣

اللهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ.

باب فى صلاة أشدّ الخوف

شدید خوف میں نماز پڑھنے کا بیان

۳۷۱-(۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ . . . . ثُمَّ قَصَّ الْحَدِيثَ.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ: فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رِجَالًا وَرُكْبَانًا، مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب نمازِ خوف کے بابت پوچھا جاتا تھا تو فرماتے: امام اور ایک گروہ آگے ہوگا، پھر ساری حدیث بیان کی۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث میں فرمایا: اگر خوف اس سے بہت زیادہ سخت ہو تو پیدل اور سوار حالت میں نماز پڑھ لو، خواہ قبلہ کی طرف رخ کیے ہوئے ہوں یا نہ کیے ہوئے ہوں۔

امام مالک فرماتے ہیں: نافع نے کہا کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی سے روایت کرتے نہیں دیکھا۔

۳۷۲-(۶۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

۳۷۳-(۱۱۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ بِشَيْءٍ خَالَفْتُمُوهُ فِيهِ، وَمَالِكٌ يَقُولُ: لَا أَذْكُرُهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ يَرْوِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَشُكُّ فِيهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ خوف کے بارے میں ایسی روایت بیان کرتے تھے کہ جس میں تم ان کی مخالفت کرتے ہو اور امام مالک رحمہ اللہ کا فرمانا ہے کہ مجھے نہیں یاد کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیے بغیر ایسا کہا ہوگا، ابن ذئب اس روایت کو زہری سے، وہ سالم سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں وہ شک کا احتمال نہیں رکھتے۔

---

[۳۷۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸۴، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب قوله تعالى: فان خفتم فرجالاً أو ركباناً، ح: ۴۵۳۵

[۳۷۲] المعرفة للبيهقي: ۲/۴۹۰، صحيح البخاري، كتاب صلاة الخوف، باب صلاة الخوف رجالاً او ركباناً، ح: ۹۴۳، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ۸۳۹

[۳۷۳] أيضاً

۳۷۴- (۱۱۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالًا وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نمازِ خوف کا ذکر کیا اور فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ شدید خوف لاحق ہو تو پیدل اور سوار (دونوں طرح) نماز پڑھ سکتے ہو، خواہ قبلہ کی طرف رُخ ہو یا نہ ہو۔

۳۷۵- (۱۱۹٤): أَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَشُكَّ أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ، وَأَنَّهُ مَرْفُوعٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سالم اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی حدیث کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں اور اس میں انہیں شک نہیں ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں۔

باب فی صلاة النوافل على الراحلة حيث ماتوجّهت

سواری پر نفل نماز پڑھنے کا بیان، خواہ اس کا رُخ جدھر بھی ہو

۳۷٦- (۸۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے، وہ جس طرف بھی آپ کو لے جاتی (آپ اسی طرف رُخ کیے پڑھتے رہتے)۔

۳۷۷- (۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: يَعْنِي: النَّوَافِلَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر (سوار) نماز پڑھتے دیکھا اور وہ خیبر کی طرف رخ کیے ہوئے تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی مراد نوافل تھے۔

۳۷۸- (۸۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ

[۳۷٤] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸٤، صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب فان خفتم فرجالاً أو ركباناً، ح: ٤٥٣٥، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ح: ۸۳۹

[۳۷۵] أيضاً

[۳۷٦] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵۱، صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب ايماء على الدابة، ح: ۱۰۹٦، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة النافلة، ح: ۷۳۰

[۳۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۵۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة النافلة، ح: ۷۰۰

[۳۷۸] المعرفة للبيهقي: ۱/٤۸۷، صحيح ابن خزيمة: ۲/۲۵۳، صحيح ابن حبان: ٤/۱۰۰

الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِي كُلِّ جِهَةٍ.

ابوالزبیر نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر ہر طرف رخ کیے نوافل پڑھتے دیکھا۔

۳۷۹- (۹۰): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی انمار میں تھے، آپ ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۸۰-(۱۱۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهاً قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی انمار میں اپنی سواری پر مشرق کی جانب رُخ کیے اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۸۱- (۱۱۹۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ، لَا أَدْرِي أَسَمَّى بَنِي أَنْمَارٍ أَوْ قَالَ: صَلَّى فِي سَفَرٍ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اسی روایت کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انہوں نے غزوہ بنی انمار کا نام لیا یا صَلّٰی فِی سَفَرٍ (یعنی آپ ﷺ نے سفر میں نماز پڑھی) کہا۔

باب صلاة الليل والوتر

رات کی نماز اور وِتر کا بیان

۳۸۲-(۲۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا، جو ان کی خالہ تھی، کے ہاں رات بسر کی، فرماتے ہیں کہ میں بستر کی چوڑائی سمت لیٹا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی اہلیہ

---

(۳۷۹) صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة انمار، ح:٤١٤

(۳۸۰) ايضاً

(۳۸۱) معرفة للبيهقى: ١/٤٨٧، صحيح ابن حبان: ٤/١٠٠، صحيح ابن خزيمة: ٢/٢٥٣

(۳۸۲) موطأ لإمام مالك: ١/١٢١، صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، ح:١٨٣، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، ح:٧٦٣

خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

لمبائی سمت لیٹ گئیں، رسول اللہ ﷺ آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا بعد وقت تک سوئے رہے، آپ ﷺ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بیٹھ گئے، پھر سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، پھر آپ ﷺ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس آ کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضوء کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح آپ ﷺ نے کیا تھا (یعنی چہرے پہ ہاتھ پھیرا، ان دس آیات کی تلاوت کی اور وضوء کیا)، پھر میں آ کر آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پہ رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے، پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر ایک وتر پڑھا، پھر آپ ﷺ لیٹ گئے، یہاں تک کہ مؤذن آیا (اور اس نے اذان کہی) تو آپ ﷺ اٹھے اور دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ کر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

۳۸۳- (۱۰۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کی نماز گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے، ان میں سے ایک رکعت آپ ﷺ وتر پڑھتے۔

۳۸٤- (۱۸۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، لیکن جب

[۳۸۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۲۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم، ح: ۷۳٦

[۳۸٤] أيضاً

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)).

تمہارے کسی شخص کو طلوعِ صبح کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس نماز کو وِتر بنادے گی جو اس نے پڑھی ہے۔

٣٨٥- (١٨٢٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ اللیل کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، لیکن جب کسی کو صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس نماز کو جو اس نے پڑھی ہے، وتر بنادے گی۔

٣٨٦- (١٨٢١): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

٣٨٧- (١٨٢٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی صبح (ہو جانے) سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کرلے۔

٣٨٨- (١٨٢٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

باب أنواع الوتر

وِتر کی اقسام کا بیان

٣٨٩- (٧٧٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھا ہے اور آپ ﷺ کے وتر کا اختتام سحری کے وقت ہوتا تھا۔

---

٣٨٥ | الموطأ لإمام مالك: ١/١٢٣، صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب كيف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، ح:١١٣٧، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل مثنى مثنى، ح:٧٤٩، المسند للحميدي:٢/٢٨٢

٣٨٦ | أيضاً

٣٨٧ | أيضاً

٣٨٨ | أيضاً

٣٨٩ | صحيح البخاري، كتاب الوتر، باب ساعات الوتر، ح:٩٩٦، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل، ح: ٧٤٥

اللهِ ﷺ، فَانْتَهى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

۳۹۰-(۱۰۵۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الْآخِرَةِ مِنْهُنَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پانچ رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ ان رکعات کے آخر میں ہی بیٹھتے اور آخر میں ہی سلام پھیرتے تھے۔

۳۹۱-(۱۰۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۲-(۱۱۴۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ، فَخَشِيَ ابْنُ عُمَرَ الصُّبْحَ، فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ تَكَشَّفَ الْغَيْمُ فَرَأَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ.

نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، آسمان کے ابرآلود ہونے کی وجہ سے وہ صبح ہونے سے ڈرے، پس انہوں نے ایک وتر پڑھا، پھر جب ان کو ابھی رات باقی ہونے کا یقین ہو گیا تو انہوں نے ایک رکعت کے ساتھ اس وتر کو جفت بنایا۔

۳۹۳-(۱۰۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی ایک رکعت یا دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ (دو رکعت کے بعد) کوئی کام کرنے کو بھی کہہ دیا کرتے تھے۔

۳۹۴-(۴۰۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَصَابَ أَيْ بُنَيَّ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا

محمد بن حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے معاویہ کو دیکھا کہ انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی، پھر ایک رکعت وتر پڑھا اور اس پر زیادہ نہیں کیا تو انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتلایا تو انہوں نے فرمایا: اس نے ٹھیک کیا ہے، اے میرے بیٹے! ہم میں سے کوئی بھی معاویہ رضی اللہ عنہ

[۳۹۰] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل وعدد رکعات، ح:۷۳۷

[۳۹۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۲۵، المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۱، صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء للصبیان بالبرکة، ح:۶۳۵۶

[۳۹۲] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۲۵، المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۹

[۳۹۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۲۵

[۳۹۴] المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۱، صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم باب ذکر معاویة رضی الله عنه، ح:۳۷۶٤

أَعْلَمَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، هِيَ وَاحِدَةٌ أَوْ خَمْسٌ أَوْ سَبْعٌ إِلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ الْوِتْرُ مَا شَاءَ .

سے زیادہ نہیں جانتا کہ وتر ایک ہے یا پانچ یا سات، اس سے بھی بڑھ کر جہاں تک وہ چاہے۔

۳۹۵-(٤٠٢): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيَّ عَنْ صَلاةِ طَلْحَةَ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ صَلاةِ عُثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لأَغْلِبَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ، فَقُمْتُ فَإِذَا بِرَجُلٍ يَزْحَمُنِي مُتَقَنِّعًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ قَالَ: فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ فَصَلَّى فَإِذَا هُوَ يَسْجُدُ سُجُودَ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا قُلْتُ: هَذِهِ هَوَادِي الْفَجْرِ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ لَمْ يُصَلِّ غَيْرَهَا .

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبدالرحمان تیمی سے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تجھے عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں بتلاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آج رات میں ایک ہی مقام پہ ٹھہرا رہوں گا، چنانچہ میں کھڑا ہوا تو ایک نقاب پوش شخص مجھے دھکیلنے لگا، جب میں نے دیکھا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں ان سے پیچھے ہٹ گیا، پھر وہ نماز پڑھنے لگے اور سجدات قرآنی پر سجدہ کرتے تھے، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ فجر کی علامت ظاہر ہونے کو ہے، پھر آپ نے ایک رکعت وتر پڑھا اور اس کت علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۳۹۶- (١٨٠٩): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: الْوِتْرُ ثَلاثَةُ أَنْوَاعٍ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْتَرَ، ثُمَّ إِنِ اسْتَيْقَظَ فَشَاءَ أَنْ يَشْفَعَهَا بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ يُوتِرُ فَعَلَ، وَإِنْ شَاءَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ شَاءَ أَوْتَرَ آخِرَ اللَّيْلِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر کی تین اقسام ہیں: جو شخص رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھنا چاہے وتر پڑھ لے۔ پھر اگر وہ بیدار ہو (اور مزید نماز پڑھنا چاہے) تو وہ اس (ایک وتر کے ساتھ) ایک رکعت اور رکعت پڑھ کے اسے جفت بنانا چاہے تو وہ کرلے، اور صبح تک دو دو رکعت نماز پڑھتا رہے، پھر وتر پڑھ لے تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔ اور اگر (وتر کے بعد) صبح تک دو رکعت نماز پڑھنا چاہیے (تو یہ طریقہ اختیار کرلے) اور اگر چاہے تو رات کے پچھلے پہر وتر ادا کرلے۔

باب أنزل القرآن على سبعة أحرف

قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے

۳۹۷- (١٢٠٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ

عبدالرحمان بن عبد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا

[۳۹۵] المصنف لعبد الرزاق: ٣/٢٤

[۳۹٦] المصنف لعبد الرزاق: ٣/٣٠

[۳۹۷] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٠١، صحيح البخاري، كتاب الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، ح: ٢٤١٩، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب بيان ان القرآن أنزل على سبعة أحرف، ح: ٨١٨

شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ))، ثُمَّ قَالَ لِيَ: ((اقْرَأْ))، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)).

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو (نماز میں) ایسی قرأت میں سورۃ الفرقان پڑھتے سُنا کہ جس قرأت میں نہ میں پڑھتا تھااور نہ ہی نبی ﷺ نے مجھے وہ پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں ان سے جلدی کر بیٹھتا (یعنی انہیں دورانِ نماز ہی پکڑلیتا) لیکن میں نے انہیں نماز مکمل کرنے تک کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے اپنی چادران کی گردن میں ڈال کر کھینچااور انہیں نبی ﷺ کے پاس لے آیااور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اسے سورۃ الفرقان کی ایسی قرأت میں تلاوت کرتے سُنا ہے جس قرأت میں آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پڑھو۔ توانہوں نے اسی قرأت میں پڑھا جس میں میں نے انہیں پڑھتے سُنا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی قرأت سُن کر) فرمایا: (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھرآپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ (اب) تُم پڑھو۔ پھر میں نے پڑھا، توآپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسے بھی نازل کی گئی ہے، بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پرنازل کیا گیا ہے، سواس کی جو بھی (قرأت) تمہیں آسان لگے وہی پڑھ لیا کرو۔

۳۹۸-(۲۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقْرَؤُهَا قَطُّ، إِلاَّ فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ.

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی اسے پڑھتے ہوئے نہیں سنا، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کے ذکر کی طرف جاری رہو۔

[۳۹۸] المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۰۷

كتاب الجمعة

جمعہ کے مسائل

باب شاهد يوم الجمعة

اس کا بیان کہ "شاھد" سے مراد جمعہ کا دن ہے

۳۹۹- (۲۵۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عن النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: شَاهِدٍ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَشْهُودٍ: يَوْمُ عَرَفَةَ.

نافع بن جبیر بن مطعم اور عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (سورۃ البروج کی تفسیر میں) فرمایا: **شَاهِدٍ** سے مراد جمعہ کا دن اور سے مراد **مَشْهُودٍ** عرفات کا دن ہے۔

۴۰۰-(۲۶۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

عطاء بن ابی یسار بھی نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۰۱-(۲۶۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ابن میّب نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

باب الصلاة على النبي في يوم الجمعة وليلتها

جمعہ کے دن اور رات نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

۴۰۲-(۳۱۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ)).

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

---

[۳۹۹] المصنف لعبد الرزاق: ۳۶۱/۲

[۴۰۰] أيضاً

[۴۰۱] أيضاً

[۴۰۲] كتاب الصلاة، باب تفريع أبواب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ح: ۱۳۷۴

۴۰۳-(۳۱۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)).

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

باب ماهدانا الله له من يوم الجمعة

اللہ تعالیٰ کا ہمیں روزجمعہ کی راہنمائی کرنے کا بیان

۴۰۴-(۲۶۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ، فَالنَّاسُ لَنَا تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے ہیں لیکن (یہود ونصاریٰ پر) سبقت لے جانے والے ہیں، باوجود یکہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم ان کے بعد کتاب سے نوازے گئے ہیں، یہ وہ دن ہے جس کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے ہمکنار فرمایا، چنانچہ لوگ ہمارے ہی پیچھے ہیں، یہود کل (یعنی ہفتے کو عبادت کرتے) ہیں اور نصاریٰ پرسوں (یعنی اتوار کو)۔

۴۰۵-(۲۶۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((بَايْدَ أَنَّهُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں، مگر اس میں بَيْدَ أَنَّهُمْ کی جگہ بَايْدَ أَنَّهُمْ کے الفاظ ہیں۔

۴۰۶-(۲۶۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہم (تمام امتوں سے) آخر میں آنے والے ہیں اور روزِ قیامت (سب پر) سبقت لے جانے والے ہیں، اس کے باوجود کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم ان کے بعد کتاب سے نوازے گئے، پھر یہ ان کا دن ہے کہ جو ان پر فرض کیا گیا یعنی جمعہ کا دن، سو

[۴۰۳] أيضاً

[۴۰۴] صحیح البخاری، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، ح:۸۹۶، المسند للحميدی:۲/۴۲۵

[۴۰۵] المسند للحميدی:۲/۲۲۴

[۴۰۶] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲/۵۰۲

عَلَيۡهِمۡ، يَعۡنِى الۡجُمُعَةَ، فَاخۡتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، السَّبۡتُ وَالۡأَحَدُ)).

انہوں نے اس میں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی دن کی راہنمائی فرمائی اور لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں (یعنی یہود کا مذہبی دن) ہفتہ اور (نصاریٰ کا) اتوار ہے۔

باب وجوب الجمعة

جمعہ کے وجوب کا بیان

٤٠٧-(٢٦٥): أَخۡبَرَنَا إِبۡرَاهِيمُ بۡنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِى سَلَمَةُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ الۡخَطۡمِىُّ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ كَعۡبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنۡ بَنِى وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((تَجِبُ الۡجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مُسۡلِمٍ إِلَّا امۡرَأَةً، أَوۡ صَبِيًّا، أَوۡ مَمۡلُوكًا)).

محمد بن کعب نے بنو وائل کے ایک آدمی کو بیان کرتے سُنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے عورت، بچے یا غلام کے۔

٤٠٨-(٢٦٦): أَخۡبَرَنَا إِبۡرَاهِيمُ بۡنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِى عَبۡدُ الۡعَزِيزِ بۡنُ عُمَرَ بۡنِ عَبۡدِ الۡعَزِيزِ، عَنۡ أَبِيهِ، عَنۡ عُبَيۡدِ اللهِ بۡنِ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عُتۡبَةَ قَالَ: كُلُّ قَرۡيَةٍ فِيهَا أَرۡبَعُونَ رَجُلاً فَعَلَيۡهِمُ الۡجُمُعَةُ.

عبدالعزیز روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عتبہ نے فرمایا: ہر وہ بستی جس میں چالیس آدمی ہوں ان پر جمعہ فرض ہے۔

باب الغسل والطيب للجمعة

جمعے کے لیے غسل کرنے اور خوشبو لگانا

٤٠٩- (٢٧٥): أَخۡبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابۡنِ شِهَابٍ، عَنِ ابۡنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ، قَالَ فِى جُمُعَةٍ مِنَ الۡجُمَعِ: ((يَا مَعۡشَرَ الۡمُسۡلِمِينَ، إِنَّ هٰذَا يَوۡمٌ جَعَلَهُ اللهُ عِيدًا لِلۡمُسۡلِمِينَ، فَاغۡتَسِلُوا، وَمَنۡ كَانَ عِنۡدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنۡ يَمَسَّ مِنۡهُ، وَعَلَيۡكُمۡ بِالسِّوَاكِ)).

ابن سباق سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی ایک جمعہ میں فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! یقینا اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن بنایا ہے، لہٰذا تم (اس دن) غُسل کا اہتمام کیا کرو اور جس کے پاس خوشبو وغیرہ ہو تو اسے لگانے سے اسے کوئی ضرر نہیں ہو گا (یعنی اسے لگانی چاہیے) اور تم مسواک کرنے کو بھی لازم پکڑو۔

[٤٠٧] المعرفة للبيهقي:٢/٤٦٠، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الجمعة للمملوك والمرأة، ح:١٠٦٧، المستدرك للحاكم:١/٢٨٨، سنن الدار قطني:٢/٣

[٤٠٨] سنن الدار قطني:٢/٤

[٤٠٩] الموطأ لإمام مالك:١/٦٥، سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ح:١٠٩٨

۴۱۰-(۸۴۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی جمعہ پڑھنے آئے، تو اسے غسل کرکے آنا چاہیے۔

۴۱۱-(۸۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عطاء بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أن رَسُولَ اللهِ ﷺ، قالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعے کے دن کا غسل ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

۴۱۲-(۸۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيى بْنِ سَعِيدٍ، عنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشة رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، فَكَانُوا يَرُوحُونَ بِهَيْئَتِهِمْ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے آپ کے ہی عمال (کام کاج کرنے والے) ہوتے تھے اور اسی حالت میں (جمعہ کے لیے) آجایا کرتے تھے، پھر انہیں کہا گیا: (افضل ہوگا کہ) اگر تم غسل کرلیا کرو۔

۴۱۳- (۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: الْوُضُوءُ أَيْضًا،

سالم روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کونسا وقت ہے (آنے کا)؟ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! میں بازار سے واپس پلٹا تو میں نے اذان سنی تو میں نے وضوء سے زیادہ کچھ نہیں کیا (یعنی صرف وضوء کرکے مسجد میں آ گیا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

[۴۱۰] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، ح:۸۷۷، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، وبيان ما أمروا به، ح:۸۴۴

[۴۱۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۰۲، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، ۸۷۹، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة، ۸۴۶

[۴۱۲] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس، ح:۹۰۳، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة، ۸۴۷

[۴۱۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۰۱، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، ح:۸۷۸، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، ۸۴۵

وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

وضوء ہی؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

٤١٤-(١٢٠٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روز نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور (اس وقت) عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کونسا وقت ہے آنے کا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے امیر المومنین! میں بازار سے واپس لوٹا تو میں نے اذان سنی اور میں نے وضوء سے زیادہ کچھ نہیں کیا (اور مسجد میں چلا آیا)، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضوء ہی کیا؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

٤١٥-(١٢٠٩): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ، وَسَمَّى الدَّاخِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ غُسْلٍ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ.

سالم اپنے باپ سے مالک کی حدیث کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں اور انہوں نے روزِ جمعہ بغیر غسل آنے والے کا نام بھی لیا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

باب المشي إلى الجمعة وفضيلة الغسل والتكبير بالرواح

جمعہ کی ادائیگی کے لیے چل کر جانے، غسل کی فضیلت اور چلتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کا بیان

٤١٦-(٢٧٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ صَاحِبِ النبي ﷺ قال: إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَامْشِ عَلَى هِينَتِكَ.

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو نبی ﷺ کے صحابی تھے، فرمایا: جب تو جمعہ (کے لیے مسجد) کی طرف نکلے تو سکون اور وقار سے چل۔

٤١٧-(٢٧٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کا سا غسل

|٤١٤| الموطأ لإمام مالك:١٠١/١

|٤١٥| المصنف لعبد الرزاق:١٩٥/٣

|٤١٦| المعرفة للبيهقي:٥١٥/٢

|٤١٧| الموطأ لإمام مالك:١٠١/١، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة،٨٨١، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، ٨٥٠

هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

کرے پھر وہ (مسجد میں) آئے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری گھڑی میں آئے تو اس نے گویا گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں آئے تو گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی، پھر جو چوتھی گھڑی میں آئے تو اس نے گویا مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں گھڑی میں آئے تو گویا اس نے انڈے کی قربانی دی، پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکل پڑے تو فرشتے بھی آ بیٹھتے ہیں اور ذکر و نصیحت سننے لگتے ہیں۔

٤١٨-(٢٧١): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، وَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا، حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مساجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں جو لوگوں کو ان کے مراتب پر لکھتے ہیں، سو پہلا مرتبہ وہی پاتا ہے جو پہلے آتا ہے، پھر جب امام نکل پڑے (یعنی منبر پر آ بیٹھے) تو (وہ) صحائف (جن میں فرشتے اجر لکھتے ہیں) لپیٹ دیے جاتے ہیں اور وہ (فرشتے) خطبہ سننے لگ جاتے ہیں، چنانچہ نماز کی طرف آنے میں برتری حاصل کرنے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے جیسا ہے، پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ گائے کی قربانی کرنے والے کے مثل (اجر پاتا) ہے، پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ مینڈھے کی قربانی کرنے والے کے مثل، یہاں تک کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔

٤١٩-(..٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو (فرشتے) مسجد کے دروازوں پہ بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ اور آگے ساری

٤١٨ | صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب استماع الی الخطبة، ح:٩٢٩، صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجیر یوم الجمعه. ٨٥٠.
٤١٩ | أیضاً

((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ جَلِيسَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ . . .)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حدیث بیان کی۔

باب لایقام الرجل من مجلسه یوم الجمعة

روزِ جمعہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت کا بیان

۴۲۰-(۳۰۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی آدمی کو اس کی مجلس (یعنی جس جگہ وہ بیٹھا ہو) سے ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر وہ خود اس جگہ پہ بیٹھ جائے، لیکن تم کھلے کھلے اور وسیع ہو جایا کرو۔

۴۲۱-(۳۰۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر وہ واپس وہیں پہ آئے تو وہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (یعنی اپنی جگہ پر دوبارہ بیٹھنے کا وہی حقدار ہے)۔

۴۲۲-(۳۰۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَعْمِدِ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُقِيمَهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَقْعُدَ فِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی شخص کو اس کی مجلس سے اٹھانے کا ارادہ نہ کرے کہ پھر وہ (خود) اس جگہ بیٹھ جائے۔

۴۲۳-(۳۰۵): حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو جمعہ کے روز ہرگز نہ اٹھائے، لیکن اسے یوں کہنا چاہیے کہ کھلے کھلے ہو جاؤ۔

---

۴۲۰ | صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب (اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح الله لکم واذاقیل انشزوا فانشزوا)، ح: ۶۲۷۰، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق الیه، ح: ۲۱۷۷

۴۲۱ | صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ح: ۲۱۷۹

۴۲۲ | صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب (اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح الله لکم واذاقیل انشزوا فانشزوا)، ح: ۶۲۷۰، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق الیه، ح: ۲۱۷۷

۴۲۳ | صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان موضعه المباح الذی سبق الیه، ح: ۲۱۷۸

وَلَكِنْ لِيَقُلْ: أَفْسِحُوا)).

باب وقت الأذان للجمعة

٤٢٤- (٢٧٠): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ لِلْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ بِأَذَانٍ ثَانٍ فَأُذِّنَ بِهِ، فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ وَكَانَ عَطَاءٌ يُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ أَحْدَثَهُ عُثْمَانُ، وَيَقُولُ: أَحْدَثَهُ مُعَاوِيَةُ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

اذانِ جمعہ کے وقت کا بیان

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا اور لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری اذان کہنے کا حکم فرمایا، چنانچہ (دوسری) اذان دی جانے لگی اور معاملہ یونہی چلتا رہا اور عطاء اس بات کا انکار کیا کرتے تھے کہ اسے عثمان رضی اللہ عنہ نے ایجاد کیا ہے، وہ کہتے تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایجاد کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الصلاة والحديث حتّى يسكت المؤذن ويقوم الخطيب

٤٢٥- (٢٧٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، حَتَّى إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَتُوا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ.

مؤذن کے خاموش ہونے اور خطیب کے کھڑے ہونے تک نماز اور گفتگو کا بیان

ثعلبہ بن ابی مالک بیان کرتے ہیں کہ وہ عہدِ فاروقی میں جمعہ کے روز اس وقت نماز پڑھا کرتے تھے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (اپنے مسکن سے) نکلتے، سو جب وہ نکلتے اور منبر پر آ بیٹھتے تو مؤذن اذان کہتا اور لوگ (اس دوران) آپس میں تب تک باتیں وغیرہ کر لیا کرتے تھے. جب تک کہ مؤذن خاموش نہ ہو جاتا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہو جاتے تو لوگ خاموش ہو جاتے، پھر کوئی بھی بات نہ کرتا۔

٤٢٦- (٢٧٨): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ قُعُودَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ امام کا (منبر پر) بیٹھنا تسبیح (ذکر و اذکار) کرنے کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا کلام کرنا (لوگوں

---

٤٢٤ | صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب الاذان يوم الجمعة، ح:٩١٢

٤٢٥ | الموطأ لإمام مالك:١/١٠٣

٤٢٦ | المعرفة للبيهقي:٢/٤٧٧

السُّبُحَةَ، وَأَنَّ كَلامَهُ يَقْطَعُ الْكَلامَ، وَأَنَّهُمْ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنبَرِ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ عُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتَّى يَقْضِيَ الْخُطْبَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلاةُ وَنَزَلَ عُمَرُ تَكَلَّمُوا.

کے) باتیں کرنے کو ختم کر دیتا ہے، اور لوگ جمعہ کے روز باتیں کیا کرتے تھے حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوتے، پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ (خطبے کے لیے) کھڑے ہو جاتے تو کوئی بھی بات نہ کرتا، یہاں تک کہ آپ دونوں خطبے مکمل فرمالیتے۔ پھر جب نماز کھڑی ہونے لگتی اور عمر رضی اللہ عنہ (منبر سے اتر آتے) تو لوگ بات چیت کر لیا کرتے۔

باب الانصات للخطبة

جمعہ میں خاموش کرانے کا بیان

٤٢٧- (۲۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے ساتھی کو کہے کہ خاموش ہو جا اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے فضول بات کی ہے۔

٤٢٨- (۲۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَوْتَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو کہے کہ خاموش ہو جا اور امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغو بات کہی ہے۔

٤٢٩- (۲۹۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((لَغَيْتَ)).

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَغَيْتَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

سفیان بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں، اس میں صرف لفظوں کا اختلاف ہے کہ آپ ﷺ نے لَغَوْتَ کی جگہ لَغَيْتَ فرمایا۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ لَغَيْتَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے۔

[٤٢٧] صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة والامام يخطب، ح:٩٣٤، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فى الانصات يوم الجمعة فى الخطبة، ح:٨٥١

[٤٢٨] الموطأ لإمام مالك: ١/١٠٣

[٤٢٩] كتاب الجمعة، باب فى الانصات يوم الجمعة فى الخطبة، ح:٨٥١

باب منه:استماع الخطبة وحظ المنصت الذي لايسمع

۴۳۰-(۳۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ قَلَّمَا يَدَعُ ذَلِكَ إِذَا خَطَبَ: إِذَا قَامَ الإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لاَ يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلسَّامِعِ الْمُنْصِتِ، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلاَةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلاَةِ، ثُمَّ لاَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَهِ رِجَالٌ قَدْ وَكَلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ.

غور سے خطبہ سننے اور خاموش کرانے والے کا بیان جو خطبہ نہیں سنتا

مالک بن ابی عامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے اور جب بھی خطبہ دیتے تو اسے کہنا نہ چھوڑتے تھے (فرماتے:) جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہو تو تم غور سے سُنا کرو اور خاموش رہا کرو، کیونکہ جو شخص خاموش رہے اور اسے خطبہ نہ بھی سنائی دے، اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جو خاموش رہے اور خطبہ بھی سُنے، پھر جب نماز کھڑی ہو جائے تو صفوں کو درست کرو اور کندھے برابر کرو، کیونکہ صفوں کو برابر کرنا یقیناً نماز کی تکمیل کا حصہ ہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تب تک اللہ اکبر نہیں کہا کرتے تھے جب تک آپ کے پاس وہ آدمی نہ آ جاتے جن کی آپ نے صفوں کو برابر کرنے کی ذمہ داری لگائی ہوتی تھی، وہ آپ کو بتلاتے کہ صفیں برابر ہو چکی ہیں تو پھر آپ اللہ أکبر کہتے۔

باب صلاة ركعتَي المسجد و الامام يخطب

۴۳۱-(۲۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لاَ قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

امام کے خطبہ دینے کے دوران دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے کا بیان

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھ۔

۴۳۲- (۲۸۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

ابوالزبیر بھی سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ

---

[۴۳۰] الموطأ لإمام مالك:۱/ ۱۰٤، المصنف لعبد الرزاق:۳/ ۲۱۳

[۴۳۱] صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين، ح: ۹۳۱، المعرفة للبيهقى: ۲/ ٤۷۸

[۴۳۲] أيضاً

الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ وَهُوَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ.

نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے جابر کی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ شخص سلیک غطفانی تھا۔

۴۳۳- (۲۸۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ جَاءَ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَجَاءَ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ، كَادَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَفْعَلُوا بِكَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَهَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، قَالَ: ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا الرَّجُلَ ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَطَرَحَ الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: ((خُذْهُ، فَأَخَذَهُ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((انْظُرُوا إِلَى هَذَا، جَاءَ تِ الْجُمُعَةَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ

عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ آئے اور مروان خطبہ دے رہے تھے، آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ کی جانب محافظ (مروان کے باڈی گارڈز) بڑھے تا کہ وہ آپ کو بٹھائیں، لیکن آپ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا (اور تب تک نہ بیٹھے) جب تک کہ آپ نے دو رکعت نماز نہ پڑھ لی، پھر جب آپ نے نماز پوری کی تو ہم آپ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوسعید! بعید نہیں تھا کہ وہ آپ کے ساتھ کچھ بھی کر گزرتے، میں کسی ایسے کام کو جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے، کسی بھی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا اور میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شکستہ حال شخص مسجد میں داخل ہوا (اور بیٹھ گیا) آپ ﷺ نے پوچھا: تُو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھ۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ لوگوں کو صدقہ وخیرات کی ترغیب دینے لگے، تو لوگوں نے (صدقے میں) کپڑے ڈالے، تو نبی ﷺ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو دے دیے۔ پھر جب اگلے جمعے وہ شخص آیا اور نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تُو نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو، پھر آپ ﷺ لوگوں

۴۳۳ مسند الحمیدی: ۲/۳۲۶، سنن الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب، ۵۱۱

بِالصَّدَقَةِ فَطَرَحُوا ثِيَابًا فَأَعْطَيْتُهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ أَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ)).

کو صدقہ کی ترغیب دینے لگے تو اسی شخص نے اپنے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقے میں ڈال دیا تو رسول اللہ ﷺ اسے بآوازِ بلند فرمانے لگے کہ اسے اٹھالو، اسے اٹھالو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ یہ گزشتہ جمعے شکستہ حالت میں آیا تھا تو میں نے لوگوں کو صدقہ وخیرات کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے کپڑے صدقہ کیے، جن میں سے میں نے اسے دو کپڑے دے دیے، لیکن اس جمعے میں نے جب لوگوں کو صدقہ وخیرات کا کہا تو اس نے بھی اپنے ان دو کپڑوں میں سے ایک صدقے میں دے دیا۔

باب تحويل الناعس وتشميت العاطس والامام يخطب

اونگھنے والے کا حالت بدلنے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کا بیان

٤٣٤-(۲۸۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: لِلرَّجُلِ إِذَا نَعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يَتَحَوَّلَ عَنْهُ.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ جمعہ کے دِن اُونگھنے لگے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ اپنی اس حالت کو بدل لے۔

٤٣٥-(۳۰۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هشام، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَشَمِّتْهُ)).

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب آدمی چھینک مارے اور امام جمعہ کے دِن خطبہ دے رہا ہو تو تُو اس کا جواب دے (یعنی یرحمك الله کہہ)۔

باب الخطبة يوم الجمعة وماقرء فيهاوالاعتماد على العصا

خطبۂ جمعہ، قرأت اور لاٹھی کا سہارا لینے کا بیان

٤٣٦-(۲۸۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

---

[٤٣٤] المصنف لابن أبي شيبة:٢/١١٩، المصنف لعبد الرزاق:٣/٢٥٢، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن ينعس يوم الجمعة انه يتحول من مجلسه، ح:٥٢٦

[٤٣٥] المعرفة للبيهقي:٢/٥٠٦

[٤٣٦] ٢/٤٨٣

قَالَ: أَخْبَرَنِی جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ قَائِمًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

جمعہ کے روز کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فصل فرماتے۔

٤٣٧- (۲۸۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

٤٣٨- (۲۸۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَأَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْطُبُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ قِيَامًا يَفْصِلُونَ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ، حَتَّى جَلَسَ مُعَاوِيَةُ فِی الْخُطْبَةِ الْأُولَى، فَخَطَبَ جَالِسًا وَخَطَبَ فِی الثَّانِيَةِ قَائِمًا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ، ابو بکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سب جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے تھے اور وہ ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فصل فرماتے تھے (یہ اسی طرح چلتا رہا) یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے خطبہ میں بیٹھتے اور بیٹھ کر خطبہ دیتے اور دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر۔

٤٣٩- (۲۹۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِی بَكْرٍ حَزْمٍ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ يَقْرَأُ بِقَافْ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحْفَظْهَا إِلَّا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِكَثْرَةِ مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ.

سیدہ ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو جمعہ کے روز منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سورۃ "قٓ" کی قرأت کرتے سُنا اور انہوں نے (یعنی ام ہشام نے) یہ سورت نبی ﷺ سے ہی حفظ کی تھی بوجہ اس کے کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز منبر پر اسے کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

٤٤٠- (۲۹۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ نے سیدہ ام ہشام

---

[٤٣٧] صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب الخطبة قائما، ح:٩٢٠، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة، ح:٨٦١

[٤٣٨] المعرفة للبيهقی:٢/٤٨٤، المصنف لعبد الرزاق:٣/١٨٧

[٤٣٩] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح:٨٧٣

[٤٤٠] أيضاً

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، مِثْلَهُ.

بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَلَا أَعْلَمُنِي إِلَّا سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ يَقْرَأُ بِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يَقْرَأُ بِهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضٍ عَلَى الْمَدِينَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ.

ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھے زیادہ تو پتہ نہیں مگر میں نے ابو بکر بن حزم کو جمعہ کے روز منبر پر اسی کی قرأت کرتے سنا۔ ابراہیم رحمہ اللہ کا ہی کہنا ہے کہ میں نے محمد بن ابی بکر کو منبر پر اسی کی قرأت کرتے سنا اور وہ ان دِنوں مدینہ میں قاضی تھے۔

٤٤١-(٢٩٢): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه كَانَ يَقْرَأُ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ﴾ ثُمَّ يَقْطَعُ السُّورَةَ.

حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز اپنے خطبہ میں سورۃ تکویر پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ آیت **عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ** پر پہنچتے تو سورۃ کو کاٹ دیتے (یعنی اس آیت سے آگے نہیں پڑھتے تھے)۔

٤٤٢-(٢٩٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَرَأَ بِذَالِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہی سورت منبر پر پڑھی۔

٤٤٣-(٩٨٢): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُومُ عَلَى عَصًا إِذَا خَطَبَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا اعْتِمَادًا.

جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: کیا نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تو لاٹھی پر کھڑے ہوا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، آپ اس پہ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

باب خطب

خطبوں کا بیان

٤٤٤-(٢٩٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

[٤٤١] التلخيص الحبير: ٢/١٢٠

[٤٤٢] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٠٦

[٤٤٣] المصنف لعبد الرزاق: ٣/١٨٣

[٤٤٤] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح: ٨٦٦، سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في خطبة النكاح، ح: ٢١١٩

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنَسْتَنْصِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى حَتَّى يَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ)).

نے ایک دن یوں خطبہ ارشاد فرمایا: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ...الخ یقیناً تمام تعریفات اللہ ہی کے شایانِ شان ہیں، ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں، اسی سے مغفرت کے طلبگار ہیں، اسی سے ہدایت چاہتے ہیں اور اسی سے نصرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود (برحق) نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو ہدایت سے ہمکنار ہوگا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ سخت گمراہ ہوگا، جب تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف نہ پلٹ آئے۔

۴۴۵-(۲۹۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ، أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلَى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾)).

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں فرمایا: خبردار! بلاشبہ دنیا وقتی سامان ہے جس سے نیک و بد کھا رہے ہیں، آگاہ رہو! یقیناً آخرت ایسا وقتِ مقرر ہے جو سچا ہے، جس میں صاحبِ قدرت بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کے) فیصلے فرمائے گا۔ سنو! خیر و بھلائی تمام کی تمام اپنے کلیات و جزئیات کے ساتھ جنت میں جائے گی اور سنو! برائی تمام کی تمام اپنے کلیات و جزئیات کے ساتھ آگ میں جائے گی۔ سنو! عمل کرو، تم اللہ تعالیٰ سے بچاؤ پر ہو اور جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش کیے جاؤ گے، چنانچہ جو ذرہ برابر خیر کا عمل کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر برا عمل کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔

[۴۴۵] المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۱۵۸، مجمع الزوائد: ۸۸۱/۲

٤٤٦- (٢٩٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اسْكُتْ، فَبِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى، وَلا تَقُلْ: مَنْ يَعْصِهِمَا)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ دیا تو اس نے کہا: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو وہ سخت گمراہ ہو گیا۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہو جا، تُو تو بُرا خطیب ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یوں کہہ:) مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ہدایت پا گیا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ سخت گمراہ ہو گا۔'' اور تو مَنْ يَعْصِهِمَا نہ کہہ یعنی جو ان دونوں کی نافرمانی کرے گا۔

باب وقت صلاة الجمعة

نمازِ جمعہ کے وقت کا بیان

٤٤٧- (٢٦٨): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا فَاءَ الْفَيْءُ قَدْرَ ذِرَاعٍ أَوْ نَحْوِهِ.

مطلب بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھایا کرتے تھے جب سایہ ایک بالشت کے بقدر یا اسی کے مطابق مغرب کی سمت ہو جاتا۔

٤٤٨- (٢٦٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَهُمْ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ وَالْفَيْءُ فِي الْحِجْرِ، فَقَالَ: لا تُصَلُّوا حَتَّى تَفِيءَ

یوسف بن ماھک بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب اہلِ مکہ کے پاس آئے تو وہ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب سایہ ابھی حطیم میں ہی ہوتا، تو آپ نے فرمایا: تم تب تک نماز نہ پڑھا کرو جب تک کہ کعبے کا سایہ اپنے سامنے کی جانب نہیں

[٤٤٦] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح:٨٧٠

[٤٤٧] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس، ح:٩٠٤، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، ح:٨٦٠

[٤٤٨] المصنف لعبد الرزاق:١٧٦/٣، المصنف لابن أبي شيبة:١٠٨/٢

الْكَعْبَةُ مِنْ وَجْهِهَا.

ہو جاتا۔

باب ماقُرِءِ فی رکعتَی الجمعة

جمعہ کی دو رکعات میں قرأت کا بیان

٤٤٩- (٣٠٦): حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جمعہ کی دو رکعتوں میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقون کی قرأت کی۔

٤٥٠- (٣٠٧): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

عبیداللہ بن ابی رافع، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جمعہ (کی نماز) میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھی۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: آپ نے جو دو سورتیں پڑھی ہیں، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی جمعہ میں یہی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ ان ہی سورتوں کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

٤٥١- (٣٠٨): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ و ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ (کی نماز) میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیۃ کی قرأت کیا کرتے تھے۔

٤٥٢- (١٠٥/١): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سورۃ جمعہ ختم کرنے کے بعد سورۃ منافقون پڑھی۔

---

[٤٤٩] المصنف لعبد الرزاق: ٣/١٨٠

[٤٥٠] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، ح: ٨٧٧

[٤٥١] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما يقرأ به في الجمعة، ح: ١١٢٢، المصنف لعبد الرزاق: ٢/١٤٢

[٤٥٢] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، ح: ٨٧٧

هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾.

٤٥٣-(١٠٦٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز سورۃ جمعہ کے بعد کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ سورۃ الغاشیۃ پڑھا کرتے تھے۔

باب قوله تعالى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ ومن ترك الجمعة من غيرضرورة

فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ اور بلا عذر جمعہ چھوڑنے کا بیان

٤٥٤-(٢٨٥): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ سُوقٌ يُقَالُ لَهَا الْبَطْحَاءُ، كَانَتْ بَنُو سُلَيْمٍ يَجْلِبُونَ إِلَيْهَا الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَالْغَنَمَ وَالسَّمْنَ، فَقَدِمُوا، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَتَرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ لَهُمْ لَهْوٌ، إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ ضَرَبُوا بِالْكَبَرِ فَعَيَّرَهُمُ اللهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روزِ جمعہ خطبہ فرمایا کرتے تھے اور ان کے لیے (یعنی لوگوں کا) ایک بازار ہوا کرتا تھا جسے بطحاء کہا جاتا تھا، بنو سلیم (کے تجارتی لوگ) اس بازار میں گھوڑے، اونٹ بکریاں اور گھی وغیرہ (بیچنے کے لیے) لایا کرتے تھے (ایک مرتبہ جمعہ کے روز) وہ آئے تو (اصحابِ رسول میں سے بہت سے) لوگ ان کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ گئے، اور ان کا ایک اور تفریحی مشغلہ تھا کہ جب کوئی انصاری شخص شادی کرتا تو وہ ڈھولکی سلگاتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کام پر عار دلاتے ہوئے فرمایا: **وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً الخ** ''اور جب انہوں نے تجارت یا تفریح دیکھی تو وہ اسی کی طرف لپک پڑے اور

---

[٤٥٣] الموطأ لإمام مالك: ١/١١١، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، ح: ٨٧٨

[٤٥٤] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الامام يقوم مكانا ارفع من مكان القوم، ح: ٥٩٧، صحيح ابن خزيمة: ٣/١٣، صحيح ابن حبان: ٥/٥١٤، مستدرك ١/٢١٠

آپ کو کھڑا ہی چھوڑ گئے۔''

٤٥٥-(٣١٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ)) وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ثَلَاثًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی ضرورت کے جمعہ چھوڑ دیا تو وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا گیا جسے نہ تو مٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی وہ بدلی جاسکتی ہے۔ بعض حدیث میں ہے کہ تین جمعے چھوڑے۔

٤٥٦-(٣١١): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَتْرُكُ أَحَدٌ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا تَهَاوُنًا بِهَا إِلَّا طَبَعَ اللهُ عَلَى قَلْبِهِ)).

سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی شخص لاپروائی برتتے ہوئے تین جمعے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر ثبت فرمادیتا ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ثَلَاثًا.

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ بعض حدیث میں ثلاثا کے لفظ ہیں، یعنی جس نے تین جمعے چھوڑے۔

٤٥٧-(٣١٢): حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ: لَا يَتْرُكُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا تَهَاوُنًا لَا يَشْهَدُهَا إِلَا كُتِبَ مِنَ الْغَافِلِينَ.

عبیدہ بن سفیان حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن امیہ کو فرماتے سُنا: جو کوئی بھی آدمی تین جمعے (مسلسل) لاپروائی برتتے ہوئے ان میں حاضر نہیں ہوتا، تو وہ غافل لوگوں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

باب ترك الجمعة للعذر

بوجہ عذر جمعہ نہ پڑھنے کا بیان

٤٥٨-(١٩٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ

قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سفر کی تیاری میں تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ

[٤٥٥] المصنف لابن أبي شيبة:٢/١٥٤، مسند ابی يصلی،٥/١٠٢

[٤٥٦] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة، ح:١٠٥٢، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر، ح:٥٠٠، صحيح ابن حبان:٧/٢٦، صحيح ابن خزيمة:٣/١٧٦، المستدرك للحاكم:١/٢٨٠

[٤٥٧] المصنف لعبد الرزاق:٣/٢٥٠

الْخَطَّابِ رضي الله عنه رَجُلاً عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَخَرَجْتُ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: اخْرُجْ فَإِنَّ الْجُمُعَةَ لاَ تَحْبِسُ عَنْ سَفَرٍ.

نے اسے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ اگر آج جمعہ نہ ہوتا تو میں نکل جاتا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نکل جاؤ، یقیناً جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

٤٥٩-(١٩٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: دُعِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَمُوتُ، وَابْنُ عُمَرَ يَسْتَجْمِرُ لِلْجُمُعَةِ فَأَتَاهُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

اسماعیل بن عبدالرحمان بن ابی ذئب بیان کرتے ہیں کہ سعید بن زید وفات پا گئے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے جنازے کے لیے بلایا گیا اور ابن عمر (اس وقت) جمعہ کے لیے تیار ہو رہے تھے، تو آپ جمعہ چھوڑ کر جنازہ پڑھانے آ گئے۔

٤٦٠-(١٩٦): وَأُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

نافع نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل یا اس کے معنی کے مثل ہی روایت کی۔

باب فضيلة يوم الجمعة

روزِ جمعہ کی فضیلت کا بیان

٤٦١-(٣١٥): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَزْهَرِ مُعَاوِيَةُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلُ بِمِرْآةٍ بَيْضَاءَ فِيهَا وَكْتَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((مَا هَذِهِ؟)) قَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ فُضِّلْتَ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ، فَالنَّاسُ لَكُمْ فِيهَا تَبَعٌ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَلَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، وَفِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ تَعَالَى بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ، وَهُوَ عِنْدَنَا يَوْمُ الْمَزِيدِ، قَالَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سفید شیشہ لے کر آئے جس میں ہلکا سا نشان تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ جمعہ ہے، جس کے سبب آپ کو اور آپ کی امت کو فضیلت بخشی گئی ہے اور باقی تمام لوگ یعنی یہود و نصاریٰ آپ سے پیچھے ہیں، اور آپ کے لیے اسی میں بھلائی ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے وہ اسے قبول فرماتا ہے، اور ہمارے ہاں یہ یومِ مزید ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ یومِ مزید کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پروردگار نے جنت الفردوس میں ایک بہت

[٤٥٨] المعرفة للبيهقي: ٤٧٢/٢، المصنف لعبد الرزاق: ٢٣٩/٣

[٤٥٩] أيضاً [٤٦٠] أيضاً

[٤٦١] المعجم الأوسط للطبراني، ٣/٥٥

النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا جِبْرِيلُ، مَا يَوْمُ الْمَزِيدِ؟)) قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ اتَّخَذَ فِي الْفِرْدَوْسِ وَادِيًا أَفْيَحَ، فِيهِ كُثُبُ مِسْكٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَنْزَلَ اللهُ مَا شَاءَ مِنْ مَلَائِكَتِهِ وَحَوْلَهُ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا مَقَاعِدُ النَّبِيِّينَ، وَحَفَّ تِلْكَ الْمَنَابِرَ بِمَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ عَلَيْهَا الشُّهَدَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ، فَجَلَسُوا مِنْ وَرَائِهِمْ عَلَى تِلْكَ الْكُثُبِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُمْ: أَنَا رَبُّكُمْ، قَدْ صَدَقْتُكُمْ وَعْدِي، فَسَلُونِي أُعْطِكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا نَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ، فَيَقُولُ: قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ، وَلَكُمْ عَلَيَّ مَا تَمَنَّيْتُمْ، وَلَدَيَّ مَزِيدٌ، فَهُمْ يُحِبُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَا يُعْطِيهِمْ فِيهِ رَبُّهُمْ مِنَ الْخَيْرِ، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي اسْتَوَى فِيهِ رَبُّكُمْ عَلَى الْعَرْشِ، وَفِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ.

وسیع وعریض وادی بنائی ہے، جس میں مُشک کے ٹیلے ہیں اور جب بھی جمعہ کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جسقدر چاہتا ہے اس میں فرشتے نازل فرماتا ہے اور اس کے اِرد گرد نُور کے منبر ہوتے ہیں جن پر انبیاء کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں، اور ان منبروں کو بھی کچھ منبر گھیرے ہوئے ہیں جو سونے کے ہیں اور یاقوت اور زمرد کے مشابہ قیمتی پتھروں سے آراستہ ہیں، جن پر شہداء اور صدیقین جلوہ افروز ہوں گے اور ان کے پیچھے ان ٹیلوں پر وہ بیٹھیں ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں اور میں نے اپنا وعدہ تمہیں سچ کر دکھایا ہے، سو تم مجھ سے (جو چاہو) مانگو میں عطاء کروں گا، تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے تیری رضامندی ہی مانگتے ہیں، اللہ فرمائے گا: میں تم سے راضی ہوں اور جو بھی تمہاری خواہش ہے، وہ تمہارا مجھ پر حق ہے اور میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔ چنانچہ وہ اسی خیر و بھلائی کی وجہ سے جمعہ کے دِن سے محبت کریں گے جو ان کے پروردگار نے انہیں اس میں عطاء کرنی ہے اور یہ وہ دِن ہے جس میں تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا، اسی دِن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دِن ہی قیامت قائم ہو گی۔

٤٦٢- (٣١٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسٍ، شَبِيهًا بِهِ، وَزَادَ عَلَيْهِ: وَلَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ، مَنْ دَعَا فِيهِ بِخَيْرٍ هُوَ لَهُ قَسْمٌ أُعْطِيَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَسْمٌ ذُخِرَ لَهُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُ، وَزَادَ فِيهِ أَيْضًا أَشْيَاءَ.

ابو عمران ابراہیم بن جعد نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مشابہ روایت کی ہے اور انہوں نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ اسی میں تمہارے لیے بھلائی ہے، جو بھی اس گھڑی میں بھلائی کی دعا کرے گا، جو اس کی قسمت میں ہو میں اسے وہ عطاء کردوں گا، لیکن اگر اس کی قسمت میں نہیں ہو گی تو اس کے لیے وہ ذخیرہ کردی جائے گی جو اس سے بھی بہتر ہو گی، اور انہوں نے اس میں اور بھی چیزوں

---

[٤٦٢] أيضاً

کا اضافہ کیا۔

٤٦٣- (۳۱۷): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنِ الْجُمُعَةِ، مَاذَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أَهْبَطَ اللهُ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ مَأْثَمًا أَوْ قَطِيعَةَ رَحِمٍ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، فَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَلَا سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضٍ، وَلَا جَبَلٍ إِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

عمرو بن شرجیل بن سعد اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! ہمیں جمعہ کے بارے میں بتلایئے کہ اس میں کیا بھلائی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس میں پانچ امور ہیں: اس دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فوت فرمایا، اس دن میں ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے وہ اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ والی چیز یا رشتہ داری توڑنے والے کسی امر کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہو گی، اسی وجہ سے ہر مقرب فرشتہ اور زمین و آسمان اور پہاڑ جمعے کے دن سے ڈرتے ہیں۔

٤٦٤- (۳۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا إِنْسَانٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ذکر فرمایا کہ اس میں ایسی گھڑی ہوتی ہے جسے کوئی بھی مسلمان شخص پالے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا تو وہ اسے وہ چیز عطا کر ہی دے گا اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے اس کا تھوڑا وقت بتایا (یعنی اس گھڑی کا بہت کم وقت ہوتا ہے)۔

٤٦٥- (۳۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

[٤٦٣] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۲۲/۳۷، صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة. ح: ٦٤٠٠، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ح: ۸٥٢

[٤٦٤] الموطأ لإمام مالك: ۱۰۸/۱، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة، ح: ۹۳٥، صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ح: ۸٥۳

[٤٦٥] الموطأ لإمام مالك: ۱۰۸/۱، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب تفريع أبواب الجمعة، ١٠٤٦، سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ح: ٤٩١، المستدرك للحاكم: ۲۷۸/۱

عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ مَاتَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دِن ہے، اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے، اسی میں ان پر رجوع کیا گیا (یعنی ان کی توبہ قبول کی گئی) اور اسی دن وہ فوت ہوئے، اسی دن قیامت قائم ہو گی اور جنوں اور انسانوں کے سوا ہر چوپایہ جمعہ کے روز صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر سے کان لگا کر سنتا ہے، اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جسے بندۂ مسلم حاصل کر کے اس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے تو وہ اسے وہی چیز عطاء کر دیتا ہے۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَكُونُ آخِرَ سَاعَةٍ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي، وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلَّى فِيهَا؟ فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ.

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے کہا: وہ جمعہ کے دِن کی آخری گھڑی ہوتی ہے، میں نے ان سے کہا کہ وہ آخری گھڑی کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ بندۂ مسلم اسے دورانِ نماز حاصل کرتا ہے اور اس گھڑی میں تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی؟ تو ابن سلام نے جواب دیا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جو نماز کی انتظار میں بیٹھے وہ تب تک نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے جب تک وہ نماز پڑھ نہیں لیتا؟ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیوں نہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور فرمایا تھا) تو انہوں نے کہا کہ یہ وہی تو ہے۔

٤٦٦- (۳۲۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)).

ابن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن (سب) دِنوں کا سردار کا دن ہے۔

---

[٤٦٦] مسند البزار: ۳۷۳۸

۴۶۷- (۳۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ وَهُوَ سَعِيدٌ قَالَ: أَحَبُّ الأَيَّامِ إِلَيَّ أَنْ أَمُوتَ فِيهِ ضُحَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

ابن مسیب فرماتے ہیں کہ تمام دنوں میں سے جس دن فوت ہونا میں بہت پسند کرتا وہ جمعہ کے دن چاشت کا وقت ہے۔

باب وضع المنبر وحنين الجذع

منبر رکھنے اور تنے کے رونے کا بیان

۴۶۸- (۲۸۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا، وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِذْعِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتُسْمِعُ النَّاسَ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَصُنِعَ لَهُ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ هُنَّ اللَّاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ مَوْضِعَهُ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بَدَا لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُومَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَيَخْطُبَ عَلَيْهِ، فَمَرَّ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ ذَلِكَ الْجِذْعَ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضي الله عنه فَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ وَأَكَلَتْهُ الأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا.

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھجور کے ایک تنے کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، اس وقت مسجد کی چھت (کھجور کے پتوں کی) تھی، اور آپ ﷺ خطبہ بھی اسی تنے (سے ٹیک لگا کر) دیا کرتے تھے، آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے ایک منبر بنادیں جس پر کھڑے ہو کر آپ جمعہ کے دن لوگوں کو اپنا خطبہ سنایا کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے) تو آپ کے لیے تین سیڑھیاں تیار کی گئیں جو (منبر کی) ہوتی ہیں، پھر جب منبر تیار ہو چکا اور اسے اس کی جگہ پہ رکھ دیا گیا جہاں رسول اللہ ﷺ نے اسے رکھا، اور نبی ﷺ نے جب منبر پہ کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہا اور آپ ﷺ اس کی طرف بڑھے اور اس تنے سے آگے بڑھ گئے جس پہ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے تو وہ رونے لگا، یہاں تک کہ وہ پھٹ پڑا اور شق ہو گیا، چنانچہ نبی ﷺ نے جب اس تنے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ ﷺ نیچے اترے اور اپنے ہاتھ سے اسے چھوا، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹ آئے۔ پھر جب مسجد گرائی گئی تو وہ تنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا اور وہ ان کے گھر میں انہی کے پاس موجود رہا، یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا اور اسے

---

۴۶۷ | مجمع الزوائد: ۲/۳۱۹

۴۶۸ | سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فى بدء شأن المنبر، ح: ۱۴۱۵

دیمک کھا گئی اور وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

٤٦٩-(٢٨٣): أَخبَرَنَا عَبدُ المَجِيدِ بنُ عَبدِ العَزِيزِ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، قَالَ: أَخبَرَنِي أَبُو الزُّبَيرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللهِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ استَنَدَ إِلَى جِذعِ نَخلَةٍ مِن سَوَارِي المَسجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ المِنبَرُ فَاستَوَى عَلَيهِ اضطَرَبَت تِلكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهلُ المَسجِدِ حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاعتَنَقَهَا، فَسَكَنَت.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگاتے جو مسجد کے دو ستونوں میں سے تھا، پھر جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا اور آپ اس پر چڑھے تو وہ ستون یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے، یہاں تک کہ مسجد کے لوگوں نے اسے سُنا، رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اُترے اور اسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

٤٧٠-(٢٥٤): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَن أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهلَ بنَ سَعدٍ: مِن أَيِّ شَيءٍ مِنبَرُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعلَمُ بِهِ مِنِّي، مِن أَثلِ الغَابَةِ، عَمِلَهُ لَهُ فُلَانٌ مَولَى فُلَانَةَ وَلَقَد رَأَيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ صَعِدَ عَلَيهِ استَقبَلَ القِبلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَجَعَ، ثُمَّ نَزَلَ القَهقَرَى فَسَجَدَ، ثُمَّ صَعِدَ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَجَعَ، ثُمَّ نَزَلَ القَهقَرَى، ثُمَّ سَجَدَ.

ابو حزم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص موجود نہیں رہا کہ جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو، وہ غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا اور فلاں عورت کے غلام نے اسے بنایا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس پر چڑھے اور قبلہ رُخ ہو کر اللہ اُکبر کہا، پھر قرأت فرمائی، پھر آپ ﷺ اُلٹے قدموں نیچے اترے اور سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ چڑھے اور قرأت فرمائی، پھر واپس ہوئے اور اُلٹے قدموں نیچے اُترے اور سجدہ کیا۔

| ٤٦٩ | سنن النسائی کتاب الجمعة، باب قیام الامام فی الخطبة، ١٣٩٦، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الخطبة علی المنبر، ح:٩١٧

| ٤٧٠ | صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السطوح والمنبر والخشب، ح:٣٧٧، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الخطوة والخطوتین فی الصلاة، ح:٥٤٤، المسند للحمیدی:٢/٤١٣

كتاب العيدين والاضاحى والاستسقاء

عیدین، قربانی اور نمازِ استسقاء کے مسائل

باب الفطر يوم تفطرون والاضاحى يوم تضحون

٤٧١- (٣٣٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ)).

عید الفطر تب ہوتی ہے جس دن تم روزے رکھنا چھوڑ دو اور عید الاضحیٰ تب کہ جس دن تم قربانی کرو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: عید الفطر کا دن وہ ہے جس دن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔

باب غسل العيد والزينة

٤٧٢- (٣٣٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الأَسْلَمِيِّ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْعِيدِ.

عید کے روز غسل اور زیب وزینت کا بیان

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بن ابو عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلاتے ہیں کہ آپ عید کے دن غسل کیا کرتے تھے۔

٤٧٣- (٣٣٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حِبَرَةٍ فِي كُلِّ عِيدٍ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر عید میں دھاری دار یمنی چادر پہنا کرتے تھے۔

---

[٤٧١] سنن الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء فی الفطر والأضحی متی یکون، ح:٨٠٢، السنن للدار قطنی:٢/٢٢٥، سنن أبي داود، كتاب الصوم باب ما جاء فی الصوم یوم تصومون، والفطر یوم تفطرون، ح:٦٩٧، سنن ابن ماجه كتاب الصوم، باب ما جاء فی شهری العید، ح:١٦٦٠

[٤٧٢] المعرفة للبیهقی:٣/٢٨

[٤٧٣] المصنف لعبد الرزاق:٣/٢٠٣، صحیح ابن خزیمة:٣/١٣٢، سنن أبی داود، كتاب اللباس، ح:٤٠٧٣

باب الخروج إلى المصلّى ووقته والرجوع والتكبير

عید گاہ کی جانب نکلنے، اس کے وقت، واپس پلٹنے اور تکبیریں پڑھنے کا بیان

٤٧٤- (٣٣١): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْدُو يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى مِنَ الطَّرِيقِ الْأَعْظَمِ، فَإِذَا رَجَعَ رَجَعَ مِنَ الطَّرِيقِ الْأُخْرَى عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

مطلب بن عبداللہ بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید کے دن عید گاہ کی طرف بڑے راستے سے روانہ ہوا کرتے تھے، پھر جب لوٹتے تو دوسرے راستے کی طرف سے لوٹتے جو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف سے گزرتا تھا۔

٤٧٥- (٣٣٢): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجَعَ مِنَ الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ عِيدٍ فَسَلَكَ عَلَى التَّمَّارِينَ مِنْ أَسْفَلِ السُّوقِ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ مَسْجِدِ الْأَعْرَجِ الَّذِي عِنْدَ مَوْضِعِ الْبِرْكَةِ الَّتِي بِالسُّوقِ قَامَ، فَاسْتَقْبَلَ فَجَّ أَسْلَمَ فَدَعَا، ثُمَّ انْصَرَفَ.

عبدالرحمان تیمی اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ عید کے روز عید گاہ سے لوٹے تو بازار کی نچلی جانب سے کھجور فروشوں پر سے چل کر آئے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ مسجدِ اعرج کے پاس پہنچ گئے جو بازار میں واقع کچے تالاب کے پاس تھی، تو آپ ﷺ نے قبیلہ اسلم کی طرف جاتے طویل و کشادہ راستے کی طرف رُخ کیا اور دعا فرمائی، پھر واپس تشریف لے آئے۔

٤٧٦- (٣٣٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب عید کے دن عید گاہ کی طرف جاتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرتے۔

٤٧٧- (٣٣٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر کے دن صبح جب سورج طلوع ہوتا تو عید گاہ کی طرف روانہ ہوتے اور تب تک تکبیریں کہتے

---

٤٧٤ | صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد، ح:٩٨٦

٤٧٥ | سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الخروج يوم العيد في طريق والرجوع في غيره، ح:١٢٩٨

٤٧٦ | المصنف لعبد الرزاق:٢/١٦٤، المعرفة للبيهقي:٣/٢٩

٤٧٧ | أيضاً

يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلَّى حَتَّى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيرَ.

رہتے جب تک کہ عید گاہ میں نہ پہنچ جاتے، پھر عید گاہ میں تکبیریں کہتے، حتیٰ کہ جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیر کہنا چھوڑ دیتے۔

باب وقت الصلاة وأن يطعم قبل أن يخرج إلى الجبان

نمازِ عید کا وقت اور عید گاہ میں جانے سے پہلے کچھ کھانے کا بیان

٤٧٨- (٣٢٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ: أَنْ عَجِّلِ الْأَضْحَى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ.

ابن حویرث اللیثی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو نجران میں تھے، پیغام لکھا کہ عید الاضحیٰ کو جلدی ادا کرو اور عید الفطر کو لیٹ کرو اور لوگوں کو پند و نصیحت کرو۔

٤٧٩- (٣٣٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجَبَّانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَأْمُرُ بِهِ.

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) کھلے میدان کی طرف نکلنے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی فرماتے۔

باب ترك الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها في المصلّى

عید گاہ میں نمازِ عید سے پہلے اور بعد نماز کی ممانعت کا بیان

٤٨٠- (٣٣٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدَيْنِ بِالْمُصَلَّى لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا، ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَى النِّسَاءِ فَخَطَبَهُنَّ قَائِمًا، وَأَمَرَ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ﷺ نے عیدین کے روز عید گاہ میں نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے اس نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے، کھڑے ہو کر انہیں خطبہ دیا اور صدقہ کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ عورتیں اپنے کانوں کے زیور اور اس جیسی دیگر اشیاء

---

[٤٧٨] المصنف لعبد الرزاق:٣/٢٨٦

[٤٧٩] المسند لإمام أحمد بن حنبل:٥/٣٥٢، صحيح ابن حبان:٢٨١٢، المستدرك للحاكم:١/٢٩٤

[٤٨٠] صحيح البخارى، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، ح:٩٦٤، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها فى المصلى، ح:٨٨٤

فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُتَصَدَّقْنَ بِالْقُرْطِ وَأَشْبَاهِهِ.

صدقہ کرنے لگیں۔

۴۸۱-(۳۳٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ غَدَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ عید کے دن نبی ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف جاتے، پھر اپنے گھر کی طرف لوٹتے اور عید (کی نماز) سے پہلے اور اس کے بعد کوئی (نفلی) نماز نہ پڑھتے۔

۴۸۲- (۳۳۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهُ.

عبدالملک روایت کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، عید (کی نماز) سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۴۸۳- (۳۳٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى لَا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى، فَإِذَا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا فِيهِ.

علی بن حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ہم مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ ہم عید گاہ میں آتے تھے، پھر جب واپس جاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے تو اس میں نماز پڑھ لیا کرتے۔

۴۸٤-(۱۱٤۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے روز نماز عید سے پہلے اور بعد کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔

باب التكبير في صلاة العيدين والاستسقاء والصلاة قبل الخطبة

عیدین اور استسقاء کی نماز میں تکبیرات اور خطبے سے قبل نماز پڑھنے کا بیان

۴۸۵- (۳٤٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ

جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عیدین اور نماز استسقاء میں (پہلی

---

۴۸۱ | سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها، ح:۵۳۸

۴۸۲ | مسند أبی داؤد الطیالسی: ۲/۳۹۳

۴۸۳ | المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۷۲

۴۸٤ | الموطأ لإمام مالك:۱/۱۸۱

۴۸۵ | المعرفة للبيهقی:۳/۳۹

وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا، وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ.

رکعت میں) سات اور (دوسری میں) پانچ تکبیریں کہی ہیں اور انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز ادا فرمائی اور بلند آواز سے قراءت کی۔

۴۸۶- (۳۴۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعاً وَخَمْساً، وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عیدین کی نماز اور استسقاء کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور جہری قراءت کی۔

۴۸۷- (۳۴۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَمَرَا مَرْوَانَ أَنْ يُكَبِّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ سَبْعاً وَخَمْساً.

عثمان بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوایوب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے مروان کو حکم دیا کہ وہ دونوں عیدوں کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہے۔

۴۸۸- (۳۴۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ میں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور آخری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

۴۸۹- (۳۴۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۴۹۰- (۳۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول

| ۴۸۶ | المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۹۲

| ۴۸۷ | المعرفة للبيهقي:۳/۳۹

| ۴۸۸ | المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۹۲

| ۴۸۹ | صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، ح:۹۵۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، ح:۸۸۹

| ۴۹۰ | صحيح البخاري، كتاب العلم، باب عظة النساء وتعليمهن، ح:۹۸، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، ح:۸۸۴

أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ هَكَذَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

اللہ ﷺ پر گواہ ہوں کہ آپ ﷺ نے عید کے روز خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، آپ ﷺ نے دیکھا کہ آپ (اپنا خطبہ) عورتوں کو نہیں سنا سکے تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، انہیں پند و نصیحت کی، انہیں وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ کا حکم دیا، آپ ﷺ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کپڑا پھیلائے ہوئے تھے تو عورتیں زیور اور دوسری چیزیں اس میں ڈالنے لگیں۔

۴۹۱-(۳۳۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں عیدوں میں خطبہ سے پہلے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

۴۹۲-(۳۳۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ مِثْلَهُ.

عمر بن نافع اپنے باپ سے، وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ، ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۳-(۳۴۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَمَا يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ.

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر اور قربانی کے دن نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

۴۹۴-(۳۴۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

عبداللہ بن زید خطمی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، سیدنا ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم خطبہ سے پہلے نماز سے

---

[۴۹۱] صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، ح:۹۶۳، صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، ح:۸۸۸

[۴۹۲] المعرفة للبیهقی:۴۵/۳

[۴۹۳] المعرفة للبیهقی:۴۸/۳، صحیح البخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم:رب مبلغ أوعی من سامع، ح:۶۷، صحیح مسلم، کتاب القسامة، باب تغلیظ تحریم الدماء والأرض والأموال، ح:۱۶۷۹

[۴۹۴] المعرفة للبیهقی:۴۵/۳

يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم كَانُوا يَبْدَءُونَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فَقَدَّمَ مُعَاوِيَةُ الْخُطْبَةَ.

(عید پڑھانا) شروع کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ (کا دور) آیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ پہلے کر دیا (یعنی نماز بعد میں پڑھنے لگے)۔

۴۹۵-(۳۴۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَى مَرْوَانَ وَإِلَى رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، فَمَشَى بِنَا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى، فَذَهَبَ لِيَصْعَدَ فَجَبَذْتُهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، تُرِكَ الَّذِي تَعْلَمُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَهَتَفْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَقُلْتُ: وَاللهِ لَا تَأْتُونَ إِلَّا شَرًّا مِنْهُ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے میری طرف اور ایک اور شخص (جس کا نام انہوں نے بیان کیا) کی طرف پیغام بھیجا اور وہ شخص عید گاہ تک ہمارے ساتھ ہی چلتا ہوا آیا، پھر جب وہ (یعنی مروان، منبر پر) چڑھنے لگا تو میں نے اسے کھینچ لیا، اس نے کہا: اے ابو سعید! جو (طریقۂ نمازِ عید) آپ جانتے ہیں وہ متروک ہو چکا ہے، تو ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے تین مرتبہ چیخ کر پکارا اور کہا: اللہ کی قسم! تم اس سے بھی زیادہ برائی کی طرف آؤ گے۔

باب ماقرء في صلاتي الأضحى والفطر

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کی جانے والی قرأت

۴۹۶-(۱۰۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ سورۃ قٓ اور سورۃ القمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۴۹۷-(۳۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَاذَا يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر (کی نماز) میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سورہ "ق"

---

[۴۹۵] صحيح البخاري، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، ح:956، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، ح:۸۸۹

[۴۹۶] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۸۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ما يقرأ في صلاة العيدين، ح:۸۹۱

[۴۹۷] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۸۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ما يقرأ به في صلاة العيدين، ح:۸۹۱

الْأَضحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾.

اور سورۃ "القمر" پڑھا کرتے تھے۔

باب الاعتماد على العنزة فى الخطبة والفصل بين الخطبتين بجلوس

دورانِ خطبہ نیزے کا سہارا لینا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فصل کرنے کا بیان

٤٩٨- (٣٤٩): أَخبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي لَيْثُ عن عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو نیزے پر ٹیک لگا لیتے تھے۔

٤٩٩- (٣٥٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ فِي الْعِيدَيْنِ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ امام عیدین میں دو خطبے دے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فصل کرے۔

باب اجتماع العيد والجمعة وإقامة العيد فى الفتنة

عید اور جمعے کے اکٹھے آنے اور فتنے میں نمازِ عید پڑھنے کا بیان

٥٠٠- (٣٥١): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رحمه الله، قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ فَلْيَجْلِسْ فِي غَيْرِ حَرَجٍ)).

عمر بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ عہدِ نبوی میں دو عیدیں (یعنی عید اور جمعہ) جمع ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلند درجات پانے والوں میں سے جو شخص یہ پسند کرے کہ وہ (جمعہ کے انتظار میں) بیٹھے تو اسے ضرور بیٹھنا چاہیے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٥٠١- (٣٥٢): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ

ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نمازِ عید میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ

---

[٤٩٨] المعرفة للبيهقى:٣/٥٠، سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب يخطب على قوس، ح:١١٤٥

[٤٩٩] المعرفة للبيهقى:٣/٤٩، المصنف لعبد الرزاق:٣/٢٩٠

[٥٠٠] المعرفة للبيهقى:٣/٦٥، سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم العيد، ح:١٠٧٠، مستدرك ١/٢٨٨، سنن ابن ماجه كتاب إمامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء اذا اجتمع العيدان، ١٣١١

[٥٠١] الموطأ لإمام مالك:١/١٧٩، صحيح البخارى، كتاب الأضاحى، باب ما يؤكل من يصوم الأضاحى، ح:٥٥٧٢

قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

شریک ہوا تو آپ آئے، نماز پڑھائی، پھر جب (نماز سے) پھرے تو خطبہ دیا اور فرمایا: بیشک تمہارے اس دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں، تو بلند درجات پانے والوں میں سے جو شخص جمعہ کا انتظار کرنا پسند کرے تو اسے اس کا انتظار کرنا چاہیے اور جو کوئی لوٹنا چاہے تو وہ لوٹ جائے، میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

۵۰۲- (۲۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ.

ابن ازہر کے غلام ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی وعثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ عید پڑھنے کے لیے حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ کا (باغیوں نے) محاصرہ کیا ہوا تھا۔

باب من أراد أن يضحّي والاضحية

قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص اور قربانی کا بیان

۵۰۳-(۸۶۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذوالحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے جو قربانی کرنا چاہتا ہو، وہ نہ تو اپنا کوئی بال کاٹے اور نہ ہی اپنی جلد سے کوئی چیز (یعنی ناخن وغیرہ) کاٹے۔

۵۰۴-(۸۶۸): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سفید وسیاہ رنگ کے دو مینڈھوں کی قربانی کی۔

۵۰۵- (۱۰۸۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے دن سات اونٹوں اور سات

[۵۰۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۷۹، المسند للحميدي: ۱/۶، المصنف لعبد الرزاق: ۳/۲۸۱

[۵۰۳] صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب من دخل عليه عشر ذي الجمعة، ح: ۱۹۷۷

[۵۰۴] صحيح البخاري، كتاب الأضاحي، باب التكبير عند الذبح، ح: ۵۵۶۵، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب استحباب الضحية وذبحها، ح: ۶۶۹۰

[۵۰۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۴۸۶، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الاشتراك في الهدى وأجزاء البقرة والسنة كل منها عن سبعة، ح: ۱۳۱۸

رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

گائیوں کی قربانی کی۔

٥٠٦ - (١٧٢٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال سات افراد کی طرف سے اونٹ اور سات کی طرف سے گائے ذبح کی۔

باب النهى عن أكل لحوم النسك بعد ثلاث

تین دِن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

٥٠٧ - (١١٩٩): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نُسُكِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کوئی بھی شخص تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت ہرگز نہ کھائے۔

٥٠٨ - (١١٩٨): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ.

ابن ازہر کے غلام ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عید میں شریک تھا، تو میں نے انہیں فرماتے سنا کہ تم میں سے کوئی بھی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بالکل نہ کھائے۔

باب موجب النهى وإباحة الأكل والادخار والصدقة

ممانعت کے موجب، کھانے، ذخیرہ کرنے اور صدقہ کرنے کے جواز کا بیان

٥٠٩ - (٨١٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ

سیدنا عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا۔ عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے یہ

[٥٠٦] الموطأ لإمام مالك: ٤٨٦/٢

[٥٠٧] صحيح البخاري، كتاب الأضاحي، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، ح: ٥٥٧٣، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في أول الإسلام، ح: ١٩٦٩

[٥٠٨] أيضاً

[٥٠٩] الموطأ لإمام مالك: ٤٨٤/٢، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن أكل يصوم الأضاحي، ح: ١٩٧٢

لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ادَّخِرُوا لِثَلاثٍ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ))، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ: لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ، يَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟)): أَوْ كَمَا قَالَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَهَيْتَنَا عَنْ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ حَضْرَةَ الْأَضْحَى، فَكُلُوا، وَادَّخِرُوا، وَتَصَدَّقُوا)).

بات عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کی، تو وہ بولیں: عبداللہ بن واقد نے سچ کہا ہے، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عیدالاضحیٰ کے دن جنگل کے رہنے والے کچھ لوگ آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کا گوشت رکھ لواور باقی گوشت صدقہ کردو۔ پھر اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ لوگ تو اس سے پہلے اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے، ان کی چربی رنگنے کے کام میں لے آتے تھے اور ان کی کھالوں سے مشکیزے بنا لیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ہمیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت استعمال کرنے سے منع فرمادیاہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو تمہیں صرف اس لیے منع کیا تھا کہ جنگل سے کچھ مسکین لوگ آئے تھے (تو وہ بھی گوشت کھاسکیں) سو (اب تم نے جو کھاناہے) کھاؤ، ذخیرہ بھی کرلواور صدقہ بھی کردو۔

٥١٠ (+٨١١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: ((كُلُوا، وَتَزَوَّدُوا، وَادَّخِرُوا)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا، پھر فرمایا: کھاؤ، زادِراہ بناؤاور ذخیرہ کرلو۔

٥١١ (+١٢٠٠): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّا لَنَذْبَحُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ضَحَايَانَا، ثُمَّ نَتَزَوَّدُ بَقِيَّتَهَا إِلَى الْبَصْرَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جواللہ کی توفیق ہوتی ہم وہی قربانی کاجانور ذبح کرتے، پھر جو باقی بچ جاتا وہ ہم بصرہ کے سفر پر جاتے ہوئے زادِراہ کے طور پہ ساتھ لے جاتے۔

[٥١٠] أيضاً

[٥١١] المصنف لابن أبي شيبة: ٥٨/٤

باب الخروج إلى المصلّى للاستسقاء واستقبال القبلة وتحويل الرداء والصلاة ركعتين

بارش کی دُعا کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلنے، قبلہ رُخ ہونے، چادر کو اُلٹانے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان

۵۱۲-(۳۶۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، يُخْبِرُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش طلب کرنے کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، اپنی چادر کو الٹایا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

۵۱۳-(۳۶۳): أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَسْقَى بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز گاہ میں دو رکعات نمازِ استسقاء ادا فرمائی۔

۵۱۴-(۳۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ رضي الله عنه، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَائَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

سیدنا عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جائے نماز کی طرف نکلے تو آپ نے بارش طلب کی اور جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو اپنی چادر کو الٹایا۔

۵۱۵-(۳۶۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ، فَأَرَادَ أَنْ

سیدنا عباد بن تمیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش طلب کی (یعنی نماز استسقاء پڑھی) اور آپ پر دھاری دار سیاہ چادر تھی تو آپ نے اسے نیچے سے پکڑتے ہوتے اس کا نچلا حصہ اوپر کرنا چاہا لیکن جب

---

[۵۱۲] صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب تحويل الرداء في الاستسقاء، ح:۱۰۱۲، صحيح مسلم، كتاب صلاة الإستسقاء، ح:۸۹٤

[۵۱۳] المصنف لعبد الرزاق:۳/۸٤

[۵۱٤] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۹۰، صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، ح:۸۹٤

[۵۱۵] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها، ح:۱۱٦٤، سنن النسائي كتاب الاستسقاء، باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء و تفريعها، ح:۱۱٦٤، المستدرك للحاكم:۱/۳۳۵، صحيح ابن حبان:۷/۱۱۸

يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا ، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ.

آپ پر یہ گراں گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے کندھوں پر ہی بدل لیا۔

۵۱۶- (۳٦٠): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُوَيْمِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيدَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَرَّ بِهِمْ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ لَوْ شَاءَ صَاحِبُكُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ، وَلَكِنَّهُ لَا يُحِبُّ ذَلِكَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَوْلِ الْيَهُودِيِّ، فَقَالَ: ((أَوَقَدْ قَالَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنِّي لَأَسْتَنْصِرُ بِالسَّنَةِ عَلَى أَهْلِ نَجْدٍ، وَإِنِّي لَأَرَى السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَنَانِ فَأَكْرَهُهَا، مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ كَذَا أَسْتَسْقِي لَكُمْ))، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ غَدَا النَّاسُ، فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتَّى أُمْطِرُوا وَمَا شَاءُوا، فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمُعَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں پر ایک سخت سال آ گیا، ان (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کے پاس سے ایک یہودی گزرا تو اس نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! اگر تمہارا ساتھی چاہے تو تم پر جتنی تم چاہو بارش برسائی جا سکتی ہے لیکن وہ ایسا کرنا پسند نہیں کرتا، نبی ﷺ کو یہودی کی اس بات کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: کیا اس نے ایسا ہی کہا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اہلِ نجد کے خلاف (اللہ تعالیٰ سے) قحط سالی کی مدد مانگوں گا اور میں بادل کو دیکھ رہا ہوں جو آسمان کی بلندی سے طلوع ہونے والا ہے اور میں اسے ناپسند کرتا ہوں، تمہارا وعدہ فلاں دِن کا ہے، (یعنی فلاں دِن) میں تمہارے لیے بارش مانگوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب وہ دِن آیا تو لوگ (دعا کے لیے) آئے، پھر وہ ابھی جدا نہیں ہوئے تھے کہ ان پہ بارش برسا دی گئی اور جتنی انہوں نے چاہی (اتنی برسائی گئی)، پھر ایک جمعہ تک آسمان کا برسنا بند نہ ہوا۔

۵۱۷-(۲۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمُطِرْنَا مِنْ جُمُعَةٍ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور رستے کٹ چکے ہیں، اللہ تعالیٰ سے (بارش کی) دعا کیجیے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو ہم پر ایک جمعہ سے (اگلے) جمعہ تک بارش برسائی گئی، پھر ایک آدمی رسول

۵۱٦| سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، ح:۱۱۷۳، صحیح ابن حبان:۷/۱۰۹، المستدرك للحاکم:۱/۳۲۸، صحیح أبی عوانه،۱/۱۹۱

۵۱۷| الموطأ لإمام مالك:۱/۱۹۱، صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب من اکتفی بصلاة الجمعة فی الاستسقاء، ح:۱۰۱٦، صحیح مسلم، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، ح:۸۹۵

إِلَى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ))، فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (کثرتِ باراں کے باعث) گھر گرنے لگے ہیں، رستے کٹ گئے ہیں اور جانور ہلاک ہورہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دعا کرنے لگے: اللّٰهم۔۔۔ الخ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں کے پیٹوں میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر (بارش کا منہ موڑ دے) پھر کپڑے کے پھٹ جانے کی طرح مدینہ سے بادل چھٹ گئے۔

باب مايقال عند المطر وأن لايشير إلى البرق

بوقتِ بارش کی جانے والی دُعا اور بجلی کی طرف اشارہ نہ کرنے کا بیان

۵۱۸-(۳٦٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَطَرِ: ((اللَّهُمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ، لَا سُقْيَا عَذَابٍ، وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ، اللَّهُمَّ عَلَى الظِّرَابِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ. اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)).

مطلب بن حنطب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بارش کے برسنے کے وقت فرمایا کرتے تھے: اللّٰهم سقیا رحمة۔۔۔ الخ اے اللہ! رحمت کی بارش برسا، عذاب والی، مکانات گرادینے والی اور لوگوں کو غرق کردینے والی بارش نہ برسا، اے اللہ! (ایسی بارش) پھیلے ہوئے پہاڑوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر برسا، اے اللہ! (عذاب والی بارش) ہمارے ارد گرد (برسا) ہم پر نہ (برسا)۔

۵۱۹-(۳٦۸): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، قَالَ: قَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا فِي السَّمَاءِ، تَعْنِي السَّحَابَ، تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ))، فَإِنْ كَشَفَهُ اللهُ حَمِدَ اللهَ، وَإِنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ آسمان میں کچھ ابھرتا دیکھتے یعنی بادل تو آپ ﷺ اپنا کام چھوڑ دیتے اور اس کی طرف رخ کرکے فرماتے: ''اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے۔'' پھر اگر اللہ تعالی اسے دور فرمادیتا تو آپ ﷺ اللہ تعالی کی تعریف فرماتے اور اگر بارش برستی

[۵۱۸] المعرفة للبیهقی:۳/۱۰۰

[۵۱۹] سنن أبی داود، كتاب الأدب، باب ما يقول اذا هاجت الريح، ح:۵۰۹۹، سنن النسائی كتاب الاستسقاء، باب القول عند المطر، ح:۱۵۲۳، سنن ابن ماجه كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا رأى السحاب والمطر، ح:۳۸۸۹، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱۷۲/۴۰، صحيح ابن حبان:۲۷۵/۳

مَطَرَتُ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا)).

تو فرماتے: ''اے اللہ! فائدہ بخش بارش برسا۔''

۵۲۰-(۳۶۷): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا بَرَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ رَعَدَتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ ذَلِكَ عَنْهُ.

مطلب بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب آسمانی بجلی چمکتی یا کڑکتی تو آپ ﷺ کے چہرے پر (غم کے آثار) پہچان لیے جاتے اور جب آسمان بارش برساتا تو اس سے آپ ﷺ کا غم دور کر دیا جاتا۔

قَالَ الْأَصَمُّ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: كَانَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ يُرِيدُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي يَحْيَى، وَإِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ يُرِيدُ بِهِ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ.

اصم کہتے ہیں کہ میں نے ربیع کو بیان کرتے سُنا کہ جب امام شافعی رحمہ اللہ أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ کے الفاظ سے حدیث بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد ابراہیم بن ابی یحییٰ ہوتے ہیں، لیکن جب أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ آپ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں تو اس سے یحییٰ بن حسان مراد ہوتے ہیں۔

۵۲۱-(۳۷۲): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُوَيْمِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْبَرْقَ أَوِ الْوَدْقَ فَلَا يُشِرْ إِلَيْهِ وَلْيَصِفْ وَلْيَنْعَتْ.

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص بجلی یا بارش دیکھے تو وہ اس کی طرف اشارہ نہ کرے اور اسے چاہیے کہ وہ اس کی توصیف کرے۔

باب إيمان من قال: مطرنا بفضل الله وبرحمته

اس شخص کے ایمان کا بیان جو کہے کہ ہم پہ اللہ کے فضل ورحمت سے، بارش برسائی گئی

۵۲۲-(۳۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ،

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی آسمان (سے برسنے والی بارش) کے اثرات میں جو رات کو ہوئی تھی، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ

[۵۲۰] المعرفة للبيهقي:۳/۱۰۶، صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قوله (وهو الذي يرسل الريح بشراً بين يدى رحمته)، ح:۳۲۰۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ح:۸۹۹

[۵۲۱] المصنف لعبد الرزاق:۳/۹۴

[۵۲۲] صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب قول الله تعالى (وتجعلون رزقكم أنكم تكذبون) ح:۱۰۳۸، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء، ح:۷۱

فَلَمَّا انصرفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوَاكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا أَوْ نَوْءِ كَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكَبِ)).

تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ لوگوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مومن تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرکے کافر ہو چکے تھے، سو جس شخص نے کہا کہ ہم اللہ تعالی کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث بارش سے نوازے گئے ہیں تو یہ میرے ساتھ ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے لیکن جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں وجہ سے یا فلاں سبب سے بارش برسائی گئی ہے تو یہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔

۵۲۳-(۳۷٤): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّاسَ، مُطِرُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: ((مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ بُقْعَةٌ إِلَّا وَقَدْ مُطِرَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ)).

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات لوگوں پر بارش برسائی گئی، پھر جب نبی ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: روئے زمین پر کوئی بھی (زمین کا) ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ جس پر (آج کی) رات بارش نہ برسائی گئی ہو۔

۵۲٤-(۳۷۳): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَا مِنْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا وَالسَّمَاءُ تُمْطِرُ فِيهَا يُصَرِّفُهُ اللهُ حَيْثُ يَشَاءُ)).

مطلب بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں سے کوئی بھی گھڑی ایسی نہیں ہے کہ آسمان اس میں بارش نہ برساتا ہو اور اللہ تعالی اسے جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

۵۲۵-(۳۸٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالی جب ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ آسمان سے پانی اٹھاتی ہیں، پھر وہ بادلوں میں چلتی ہیں یہاں تک کہ وہ بھر جاتی ہیں جیسا کہ دودھ والی اونٹنی بھر جاتی ہے، پھر وہ بارش

[۵۲۳] المعرفة للبيهقي: ۳/۱۱۱

[۵۲٤] المعرفة للبيهقي: ۳/۱۱۱

[۵۲۵] المعرفة للبيهقي: ۳/۱۱٤

فَتَحمِلُ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَمُرُّ فِي السَّحَابِ، حَتَّى تَدِرَّ كَمَا تَدِرُّ اللِّقْحَةُ ثُمَّ تُمطِرُ.

برساتی ہیں۔

۵۲۶-(۳۷۸): أَخبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخبَرَنِي سُهَيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يُوشِكُ أَنْ تُمطِرَ الْمَدِينَةُ مَطَرًا لَا يَكِنُّ أَهْلَهَا الْبُيُوتُ وَلَا يُكِنُّهُمْ إِلَّا مَظَالُّ الشَّعَرِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مدینہ میں اتنی بارش ہو کہ اس کے باسیوں کو ان کے کچے گھر بچا نہ سکیں گے، بلکہ انہیں صرف پختہ گھر ہی (بارش سے) بچا سکیں گے۔

۵۲۷-(۳۷۹): أَخبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يُصِيبُ أَهلَ الْمَدِينَةِ مَطَرٌ لَا يَكِنُّ أَهْلَهَا بَيْتٌ مِنْ مَدَرٍ)).

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہلِ مدینہ پر ایسی بارش برسے گی کہ اس کے باشندگان کو کچے گھر بچا نہ سکیں گے۔

۵۲۸-(۳۸۲): أَخبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهلِ بْنِ حُنَيفٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُوشِكُ الْمَدِينَةُ أَنْ يُصِيبَهَا مَطَرٌ أَرْبَعِينَ لَيلَةً، لَا يَكِنُّ أَهْلَهَا بَيْتٌ مِنْ مَدَرٍ.

عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ بعید نہیں ہے کہ مدینہ میں چالیس رات تک اتنی بارش ہوتی رہے کہ اہلِ مدینہ کو کچے گھر بچا نہ سکیں۔

۵۲۹-(۳۸۰): أَخبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيدِ بن الْمُهَاجِر عن صَالِح بنِ عَبدِ اللهِ بنِ الزُّبَيرِ رَضِيَ اللَّه عَنه، أَنَّ كَعباً قَالَ لَهُ وَهُوَ يَعمَلُ زَبداً بِمَكَّةَ: أَشْدِدْ وَأَوْثِقْ فَإِنَّا نَجِدُ فِى الكتب أَنَّ السُّيولَ سَتَعظُم فِي آخِرِ الزَّمَانِ.

صالح بن عبداللہ بن زبیر، جو مکہ میں مٹی کا کام کرتے تھے، بیان کرتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: (مکانوں کو) سخت اور مضبوط بناؤ، کیونکہ ہم نے کتابوں میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ آخری زمانے میں بڑے بڑے سیلاب آئیں گے۔

۵۳۰-(۳۸۱): أَخبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

سعید بن مسیّب اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت

---

[۵۲۶] تفرّد به الشافعي

[۵۲۷] أيضاً

[۵۲۸] المعرفة للبيهقي:۳/۱۱۳

[۵۲۹] تفرّد به الشافعي

[۵۳۰] صحيح البخاري، كتاب مناقب الانصار، باب أيام الجاهلية، ح:۳۸۳۳

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ مَكَّةَ مَرَّةً سَيْلٌ طَبَقَ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ.

کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مکہ میں ایک مرتبہ سیلاب آیا تو اس نے دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو ڈھانپ لیا۔

۵۳۱-(۳۷۵): وَأَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا ثُمَّ تُمْطَرُوا ثُمَّ لَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قحط سالی یہی نہیں ہے کہ تم پر بارش نہ برسائی جائے، بلکہ قحط سالی یہ بھی ہے کہ تم پر بارش پہ بارش برسائی جائے، لیکن پھر بھی زمین کوئی چیز نہ اُگائے۔

باب ((أسكنت أقل الارض مطرا ونصرت بالصبا))

نبی ﷺ کا فرمان کہ میں از روئے بارش زمین کے بہت تھوڑے حصے میں بسایا گیا ہوں اور ہوا کے ساتھ میری مدد کی گئی

۵۳۲-(۳۷۷): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ أَوْ نَوْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أُسْكِنْتُ أَقَلَّ الْأَرْضِ مَطَراً وَهِيَ بَيْنَ عَيْنَيِ السَّمَاءِ، عَيْنٌ بِالشَّامِ وَعَيْنٌ بِالْيَمَنِ)).

یزید یا نوفل بن عبد اللہ ہاشمی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں از روئے بارش زمین کے بہت تھوڑے حصے میں سکونت پذیر کیا گیا ہوں اور وہ آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے، ایک آنکھ شام میں ہے اور ایک آنکھ یمن میں۔

۵۳۳-(۳۷۶): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: الْمَدِينَةُ بَيْنَ عَيْنَيِ السَّمَاءِ، عَيْنٌ بِالشَّامِ وَعَيْنٌ بِالْيَمَنِ، وَهِيَ أَقَلُّ الْأَرْضِ مَطَرًا.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدینہ آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے، ایک آنکھ شام میں ہے اور ایک آنکھ یمن میں اور وہ بارش برسائے جانے کے حساب سے زمین کا سب سے تھوڑا حصہ ہے۔

۵۳۴-(۳۸۳): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخْبَرَنَا

محمد بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

[۵۳۱] صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فى سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة، ح:۲۹۰۴

[۵۳۲] تفرّد به الشافعى

[۵۳۳] التذكرة:۹٦/۱

[۵۳٤] صحيح البخارى، كتاب الاستسقاء، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم:نصرت بالصبا، ح:۱۰۳۵، صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب فى ريح الصبا والدبور، ح:۹۰۰

عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَكَانَتْ عَذَابًا عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلِي)).

ہوا کو میرا مددگار بنادیا گیا ہے، حالانکہ یہ مجھ سے پہلے لوگوں پر عذاب ہوا کرتی تھی۔

باب ((لاتسبوا الريح واسألوا الله من خيرها وعوذوا بالله من شرها))

نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ ہوا کو گالی نہ دو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑو

۵۳۵-(۳۷۰): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، وَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا)).

صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا کو گالی نہ دو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑو۔

۵۳۶-(۳۷۱): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ رِيحٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ حَاجٌّ فَاشْتَدَّتْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا بَلَغَكُمْ فِي الرِّيحِ؟ فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَبَلَغَنِي الَّذِي سَأَلَ عُمَرُ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الرِّيحِ، فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي حَتَّى أَدْرَكْتُ عُمَرَ، وَكُنْتُ فِي مُؤَخَّرِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أُخْبِرْتُ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُوذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے راستے میں لوگوں کو آندھی نے آلیا اور عمر رضی اللہ عنہ حج کرنے جارہے تھے، تو آپ نے اپنے پاس کھڑے لوگوں سے کہا: تمہیں آندھی کے بابت کیا حدیث پہنچی ہے؟ تو انہوں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا، مجھے پتہ چلا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آندھی کے متعلق پوچھا ہے تو میں نے اپنی سواری کو بھگایا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا، میں لوگوں کے پیچھے کھڑا تھا، تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بتلایا گیا ہے کہ آپ نے آندھی کے بابت (حدیث) کا پوچھا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ہوا اللہ کی رحمت سے ہے، کبھی یہ رحمت بن کے آتی ہے اور کبھی عذاب، سو تم اسے بُرا بھلا مت کہو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی مانگو اور اس کے شر و برائی سے اللہ کی پناہ پکڑو۔

۵۳۷-(۳۶۹): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بھی تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ اپنے دونوں گھٹنوں پر جھک جاتے اور

[۵۳۵] سنن أبي داود، كتاب الادب، باب ما يقول اذا حاجت الريح، ح:۵۰۹۷

[۵۳۶] أيضاً

[۵۳۷] المعرفة للبيهقي:۳/۱۰۷، مسند ابي يعلى، ۴۴۱، الطبراني في الكبير ۱۱/۲۱۳، المطالب العاليه، ۳/۲۳۸

عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا)).

فرماتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً۔۔۔الخ ''اے اللہ! اسے رحمت بنا اور اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ! اسے راحت والی بنا اور اسے آندھی نہ بنا۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ: فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا، وَ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ وَقَالَ: أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں ہے: ''ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا بھیجی'' اور ''یہ کہ وہ خوش کر دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔''



كتاب الكسوف

نمازِ کسوف کے مسائل

۵۳۸-(۸۸٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَإِلَى الصَّلَاةِ)).

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے روز سورج گرہن لگ گیا۔ تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن لگا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ دونوں کسی کی زندگی اور موت کے سبب گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ سو جب تم انہیں اس کیفیت میں دیکھو تو نماز اور اللہ کے ذکر کی طرف لپکو۔

۵۳۹-(۸۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ رَكْعَتَانِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ آپ ﷺ کی نماز دو رکعت تھی اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت و زندگی کے باعث گرہن زدہ نہیں ہوتیں، لہٰذا جب تم یہ کیفیت دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو۔

---

[۵۳۸] صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته، ح:۱۰۵۷، صحيح مسلم، كتاب الكسوف. باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) ح:۹۱۱

[۵۳۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/۱۸٦، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، ح:۱۰۵۲، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف، ح:۹۰۳

٥٤٠-(٨٨٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا .

صرف بیانِ سند ہے۔

٥٤١-(٨٨٤): وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَحَكَتْ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی ﷺ نے نماز پڑھائی، جسکی کیفیت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کچھ یوں بیان فرمائی کہ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی، ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے۔

٥٤٢-(٨٨٥): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ .

کثیر بن عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف میں دو رکعت پڑھائیں اور ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے۔

٥٤٣-(٨٨٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ سِتَّ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن لگا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے چبوترے پہ نماز پڑھائی، (جس میں) چھے رکوع اور چار سجدے کیے۔

٥٤٤-(١٦٤٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَوَصَفَتْ صَلَاتَهُ رَكْعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَانِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی نماز کو دو رکعت بیان کیا، ہر رکعت میں دو رکوع تھے۔

٥٤٥-(١٦٤٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی

[٥٤٠] ایضاً

[٥٤١] المؤطا لإمام مالك:١/١٨٦، صحيح البخارى، كتاب الكسوف، باب الصدقة فى الكسوف، ح:١٠٤٤، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ح:٩٠٢

[٥٤٢] صحيح البخارى، كتاب الكسوف، باب خطبة الامام فى الكسوف، ح:١٠٤٦، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ح:٩٠٢

[٥٤٣] المصنف لعبد الرزاق:٣/١٠٢

[٥٤٤] الموطأ لإمام مالك:١/١٨٧، صحيح البخارى، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف فى المسجد، ح:١٠٥٦، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر عذاب القبر فى صلاة الخسوف، ح:٩٠٣

[٥٤٥] الموطأ لإمام مالك:١/١٨٦، صحيح البخارى، كتاب الكسوف، باب الصدقة فى الكسوف، ح:١٠٤٤، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ٩٠٢

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

کے مثل حدیث مروی ہے۔

٥٤٦-(١٦٤٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلٍ نَافِعٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سابقہ حدیث کے مثل ہی ہے۔

٥٤٧-(٣٥٨): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى ظَهْرِ زَمْزَمَ لِخُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَانِ.

عبداللہ بن ابی بکر بن عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سورج گرہن کی وجہ سے زمزم کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

٥٤٨-(٣٥٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ الْقَمَرَ كَسَفَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَانِ، ثُمَّ رَكِبَ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، وَقَالَ: ((إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا خَاسِفًا فَلْيَكُنْ فَزَعُكُمْ إِلَى اللهِ)).

حسن، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ چاند گرہن لگ گیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ میں تھے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نکلے اور ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے، پھر آپ سوار ہوئے اور ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں نے اسی طرح ہی نماز پڑھی ہے جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ نے فرمایا: سورج اور چاند تو صرف اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے، سو جب تم ان میں سے کسی کو گرہن کی حالت میں دیکھو تو تمہیں لپک کر اللہ کی طرف جانا چاہیے۔

٥٤٩-(٣٥٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ،

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے بہت

---

[٥٤٦] المعرفة للبيهقى:٣/٧٥، صحيح البخارى، كتاب الكسوف، باب الذكر فى الكسوف، ١٠٥٩، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة):٩١٢

[٥٤٧] المعرفة للبيهقى:٣/٧٧، المصنف لعبد الرزاق:٣/١٠٢، المصنف لابن أبى شيبة:٢٦٨

[٥٤٨] التلخيص:٩/٩١

[٥٤٩] الموطأ لإمام مالك:١/١٨٦، صحيح البخارى، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، ١٠٥٢، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبى صلى الله عليه وسلم فى صلاة الكسوف فى امر الجنة والنار، ح:٩٠٧

فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، قَالَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ فِي مَقَامِكَ شَيْئًا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَأَنَّكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ - أَوْ أُرِيتُ - الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ - أَوْ أُرِيتُ - النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))، قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((بِكُفْرِهِنَّ))، قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

لمبا قیام فرمایا، سورۃ بقرۃ (پڑھنے کے وقت) جتنا، (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا، پھر آپ ﷺ اٹھے تو لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم لمبا تھا، پھر سجدہ کیا اور پھر سلام پھیر دیا۔ سورج صاف ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتیں، سو جب تم اسے دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ! پہلے ہم نے آپ ﷺ کو آگے بڑھتے دیکھا اور پھر آپ ﷺ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت دیکھی یا (فرمایا کہ) مجھے دکھائی گئی تو میں کھجور کا ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں پکڑ لیتا تو تم اسے رہتی دُنیا تک کھاتے رہتے، اور میں نے جہنم دیکھی یا (فرمایا کہ) مجھے دکھائی گئی تو میں نے آج کے دن جیسا کوئی منظر نہیں دیکھا، میں نے جہنمیوں میں سے اکثر عورتیں دیکھی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے کفر کے سبب، انہوں نے کہا: کیا یہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خاوند کے ساتھ کفر (یعنی اس کی ناشکری) کرتی ہیں اور (اس کے) احسان کا انکار کرتی ہیں، اگر تو زندگی بھر ان میں سے کسی پر احسان کرتا رہے، پھر وہ تجھ سے (کبھی) کسی (کمی) کو دیکھے گی تو کہے گی کہ میں نے تو تجھ سے کبھی کچھ بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

۵۵۰-(۱٦٤٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ چاند

[۵۵۰ | سبق تخریجه

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْقَمَرَ كَسَفَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّمَا صَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَقَالَ: ((إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا كَاسِفًا فَلْيَكُنْ فَزَعُكُمْ إِلَى اللهِ تَعَالَى)).

کو گرہن لگ گیااور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس وقت بصرہ میں تھے، توعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نکلے اور لوگوں کودو رکعت نماز پڑھائی۔ ہر رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سوار ہوئے اور خطبہ دیا، فرمایا: میں نے نماز اسی طرح پڑھی ہے جیسامیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھاتھااور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاتھا کہ سورج اور چاند تواللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، کسی کی زندگی یاموت کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا، سوجب تم ان میں سے کسی کو گرہن کی حالت میں دیکھو توتمہیں لپک کراللہ کی طرف جاناچاہیے۔

٥٥١-(٣٥٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَوَصَفَتْ صَلَاتَهُ رَكْعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن زدہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی نماز کی یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ دو رکعت تھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع تھے۔

٥٥٢-(٣٥٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

٥٥٣-(٣٥٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اس میں بھی صرف رواۃ کااختلاف ہے۔

---

[٥٥١] الموطأ لإمام مالك:١/١٨٧، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف المسجد، ح:١٠٦٥، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف، ح:٩٠٣

[٥٥٢] الموطأ لإمام مالك:١/١٧٦، صحيح البخاري، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب الصدقة في الكسوف. ح:١٠٤٤، صحيح مسلم، صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، ح:٩٠٦

[٥٥٣] المعرفة للبيهقي:٣/٧٥، صحيح البخاري، كتاب صلاة الكسوف، باب الذكر في الكسوف، ١٠٥٩، صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف (الصلاة جامعة) ح:٩٠٢

كتاب الجنائز
جنازے کے مسائل

باب تغميض الميت

٥٥٤-(١٦٩٢): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَغْمَضَ أَبَا سَلَمَةَ.

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں۔

باب البكاء قبل الميت وبعده، والنهي عنه إذامات، وأن الكافر ليعذب ببكاء أهله

٥٥٥-(١٧٠٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: ((غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ))، فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعْهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ))، قَالَ: وَمَا الْوُجُوبُ يَا

میت کی وفات کے وقت یا اس کو دفنانے سے پہلے اور بعد میں رونے کی ممانعت کا بیان اور اس کا ذکر کہ کافر کو اس کے اہلِ خانہ کے رونے کے باعث عذاب ہوتا ہے

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لیے آئے تو وہ مغلوب (قریب المرگ) تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں پکارا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، آپ ﷺ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا: اے ابو الربیع! ہم تمہارے بارے میں مغلوب ہیں (یعنی اسے بچانے کے لیے ہم کچھ نہیں کرسکتے)، اس پر عورتیں چیخنے اور رونے لگیں، ابن عتیک رضی اللہ عنہ انہیں خاموش کرانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑیے جب یہ واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے۔ انہوں نے پوچھا کہ وجوب سے

---

[٥٥٤] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب فى اغماض الميت والدعاء له اذا حضر، ح: ٩٢٠

[٥٥٥] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٣٣، سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب فى فضل من مات فى الطاعون، ح: ٣١١١، سنن النسائى كتاب الجنائز، باب النهى عن البكاء على الميت، ١٨٤٦، المستدرك للحاكم: ١/٣٥٢، صحيح ابن حبان: ٧/٤٦١

رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ)).

کیامراد ہے؟ توآپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ فوت ہو جائے۔

۵۵٦-(۹۰۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلَكِنَّهُ أَخْطَأَ أَوْ نَسِيَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ وَهِيَ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)).

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میت زندہ لوگوں کی آہ وبکا کی بدولت عذاب میں مبتلا ہوتی ہے۔ توعائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جھوٹ تو نہیں بولا، البتہ ان سے یا تو خطا ہو گئی ہے یا وہ بھول گئے ہیں، (کیونکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کی میت کے پاس سے گزرے اور اس میت پر اس کے گھر والے آہ وبکا کر رہے تھے۔ توآپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اس پہ رو رہے ہیں اور وہ (میت) اپنی قبر کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔

۵۵۷-(۹۰۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ، فَجِئْنَا نَشْهَدُهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَيَّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن ابوملیکہ نے بتلایا، وہ فرماتے ہیں کہ مکہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی فوت ہو گئی تو ہم اس کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے۔ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں کہ (پہلے تو) میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا لیکن پھر میں ان میں سے ایک کے قریب ہو کے بیٹھ گیا، پھر دوسرے بھی میرے پاس آ کے بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے فرمایا: تُو آہ وبکا سے کیوں نہیں روک رہا؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میت اپنے اہل وعیال کی آہ وبکاہ کے باعث عذاب میں مبتلا کی جاتی ہے۔

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی

[۵۵٦] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۲۳٤، صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، ح: ۱۲۸۹، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، ح: ۹۳۲

[۵۵۷] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه ح: ۳۹۷، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، ح: ۹۲۹

ذَلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، قَالَ: ادْعُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْتُ صُهَيْبًا يَبْكِي وَهُوَ يَقُولُ: وَاأُخَيَّاهُ، وَاصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ، أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے واقعہ بیان کیا کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے نکلا، حتیٰ کہ جب ہم بیداء مقام پہ پہنچے تو ایک سوار کو ہم نے دیکھا جو ایک درخت کے سائے میں کھڑا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ اور دیکھو کہ یہ سوار کون ہے؟ جب میں نے جا کے دیکھا تو وہ صہیب تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو بلا لاؤ، تو میں صہیب کی طرف لوٹا اور میں نے کہا: نیچے اتر کے امیر المؤمنین سے ملو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں نے صہیب کو روتے ہوئے سنا اور ساتھ ساتھ وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا تو مجھ پر روتا ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بلاشبہ میت کو اس کے اہل وعیال کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، لَا وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پہ رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! ایسی بات نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کسی بھی مومن کے متعلق بیان نہیں فرمائی تھی کہ اس کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے اس کو عذاب ہوگا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے اہل وعیال کی آہ وبکا کی بدولت زیادہ کرتا ہے۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید فرمایا: تمہارے لیے قرآن ہی کافی ہے: **وَلَا تَزِرُ...الخ** ''کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

تو اس موقع پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِی مُلَیْکَةَ: فَوَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَیْءٍ.

ابن ملیکہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ بات سن کے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ بھی نہ کہا۔

باب غسل المیت

میت کو غسل دینے کا بیان

۵۵۸-(۱۶۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَیُّوبَ السَّخْتِیَانِیِّ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ أُمِّ عَطِیَّةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ لَهُنَّ فِی غُسْلِ ابْنَتِهِ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَیْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِی الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَیْئًا مِنْ كَافُورٍ)).

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے متعلق (غسل دینے والی) عورتوں کو فرمایا: اسے تین، پانچ یا اس سے زائد مرتبہ غسل دو، اگر ضرورت محسوس کرو تو پانی اور بیری کے پتوں سے (غسل دے دینا) اور آخر میں کافور وغیرہ لگا دینا۔

۵۵۹-(۱۶۶۰): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیرِینَ، عَنْ أُمِّ عَطِیَّةَ الْأَنْصَارِیَّةِ، قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَاصِیَتَهَا وَقَرْنَیْهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَیْنَاهَا خَلْفَهَا.

سیدہ ام عطیہ انصاری بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی پیشانی اور سر کے دونوں جانب کی مینڈھیاں بنائیں اور انہیں ان کے سر کے پیچھے ڈال دیا۔

۵۶۰-(۱۶۵۹): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غُسِّلَ ثَلَاثًا.

سیدنا ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا۔

۵۶۱-(۱۶۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غُسِّلَ فِی قَمِیصٍ.

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قمیض میں غسل دیا گیا۔

۵۶۲-(۲۶۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور ان کی نماز جنازہ

[۵۵۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۲۳، صحیح البخاری، كتاب الجنائز، باب غسل المیت ووضوئه بالماء والسدر، ح:۱۲۵۳، صحیح مسلم، كتاب الجنائز، باب غسل المیت، ح:۹۳۹

[۵۵۹] المصنف لعبد الرزاق:۳/۳۹۷

[۵۶۰] ایضًا

[۵۶۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۲۲، سنن أبی داود، كتاب الجنائز، باب فی ستر المیت عند غسله، ح:۱۴۱۳، المنتقى لا بن الجارود، ح:۵۱۷

[۵۶۲] المعرفة للبیهقی:۳/۱۴۶، الموطأ لإمام مالك:۱/۴۶۳، المستدرك للحاكم:۳/۹۸

غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ.

ادا کی گئی۔

٥٦٣-(١٦٩٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: لَوِ اسْتَقْبَلْنَا مِنْ أَمْرِنَا مَا اسْتَدْبَرْنَا مَا غَسَّلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا نِسَاؤُهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر ہم اس مسئلہ کو پہلے جان لیتی جو ہمیں بعد میں معلوم ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

٥٦٤-(١٦٩١): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمَّارَةَ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَوْصَتْ أَنْ تَغْسِلَهَا إِذَا مَاتَتْ هِيَ وَعَلِيٌّ، فَغَسَلَتْهَا هِيَ وَعَلِيٌّ.

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ نے وصیت کی کہ انہیں وہ (یعنی اسماء رضی اللہ عنہا) اور علی رضی اللہ عنہ غسل دیں۔ چنانچہ انہیں اسماء رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔

باب في الكفن

کفن کا بیان

٥٦٥-(١٦٦١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین دھاری دار سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیض اور عمامہ نہیں تھا۔

٥٦٦-(١٧١٠): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ، فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں سو تمہارے زندہ لوگ سفید کپڑے پہنیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

---

[٥٦٣] سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ما جاء فی غسل الرجل امرأته وغسل المرأه زوجها، ح:١٤٦٤، صحيح ابن حبان:٥٩٥/١٤

[٥٦٤] الموطأ لإمام مالك:٢٢٤/١، صحيح البخاری، كتاب الجنائز، باب الكفن بلا عمامة، ح:١٢٧٣، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب فی كفن الميت، ح:٩٤١

[٥٦٥] ايضًا

[٥٦٦] سنن أبی داود، كتاب الطب، باب فی الامر بالكحل، ح:٣٨٧٨، سنن الترمذی، أبواب الجنائز، باب ما يستحب من الكفن، ح:٩٩٤، سنن النسائی كتاب الزينة، باب الكحل، ح:٥١١٣، سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ما جاء فيما يستحب من الكفن، ح:١٤٧٢، صحيح ابن حبان:٢٤٢/١٢/٢

باب غسل المحرم وتكفينه

مُحرِم کے غسل و تکفین کا بیان

٥٦٧-(١٦٧٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی للہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر مت ڈھانپو۔

٥٦٨-(١٦٧١): قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((وَخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

سفیان فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن ابی حرہ اضافہ کرتے ہوئے سعید بن جبیر کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی للہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا چہرہ ڈھانک دو لیکن سر نہ ڈھانپو۔ اور اسے خوشبو نہ لگاؤ، کیونکہ روزِ قیامت یہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

٥٦٩-(١٦٧٢): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه صَنَعَ نَحْوَ ذَلِكَ.

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی للہ عنہ نے بھی یہی کام کیا۔

باب الشهيد

شہید کا بیان

٥٧٠- (١٦٦٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَثَبَّتَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَفَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، فَقَالَ: ((شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ، فَزَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ وَكُلُومِهِمْ)).

ابن ابی صعیر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شہدائے اُحد پہ جھانکا تو فرمایا: میں ان پر گواہ ہوں، ان پر ان کے خون اور زخموں سمیت چادریں ڈال دو۔

---

[٥٦٧] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب كيف يكفن المحرم، ح:١٢٦٨، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يكفن بالمحرم إذا مات، ح:١٢٠٦

[٥٦٨] المسند للحميدى:٢/٢٢١، صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب كيف يكفن المحرم، ح:١٢٦٧، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يفعل بالمحرم اذا مات، ١٢٠٦

[٥٦٩] المعرفة للبيهقى:٣/١٢٩

[٥٧٠] المسند لامام أحمد بن حنبل:٣٩/٦١٤، سنن النسائى كتاب الجنائز، باب مواراة الشهيد فى دمه، ح:٣١٢٩، المصنف لعبد الرزاق:٣/٥٤٠

۵۷۱- (۱۶۶۳): وَأَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد کی نہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور نہ انہیں غسل دیا۔

۵۷۲- (۱۶۶٤): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو شہداءِ اُحد کی نماز جنازہ پڑھائی اور نہ ہی انہیں غسل دیا۔

باب حمل السرير

چارپائی اٹھانے کا بیان

۵۷۳- (۱۶۶٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ أُمِّهِ فَلَمْ يُفَارِقْهُ حَتَّى وَضَعَهُ.

عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی والدہ کی چارپائی کو دونوں پایوں کے درمیان سے اٹھار کھا تھا اور وہ اس سے تب تک جدا نہ ہوئے جب تک اسے نیچے نہ رکھ دیا گیا۔

۵۷٤- (۱۶۶۷): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِي جَنَازَةِ رَافِعٍ قَائِماً بَيْنَ قَائِمَتَيِ السَّرِيرِ.

یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رافع کے جنازے پر چارپائی کے دوپایوں کے درمیان کھڑے دیکھا۔

۵۷۵- (۱۶۶۸): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ سَعْدٍ

ثابت روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے دونوں پایوں کے درمیان سے اٹھائے

---

[۵۷۱] المسند للحمیدی:۲/۲۲۱، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم، ۱۲٦۷، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یفعل بالمحرم اذا مات، ح:۱۲۰٦

[۵۷۲] المستدرك للحاكم:۱/۳٦۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۳/۱۲۸

[۵۷۳] المعرفة للبیهقی:۳/۱٤۹، شرح السنة للبغوی تعلیقاً، ۳/۲۳۸، المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۸۳، المصنف لعبد الرزاق:۳/۳۸۳

[۵۷٤] أیضاً

[۵۷۵] أیضاً

بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ .

ہوئے تھے۔

۵۷۶-(۱۶۶۹): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ أَبِي عَوْن، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ بْنَ الزُّبَيْرِ يَحْمِلُ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ .

ابوعون بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے دونوں پایوں کے درمیان سے اٹھاتے دیکھا۔

باب المشى أمام الجنازة

جنازے کے آگے چلنے کا بیان

۵۷۷- (۱۶۸۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

شہاب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابو بکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

۵۷۸- (۱۶۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ تَقَدَّمَ أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا .

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سیدہ زینب بنت جحش کے جنازے کے آگے چلتے دیکھا۔

۵۷۹- (۱۶۸۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَتَقَدَّمَا فَجَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فَلَمَّا حَاذَتْ بِهِمَا قَامَا .

سائب کے غلام عبید سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبید بن عمیر کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا تو وہ آگے بڑھ کر بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے، پھر جب جنازہ ان کے برابر آ گیا تو وہ کھڑے ہو گئے۔

باب القيام للجنازة

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا بیان

۵۸۰-(۸۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

[۵۷٦] أيضاً

[۵۷۷] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۲۵، المسند للحميدى:۲/۲۷٦، سنن أبى داود، كتاب الجنائز، باب المشيى أمام الجنازه، ح:۳۱۷۹، سنن الترمذى، أبواب الجنائز، باب ما جاء فى المشيى أمام الجنازه، ح:۱۰۰۷، سنن النسائى كتاب الجنائز، باب مكان الماشى من الجنازة، ح:۱۹٤٤، سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ما جاء فى المشى أمام الجنازة، ح:۱٤۸۲

[۵۷۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۲۵، المصنف لعبد الرزاق:۳/٤٤۵

[۵۷۹] المصنف لابن أبى شيبة:۳/۲۷۸، المصنف لعبد الرزاق:۳/٤٦۱

[۵۸۰] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازه، ح:۱۳۰۷، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ح:۹۵۸

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے تب تک کھڑے رہا کرو، جب تک کہ وہ تمہیں پیچھے نہ چھوڑ دے (یعنی تم سے آگے نہ گزر جائے) یا رکھ نہ دیا جائے۔

۵۸۱-(۸۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازوں کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

۵۸۲-(۱۶۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازے کے لیے کھڑے رہا کرتے تھے، پھر اس کے (گزر جانے کے) بعد آپ بیٹھ جاتے۔

۵۸۳-(۱۶۹۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَوْ شَبِيهِ بِهَذَا، وَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَنَا بِالْقِيَامِ، ثُمَّ جَلَسَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ.

محمد بن عمرو بن علقمہ اسی سند سے یا اس کے مشابہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ (جنازے کے لیے) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمیں (بھی کھڑے ہونے کا) حکم دیا پھر آپ بیٹھ گئے اور ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا۔

باب الصلاة على الجنازة

نمازِ جنازہ کا بیان

۵۸۴-(۱۶۷۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میت پر چار تکبیرات کہیں اور تکبیر اولیٰ کے

---

۵۸۱ | الموطأ لإمام مالك:۱/۲۳۲، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب نسخ القيام للجنازة، ح:۹٦۲

۵۸۲ | الموطأ لإمام مالك:۱/۲۳۲، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب نفع القيام للجنازة، ح:۹٦۲، صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ح:۱۳۰۷

۵۸۳ | المعرفة للبيهقي:۳/۱۵۷

۵۸۴ | المستدرك للحاكم:۱/۳۵۸

بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَى الْمَيِّتِ أَرْبَعًا وَقَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى.

بعد سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

۵۸۵- (۱۶۸۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى عَلَى الْجَنَازَةِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۵۸۶- (۱۶۷۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: سُنَّةٌ وَحَقٌّ.

طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، توانہوں نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے اس کے بارے میں پوچھا، توانہوں نے فرمایا: یہ مسنون و درست ہے۔

۵۸۷- (۱۶۷۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَجْهَرُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَيَقُولُ: إِنَّمَا فَعَلْتُ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ.

سعید بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک جنازے پر سورۃ فاتحہ جہری پڑھتے سنا، اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

۵۸۸- (۱۶۷۸): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ

ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی نے بتلایا کہ نماز جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے، پھر تکبیر اولیٰ کے بعد آہستہ آواز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے، پھر نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے اور میت کے لیے تکبیرات میں مخلص ہو کر دعا کرے۔ بقیہ

---

[۵۸۵] مثل السابق

[۵۸۶] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، ح:۱۳۳۵، سنن النسائى كتاب الجنائز، باب الدعاء، ح:۱۹۸۷، المنتقى لابن الجارود:۵۳۶

[۵۸۷] المستدرك للحاكم:۱/۳۵۸

[۵۸۸] المصنف لعبد الرزاق:۳/۸۹، المستدرك للحاكم:۱/۳۶۰، المصنف لابن أبى شيبة:۳/۲۹۶، السنن الكبرى للنسائى:۱/۶۴۴

الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَيَخْلُصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ، لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ.

تکبیرات میں قرآن کی تلاوت نہ کرے پھر آہستہ آواز سے سلام پھیر لے۔

۵۸۹- (۱۶۷۹): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ الْفِهْرِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ.

ضحاک بن قیس نے ابوامامہ کی روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔

۵۹۰- (۱۶۸۰): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يُقْرَأَ، عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ابو امامہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت مسنون ہے۔

۵۹۱- (۱۶۸۲): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْوَاقِدِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ عَلَى الْجَنَازَةِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی للہ عنہما نماز جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

۵۹۲- (۱۶۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی للہ عنہما نماز جنازہ میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

۵۹۳- (۱۸۲۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا وَقْتَ، وَلَا عَدَدَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کا نہ کوئی وقت ہے اور نہ تعداد۔

| ۵۸۹ | أيضاً

| ۵۹۰ | سنن النسائي كتاب الجنائز، باب الدعاء، ح:۱۹۸۹، المنتقى لا بن الجارود، ح:۵۴۰

| ۵۹۱ | المصنف لعبد الرزاق:۳/۴۷۰، المصنف لابن أبي شيبة:۳/۲۹۶

| ۵۹۲ | الموطأ لإمام مالك:۱/۲۳۰، المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۹۴، المصنف لابن أبي شيبة:۳/۳۰۷

| ۵۹۳ | المصنف لابن أبي شيبة:۳/۱۷۶، المصنف لعبد الرزاق:۳/۴۸۱

باب الصلاة على القبر

۵۹۴- (۱۰۷۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ مِسْكِينَةٍ تُوُفِّيَتْ مِنَ اللَّيْلِ.

۵۹۵- (۱۶۷۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَرَضِهَا، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرْضَى وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا))، فَخُرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا، فَقَالَ: ((أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ لَيْلًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسکین عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی جس کی رات کو وفات ہو گئی تھی۔

ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) مسکینہ بیمار ہو گئی اور نبی ﷺ کو اس کی بیماری کی اطلاع کی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر وہ فوت ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع کرنا۔ پھر اس کا جنازہ رات کو لے جایا گیا اور انہوں نے نبی ﷺ کو بیدار کرنا ناپسند کیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی موت سے مطلع کرنا؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو بیدار کرنا نامناسب سمجھا، تو رسول اللہ ﷺ (قبرستان) گئے، اور اس کی قبر پر لوگوں کی صف بندی کی اور (جنازے میں) چار تکبیرات کہیں۔

باب الصلاة على الغائب

۵۹۶- (۱۶۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ

غائبانہ نمازِ جنازہ کا بیان

سیدنا ابوہریرہ رضی للہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی موت کی اس دن اطلاع دی جس دن وہ فوت ہوا۔ اور آپ صحابہ کرام کو لے کر جناز گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور (جنازے میں) چار تکبیرات کہیں۔

[۵۹٤] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۲۷، صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد والتقاط الخرق والقذى والعيدان، ح: ٤٥٨، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ح: ۹٥٦، السنن الكبرى للنسائي: ١/٦٤٢

[٥٩٥] أيضاً

[٥٩٦] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٢٦، صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه، ح: ١٢٤٥، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب في التكبير على الجنازة، ح: ٩٥١

تَكْبِيرَاتٍ .

۵۹۷-(۱۰۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر دی اس دن جس دن وہ مرا تھا اور آپ ﷺ انہیں جنازہ گاہ میں لے کر گئے اور ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں پڑھیں۔

۵۹۸- (۱۸۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیرات کہیں۔

باب الدفن

دفن کرنے کا بیان

۵۹۹-(۱۶۸۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُلَّ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ .

سیدنا عمران بن موسیٰ رضی للہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے سَر کی طرف سے قبر میں اتارے گئے تھے۔

۶۰۰-(۱۶۸۸): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سُلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر کی جانب سے قبر میں اتار لیے گئے۔

۶۰۱-(۱۶۹۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَا عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا .

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میت پر تین لپ مٹی ڈالی۔

۶۰۲-(۱۶۸۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

محمد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے بیٹے

---

[۵۹۷] أيضاً

[۵۹۸] أيضاً

[۵۹۹] المصنف لعبد الرزاق:۳/۴۹۹

[۶۰۰] أيضاً

[۶۰۱] المعرفة للبيهقي:۳/۱۸۶

[۶۰۲] المراسيل لأبي داؤد، ح:۴۲۴

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَشَّ عَلَى قَبْرِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ وَالْحَصْبَاءُ لَا تَثْبُتُ إِلَّا عَلَى قَبْرٍ مُسَطَّحٍ.

ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں اور کنکریاں ہموار قبر ہی پر پڑی رہتی ہیں۔

باب التعزية والطعام لآل الميت

تعزیت اور میت کے اہلِ خانہ کو کھانا دینے کا بیان

۶۰۳-(۱۶۹۵): أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا قَائِلًا يَقُولُ: إِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللهِ فَثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ.

جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ کی طرف سے ہر مصیبت میں تسلی دینا ہے، ہر ہلاک شدہ کا جانشین ہے اور ہر کھو جانے والی چیز کے نقصان کا ازالہ ہے سو اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھو اسی سے امید رکھو، کیونکہ اصل مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم کر دیا جائے۔

۶۰۴-(۱۶۹۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ أَوْ - مَا يَشْغَلُهُمْ)). شَكَّ سُفْيَانُ.

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر طیّار کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ انہیں ایسی خبر پہنچی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ آخری الفاظ کے بارے میں سفیان کو شک لاحق ہوا ہے۔

باب زيارة القبور، وتعلق نفس المؤمن بدينه

زیارتِ قبور اور قرض کی وجہ سے مؤمن کی جان معلّق رہنے کا بیان

۶۰۵-(۱۶۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبرستان کی زیارت سے منع

[۶۰۳] المستدرك للحاكم:۳/۵۷

[۶۰۴] سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل البيت، ح:۳۱۳۲، سنن الترمذي، أبواب الجنائز، باب ما جاء في الطعام يصنع لأهل الميت، ح:۹۹۸، سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ما جاء في الطعام يبعث الى أهل الميت، ح:۱۶۱۰، المستدرك للحاكم:۱/۳۷۲

[۶۰۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۴۸۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱۸/۴۲۹، المستدرك للحاكم:۱/۳۷۴

الْخُدْرِيّ رضی اللہ عنہ أن رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا)).

کرتا تھا، سو تم اس کی زیارت کرو لیکن بے ہودہ کلام نہ کرو۔

٦٠٦-(١٦٩٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَظُنُّهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے، تب تک مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے۔

[٦٠٦] المستدرك للحاكم:٥٧/٣

كتاب الصيام

روزوں کے مسائل

باب وجوب الصيام بالرؤية

چاند دیکھنے پر روزوں کے وجوب کا بیان

٦٠٧-(٩٣٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اسے دیکھو (یعنی شوال کے چاند کو) تو روزے رکھنا چھوڑ دو۔ لیکن اگر چاند تم پہ ابر آلود ہو جائے تو پھر اندازے کے ساتھ روزے رکھو۔

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَصُومُ قَبْلَ الْهِلَالِ بِيَوْمٍ، قِيلَ لِابْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: يَتَقَدَّمُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ چاند نکلنے سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعد سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اس مہینے کے آغاز سے قبل روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

باب ((فإن غمّ عليكم فأكملوا العدة ثلاثين ولاتقدموا الشهر بيوم ولا بيومين))

اس کا بیان کہ اگر آسمان ابر آلود ہونے کے باعث چاند نظر نہ آئے تو تیس دِن کی مدت پوری کرو اور ماہِ رمضان سے ایک یا دو دِن پہلے روزہ نہ رکھو

٦٠٨-(٤٨٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ،

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، سو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو، روزہ نہ رکھو اور چھوڑو بھی تب ہی جب تم اسے (یعنی عید الفطر کا چاند) دیکھ لو، لیکن

[٦٠٧] الموطأ لإمام مالك:١/٨٦، صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا، ح:١٩٠٦، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، ح:١٠٨٠

[٦٠٨] الموطأ لإمام مالك:١/٢٨٦، صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروها، ح:١٩٠٦، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية، ح:١٠٨٠

وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ)).

اگر وہ تم پر مبہم ہو جائے تو تیس دن کی مدت پوری کرو۔

۶۰۹-(۹۳۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو، ہاں اگر ایسے شخص کی اس دن سے موافقت ہو جائے (جو پہلے سے) روزہ رکھ رہا ہو (تو اور بات ہے) اور (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزے رکھو اور (عید کا) چاند دیکھ کر روزے رکھنا بند کر دو۔ لیکن اگر (بادلوں کی وجہ سے) چاند تم پر ڈھانپ دیا جائے، تو پھر تیس روزوں کی گنتی پوری کرو۔

۶۱۰-(۹۳۳): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوا بَيْنَ يَدَيْ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن آگے روزہ نہ رکھو، البتہ وہ شخص روزہ رکھ سکتا ہے جو پہلے سے روزے رکھ رہا ہو۔

۶۱۱-(۹۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس شخص پر مجھے تعجب ہوتا ہے جو اس مہینے کے شروع ہونے سے پہلے ہی روزہ رکھ لیتا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم چاند دیکھنے سے پہلے روزہ نہ رکھو اور چاند دیکھنے سے پہلے افطار نہ کرو۔

باب الشهادة على رؤية الهلال

رؤیتِ ہلال پر گواہی کا بیان

۶۱۲-(۴۸۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے

[۶۰۹] سنن الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم، ح:۶۸۴، صحیح ابن حبان:۸/۲۳۹، السنن للدار قطنی:۲/۱۵۹

[۶۱۰] صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب لا یقدم رمضان بصوم یوم أو یومین، ح:۱۹۱۴، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال، ح:۱۰۸۱

[۶۱۱] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۳/۴۰۵، سنن النسائی کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف، ح:۲۱۲۵

[۶۱۲] سنن الدار قطنی:۲/۱۷۰

الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَصَامَ. وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا، وَقَالَ: أَصُومُ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خود بھی روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: ماہِ شعبان کے ایک دن کا (اضافی) روزہ رکھ لینا مجھے اس بات سے کہیں زیادہ پسند کہ میں ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑ بیٹھوں۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدُ: لَا يَجُوزُ عَلَى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ.

امام شافعی رحمہ اللہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: رمضان کے لیے دو شہادتیں ضروری ہیں۔

باب وقت الفطر

افطاری کے وقت کا بیان

٦١٣- (٤٨٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہما كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ إِلَى اللَّيْلِ الْأَسْوَدِ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

حمید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب وہ سیاہ رات دیکھ لیتے، پھر وہ نماز کے بعد (روزہ) افطار کیا کرتے تھے، ان کا یہ عمل ماہِ رمضان میں ہی ہوتا تھا۔

٦١٤- (٤٨٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)).

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔

باب وقت السحور

سحری کے وقت کا بیان

٦١٥- (١٣٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو (یعنی تہجد کی) اذان دیتے ہیں، سو تم تب تک کھاؤ پیو جب تک کہ ابن ام

[٦١٣] الموطأ لإمام مالك:١/٢٨٨، صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب تعجيل الافطار، ح:١٩٥٧، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور، ح:١٠٩٨

[٦١٤] ايضًا

[٦١٥] صحيح البخاری، كتاب الشهادت، باب شهادة الأعمى وأمره ونكاحه، ح:٢٦٥٦، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان أن الدخول فی الصوم يحصل بطلوع الفجر، ح:٣٦، المسند للحميدی:٢/٢٧٦

حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ))، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

مکتوم اذان نہ دیں (یہ صبح کی اذان دیتے تھے) اور یہ نابینا شخص تھے، یہ تب تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انہیں بتلانہ دیا جاتا کہ تو نے صبح کرلی، تو نے صبح کرلی۔

٦١٦- (١٢٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ مَكْتُومٍ))، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

سالم ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو (یعنی تہجد کی) اذان دیتے ہیں، سو تم تب تک کھاؤ پیو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں (یہ صبح کی اذان دیتے تھے) اور یہ نابینا شخص تھے، یہ تب تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انہیں بتلانہ دیا جاتا کہ تو نے صبح کرلی، تو نے صبح کرلی۔

باب الافطار فی السفر

سفر میں روزہ نہ رکھنے کا بیان

٦١٧-(٣٩٥): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَامَ فِي سَفَرِهِ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ صَامُوا حِينَ صُمْتَ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ وَأَمَرَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يُحْبَسُوا، فَلَمَّا حُبِسُوا وَلَحِقَهُ مَنْ وَرَاءَهُ رَفَعَ الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ فَشَرِبَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینے میں مکہ تک کے سفر میں (خود) روزہ رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ جب آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہے تو لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے برتن منگوایا، اس میں پانی تھا، آپ نے اسے اپنے ہاتھ پر رکھا اور اپنے سامنے موجود لوگوں کو حکم فرمایا کہ انہیں روکا جائے، پھر جب وہ روک دیے گئے اور ان کے پیچھے والے لوگ بھی ان کے ساتھ آملے، تو آپ ﷺ نے برتن اٹھایا اور مُنہ سے لگا کر پی لیا۔

وَفِي حَدِيثِهِمَا أَوْ حَدِيثِ أَحَدِهِمَا: وَذَلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

ان دونوں کی یا ان میں سے کسی ایک کی حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ بعد از عصر کا واقعہ تھا۔

٦١٨-(٣٩٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ

---

[٦١٦] الموطأ لإمام مالك: ١/ ٧٤، صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب اذان الأعمى اذا كان له من يخبره، ح: ٦١٧

[٦١٧] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر، ح: ١١١٤

[٦١٨] المسند للحميدي: ٥٣٩

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله علیہ وسلم مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى كَانَ بِكُرَاعِ الْغَمِيمِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ رَفَعَ إِنَاءً فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَدْرَكَهُ مَنْ وَرَاءَهُ، ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے نکلے یہاں تک کہ آپ کراع الغمیم کے مقام پر پہنچے اور آپ روزے کی حالت میں تھے، پھر آپ نے برتن اٹھایا اور اس کو اپنے ہاتھ پر رکھا اور آپ سواری پر تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے لوگ رُکے رہے اور جب ان کے پیچھے کے لوگ ساتھ آملے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

۶۱۹-(۷۷۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیہ وسلم خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ، فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیہ وسلم.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت رمضان میں (جب مکہ کی طرف) نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ چھوڑ دیا اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر چھوڑ دیا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کردہ نئے کام پر اور پھر اس سے بھی نئے کام پر عمل کیا کرتے تھے۔

۶۲۰-(۷۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیہ وسلم، أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیہ وسلم أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ، وَقَالَ: تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ، فَصَامَ النَّبِيُّ صلی الله علیہ وسلم، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیہ وسلم بِالْعَرْجِ يَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْعَطَشِ، أَوْ مِنَ الْحَرِّ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ صَامُوا حِينَ صُمْتَ، فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیہ وسلم بِالْكَدِيدِ

ابو بکرہ بن عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال لوگوں کو دورانِ سفر روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے دشمن کے لیے قوت پکڑو، جبکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جس نے مجھے یہ حدیث بیان کی اس شخص نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مقام پر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیاس یا گرمی کے باعث اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے، تو عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا تو لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کا) پیالہ

[۶۱۹] الموطأ لإمام مالك: ۲۹٤/۱، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب إذا قام أياماً من رمضان ثم مسافر، ح: ۱۹٤٤، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، ح: ۱۱۱۳

[۶۲۰] صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظلل عليه واشتد الحرّ، ح: ۱۹٤٦، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، ح: ۱۱۱۵،

دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

منگوایا اور پی لیا تو لوگوں نے بھی روزہ چھوڑ دیا۔

۶۲۱- (۷۸۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ، فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ: ((أُولَئِكَ الْعُصَاةُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا، یہاں تک کہ جب کراع الغمیم مقام پر پہنچے تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھ لیا۔ پھر عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں پر تو روزہ گراں گزر رہا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے، سو کسی نے روزہ چھوڑ دیا اور کسی نے رکھے رکھا۔ پھر جب آپ ﷺ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگ روزے سے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں۔

۶۲۲- (۷۸۴): قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَفِي حَدِيثِ الثِّقَةِ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا، وَقَالَ: ((تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ))، فَقِيلَ: إِنَّ النَّاسَ أَبَوْا أَنْ يُفْطِرُوا حِينَ صُمْتَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے وقت ماہِ رمضان میں جب مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ روزے سے تھے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں اور اپنے دشمن کے لیے قوت پیدا کریں۔ (آپ ﷺ سے) کہا گیا کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو روزے کی حالت میں دیکھ کر روزہ چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے، تو آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ پھر (راوی نے) آگے ساری حدیث بیان کی۔

باب منه: ليس من البر الصوم في السفر

اس کا بیان کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے

۶۲۳- (۷۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور رسول اللہ ﷺ چاشت کے بعد چل پڑے، (آپ ﷺ نے

[۶۲۱] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر فى شهر رمضان للمسافر فى غير معصية، ح:۱۱۱۴

[۶۲۲] أيضاً

[۶۲۳] صحيح البخارى، كتاب الصيام، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم لمن ظلل عليه واشتد الحرّ، ح:۱۹۴۶، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر فى شهر رمضان للمسافر فى غير معصية، ح:۱۱۱۵

مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ زَمَانَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى إِذَا هُوَ بِجَمَاعَةٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ؟)) قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، جَهَدَهُ الصَّوْمُ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)).

دیکھا) کہ درخت کے سائے میں (صحابہ کی) ایک جماعت بیٹھی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: یہ روزے دار ہیں اور روزے نے انہیں مشقت میں ڈالا ہوا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ہے۔

۶۲۴- (۷۸۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ)).

کعب بن عاصم اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ہے۔

باب التخيير فی الصوم والافطار

سفر میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں اختیار

۶۲۵-(۴۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی بہت روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہے تو روزہ رکھ لے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

۶۲۶- (۴۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا، تو کسی روزہ دار نے بے روزہ دار پر اور کسی بے روزہ دار نے روزے

---

[۶۲٤] سنن النسائی كتاب الصيام، باب ما يكره من الصيام فی السفر، ح:۲۲۵۵، سنن ابن ماجه كتاب الصيام، باب ما جاء فی الافطار فی السفر، ح:۱۶۶٤، المستدرك للحاكم:۱/۴۳۳، صحيح ابن خزيمة:۱/۲۵۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۳۹/۸٤، صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب الصوم فی السفر والافطار، ح:۱۹٤۳، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير فی الصوم والفطر فی السفر، ح:۱۱۲۱

[۶۲۵] ايضا

[۶۲۶] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۹۵، صحيح البخاری، كتاب الصيام، باب لم يعب اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم بعضهم بعضاً فی الصوم والافطار، ح:۱۹٤۷، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر فی غير معصية، ح:۱۱۱۸

يَعِبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرَ عَلَى الصَّائِمِ.

دار پر عیب نہیں لگایا۔

٦٢٧- (٧٨٥): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرَ عَلَى الصَّائِمِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو ہم میں سے کچھ نے تو روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے نہیں رکھا تھا، لیکن کسی روزے دار نے بے روزہ دار کو اور کسی بے روزہ دار نے روزے دار کو معیوب نہیں سمجھا۔

باب صيام يوم عاشوراء

یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان

٦٢٨- (٨٠١): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کا (خود بھی) روزہ رکھا کرتے تھے اور (لوگوں کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم فرماتے تھے۔

٦٢٩- (٨٠٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عاشوراء وہ دن تھا کہ قریش دورِ جاہلیت میں اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی ﷺ بھی قبل از اسلام روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ پھر جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو (تب بھی) آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور (لوگوں کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے اور وہ چونکہ فرض تھے اور (عاشوراء کا روزہ فرض نہیں تھا، اس لئے) یومِ عاشوراء (کا روزہ) ترک کر دیا، سو جو چاہتا اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا۔

٦٣٠- (٨٠٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے

[٦٢٧] صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب لم يعب اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضهم بعضاً في الصوم والإفطار، ح:١٩٤٧، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية، ح:١١١٨

[٦٢٨] سنن ابن ماجه كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ح:١٧٣٤

[٦٢٩] الموطأ لإمام مالك:١/٢٩٩، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ح:٢٠٠٢، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم عاشوراء، ح:١١٢٥

[٦٣٠] أيضاً

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ، يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ))، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ، يَقُولُ: ((إِنِّي صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ)).

دن معاویہ بن ابی سفیان رسول اللہ ﷺ کے منبر پر جلوہ افروز تھے اور انہوں نے اپنی آستین سے بالوں کی لٹ نکالی ہوئی تھی، کہ میں نے انہیں یہ فرماتے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کے امور سے منع کرتے سنا ہے، اور فرماتے: بنی اسرائیل اسی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کی عورتوں نے انہیں پکڑ لیا تھا (یعنی وہ نسوانی عادات اپنانے لگے تھے)، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی جیسے دن کے متعلق فرماتے سنا: میں روزہ رکھے ہوئے ہوں، سو تم میں سے جو چاہے روزہ رکھ لے۔

٦٣١- (٨٠٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ: ((هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ)).

حمید بن عبدالرحمٰن نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو حج کے سال منبر پر کہتے سنا کہ اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی دن کے بابت یہ فرماتے سنا: یہ یومِ عاشوراء کا دن اور اللہ تعالیٰ نے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، سو تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔

٦٣٢-(٨٠٥): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یومِ عاشوراء کا ذکر کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس روز اہلِ جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے، سو تم میں سے جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا پسند کرے تو اسے رکھ لینا چاہیے اور جو پسند نہ کرے اسے چھوڑ دینا چاہیے۔

٦٣٣-(٨٠٦): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں

[٦٣١] أيضاً [٦٣٢] أيضاً

[٦٣٣] صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ح:٢٠٠٦، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم عاشوراء، ح:١١٣٢

عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِى يَزِيدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى صِيَامَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ، يَعْنِى يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

جانتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی دن روزے کے بارے میں دیگر دنوں کی نسبت اس قدر تگ ودو کرتے ہوں گے سوائے اس دن کے روزے کے یعنی عاشوراء کا دن۔

باب الافطارفی صیام التطوع

نفلی روزہ توڑنے کا بیان

٦٣٤-(٣٩٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّا خَبَّأْنَا لَكَ حَيْسًا، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّى كُنْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ، وَلَكِنْ قَرِّبِيهِ)).

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کے لیے کھجور، پنیر اور گھی کا حلوہ تیار کیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو روزہ رکھنا چاہتا تھا، لیکن اب اسے میرے پاس لے آؤ۔

٦٣٥-(٤٩٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ، عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّا خَبَّأْنَا لَكَ حَيْسًا، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّى كُنْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ، وَلَكِنْ قَرِّبِيهِ)).

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: ہم نے آپ کے لیے کھجور اور گھی سے تیار شدہ حلوہ رکھا ہوا ہے، تو آپ نے فرمایا: میں تو روزے کا ارادہ کیے ہوا تھا لیکن اب اسے قریب کر دو (یعنی وہ حلوہ مجھے لادو)۔

٦٣٦-(٣٩١): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، الْحَدِيثَ الَّذِى رُوِّيتُ عَنْ حَفْصَةَ، وَعَائِشَةَ، عن النَّبِيِّ ﷺ، يَعْنِى أَنَّهُمَا أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ فَأُهْدِىَ لَهُمَا شَيْءٌ فَأَفْطَرَتَا، فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((صُومَا يَوْمًا مَكَانَهُ)).

سیدہ حفصہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے (یعنی حفصہ اور عائشہ نے) روزے کی حالت میں صبح کی تو انہیں کوئی چیز تحفہ میں دی گئی تو انہوں نے روزہ چھوڑ دیا، پھر ان دونوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ ایک دِن کا روزہ رکھ لو۔

---

[٦٣٤] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلًا من غير عذرٍ، ح:١١٥٤، المسند للحميدى:١/٩٨، سنن أبى داود، كتاب الصيام، باب الرخصة فى ذالك، ح:٢٤٥٥، سنن الترمذى، أبواب الصيام، باب صيام التطوع بغير تبييت، ح:٧٣٤، سنن النسائى كتاب الصيام، باب النسية فى الصوم، ح:٢٣٢٥

[٦٣٥] أيضاً

[٦٣٦] الموطأ لإمام مالك:١/٣٠٦، المصنف لعبد الرزاق:٤/٢٧٦، سنن الترمذى، أبواب الصيام، باب ما جاء فى ايجاب القضاء عليه، ٧٣٥

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؟ فَقَالَ: لَا، إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ رَجُلٌ بِبَابِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ.

ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: کیاآپ نے یہ حدیث عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سُنی ہے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ نہیں، مجھے تو یہ حدیث عبدالملک بن مروان کے دروازے پر کھڑے ایک شخص نے یااس کے مجلس نشینوں میں سے کسی آدمی نے بتلائی۔

۶۳۷-(۲۹۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُفْطِرَ الْإِنْسَانُ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ. وَيَضْرِبُ لِذَلِكَ أَمْثَالًا رَجُلٌ طَافَ سَبْعًا وَلَمْ يُوفِهِ فَلَهُ أَجْرُ مَا احْتَسَبَ، أَوْ صَلَّى رَكْعَةً وَلَمْ يُصَلِّ أُخْرَى فَلَهُ أَجْرُ مَا احْتَسَبَ.

عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ انسان نفلی روزہ چھوڑ دے اور وہ اس کے لیے یہ مثالیں بیان فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے سات طواف کیے لیکن اس نے پورے نہیں کیے تو اس کے لیے وہی اجر ہے جو اس نے گمان کیا یا کسی نے ایک رکعت نماز پڑھی اور دوسری نہ پڑھی تو اس کے لیے اسی کا اجر ہے جو اس نے خیال کیا۔

۶۳۸-(۲۹۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما لَا يَرَى بِالْإِفْطَارِ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ بَأْسًا.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزہ چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے۔

باب الاستمرار على الصيام مع وجود الطعام

کھانے کی موجودگی کے باوجود روزہ قائم رکھنے کا بیان

۶۳۹-(۱۵۸۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَبَاهَا دَعَا نَفَراً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَعْنِي إِلَى الْوَلِيمَةِ فَأَتَاهُ فِيهِمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فَبَارَكَ وَانْصَرَفَ.

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اصحابِ رسول کی جماعت کو دعوتِ ولیمہ پر بلایا تو ان میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے (روزے کی وجہ سے کھانا نہ کھایا اور) برکت کی دعا فرما کر واپس چلے گئے۔

---

[۶۳۷] المصنف لعبد الرزاق: ۲۷۱/۴

[۶۳۸] أيضاً

[۶۳۹] المصنف لعبد الرزاق: ۴۴۸/۱۰

٦٤٠-(۱۵۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يَقُولُ: دَعَا أَبِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَأَتَاهُ فَجَلَسَ وَوُضِعَ الطَّعَامُ، فَمَدَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَدَهُ وَقَالَ: خُذُوا بِسْمِ اللهِ، وَقَبَضَ عَبْدُ اللهِ يَدَهُ وَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ.

عبیداللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دعوت کی، آپ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، کھانا لگایا گیا تو آپ نے ہاتھ بڑھا کر کہا کہ اللہ کا نام لے کر لیجیے، جبکہ خود عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ میں روزے سے ہوں۔

٦٤١-(۱۵۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَى أَبَا طَلْحَةَ وَجَمَاعَةً مَعَهُ فَأَكَلُوا عِنْدَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ وَلِيمَةٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی، توانہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھ کر) کھانا کھایا اور یہ کسی ولیمہ کی دعوت نہیں تھی۔

باب جوازنية الصوم التطوع إذا انتصف النهار

نِصف دِن گزر جانے کے بعد نفلی روزے کی نیت کرنے کے جواز کا بیان

٦٤٢-(...٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ حِينَ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ أَوْ قَبْلَهُ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟ فَيَجِدُهُ أَوْ لا يَجِدُهُ فَيَقُولُ: لأَصُومَنَّ هَذَا الْيَوْمَ فَيَصُومُهُ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا وَبَلَغَ ذَلِكَ الْحِينَ وَهُوَ مُفْطِرٌ.

عطاء، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نصف النہار یا اس سے پہلے اپنے گھر والوں کے پاس آیا کرتے تھے وہ وہ کہتے: کیا کھانا ہے؟ وہ اسے پا لیتے (تو کھا لیا کرتے) یا نہ پاتے تو کہتے: آج میں ضرور روزہ رکھوں گا، وہ روزہ رکھ لیتے اور اگر کوئی حالتِ افطار میں ہو (یعنی اس نے کھا پی لیا ہو) اور وہ اس وقت کو پہنچے تو وہ حالتِ افطار میں ہی رہے گا (یعنی وہ روزہ نہیں رکھ سکتا)۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، وَبَلَغَنَا: أَنَّهُ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ مُفْطِرًا حَتَّى

ابن جریج فرماتے ہیں: عطاء نے ہمیں بیان کیا کہ ہمیں اس بات کا پتہ چلا کہ جب وہ بغیر روزے کے صبح کرتے

[٦٤٠] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب إجابة الداعي في العرس وغيره، ح:٥١٧٩، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب الأمر باجابة الداعي الى دعوته، ح:١٤٢٩

[٦٤١] الموطأ لإمام مالك:٢/٩٢٧، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب من أكل حتى شبع، ح:٥٣٨١، مسلم، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره الى دار من يشق برضاه، ٢٠٤٠

[٦٤٢] المصنف لعبد الرزاق:٤/٢٧٢، المصنف لابن أبي شيبة:٣/٣١

الضُّحَى أَوْ بَعْدَهُ، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ وَجَدَ غَدَاءً أَوْ لَمْ يَجِدْهُ.

تو وہ چاشت یا اس کے بھی بعد ایسا کرلیا کرتے تھے (یعنی روزے کی نیت کرلیا کرتے تھے)، وہ کبھی ناشتہ پالیتے اور کبھی نہیں پاتے تھے۔

باب قبلة الرجل امرأته وهو صائم

روزے دار کا اپنی بیوی کا بوسہ لینے کا بیان

٦٤٣-(١٣١٩): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا، فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ، فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَرَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ، فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا، وَقَالَ: لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُحِلُّ اللهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ، فَرَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ؟)) فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: ((أَلَا أَخْبَرْتِهَا أَنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ؟)) فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا، وَقَالَ: لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يُحِلُّ اللهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((وَاللهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ)).

عطا بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے بحالتِ روزہ اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، انہیں اس بات پر بہت قلق ہوا۔ انہوں نے اپنی عورت کو اس بارے پوچھنے کے لیے بھیجا۔ وہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور انہیں یہ بات بتلائی، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے ہیں۔ وہ عورت اپنے خاوند کے پاس واپس آئی اور اسے بتلایا، تو وہ کہنے لگا کہ ہم رسول اللہ ﷺ جیسے نہیں ہیں، اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہے حلال کرے۔ وہ عورت پھر امِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو وہاں پایا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ اس عورت کا کیا مسئلہ ہے؟ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے بتایا نہیں کہ میں بھی ایسے کرلیتا ہوں؟ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے اسے بتایا تھا، یہ اپنے خاوند کے پاس گئی اور اسے بتایا لیکن اس بات نے اسے شر میں اور بڑھا دیا اور اس نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ جیسے نہیں ہیں، اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہے حلال کرے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غصے میں آ گئے اور فرمایا: میں اللہ سے تم سب کی نسبت زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کو زیادہ جانتا ہوں۔

٦٤٤-(٤٩٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

[٦٤٣] الموطأ لإمام مالك:١/٢٩١، المصنف لعبد الرزاق:٤/١٨٤، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٥/٤٣٤

[٦٤٤] الموطأ لإمام مالك:١/٢٩٢، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب ما جاء في الرخصة في القبلة للصائم، ح:١٤، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان ان القبلة في الصوم يست محرمة على من لم تعول شهوته، ح:١١٠٦

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَضْحَكُ.

ازواج میں سے کسی کا بحالت روزہ بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر آپ (یعنی سیدہ عائشہ) ہنس پڑیں۔

٦٤٥-(٤٩٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ: فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ، وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے معمر شخص کو اس کی رخصت دی اور نوجوان کے لیے اسے ناپسند فرمایا۔

باب الصائم يصبح جنباً

روزے دار حالتِ جنابت میں صبح کرنے کا بیان

٦٤٦-(٤٩١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ تَسْمَعُ: إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ، فَأَغْتَسِلُ ثُمَّ أَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا، قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: ((وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لله وَأَعْلَمُكُمْ بِمَا اتَّقِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ سن رہی تھیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں صبح جب اٹھتا ہوں تو جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ رکھنا چاہ رہا ہوتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں اور روزہ رکھنا چاہ رہا ہوتا ہوں تو میں غسل کر کے اس دن کا روزہ رکھ لیتا ہوں۔ وہ آدمی کہنے لگا: بلاشبہ آپ ہمارے جیسے نہیں ہیں، آپ کے تو اول وآخر سب گناہ اللہ نے بخش دیے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ (اس کی یہ بات سن کر) غصے میں آ گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور جس چیز سے میں نے پرہیز کرنا ہے اسے بھی میں بخوبی جانتا ہوں۔

٦٤٧-(٨٨٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بھی سن رہی تھی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دروازے میں کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی حالت میں صبح کرتا ہوں جبکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ تو رسول

[٦٤٥] الموطأ لإمام مالك:١/٢٩٣، سنن ابن ماجه كتاب الصيام، باب ما جاء في المباشرة للصائم، ح:١٦٨٨، سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب كراهيته للشاب، ح:٢٣٨٧

[٦٤٦] الموطأ لإمام مالك:١/٢٨٩، مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صيام من طلع عليه الفجر وهو جنب، ح:١١١٠

[٦٤٧] أيضاً

وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں حالتِ جنابت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوتا ہوں تو میں غسل کر کے اس دن کا روزہ رکھ لیتا ہوں۔

۶۴۸- (۸۸۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي، عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمَّيِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا وَاللهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرَ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ فَسَأَلَهَا عَنْ

ابو بکر بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ امیر مدینہ مروان بن حکم کے پاس موجود تھے کہ مروان سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے حالت جنابت میں صبح کی تو وہ اس دن کو حالتِ افطار میں گزارے گا (یعنی وہ روزہ نہیں رکھ سکتا) تو مروان نے عبدالرحمٰن کو قسم دے کے کہا: تم ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کے اس مسئلہ کے بارے میں ضرور دریافت کرو۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد عبدالرحمٰن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور عبدالرحمٰن نے سلام کہہ کے پوچھا: اے ام المؤمنین! ہم مروان کے پاس تھے تو اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات بتلائی گئی کہ جو شخص حالت جنابت میں صبح کرے تو وہ اس دن کا روزہ نہیں رکھے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے جیسے ابوہریرہ نے فرمایا ہے۔ اے عبدالرحمٰن! کیا تو اس چیز سے اعراض کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کرتے رہے؟ عبدالرحمٰن نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی گواہی دیتی ہوں کہ اگر آپ جماع کی وجہ سے جنبی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے تو اس دن کا روزہ رکھتے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ پھر ہم وہاں سے نکلے اور

---

[۶۴۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۲۹۰، صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب الصائم يصبح جنباً، ح: ۱۹۲۵، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، ح: ۱۱۰۹

ذَلِكَ، فَقَالَتْ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا مَرْوَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا قَالَتَا؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي بِالْبَابِ فَلَتَأْتِيَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَلَتُخْبِرَنَّهُ بِذَلِكَ، فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا عِلْمَ لِي بِذَلِكَ، إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو عبدالرحمن نے ان سے اس بارے میں سوال کیا، توام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثل ہی فرمایا۔ پھر ہم وہاں سے نکلے اور مروان کے پاس پہنچے تو عبدالرحمن نے مروان کو ان دونوں کی بات بتلائی تو مروان نے ابو محمد کو قسم دیتے ہوئے کہا: تم میری سواری پہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان کو یہ بات بتاؤ۔ تو میں اور عبدالرحمن سوار ہوئے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے۔ کچھ دیر عبدالرحمن ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے، پھر ان کو یہ بات بیان کر دی۔ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں، مجھے تو کسی بتلانے والے نے یونہی بتلایا ہے۔

٦٤٩-(٨٩٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ يَوْمَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صبح اس طرح ہوتی تھی کہ آپ حالتِ جنابت میں ہوتے تھے تو آپ غسل کرتے اور اس دن کا روزہ رکھ لیتے۔

باب من أفطر في رمضان من جماع وكفارته وإفطار من خافت على ولدها

جماع کے سبب روزہ توڑنے، اس کے کفارے اور اس عورت کے روزہ چھوڑنے کا بیان جسے اپنے بچے کا خدشہ ہو

٦٥٠- (٤٩٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہِ رمضان میں (روزہ) چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے غلام آزاد کرنے، یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا۔ اس نے کہا: میں (ان میں سے کسی ایک کام کی بھی) استطاعت نہیں

[٦٤٩] أيضاً

[٦٥٠] الموطأ لإمام مالك:١/٢٩٦، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب اذا جامع فى رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ح:١٩٣٦، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب تغليظ الجماع فى نهار رمضان على الصائم، ح:١١١١

مِسْكِينًا، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ، فَقَالَ: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَحَدٌ أَحْوَجَ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((كُلْهُ)).

رکھتا۔ (اسی دوران) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اسے پکڑ اور صدقہ کر دے۔ اس نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ سے بڑھ کر تو اس کا ضرورت مند کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے، پھر فرمایا: اسے تو ہی کھا لے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَكَانَ فِطْرُهُ بِجِمَاعٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس نے جماع کے سبب روزہ چھوڑا تھا۔

٦٥١- (٤٩٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْتِفُ شَعْرَهُ وَيَضْرِبُ نَحْرَهُ وَيَقُولُ: هَلَكَ الْأَبْعَدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟))، قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُهْدِيَ بَدَنَةً؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجْلِسْ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، قَالَ: مَا أَحَدٌ أَحْوَجَ مِنِّي، قَالَ: ((فَكُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا أَصَبْتَ)).

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی شخص رسول اللہ کے پاس آیا، وہ اپنے بال نوچتے ہوئے اور اپنے سینے کو پیٹتے ہوئے کہنے لگا: بہت دوری کا مارا برباد ہو گیا۔ رسول اللہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ بولا: میں رمضان میں بحالتِ روزہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ تو رسول اللہ نے اس سے فرمایا: کیا تو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تو اونٹنی یا گائے کی قربانی کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، آپ نے فرمایا: چل بیٹھ جا، (تھوڑی ہی دیر بعد) رسول اللہ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اسے پکڑ اور صدقہ کر دے۔ وہ بولا: مجھ سے زیادہ ضرورت مند تو کوئی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھا لے اور جس دن میں تو نے ہمبستری کی ہے اس دن کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھ لے۔

قَالَ عَطَاءٌ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: كَمْ فِي ذَلِكَ الْعَرَقِ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا إِلَى عِشْرِينَ.

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ ٹوکرے میں کتنی کھجوریں تھیں؟ انہوں نے کہا: پندرہ صاع سے بیس صاع تک۔

---

[٦٥١] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٩٥

٦٥٢- (١١٥٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا گیا کہ جب اسے اپنے بچے (کے ضیاع یا تکلیف) کا خدشہ ہو، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ روزہ چھوڑ دے اور ہر دِن کے بدلے میں کسی مسکین کو گندم کا ایک مُد دے دیا کرے۔

باب فی الحجامة

بحالتِ روزہ سینگی لگوانے کا بیان

٦٥٣- (٨٩١): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَمَانَ الْفَتْحِ فَرَأَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)).

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے زمانے میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھارہ رمضان المبارک کے دن سینگی لگا رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا: سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ توڑ دیا۔

٦٥٤- (٨٩٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ مُحْرِمًا صَائِمًا.

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

٦٥٥- (٤٨٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت میں سینگی لگوایا کرتے تھے، پھر اسے چھوڑ دیا۔

باب قضاء الصوم

روزے کی قضاء کا بیان

٦٥٦- (٤٨٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

خالد بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان کے

[٦٥٢] الموطأ لإمام مالك: ١/٣٠٨

[٦٥٣] سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب في الصائم يحتجم، ح: ٢٣٦٠، صحيح ابن خزيمة: ٣/٢٢٦، صحيح ابن حبان: ٨/٣٠١. المستدرك للحاكم: ١/٤٦٨

[٦٥٤] سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب في الرخصة في ذالك، ح: ٢٣٦٥، سنن الترمذي، أبواب الصيام، باب ما جاء في الرخصة في ذالك، ٧٧٧

[٦٥٥] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٩٨، المصنف لعبد الرزاق: ٤/٢١١

[٦٥٦] صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب اذا أفطر في رمضان ثم طلعت الشمس، ح: ١٩٥٩، المصنف لعبد الرزاق: ٤/١٧٨

أَسْلَمَ، عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى وَغَابَتِ الشَّمْسُ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الْخَطْبُ يَسِيرٌ.

ایک ابر آلود دن میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کر لیا اور سمجھا کہ شام ہو گئی ہے اور سورج غروب ہو چکا ہے، لیکن ایک شخص نے آ کر انہیں بتلایا کہ اے امیر المومنین! سورج تو ابھی طلوع ہی ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معمولی بات ہے۔

٦٥٧- (٤٩٠): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَمَنْ تَقَيَّأَ وَهُوَ صَائِمٌ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے خود (قصداً وعمداً) قے کی تو اس پر قضاء واجب ہے، لیکن اگر کسی کو (غیر ارادی طور پر کسی بیماری یا عذر کے باعث) قے آ جائے تو اس پر قضاء لازم نہیں۔

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

٦٥٨- (٨٤٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ من رمضانَ فَمَا أَسْتطيع أن أَصُومَه حتى يأتِيَ شَعْبَانُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ذمے رمضان کے کچھ روزے ہوا کرتے تھے تو میں ان کی قضائی نہ دے پاتی، یہاں تک کہ ماہِ شعبان آ جاتا۔

---

[٦٥٧] الموطأ لإمام مالك:١/٣٠٤، سنن أبي داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقيء عامدًا، ح:٢٣٨٠، سنن الترمذي، أبواب الصيام، باب ما جاء فيمن استقاء عمدًا، ح:٧٢٠، المستدرك للحاكم:١/٤٢٧، صحيح ابن حبان:٨/٢٨٤، سنن الدار قطني:٢/١٨٤

[٦٥٨] الموطأ لإمام مالك:١/٣٠٨، صحيح البخاري، كتاب الصيام، باب متى يقضى قضاء الصوم، ح:١٩٥٠، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب قضاء رمضان في شعبان، ح:١٥١

كتاب الزكاة
زکوٰۃ کے مسائل

باب مافرض من صدقة وعقول فإنمانزل به الوحي

زکوٰۃ ودِیات میں جو بھی فرض ہے وہ نزولِ وحی سے ہی ہے

٦٥٩- (٤١١): أَخْبَرَنِي مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ طَاوُوسٍ: عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ مِنَ الْعُقُوْلِ نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَمَا فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْعُقُوْلِ أَوِ الصَّدَقَةِ، فَإِنَّما نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن طاؤس نے کہا: میرے باپ کے پاس ان دیتوں (کے احکام) کی کتاب تھی جن کے بارے میں وحی نازل ہوئی تھی اور وہ صدقات ودِیات جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا تھا، یہ بھی وہی احکام تھے جن کے بارے میں وحی نازل ہوئی تھی۔

٦٦٠-(١٣٠٥): أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عِنْدَهُ كِتَاباً مِنَ الْعُقُوْلِ نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَمَا فَرَضَ رسول الله ﷺ مِنْ صَدَقَةٍ وَعُقُوْلٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ، وَقِيلَ لَمْ يَسُنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُتْلَى، وَمِنْهُ مَا يَكُوْنُ وَحْياً إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَيُسْتَنُّ بِهِ.

طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس کتاب (یا کوئی لکھی ہوئی چیز) تھی، جس میں دِیتوں کے مسائل تھے، جو بذریعہ وحی حاصل ہوئے تھے اور وہ صدقات ودِیات جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا تھا، یہ احکام وہی تھے جن کے بارے میں وحی نازل ہوئی تھی۔ اور کہا گیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں صرف اور صرف وحی کی روشنی میں جاری فرمایا ہے۔ ایک وحی قرآن کی شکل میں ہے اور ایک وحی وہ ہے جس سے سنت اخذ کی جاتی ہے۔

باب زكاة الفطر

فطرانے کا بیان

٦٦١-(٤٢٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان لوگوں کے ہر مرد و عورت اور آزاد و غلام پر

---

[٦٥٩] المصنف لعبد الرزاق: ٢٧٩/٩

[٦٦٠] الموطأ لإمام مالك: ٢٨٤/١، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر صاعاً من طعام، ح: ١٥٠٦، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ح: ٩٨٥٩

الْفِطْرِ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع زکوۃ فطر فرض فرمائی ہے۔

٦٦٢- (٤٢٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى مِمَّنْ تُمَوِّنُونَ.

محمد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان افراد میں سے جن کی تم کفالت کرتے ہو، ہر آزاد و غلام اور مرد و عورت پر صدقۂ فطر فرض فرمایا ہے۔

٦٦٣- (٤٣٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.

عیاض بن عبداللہ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم صدقۂ فطر میں کھانے (یعنی اناج) کا ایک صاع، جَو کا صاع، کھجور کا صاع یا منقے کا صاع دیا کرتے تھے۔

٦٦٤-(٤٣١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ماہِ رمضان کا صدقۂ فطر کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع فرض کیا ہے۔

٦٦٥- (٤٣٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کھانے، جو، کھجور، منقہ یا گندم کا ایک صاع صدقۂ فطر دیا کرتے تھے۔

٦٦٦- (٤٣٣): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ نبوی ﷺ میں کھانے، منقے، گندم، کھجور یا جَو کا ایک صاع دیا

---

[٦٦١] أيضاً [٦٦٢] أيضاً [٦٦٣] أيضاً [٦٦٤] أيضاً [٦٦٥] أيضاً

[٦٦٦] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ٩٨٥

اللهِ بنِ سَعْدٍ، يَقُولُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَخَطَبَ النَّاسَ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ النَّاسَ بِهِ أَنْ قَالَ: إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ.

کرتے تھے، ہم اتنا ہی دیتے رہے، یہاں تک کہ معاویہ جب حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا، تو انہوں نے جو لوگوں سے باتیں کیں ان میں یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ شامی گندم کے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے اسی کے مطابق وصول کیا۔

قَالَ الْأَصَمُّ: وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا وَإِنْ كَانَتْ مُعَادَةَ الْأَسَانِيدِ لِأَنَّهَا بِلَفْظٍ آخَرَ، وَفِيهَا زِيَادَةٌ وَنُقْصَانٌ.

اصم کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ روایات متعدد اسانید سے آئی ہیں، کیونکہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ ہیں اور ان میں اضافہ اور کمی بھی ہے، لیکن میں نے پھر بھی ان تمام کو بیان کر دیا ہے۔

٦٦٧- (٣٤٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ لَا يُخْرِجُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَّا التَّمْرَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ أَخْرَجَ شَعِيرًا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقۂ فطر میں کھجور کے علاوہ کوئی چیز نہیں دیا کرتے تھے سوائے ایک مرتبہ کے کیونکہ (اس بار) آپ نے جَو دیے تھے۔

٦٦٨- (١٤١٤): حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کھانے، جَو، کھجور، منقی یا پنیر سے ایک صاع صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

باب صرف زكاة الفطر

فطرانے کی ادائیگی کا بیان

٦٦٩- (٤٣٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید

[٦٦٧] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٨٤، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، ح: ١٥١١

[٦٦٨] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٨٤، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ح: ٩٨٥؛ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر صاعاً من طعام، ح: ١٥٠٦

[٦٦٩] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٨٥، المصنف لعبد الرزاق: ٣/٣٢٩

عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تُجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

الفطر سے دو یا تین دن پہلے صدقۂ فطر اس کی طرف بھیج دیا کرتے تھے جس کے پاس وہ جمع کیا جاتا تھا۔

٦٧٠-(١١٦٨): وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تُجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

انہی سے مروی سابقہ حدیث ہی ہے۔

باب أخذ الزكاة وصرفها

زکوٰۃ کی وصولی اور ادائیگی کا بیان

٦٧١-(١٧٧٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ: ((فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: اگر وہ (اسلام) قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ ان پر زکوٰۃ لازم ہے جو ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء میں بانٹ دی جائے گی۔

٦٧٢-(١٧٧٧): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَشَدْتُكَ بِاللهِ، اللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا وَتَرُدَّهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ قَالَ: ((اللَّهُمَّ نَعَمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں (کہ بتلایئے) کیا یہ حکم آپ کو اللہ نے دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے فقراء کو دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

٦٧٣-(١٧٧٨): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ

قبیصہ بن مخارق ہلالی بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کے تاوان کا ضامن بنا۔ تو میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور

[٦٧٠] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٨٥، المصنف لعبد الرزاق: ٣/٣٢٨، المصنف لابن أبي شيبة: ٣/٢٢٧

[٦٧١] صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة من الأغنياء وترد في الفقراء حيث كانوا، ح: ١٤٩٦

[٦٧٢] صحيح البخاري، كتاب العلم، باب ما جاء في العلم، ح: ٦٣، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الأمر بالإيمان بالله ورسوله وشرائع الدين، والدعاء إليه، ح: ١٩

[٦٧٣] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب من تحل له المسألة، ح: ١٠٤٤

قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلَالِيِّ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((نُؤَدِّيهَا عَنْكَ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

آپ سے اس کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: ہم یہ (تاوان) ادا کر دیں گے۔

٦٧٤-(١٧٧٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَصَعَّدَ فِيهِمَا وَصَوَّبَ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي قُوَّةٍ مُكْتَسِبٍ)).

عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ان سے یہ بات بیان کی کہ وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے تک دیکھا، پھر فرمایا: تمہاری مرضی ہے، لیکن اس میں مالدار اور کمائی کرنے کے قابل قوی شخص کا کوئی حصہ نہیں۔

٦٧٥-(٤٣٤): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الزَّكَاةِ، فَقَالَ: أَعْطِهَا أَنْتَ، فَقُلْتُ: أَلَمْ يَكُنِ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي لَا أَرَى أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى السُّلْطَانِ.

اسامہ بن زید لیثی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ سے زکوٰۃ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے ادا کرو۔ میں نے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا نہیں کرتے تھے کہ زکوٰۃ حکمران کو ادا کرو؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، لیکن میری رائے یہ نہیں ہے کہ تم حکمران کو اس کی ادائیگی کرو۔

باب قتال مانع الصدقة

زکوٰۃ نہ دینے والوں سے قتال کا بیان

٦٧٦- (٨٣٧): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِيمَنْ مَنَعَ الصَّدَقَةَ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے زکوٰۃ دینا بند کر دی تھی، کہا تھا: کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہیں ہے کہ میں لوگوں سے مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں، سو جب وہ اس کا اقرار کر لیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لیں گے، ماسوائے ان کے حق کے اور ان

|٦٧٤| سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى، ح:١٦٣٣، سنن النسائي، كتاب الزكاة، باب مسألة القوى المكتسب، ح:٢٥٩٨، المسند لإمام أحمد بن حنبل:١٦٢/٣٨

|٦٧٥| المصنف لعبد الرزاق:٤٥/٤

|٦٧٦| صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ح:١٣٩٩

وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ))؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: هَذَا مِنْ حَقِّهَا، يَعْنِي مَنْعَهُمُ الصَّدَقَةَ.

کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی اس کا حق ہے یعنی ان کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔

٦٧٧- (٨٣٦ـ٩٨ـ١٠٢٨): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تب تک لوگوں سے مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں، پھر جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیں گے، مگر ان کا حق (ادا کرنا لازم رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: هَذَا مِنْ حَقِّهَا، لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ.

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی اس کے حق میں سے ہے کہ اگر وہ مجھ سے اس مال سے ایک رسی بھی روکیں گے جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔

٦٧٨- (١٠٣١): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا الْقَوْلَ أَوْ مَعْنَاهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہی بات یا اسی معنی کی کہی تھی۔

باب إثم من لايؤدى زكاة ماله

اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کا گناہ

٦٧٩- (٤٠٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعْتُ جَامِعَ بْنَ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ، سَمِعَا أَبَا وَائِلٍ، يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، يَقُولُ: سَمِعْتُ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو روزِ قیامت اس کے لیے (اس کے مال کو) ایک گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا، وہ

[٦٧٧] أيضاً

[٦٧٨] أيضاً

[٦٧٩] سنن الترمذی، أبواب تفسير القرآن الكريم، باب من سورة آل عمران، ح:٣٠١٢، سنن النسائی كتاب الزكاة، باب التغليظ فی حبس الزكاة، ح:٣٤٤١، سنن ابن ماجه كتاب الزكاة، باب ما جاء فی منع الزكاة، ح:١٧٨٤

رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُطَوَّقَهُ فِي عُنُقِهِ))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾.

اس سے بھاگے گا لیکن وہ (سانپ) اس کے پیچھے پیچھے ہو گا، حتیٰ کہ وہ اس کی گردن میں طوق پہنا دیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم پر یہ آیت پڑھی: **سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ''عنقریب وہ روزِ قیامت طوق پہنائے جائیں گے بہ سبب اس کے جو وہ کنجوسی کیا کرتے تھے۔''

٦٨٠-(٤٠٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمْكِنَهُ يَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ.

ابوصالح سمان، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روزِ قیامت اسے ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کے سامنے لایا جائے گا، اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ تب تک اس کے پیچھے لگا رہے گا جب تک کہ اس پہ قادر نہ ہو جائے، (پھر) وہ کہے گا کہ میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔

٦٨١-(٤٦٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُمْكِنَهُ يَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص صاحب مال ہو اور وہ اس سے زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ روز قیامت اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا، جس (کی آنکھ کے اوپر) دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے قابو میں لے کر کہے گا: میں ہوں تیرا خزانہ۔

باب فی الكنز

'کنز' کی تفسیر کا بیان

٦٨٢-(٤٦٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْكَنْزِ، فَقَالَ: هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تُؤَدِّي مِنْهُ الزَّكَاةَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خزانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ (اس سے مراد) وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے۔

---

[٦٨٠] صحيح ابن خزيمة:١١/٤، المستدرك للحاكم:٢٩٨/٢، الموطأ لإمام مالك:٢٥٦/١، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، ح:١٤٠٣

[٦٨١] الموطأ لإمام مالك:٢٥٦/١

[٦٨٢] الموطأ لإمام مالك:٢٥٦/١، المصنف لعبد الرزاق:١٠٦/٤، المصنف لابن أبي شيبة:١٩٠

٦٨٣- (٤٠٥): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ: كُلُّ مَالٍ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَإِنْ كَانَ مَدْفُونًا، وَكُلُّ مَالٍ لَا تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَهُوَ كَنْزٌ وَإِن لَّمْ يَكُنْ مَدْفُونًا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے، اگرچہ وہ مدفون ہی ہو، اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو وہ کنز (خزانہ) ہے، اگرچہ مدفون نہ ہی ہو۔

باب الصدقة من الكسب الطيب والمنفق البخيل

پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرنے اور کنجوسی سے خرچ کرنے والے کا بیان

٦٨٤-(٤٧٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، يَقُولُ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا طَيِّبًا، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ، إِلَّا كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمَنِ، فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى أَنَّ اللُّقْمَةَ لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهَا لَمِثْلُ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو بھی بندہ (اپنی) پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کو ہی قبول فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھتا ہی صرف پاکیزہ (صدقہ) ہے (لہٰذا ایسا بندہ) گویا ایسے ہی ہے جیسے وہ اس صدقے کو رحمان کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے، پھر وہ اسے ایسے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی گھوڑے کا بچہ پالتا ہے، حتی کہ (اس کا صدقہ کیا ہوا) ایک لقمہ روز قیامت جب آئے گا تو وہ عظیم پہاڑ کے مثل ہو گا، پھر آپ ﷺ نے پڑھا: أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ ''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات وصول کرتا ہے۔''

٦٨٥- (٤٧٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرنے والے اور کنجوسی کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی مانند ہے جو دو جبے زیب

[٦٨٣] المصنف لعبد الرزاق: ١٠٦/٤

[٦٨٤] صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة من كسب طيب، ح: ١٤١٠، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، ح: ١٠١٤، المسند للحميدي: ٤٨٨/٢، سنن الترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ح: ٦٦٢

[٦٨٥] صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب مثل المتصدق والبخيل، ح: ١٤٤٣، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب مثل المنفق والبخيل، ح: ١٠٢١، المسند للحميدي: ٤٥٨/٢

وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ، أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تَأْخُذَ بِعُنُقِهِ أَوْ تَرْقُوَتِهِ فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ)).

تن کیے ہوتے ہیں یا وہ چھاتی سے لے کر ہنسلی تک زرہیں پہنے ہوئے ہوں۔ چنانچہ جب خرچ کرنے والا چاہتا ہے کہ وہ خرچ کرے تو اس پر زرہ کشادہ ہو جاتی ہے، حتی کہ وہ اس کے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے قدموں کے نشانات مٹاتی جاتی ہے، لیکن جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ سکڑ جاتی ہے اور (اس کا) ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی گردن یا اس کی ہنسلی کو پکڑ لیتی ہے، وہ (بخیل) اسے کھولنا چاہتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں ہے۔

٦٨٦- (٤٧٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، أَلَا إِنَّهُ قَالَ: ((فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ)).

رواۃ کے اختلاف کے ساتھ سابقہ حدیث ہی، صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ ہو نہیں پاتا۔

باب رضى المصدق

زکوۃ لینے والے والے کی رضامندی کا بیان

٦٨٧- (٤٦٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًا)).

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوۃ وصول کرنے والا آئے تو وہ تم سے راضی و خوشی کی حالت کے سوا ہرگز نہیں واپس جانا چاہیے۔

٦٨٨- (٤٦٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ أَشْجَعَ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَأْتِيهِمْ مُصَدِّقًا فَيَقُولُ

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے کہ اشجع قبیلہ کے دو آدمیوں نے مجھے بتلایا کہ محمد بن مسلمہ انصاری ان کے پاس زکوۃ وصول کرنے کے لیے آیا کرتے تھے، تو وہ مال کے مالک سے فرماتے: مجھے اپنے مال سے زکوۃ نکال کر دو، تو وہ

---

[٦٨٦] أيضاً

[٦٨٧] المسند للحميدی:٣٤٩/٢، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إرضاء الساعی ما لم يطلب حراماً، ح:٩٨٩، سنن الترمذی، أبواب الزكاة، باب ما جاء فی رضا المصدق، ح:٦٤٨

[٦٨٨] الموطأ لإمام مالك:٢٦٧/١

لِرَبِّ الْمَالِ: أَخْرِجْ إِلَيَّ صَدَقَةَ مَالِكَ فَلَا يَقُودُ إِلَيْهِ شَاةً فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ إِلَّا قَبِلَهَا.

نصاب کے مطابق جو بھی بکری اپنے حق سے (یعنی بطور زکوٰۃ) دے دیتا، وہ اسے قبول فرمالیتے تھے۔

باب وقت وجوب الزكاة وقبول قول المصدق

وجوبِ زکوٰۃ کا وقت اور زکوٰۃ لینے والے کی بات ماننے کا بیان

۶۸۹- (۴۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مال میں تب تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

۶۹۰- (۴۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: هَذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتَّى تَحْصُلَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّونَ مِنْهَا الزَّكَاةَ.

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے، سو جو شخص مقروض ہے وہ اپنا قرض ادا کرلے، تا آنکہ جو تمہارے (اصل) مال بچ جائیں ان میں سے زکوٰۃ ادا کر دو۔

۶۹۱- (۴۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَ: كُنْتُ إِذَا جِئْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبِضُ مِنْهُ عَطَائِي، سَأَلَنِي: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ؟ فَإِنْ قُلْتُ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكَاةَ ذَلِكَ الْمَالِ، وَإِنْ قُلْتُ: لَا، دَفَعَ إِلَيَّ عَطَائِي.

قدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب اپنا وظیفہ لینے کے لیے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آتا تو وہ مجھ سے پوچھتے کہ کیا تیرے پاس اتنا مال ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو وہ میرے وظیفے سے وصول کرلیا کرتے تھے، لیکن اگر میں نہ کہہ دیتا تو وہ میرا (پورا) وظیفہ مجھے دے دیا کرتے۔

باب صدقة الابل والغنم والرقة

اونٹوں، بکریوں اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

۶۹۲- (۴۰۹): أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے،

[۶۸۹] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح:۱۵۶۷ سنن النسائي، كتاب الزكاة، باب إعطاء السيد المال بغير إختيار المصدق، ۲۴۶۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۵۳/۲۴

[۶۹۰] الموطأ لإمام مالك: ۲۵۳/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۹۲/۳، صحيح البخاري، كتاب الاعتصام، بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم، ح:۸۳۳۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۹۴/۳

[۶۹۱] الموطأ لإمام مالك: ۲۴۶/۱، المصنف لعبد الرزاق: ۷۷/۴

[۶۹۲] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح:۱۵۶۷، سنن النسائي كتاب الزكاة، باب زكاة الإبل، ح:، ۲۷، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱۱/۱، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب من بلغت عنده صدقة، ح:۱۴۵۳

عَنِ الْمُثَنَّى بنِ أَنَسٍ، أَوِ ابنِ فُلَان، أَوِ ابنِ فُلَان بْنِ أَنَسٍ الشَّافِعِيُّ يَشُكُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: هٰذِهِ الصَّدَقَةُ، ثُمَّ تُرِكَتِ الْغَنَمُ وَغَيْرُهَا وَكَرِهَهَا النَّاسُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا، فَمَنْ سُئِلَهَا عَلَى وَجْهِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ، فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا، الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

پھر بکریوں وغیرہ کو چھوڑ دیا گیا اور لوگ انہیں ناپسند کرنے لگے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ زکاۃ کا یہ وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پہ فرض کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے، سو مسلمانوں میں جس کسی سے بھی اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے تو اسے یہ دینا چاہیے، لیکن جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں تک ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، لیکن جب وہ پچیس سے لے کر پینتیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک بنتِ مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو گی اور اگر بنتِ مخاض نہ ہو تو ان میں ایک ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہو گا، پھر اگر وہ چھتیس سے لے کر پینتالیس تک ہو جائیں تو ان میں ایک بنتِ لبون (دو سالہ اونٹنی) ہو گی، سو جب وہ چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک حِقّہ (تین سالہ اونٹنی) ہو گی جو جُفتی کے قابل ہو، جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو ان میں ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، اگر چھہتر سے لے کر نوے تک ہوں تو ان میں دو بنتِ لبون (دو دو سالہ اونٹنیاں) ہوں گی، پھر جب وہ اکیانوے سے ایک سو بیس تک پہنچ جائیں تو دو حِقّہ (تین تین سالہ دو اونٹنیاں) ہوں گی جو جُفتی کے قابل ہوں لیکن اگر وہ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنتِ لبون اور ہر پچاس میں ایک حِقّہ زکوٰۃ میں دی جائے گی۔

وَإِنَّ بَيْنَ أَسْنَانِ الْإِبِلِ فِي فَرِيضَةِ الصَّدَقَةِ عِوَضًا، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ

اگر زکوٰۃ میں فرض ہونے والے جانوروں کی عمروں میں فرق ہو تو جس پر زکوٰۃ میں جذعہ پڑتی ہو لیکن اس کے پاس جذعہ نہ ہو تو بلکہ حِقّہ ہو تو اس سے حِقّہ ہی قبول کر لی جائے گی اور اگر اسے میسّر ہوں تو وہ اس کے ساتھ دو

إِنِ اسْتَيْسَرَتَا عَلَيْهِ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتْ عَلَيْهِ الْحِقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَّدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ.

بکریاں دے دے یا پھر بیس درہم۔ ایسے ہی اگر اس پر زکوٰۃ میں حِقّہ پڑتی ہے اور اس کے پاس حِقّہ نہیں ہے بلکہ جذعہ ہے تو اس سے جذعہ ہی قبول کرلی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔

٦٩٣- (٤١٠): أَخْبَرَنِي عَدَدٌ، ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِ مَعْنَى هَذَا لَا يُخَالِفُهُ، إِلَّا أَنِّي أَحْفَظُ فِيهِ: وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَلَا أَحْفَظُ: إِنِ اسْتَيْسَرَتَا عَلَيْهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں، اس کے خلاف نہیں ہے، سوائے (اس اضافے) کے کہ مجھے اس حدیث میں یہ حکم کہ ''وہ دو بکریاں یا بیس درہم دے'' تو یاد ہے لیکن ''اگر اسے یہ میسر ہوں'' کے الفاظ یاد نہیں ہیں۔

قَالَ: وَأَحْسِبُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ كِتَابَ الصَّدَقَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَذَكَرَ هَذَا الْمَعْنَى كَمَا وَصَفْتُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ الفاظ حماد کی حدیث سے ہیں، جوانہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ زکوٰۃ کی کتاب میرے حوالے کی۔ اور انہوں نے اسی معنی کی روایت بیان کی جو میں نے بیان کی ہے۔

٦٩٤- (٤١٢): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ هَذَا كِتَابُ الصَّدَقَةِ فِيهِ: فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَدُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ،

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یقیناً یہ زکوٰۃ (کے احکام) کی کتاب ہے اور اس میں (یہ بیان) ہے کہ ہر چوبیس یا اس سے کم اونٹوں تک ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، اس سے اوپر میں (یعنی پچیس سے لے کر) پینتیس تک ایک بنتِ مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہے، لیکن اگر بنتِ مخاض نہ ہو تو ایک نَر ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہے، اس سے اوپر میں (یعنی چھتیس سے لے کر) پینتالیس تک ایک بنتِ لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے، اس

[٦٩٣] أيضاً

[٦٩٤] الأموال لابن زنجويه، ٨٠٥/٢، المصنف لابن أبي شيبة:١٢٢/٣، شرح معاني الآثار، ٣٧٥/٤، المصنف لعبد الرزاق:٤/٧

وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى سِتِّينَ حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ جَذَعَةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى تِسْعِينَ ابْنَتَا لَبُونٍ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ، فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

سے اوپر میں (یعنی چھیالیس سے لے کر) ساٹھ تک ایک حِقّہ (تین سالہ اونٹنی) ہے جو جُفتی کے قابل ہو، اس سے اوپر میں (یعنی اکسٹھ سے لے کر) پچھتر تک ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، اس سے اوپر میں (یعنی چھہتر سے لے کر) نوے تک دو بنتِ لبون (دو دو سالہ اونٹنیاں) ہیں، اور اس سے اوپر میں (یعنی اکیانوے سے لے کر) ایک سو بیس تک دو حِقّہ (تین تین سالہ دو اونٹنیاں) ہیں جو جُفتی کے قابل ہوں، پھر جو ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنتِ لبون اور ہر پچاس میں ایک حِقّہ زکوٰۃ میں دی جائے گی۔

وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً شَاةٌ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، وَفِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٌ.

چرنے والی بکریوں میں (زکوٰۃ یہ ہے کہ) جب وہ چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہوں تو ایک بکری (زکوٰۃ دینا) ہو گی، اس سے اوپر (یعنی ایک سو اکیس سے لے کر) دو سو تک دو بکریاں ہوں گی، اس سے اوپر (یعنی دو سو ایک سے لے کر) تین سو تک تین بکریاں ہوں گی اور جو اس سے زیادہ ہوں گی تو ان میں ہر سو بکریوں پر ایک بکری دینا ہو گی۔

وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَّدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ إِذَا بَلَغَتْ رِقَةُ أَحَدِهِمْ خَمْسَ أَوَاقٍ.

زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار جانور اور بکرا نہ دیا جائے، ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مرضی سے ہو تو ٹھیک ہے۔ زکوٰۃ سے گھبراتے ہوئے نہ تو الگ الگ مالوں کو اکٹھا کیا جائے اور نہ ہی اکٹھے مال کو الگ الگ کیا جائے اور جو دو آدمی حصے دار ہوں تو وہ برابر کا حصہ لگا کر باہم مل جائیں۔ چاندی جب پانچ اوقیہ ہو تو اس میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا ہو گی۔

هَذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه الَّتِي كَانَ يَأْخُذُ عَلَيْهَا.

یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کتاب کا نسخہ ہے، جس کے مطابق وہ زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسی تمام پر عمل

کرتے ہیں۔

٦٩٥-(٤١٣): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَا أَدْرِي أَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عُمَرَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ أَوْ لَا: فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ مِثْلَ هَذَا الْمَعْنَى لَا يُخَالِفُهُ وَلَا أَعْلَمُهُ، بَلْ لَا أَشُكُّ إِنْ شَاءَ اللهُ إِلَّا حَدَّثَ بِجَمِيعِ الْحَدِيثِ فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ وَالْخُلَطَاءِ وَالرِّقَةِ هَكَذَا، إِلَّا أَنِّي لَا أَحْفَظُ إِلَّا الْإِبِلَ فِي حَدِيثِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفیان بن حسین کی حدیث میں اپنے اور نبی ﷺ کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ کو داخل کیا ہے یا نہیں، اونٹ کی زکوۃ کے بارے میں اسی معنی کے مثل ہی، وہ اس کی مخالفت نہیں کرتے اور میں بھی اسے زیادہ نہیں جانتا بلکہ میں شک بھی نہیں کرتا، انشاء اللہ۔ مگر انہوں نے یہ تمام حدیث بکریوں، مخلوط اشیاء اور کاشت ہونے والی کھادر زمین کی زکوۃ کے بارے میں بیان کی ہے لیکن مجھے اس کی حدیث میں سوائے اونٹ (کی زکوۃ کے ذکر) کے کچھ اور یاد نہیں ہے۔

٦٩٦-(٤١٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه اسْتَعْمَلَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَلَى الطَّائِفِ وَمَخَالِفِيهَا فَخَرَجَ مُصَدِّقاً فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمُ الْغَذِيَّ وَلَمْ يَأْخُذْ بِالْغَذَاءِ مِنْهُمْ، فَقَالُوا لَهُ: إِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَيْنَا بِالْغَذِيِّ فَخُذْهُ مِنَّا، فَأَمْسَكَ حَتَّى لَقِيَ عُمَرَ رضي الله عنه، فَقَالَ لَهُ: اعْلَمْ أَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَظْلِمُهُمْ؛ تَعْتَدُّ عَلَيْهِمْ بِالْغَذِيِّ وَلَا تَأْخُذُهُ مِنْهُمْ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمْ بِالْغَذِيِّ حَتَّى بِالسَّخْلَةِ يَرُوحُ بِهَا الرَّاعِي عَلَى يَدِهِ، وَقُلْ لَهُمْ: لَا آخُذُ مِنْكُمُ الرُّبَى، وَلَا الْمَاخِضَ، وَلَا ذَاتَ الدَّرِّ، وَلَا الشَّاةَ الْأَكُولَةَ، وَلَا

عاصم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان بن عبداللہ کو طائف اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کا عامل مقرر کیا تو وہ زکوۃ کی وصولی کے لیے نکلے تو انہوں نے بکریوں میں بچے کو بھی شمار کیا لیکن زکوۃ میں اسے وصول نہ کیا، تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اگر آپ (زکوۃ لیتے ہوئے) ہمارے اموال میں بکری کا بچہ شمار کرتے ہیں تو پھر اسے ہم سے وصول بھی کیا کیجیے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا، یہاں تک کہ وہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے کہا: دیکھیے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ ان پر ظلم کرتے ہیں، آپ (زکوۃ کے جانوروں میں) بکری کا بچہ شمار کرتے ہیں جبکہ لیتے نہیں ہیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ان پر نہ صرف بکری کا بچہ شمار کیا کرو بلکہ وہ میمنا بھی شمار کرو جسے چرواہا اپنے ہاتھ پر

[٦٩٥] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح:١٥٦٨، سنن الترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في زكاة الابل والغنم، ح:٦٢١، صحيح ابن خزيمة:١٩/٤، المستدرك للحاكم، ٣٩٢/١

[٦٩٦] المصنف لعبد الرزاق:، ١١/٤، سنن أبي داود، دالموطأ لإمام مالك:١/٢٦٥

فَحلَ الْغَنَمِ، وَخُذْ مِنْهُمُ الْعَنَاقَ، وَالْجَذْعَةَ، وَالثَّنِيَّةَ، فَذَالِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غَذِيِّ الْمَالِ وَخِيَارِهِ.

اٹھا کے چلتا ہے اور ان سے کہو کہ میں تم سے نہ تو بچہ پالنے والی بکری وصول کروں گا، نہ حاملہ، نہ دودھ دینے والی، نہ وہ بکری جسے کھانے کے لیے رکھا گیا ہو اور نہ ہی نَر بکرا وصول کروں گا، البتہ ان سے عناق (بکری کا وہ بچہ جو ابھی ایک سال کا نہ ہوا ہو)، جذعہ (ایک سال کی بکری) اور ثنیہ (دو سال کی بکری) لے لیا کرو، جو درمیانی ہو یعنی نہ بچی ہو، نہ بوڑھی ہو اور نہ ہی عمدہ ہو۔

٦٩٧- (٤١٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ ابْنَ سِعْرٍ، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَنْ سِعْرٍ، أَخِي بَنِي عَدِيٍّ، قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا نُصَدِّقُ أَمْوَالَ النَّاسِ، قَالَ: فَأَخْرَجْتُ مَاخِضًا أَفْضَلَ مَا وَجَدْتُ، فَرَدَّاهَا عَلَيَّ، وَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْخُذَ الشَّاةَ الْحُبْلَى قَالَ: فَأَعْطَيْتُهُمَا شَاةً مِنْ وَسَطِ الْغَنَمِ فَأَخَذَاهَا.

سعر بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ لوگوں کے اموال سے زکوٰۃ وصول کریں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے موجودہ مال میں سے بہترین بکری نکال کر دی جو حاملہ تھی، تو انہوں نے وہ واپس کر دی اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ حاملہ بکری (زکوٰۃ میں) لیں۔ اس نے کہا: پھر میں نے بکریوں کے درمیان سے ایک بکری پکڑ کر انہیں دی تو انہوں نے لے لی۔

٦٩٨- (٤٦٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مُرَّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَأَى فِيهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ؟ فَقَالُوا: شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْطَى هَذِهِ أَهْلُهَا وَهُمْ طَائِعُونَ، لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ، لَا تَأْخُذُوا

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرۃ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے زکوٰۃ کی بکریاں گزاری گئیں تو آپ نے ان میں ایک بکری دیکھی جو دودھ سے لبریز تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی بکری ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ زکوٰۃ کی بکری ہے۔ تو عمر رضی اللہ نے فرمایا: اس کے مالک نے یہ خوشی سے نہیں دی ہو گی، تم لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالا کرو اور مسلمانوں کے بہترین اموال (زکوٰۃ میں) وصول نہ کیا

[٦٩٧] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح:١٥٧١، سنن النسائی كتاب الزكاة، باب اعطا السيد المال بغير اختيار المصدق، ح:٢٤٦٢، المسند لإمام أحمد بن حنبل:١٥٣/٢٤

[٦٩٨] الموطأ لإمام مالك:٢٥٩/١، المصنف لابن أبي شيبة:١٢٦/٣

حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ، نَكِّبُوا عَنِ الطَّعَامِ.

کرو، (ان کا) رزق چھیننے سے باز رہو۔

باب صدقة البقر

گائے کی زکوٰۃ کا بیان

۶۹۹-(٤١٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَخَذَ مِنْ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا، وَمِنْ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً، وَأُتِيَ بِمَا دُونَ ذَلِكَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهِ شَيْئًا حَتَّى أَلْقَاهُ فَأَسْأَلَهُ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ مُعَاذٌ.

طاؤس یمانی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے تیس گائیوں سے ایک گائے کا بچہ اور چالیس گائیوں میں سے گائے کا وہ بچہ جس کے دانت نکل آئے ہوں، زکوٰۃ میں لیا اور آپ نے ان کے علاوہ (کوئی اور لینے) سے انکار کیا کہ ان سے کچھ زکوٰۃ پکڑیں اور فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرپاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) پوچھتا، لیکن معاذ رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے۔

۷۰۰-(٤١٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِوَقَصِ الْبَقَرِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَيْءٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: وَالْوَقَصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گائیوں کے وقص پر لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بارے میں کسی چیز کا حکم نہیں دیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقص وہ ہے جو فریضے کو نہ پہنچے۔

نوٹ: زکوٰۃ میں فریضتین کے مابین کو وقص کہتے ہیں، مثلاً اونٹ اگر پانچ ہوں تو ان پر ایک بکری زکوٰۃ ہوگی اور جب تک دس اونٹ نہ ہوں گے ایک بکری ہی رہے گی، یعنی کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایک فریضہ پانچ ہے اور دوسرا فریضہ دس ہے اور ان دونوں کے درمیان کو وقص کہتے ہیں۔

باب ماليس فيه من الذود صدقة

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں پڑے گی

۷۰۱-(٤٠٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

[۶۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۲۵۹/۱

[۷۰۰] المصنف لعبد الرزاق: ٦٠/٤، المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲۹/۳

[۷۰۱] الموطأ لإمام مالك: ۲٤٤/۱، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذود صدقة، ح: ١٤٥٩، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، ح: ۹۷۹

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۷۰۲- (۴۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ)).

گزشتہ حدیث ہی ہے، صرف رواۃ کا اختلاف ہے۔

۷۰۳- (۴۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ)).

یہاں بھی رواۃ کا ہی اختلاف ہے، حدیث وہی ہے۔

باب ليس على المسلم فی عبده وفرسه صدقة

مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں پڑے گی

۷۰۴- (۴۲۱): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۷۰۵- (۴۲۲): أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

---

[۷۰۲] أيضاً

[۷۰۳] أيضاً

[۷۰۴] صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب ليس على المسلم فی فرسه صدقة، ح:۱۴۶۳، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب لا زكاة على المسلم فی عبده وفرسه، ح:۹۸۲، المسند للحميدی:۲/۴۶۰

[۷۰۵] أيضاً

يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۷۰٦-(۳۲٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَهُ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ.

یہی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا بھی مروی ہے۔

۷۰۷-(٤۲٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ، فَقَالَ: وَهَلْ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ؟.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن میتب سے غیر عربی گھوڑوں کی زکوۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا (عام) گھوڑوں میں زکوۃ ہوتی ہے؟ (یعنی جب ان میں ہی نہیں ہے تو دیگر جنسوں کا کیا سوال ہوا؟)

باب زكاة العروض

سامان کی زکوۃ کا بیان

۷۰۸-(٤۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَعَلَى عُنُقِي أَدَمَةٌ أَحْمِلُهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا تُؤَدِّي زَكَاتَكَ يَا حِمَاسُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا لِي غَيْرُ هَذِهِ الَّتِي عَلَى ظَهْرِي وَأَهِبَةٌ فِي الْقَرَظِ، فَقَالَ: ذَاكَ مَالٌ فَضَعْ، قَالَ: فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَحَسَبَهَا، فَوُجِدَتْ قَدْ وَجَبَتْ فِيهَا الزَّكَاةُ، فَأَخَذَ مِنْهَا الزَّكَاةَ.

حماس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور میں اپنی گردن پر کھالیں اٹھائے ہوئے تھا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حماس! کیا تو نے اپنی زکوۃ ادا کردی ہے؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین! میرے پاس تو اس کے علاوہ اور کھالوں کو دباغت کرنے (یعنی رنگنے) والے قرظ (کیکر کے مشابہ پتوں سے بنا ہوا چمڑا رنگنے کا مصالحہ) کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی مال ہے، اسے نیچے رکھو۔ حماس کہتے ہیں کہ میں نے اسے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حساب کیا تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں زکوۃ واجب ہوتی ہے، چنانچہ انہوں نے اس سے زکوۃ وصول کی۔

۷۰۹-(٤٦۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،

اختلافِ رواۃ سے پچھلی کے مثل ہی حدیث ہے۔

---

[۷۰٦] أيضاً

[۷۰۷] الموطأ لإمام مالك: ۱/۲۷۸

[۷۰۸] المصنف لعبد الرزاق: ٤/۹٦، المصنف لابن أبي شيبة: ۳/۱۸۳

[۷۰۹] أيضاً

حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

۷۱۰-(٤٦٢): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ مِنَ التِّجَارَاتِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَاراً دِينَاراً، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِهِ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَاراً، فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئاً.

رزیق بن حکیم سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے انہیں لکھا کہ مسلمانوں میں سے جو شخص تیرے پاس سے گزرے تو تو دیکھ کہ ان کے پاس جو سامانِ تجارت بظاہر موجود ہو، اس کے ہر چالیس دینار میں سے ایک ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ) لے لے اور جو چالیس سے کم ہو تو بیس دینار تک اسی حساب سے لے، لیکن اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اس مال کو چھوڑ دے اور اس میں سے کچھ نہ لے۔

باب زكاة أموال اليتامى والابتغاء فيها

یتیموں کے اموال میں زکوٰۃ اور ان کے بارے مصرف تلاش کرنے کا بیان

۷۱۱-(٤٢٦): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((ابْتَغُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ، أَوْ فِي مَالِ الْيَتَامَى، لَا تُذْهِبُهَا، أَوْ لَا تَسْتَأْصِلُهَا الصَّدَقَةُ)).

یوسف بن ماہک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیموں کے مال میں (اضافے کے لیے کوئی مصرف) تلاش کرو، تاکہ زکوٰۃ اسے ختم ہی نہ کر دے یا سرے سے اس کا صفایا ہی نہ کر دے۔

۷۱۲- (٤٢٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ تَلِيْنِي أَنَا وَأَخَوَيْنِ لِي يَتِيمَيْنِ فِي حِجْرِهَا، فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ.

قاسم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے دو یتیم بھائیوں کی پرورش کیا کرتی تھیں اور وہ ہمارے اموال سے زکوٰۃ نکالا کرتی تھیں۔

۷۱۳- (١٠١١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ

قاسم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری اور میرے بھائی (ہم دونوں) یتیموں کی اپنی گود میں پرورش

[۷۱۰] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٥٥، المصنف لعبد الرزاق: ٦/٩٦، الأموال لأبي عبيد: ١١٦٤، المصنف لابن أبي شيبة: ٣/١١٩

[۷۱۱] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٦٦

[۷۱۲] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٥١، المصنف لعبد الرزاق: ٤/٦٦

[۷۱۳] أيضاً

عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا تَلِينِي وَأَخًا لِي يَتِيمَيْنِ فِي حِجْرِهَا ، فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ .

کیا کرتی تھیں، تو وہ ہمارے مالوں سے زکوٰۃ نکالا کرتی تھیں۔

۷۱۴-(۱۰۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ .

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ نکالا کرتے تھے۔

۷۱۵-(۱۰۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ابْتَغُوا فِي مَالِ الْيَتَامَى لَا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةُ .

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے اموال میں (اضافہ کے لیے کوئی مصرف) تلاش کرو، کہ کہیں زکاۃ اسے ختم نہ کر دے۔

۷۱۶-(۱۰۱٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمَخَارِقِ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا تُزَكِّي أَمْوَالَنَا، وَإِنَّهُ لَيُتَّجَرُ بِهَا فِي الْبَحْرَيْنِ .

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے اموال سے زکوٰۃ نکالا کرتی تھیں اور اس سے بحرین میں تجارت کی جاتی تھی۔

باب ماليس فيه زكاة من العروض والحُليّ والورق

اس سامان، زیور اور چاندی کا بیان جس میں زکوٰۃ نہیں پڑتی

۷۱۷-(٤٦١): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَرْضِ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يُرَادَ بِهِ التِّجَارَةُ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سامان میں زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں اگر اس سے تجارت کا ارادہ ہو (تو پھر زکوٰۃ ہو گی)۔

۷۱۸- (٤٤٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَلِي بَنَاتِ أَخِيهَا يَتَامَى فِي حَجْرِهَا لَهُنَّ الْحُلِيُّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْهُ الزَّكَاةَ .

قاسم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں کی پرورش کیا کرتی تھیں، جو (ابھی) ان کی گود میں تھیں، تو آپ ان (بچیوں) کے زیورات سے زکوٰۃ نہیں نکالا کرتی تھیں۔

۷۱۹-(٤٤٩): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ، عَنِ

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

[۷۱٤] المصنف لابن أبی شیبة:۳/۱٤۹، سنن الدار قطنی:۲/۱۱۱

[۷۱۵] سنن الدار قطنی:۲/۱۱۱، المصنف لعبد الرزاق:٤/٦۹٦۸، المصنف لابن أبی شیبة:۳/۱٤۹

[۷۱٦] المصنف لابن أبی شیبة:۳/۱٤۹

[۷۱۷] المصنف لابن أبی شیبة:۳/۱۸۳، السنن الکبری للبیهقی، ٤/۲٤۸

[۷۱۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۵۰، المصنف لعبد الرزاق:٤/۸۳، المصنف لابن أبی شیبة:۳/۱۵۵

[۷۱۹] الأموال لابن زنجویه:۳/۹۸۰

ابنِ أَبِي مُلَيكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تُحلِي بَنَاتِ أَخِيهَا بِالذَّهَبِ وَكَانَتْ لَا تُخرِجُ زَكَاتَهُ.

نے اپنی بھتیجیوں کو سونے کے زیورات بنوا کر دیے تھے اور ان سے زکوۃ نہیں نکالا کرتی تھیں۔

۷۲۰-(٤٥٠): أَخبَرَنَا مالكٌ، عن نافع عن ابن عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحلِي بَنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لا يُخرِجُ مِنهُ الزَّكَاةَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیورات بنوا کر دیتے تھے، پھر اس کی زکوۃ نہیں نکالا کرتے تھے۔

۷۲۱-(٤٥١): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَنْ عَمرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعتُ رَجُلًا يَسأَلُ جَابِرَ بْنَ عَبدِ اللَّهِ عَنِ الحُلِيِّ أَفِيهِ الزَّكَاةُ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: لَا، فَقَالَ: وَإِنْ كَانَ يَبلُغُ أَلفَ دِينَارٍ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: كَثِيرٌ.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں سوال کرتے سنا کہ کیا اس میں زکوۃ ہے؟ تو جابر نے فرمایا: نہیں، اس نے کہا: اور اگر وہ ہزار دینار (کی مالیت) کو پہنچ جائیں؟ تو جابر نے جواب: اس سے بھی زیادہ۔

۷۲۲-(٤٤٥): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمرِو بْنِ يَحيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيسَ فِيمَا دُونَ خَمسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

۷۲۳-(٤٤٧): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبدِ اللهِ بْنِ عَبدِ الرَّحمَنِ بْنِ أَبِي صَعصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رضي الله عنه رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيسَ فِيمَا دُونَ خَمسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ مِنَ الوَرِقِ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے۔

۷۲۴-(٤٤٦): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، حَدَّثَنَا عَمرُو بْنُ يَحيَى الْمَازِنِيُّ، بِهَذَا الحَدِيثِ.

عمرو بن یحی مازنی نے بھی حدیث بیان کی ہے۔

باب زكاة الركاز والكنز

معدنیات اور مدفون خزانے کا بیان

۷۲۵-(٤٥٤): أَخبَرَنَا سُفيَانُ بْنُ عُيَينَةَ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

[۷۲۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۲۵۰

[۷۲۱] المصنف لعبد الرزاق: ٤/ ۸۲

[۷۲۲] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۲٤٤، صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذود صدقة، ح: ۱٤٥۹، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، ح: ۹۷۹

[۷۲۳] أيضاً [۷۲٤] أيضاً

[۷۲۵] المسند للحميدی: ۲/ ٤٦۲، سنن الترمذی، أبواب الاحكام، باب ما جاء فی العجماء جرحها جبار، ح: ۱۳۷۷

الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، قَالَ: ((وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

نے فرمایا: معدنیات میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

۷۲۶- (۴۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، قَالَ: ((فِی الرِّكَازُ الْخُمُسُ)).

رواۃ کا اختلاف ہے، حدیث وہی ہے۔

۷۲۷- (۴۵۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، أن النَّبِیَّ ﷺ، قَالَ: ((فِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سابقہ حدیث ہی ہے۔

۷۲۸- (۴۵۷): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَابُورَ، وَیَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، قَالَ فِی كَنْزٍ وَجَدَهُ رَجُلٌ فِی خَرِبَةٍ جَاهِلِیَّةٍ: ((إِنْ وَجَدْتَهُ فِی قَرْیَةٍ مَسْكُونَةٍ أَوْ فِی سَبِیلٍ مِیتَاءٍ فَعَرِّفْهُ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ فِی خَرِبَةٍ جَاهِلِیَّةٍ أَوْ فِی قَرْیَةٍ غَیْرِ مَسْكُونَةٍ فَفِیهِ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسے خزانے کے بارے میں جو کسی شخص کو عہد جاہلیت کے کھنڈرات سے ملا ہو، فرمایا: اگر تو نے اسے کسی رہائشی بستی سے یا آمدورفت والی گزر گاہ سے حاصل کیا ہے تو اس کا اعلان کر اور اگر تجھے وہ زمانہ جاہلیت کے یا کسی ایسی بستی سے ملا ہے جو رہائشی نہیں ہے، تو اس میں اور معدنیات میں پانچواں حصہ (ادا کرنا لازم) ہے۔

۷۲۹- (۴۵۸): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِنِّی وَجَدْتُ أَلْفاً وَخَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ فِی خَرِبَةٍ بِالسَّوَادِ، فَقَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ: أَمَا

شعبی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: مجھے سیاہ زمین کے کھنڈرات سے پندرہ سو درہم ملے ہیں، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو اس بارے میں لازماً میں ایک واضح فیصلہ کرتا ہوں کہ اگر تو تجھے کسی ایسی بستی سے ملے ہیں جس کا خراج کوئی دوسری بستی

---

[۷۲۶] أیضاً

[۷۲۷] الموطأ لإمام مالك:۱/۲۴۹، صحیح البخاری، كتاب الزكاة، باب فی الركاز الخمس، ح:۱۴۹۹، صحیح مسلم، كتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار، ح:۱۷۱۰

[۷۲۸] المسند للحمیدی:۲/۲۷۲، سنن أبی داود، كتاب اللقطة، باب التعریف باللقطة، ح:۱۷۱۰، سنن الترمذی، أبواب البیوع، باب ما جاء فی الرخصة فی أكل الثمر للمارّ بها، ح:۱۲۸۸، المستدرك للحاكم:۲/۶۵

[۷۲۹] المصنف لابن أبی شیبة:۳/۲۲۴

لَاقْضِيَنَّ فِيهَا قَضَاءً بَيِّناً، إِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهَا فِي قَرْيَةٍ تُؤَدِّي خَرَاجَهَا قَرْيَةٌ أُخْرَى فَهِيَ لِأَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ، وَإِنْ وَجَدْتَهَا فِي قَرْيَةٍ لَا تُؤَدِّي خَرَاجَهَا قَرْيَةٌ أُخْرَى فَلَكَ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهِ وَلَنَا الْخُمُسُ ثُمَّ الْخُمُسُ لَكَ.

ادا کرتی ہے، تو وہ اسی بستی والوں کے ہوں گے، لیکن اگر تجھے کسی ایسی بستی سے ملے ہیں جس کا خراج کوئی دوسری بستی ادا نہیں کرتی، تو اس کے پانچ حصوں میں سے چار حصے تمہارے اور پانچواں حصہ ہمارا ہو گا، پھر پانچواں حصہ تمہارے لیے ہو گا۔

٧٣٠- (١١٩٥): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدنیات میں پانچواں حصہ ادا کرنا ہو گا۔

باب زكاة العنبر

''عنبر'' کی زکوٰۃ کا بیان

٧٣١- (٦٩١): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَنْبَرِ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَفِيهِ الْخُمُسُ.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اس میں کوئی چیز موجود ہو تو اس میں پانچواں حصہ ہو گا۔

نوٹ: سانپ کی شکل جیسی ایک مچھلی ہوتی ہے جس کے پیٹ سے خوشبودار مادہ بطورِ فضلہ خارج ہوتا ہے، اس مادے کو عنبر کہتے ہیں۔ بعض اس سے وہ مچھلی ہی مراد لیتے ہیں)۔

٧٣٢- (٤٥٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَنْبَرِ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ فَفِيهِ الْخُمُسُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر اس میں کوئی چیز ہو تو اس میں پانچواں حصہ ہو گا۔

باب ليس في العنبرزكاة

اس کا بیان کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں پڑتی

٧٣٣- (٤٥٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُذَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ.

ابن اذینہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے، کیونکہ یہ ایسی چیز ہے کہ جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے۔

---

[٧٣٠] الموطأ لإمام مالك: ١/٢٤٩، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب في الركاز الخمس، ح:١٤٩٦

[٧٣١] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٦٤، المصنف لابن أبي شيبة: ٣/١٤٣

[٧٣٢] أيضاً

[٧٣٣] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٦٥، المصنف لابن أبي شيبة: ٣/١٤٢، الاموال لأبي عبيد، ح:٨٨٦

٧٣٤-(٦٩٢): أخبرنا ابن عيينة، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُذَيْنَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ.

ابن اذینہ ہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے، یہ تو صرف ایسی چیز ہے جسے سمندر باہر اچھال پھینکتا ہے۔

باب زكاة الثمار والزروع والزيت والعسل

پھلوں، فصلوں، تیل اور شہد کی زکوٰۃ کا بیان

٧٣٥-(٤٤٠): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَرْمِ: ((يُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)).

عتاب بن اسید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور کی زکوٰۃ کے بابت فرمایا: اس کا ویسے ہی اندازہ لگایا جائے جیسے کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر اس کی زکوٰۃ منقے کے طور پر ادا کی جائے جس طرح تازہ کھجور کی زکوٰۃ خشک کھجور (چھوہارے) کی طرح ادا کی جاتی ہے۔

٧٣٦-(٤٤١): وَبِإِسْنَادِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَنْ يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ.

اسی کی اسناد سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو بھیجا کرتے تھے جو لوگوں کے انگوروں اور پھلوں کے اندازے لگاتا۔

٧٣٧-(٤٤٤): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: صَدَقَةُ الثِّمَارِ وَالزُّرُوعِ مَا كَانَ نَخْلًا أَوْ كَرْمًا أَوْ زَرْعًا أَوْ شَعِيرًا أَوْ سُلْتًا، فَمَا كَانَ مِنْهُ بَعْلًا أَوْ يُسْقَى بِنَهْرٍ أَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ أَوْ عَثَرِيًّا بِالْمَطَرِ فَفِيهِ الْعُشْرُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٍ وَمَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالنَّضْحِ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: پھلوں اور کھیتوں میں زکوٰۃ ہے اور جو کھجور کے درخت پر (پھل لگا ہو) یا انگور ہوں، یا فصل ہو، یا جو ہوں، یا آٹا ہو اور جو (زمین) اونٹ کے ذریعے سیراب ہو، یا نہر سے، یا چشمے سے، تو اس میں نصف عشر ہے (یعنی) ہر بیس میں سے ایک۔

---

[٧٣٤] السنن الكبرى للبيهقي، ١٤٦/٤، المصنف لابن أبي شيبة:١٤٢/٣

[٧٣٥] سنن الترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في الغرص، ح:٦٤٤، سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في خرص العنب، ح:١٦٠٤، صحيح ابن خزيمة:٤١/٤، صحيح ابن حبان:٧٣/٨، مستدرك، ٥٩٥/٣

[٧٣٦] أيضاً

[٧٣٧] المصنف لعبد الرزاق:١٣٥/٤، المصنف لابن أبي شيبة:١٤٥/٣، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب العشر فيما يسقى من ماء سماء وبالماء الجاري، ح:٣٢٨٦

فَفِيهِ نِصفُ الْعُشْرِ فِى كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ.

٧٣٨-(٤٢٥): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِى ذُبَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِى ذُبَابٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْ لِقَوْمِى مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتَعْمَلَنِى عَلَيْهِمْ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ أَهْلِ السُّرَاةِ، قَالَ: فَكَلَّمْتُ قَوْمِى فِى الْعَسَلِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: زَكُّوهُ فَإِنَّهُ لَا خَيْرَ فِى ثَمَرَةٍ لَا تُزَكَّى، فَقَالُوا: كَمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: الْعُشْرُ، فَأَخَذْتُ مِنْهُمُ الْعُشْرَ، فَأَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا كَانَ، قَالَ: فَقَبَضَهُ عُمَرُ، فَبَاعَهُ ثُمَّ جَعَلَ ثَمَنَهُ فِى صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ.

سیدنا سعد بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے سلام کیا، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری قوم کے لیے کوئی بندہ مقرر کر دیجئے جسے وہ اپنے مالوں سے حصہ نکال کر دے دیا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کیا کہ مجھے ان پر عامل مقرر کر دیا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے ہی عامل مقرر کیا۔ میں نے اپنی قوم سے شہد کے بارے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اس کی بھی زکوٰۃ ادا کیا کرو، کیونکہ جس مال میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی اس میں خیر وبرکت نہیں ہوتی، تو انہوں نے پوچھا: کتنی؟ میں نے کہا: دسواں حصہ، سو میں نے ان سے دسواں حصہ وصول کیا، پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں سارے معاملہ کے بارے میں بتلایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے وہ (شہد) لے لیا اور اسے بیچ کر اس کی قیمت کو مسلمانوں کے صدقات میں شامل کر دیا۔

٧٣٩- (١٠٣٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَيَأْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کنویں کے پہلے پانی سے، گیہوں سے اور تیل سے عشر کا آدھا لیا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ یہ زیادہ سے زیادہ مدینہ لائے جائیں اور آپ غلہ اور دالیں وغیرہ سے عشر لیا کرتے تھے۔

٧٤٠- (١٠٤٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ مدینہ

[٧٣٨] سنن أبى داود، كتاب الزكاة، باب زكاة العسل، ح:١٦٠٠، سنن ابن ماجه، كتاب الزكاة، باب زكاة العسل، ح:١٨٢٣، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٢٨٦/٢٧

[٧٣٩] الموطأ لإمام مالك:٢٨١/١

[٧٤٠] الموطأ لإمام مالك:٢٨١/١

عَامِلًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَلَى سُوقِ الْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَكَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ.

کے بازار پر عامل تھا تو آپ رضی اللہ عنہ کنویں کے پہلے پانی سے عشر لیا کرتے تھے۔

باب ليس فيمادون خمسة أوسق صدقة

پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہوتی

۷۴۱-(۴۳۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رضي الله عنه، أن رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوۃ نہیں ہے۔

۷۴۲-(۴۳۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کسی چیز میں بھی زکوۃ نہیں ہے۔

۷۴۳-(۴۳۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کسی چیز میں بھی زکوۃ نہیں ہے۔

باب العامل على الصدقة وهلاك مالٍ خالطته الصدقة

زکوۃ وصول کرنے والے اور اس مال کے ضائع ہو جانے کا بیان جس میں صدقے کا مال شامل ہو

۷۴۴- (۴۶۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ابن لتبیہ نامی شخص زکوۃ (وصول

[۷۴۱] أيضاً

[۷۴۲] أيضاً

[۷۴۳] أيضاً

[۷۴۴] صحيح البخارى، كتاب الأحكام، باب هدايا العمال، ح:۷۱۷۴، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، ح:۱۸۳۲، المسند للحميدى، ۳۷۰/۳

حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ عَلَى بَعْضِ أَعْمَالِنَا، فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ))، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)).

کرنے) پر عامل مقرر فرمادیا، جب وہ (زکوٰۃ اکٹھی کر کے) واپس آیا تو کہنے لگا: یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے تحائف دیے گئے ہیں، نبی ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمانے لگے: عامل کو کیا ہونے لگا ہے کہ ہم اسے اپنے کسی کام سے بھیجتے ہیں تو وہ آ کر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرے تحائف ہیں۔ اچھا اگر وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں ہی بیٹھا رہتا تو دیکھتا کہ کیا (پھر بھی) تحائف اس کی نذر کئے جاتے یا نہ؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اس طرح کی جو بھی چیز وصول کرے گا، اسے روز قیامت اپنی گردن پر لادی اٹھائے لائے گا، اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ بلبلا رہا ہوگا، اگر گائے ہوگی تو وہ بھی آواز نکال رہی ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ منمنا رہی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟

۷۴۵-(۴۷۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي، وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، يَعْنِي مِثْلَهُ.

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا، یعنی اسی حدیث کے مثل۔ تم زید بن ثابت سے بھی پوچھ سکتے ہو۔

۷۴۶-(۶۷۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: ((اتَّقِ اللَّهَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ، لَا تَأْتِ يَوْمَ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وصولی زکوٰۃ پر عامل مقرر کیا تو فرمایا: اے ابو ولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، تو روز قیامت اس حال میں نہ آئے کہ تو اپنے کندھوں پر بلبلاتا ہوا اونٹ یا بانگتی ہوئی گائے یا منمناتی ہوئی بکری اٹھائے لا رہا ہو۔ عبادہ

[۷۴۵] أيضاً

[۷۴۶] المسند للحميدي: ۲/۳۹۷، المستدرك للحاكم: ۳/۳۵٤

الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِكَ لَهُ رُغَاءٌ، وَبقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، وَشَاةٌ تَيْعَرُ لَهَا ثُؤَاجٌ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ ذَا لِكَذَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِلَا مَنْ رَحِمَ اللهُ))، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَعْمَلُ عَلَى اثْنَيْنِ أَبَدًا.

نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے لیے ایسا بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ہاں، مگر جس پر اللہ رحم فرمادے۔ انہوں کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں کبھی کسی پر اپنا حکم نہیں چلاؤں گا۔

۷۴۷- (۴۷۱): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُخَالِطُ الصَّدَقَةُ مَالًا إِلَّا أَهْلَكَتْهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مال زکوۃ کے ساتھ ملا دیا جائے تو وہ (یعنی مالِ زکوۃ) اسے برباد کر دیتا ہے۔

باب حفظ الامام مال الصدقة

حاکم کے مالِ زکوۃ کی حفاظت کرنے کا بیان

۷۴۸- (۴۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ فِي هَذَا الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْيَاءَ، فَقَالَ: أَمِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ أَوْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ أَسْلَمُ: مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ، قَالَ: إِنَّ عَلَيْهَا مِيسَمَ الْجِزْيَةِ.

زید بن اسلم روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ (اسلم) نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس شتر خانے میں ایک اندھی اونٹنی ہے، تو انہوں نے پوچھا: وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں میں سے؟ اسلم نے جواب دیا: جزیہ کے جانوروں میں سے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر جزیے کا نشان موجود ہے۔

۷۴۹- (۱۸۳۵): أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنِ الثِّقَةِ أَحْسَبُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ عُثْمَانَ فِي مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ إِذْ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَكْرَيْنِ وَعَلَى الْأَرْضِ مِثْلُ الْفَرَاشِ مِنَ الْحَرِّ، فَقَالَ: مَا عَلَى هَذَا لَوْ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک سخت گرم دن میں مقامِ عالیہ میں اپنے مال مویشیوں میں موجود تھے کہ انہوں نے ایک آدمی دیکھا جو دو اونٹ ہانک (کے لے جا) رہا تھا اور زمین گرمی کی وجہ سے دہک رہی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر کوئی گناہ نہ ہوتا اگر یہ مدینہ میں ٹھہر تا حتیٰ کہ دن ٹھنڈا ہوتا اور شام کو نکلتا۔ پھر وہ آدمی قریب

۷۴۷| المسند للحمیدی:۱/۱۱۵، الکامل لابن عدی:۶/۲۲۱۴، شعب الایمان للبیهقی:۳/۲۷۳، مسند البزار:۱/۴۱۸، شرح السنہ بغوی:۳/۳۱۲

۷۴۸| الموطأ لإمام مالك:۱/۲۷۹

۷۴۹| المصنف لابن أبي شيبة:۴/۳۷۷

أَقَامَ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى يَبْرُدَ ثُمَّ يَرُوحَ؟ ثُمَّ دَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ فَنَظَرْتُ فَقُلْتُ: أَرَى رَجُلًا مُعَمَّماً بِرِدَائِهِ يَسُوقُ بَكْرَيْنِ ثُمَّ دَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ: انْظُرْ؟ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَامَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْرَجَ رَأْسَهُ مِنَ الْبَابِ فَآذَاهُ نَفْحُ السَّمُومِ، حَتَّى إِذَا حَاذَاهُ فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكَ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: بَكْرَانِ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ تَخَلَّفَا وَقَدْ مُضِيَ بِإِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُلْحِقَهُمَا بِالْحِمَى وَخَشِيتُ أَنْ يُضَيَّعَا فَيَسْأَلُنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلُمَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْمَاءِ وَالظِّلِّ وَنَكْفِيكَ، فَقَالَ: عُدْ إِلَى ظِلِّكَ، فَقُلْتُ: عِنْدَنَا مَنْ يَكْفِيكَ، فَقَالَ: عُدْ إِلَى ظِلِّكَ، وَمَضَى، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْقَوِيِّ الْأَمِينِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَعَادَ إِلَيْنَا فَأَلْقَى نَفْسَهُ.

ہوا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے دیکھا تو کہا اس نے اپنی چادر کا عمامہ باندھا ہے۔ اور دو اونٹ ہانک رہا ہے۔ پھر وہ آدمی قریب ہوا تو انہوں نے کہا: دیکھو کون ہے؟ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یہ امیر المؤمنین ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دروازے سے سر نکالا تو گرم لو چل رہی تھی۔ انہوں نے اپنا سر پیچھے کیا، اس کے برابر ہوئے اور کہا: اس وقت آپ کو کس مقصد نے نکالا ہے؟ انہوں نے کہا: صدقہ کے دو اونٹ پیچھے رہ گئے تھے اور صدقہ کا ریوڑ آگے گزر چکا تھا۔ میں نے چاہا کہ انہیں بھی چراگاہ میں اسی ریوڑ سے ملا دوں۔ اور مجھے ڈر تھا کہ یہ ضائع نہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے ان کے بارے میں سوال نہ کرے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آئیں پانی پئیں اور سائے میں بیٹھیں اور ہم آپ سے کافی ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: تم اپنے سائے میں واپس جاؤ۔ میں نے کہا: ہمارے پاس آپ کی کفایت کا بندوبست ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم سائے میں چلو اور وہ چل دیے۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جو قوی اور امین شخص کی طرف دیکھنا چاہتا ہے وہ انہیں دیکھ لے۔ پھر وہ ہمارے پاس آئے اور محوِ استراحت ہو گئے۔



کتاب الحج
حج کے مسائل

باب حج آدم علیہ السلام

۷۵۰+(۵۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: حَجَّ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: بَرَّ نُسُكُكَ يَا آدَمُ، لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِأَلْفَيْ عَامٍ .

آدم علیہ السلام کے حج کا بیان

محمد بن کعب قرظی یا کوئی اور بیان کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے حج کیا تو فرشتے ان سے ملے تو ان سے کہا: اے آدم! آپ کے مناسکِ حج قبول ہو گئے ہیں، ہم نے تو آپ سے دو ہزار سال پہلے ہی حج کر لیا تھا۔

باب فضيلة الحج والعمرة

۷۵۱-(۵۲۵): أخبرنا الشافعي، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ: وَاحْتَجَّ بِأَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْحَجُّ جِهَادٌ، وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ)).

حج و عمرہ کی فضیلت کا بیان

ابو صالح حنفی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج، جہاد کی طرح ہے اور عمرہ سہل ہے۔

باب الحاج وأفضل الحج والسبيل

۷۵۲-(۵۰۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَعَدْنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((الشَّعِثُ التَّفِلُ))، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ))، فَقَامَ آخَرُ،

حاجی، افضل حج اور 'سبیل' کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: حج کرنے والا کیسا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ اس کے بال سنورے ہوں اور نہ ہی خوشبو لگائی ہو۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز والا (یعنی جس میں اونچی آواز سے لبیک پکارا جائے) اور خون بہانے والا (یعنی جس میں اونٹ قربان کیا

[۷۵۰] السنن الكبرى للبيهقي، ۱۷۶/۵

[۷۵۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۲۲۰/۴، سنن الترمذي، أبواب الحج، باب ما جاء في العمرة أواجبة هي أم لا، ح:۹۳۱

[۷۵۲] سنن الترمذي، أبواب الحج، باب في ايجاب الحج، ح:۲۷۹۶

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)).

جائے) پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (قرآن میں مذکور لفظ) ''سبیل'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

باب ((لايستقرض للحج))

اس کا بیان کہ حج کے لیے قرض نہیں پکڑا جا سکتا

۷۵۳- (۵۱۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَمْ يَحُجَّ، أَيَسْتَقْرِضُ لِلْحَجِّ؟ قَالَ: ((لَا)).

صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے حج نہ کیا ہو کہ کیا وہ حج کے لیے قرض لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

باب أشهر الحج

حج کے مہینوں کا بیان

۷۵٤-(۵۸۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَسَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُسَمِّي أَشْهُرَ الْحَجِّ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يُسَمِّي شَوَّالًا وذَا الْقَعْدَةِ وذَا الْحِجَّةِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: فَإِنْ أَهَلَّ إِنْسَانٌ بِالْحَجِّ قَبْلَهُنَّ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ فِي ذَالِكَ مِنْهُ شَيْئاً.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حج کے مہینوں کے نام لیتے سنا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ نام لیا کرتے تھے۔ پھر میں نے نافع سے پوچھا: اگر آدمی ان سے قبل ہی حج کا احرام باندھ لے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بارے میں اس سے کچھ نہیں سنا۔

۷۵۵- (۵۸۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُسَأَلُ عَنِ الرَّجُلِ: أَيُهِلُّ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

باب الاستمتاع بالاهل والثياب حتى يأتي المواقيت

مواقیت پر پہنچنے تک بیوی اور لباس سے استمتاع کا بیان

۷۵٦- (۵٤۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس

[۷۵۳] السنن الكبرى للبيهقي: ٥٤٤/٤

[۷۵٤] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ: الحج أشهر معلومات، ح: ١٥٦٠، المصنف لابن أبي شيبة: ١/٤، سنن الدار قطني: ٢٢٦/٢

[۷۵۵] سنن الدار قطني: ٢٣٤/٢

جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا وَقَّتَ الْمَوَاقِيتَ قَالَ: ((لِيَسْتَمْتِعِ الْمَرْءُ بِأَهْلِهِ وَثِيَابِهِ حَتَّى يَأْتِيَ كَذَا وَكَذَا لِلْمَوَاقِيتِ)).

مواقیت مقرر کیے تو فرمایا: آدمی اپنی بیوی اور کپڑوں سے تب تک ہی فائدہ اٹھائے جب تک وہ ان ان مواقیت پر نہ پہنچ جائے۔

باب المواقيت

مواقیت کا بیان

۷۵۷- (۵۳۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد میں اہل مدینہ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں کہ ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔

قَالَ لِي نَافِعٌ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

مجھے نافع نے کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نبی نے (یہ بھی) فرمایا ہے کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

۷۵۸- (۵۳۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

۷۵۹- (۵۳۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أُمِرَ أَهْلُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے، اہل

[۷۵۶] السنن الكبرى للبيهقي: ۵/ ۳۰

[۷۵۷] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب ميقات أهل المدينة ولا يهلوا قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۱

[۷۵۸] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب ميقات أهل المدينة ولا يهلوا قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۷، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۲

[۷۵۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳۳۰، صحيح البخاري، كتاب الاعتصام، باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ح: ۷۳۴۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة، ح: ۱۱۸۲

الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ، فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے احرام باندھیں گے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان تین کا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، لیکن مجھے یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

۷۶۰-(۵۴۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ أَلَمْلَمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَذِهِ الْمَوَاقِيتُ لِأَهْلِهَا وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ مِنْ دُونِ ذَلِكَ الْمِيقَاتِ فَلْيُهِلَّ مِنْ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مواقیت ان (علاقوں) کے باشندگان کے لیے اور اس شخص کے لیے ہیں جو اس طرف سے آئے، خواہ وہ یہاں کا باشندہ نہ بھی ہو اور ہر اس شخص کے لیے ہے جو حج وعمرہ کا ارادہ رکھتا ہو جو اس میقات کے علاوہ کسی اور علاقے کا باشندہ ہو، تو وہ جہاں سے سفر شروع کرے گا وہیں سے احرام باندھ لے، یہاں تک کہ وہ اہل مکہ کے پاس پہنچ جائے۔

۷۶۱-(۵۴۵): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَوَاقِيتِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ فِي الْمَوَاقِيتِ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ میقات کے بارے میں سفیان والی حدیث کے مثل ہی ہے۔

۷۶۲-(۵۴۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جحفہ، اہلِ یمن کے لیے یلملم اور اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل میقات مقرر فرمایا۔ اور جو ان کے علاوہ سے آئے وہ کہیں سے بھی

---

[۷۶۰] سنن أبی داود، کتاب الحج، باب فی المواقیت، ح:۱۷۳۸، صحیح البخاری، کتاب الحج، باب مهل أهل مکة للحج والعمرة، ح:۱۵۲٤، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج والعمرة، ح:۱۱۸۱

[۷۶۱] أیضاً

[۷۶۲] أیضاً

الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ يَبْدَأُ.

شروع کر سکتا ہے۔

۷۶۳-(۵۳۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ ثُمَّ انْتَهَى، أُرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْأُخْرَى مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ الْمَغْرِبِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے احرام باندھنے والے کے متعلق سوال ہوتا سنا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے ان سے سنا (یہ کہہ کر) وہ رک گئے، میرا خیال ہے کہ ان کی مراد تھی کہ نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، دوسرے راستے والے اور اہل مغرب جحفہ سے، اہل عراق ذات عرق سے، اہلِ نجد قرن المنازل سے اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۷۶۴-(۵۴۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الْمَغْرِبِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَمَنْ سَلَكَ نَجْدًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَغَيْرِهِمْ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل مغرب کے لیے جحفہ، اہل مشرق کے لیے ذات عرق، اہل نجد کے لیے اور نجد کے راستے اہل یمن وغیرہ سے آنے والے کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

۷۶۵-(۵۴۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَعَمُوا لَمْ يُوَقِّتْ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلَمْ يَكُنْ أَهْلُ الْمَشْرِقِ حِينَئِذٍ، قَالَ: كَذٰلِكَ سَمِعْنَا، أَنَّهُ وَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ أَوِ الْعَقِيقَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ (میں نے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے) عطاء کی طرف رجوع کیا اور میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذاتِ عرق کو میقات مقرر نہیں کیا کہ اس وقت اہل مشرق نہیں تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے تو ایسے ہی سنا ہے کہ آپ نے اہلِ مشرق کے لیے ذاتِ عرق یا عقیق میقات مقرر فرمایا۔ عطاء نے

---

[۷٦۳] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج والعمرة، ح:١١٨٣

[٧٦٤] السنن الكبرى للبيهقي، ٥/٢٨، المصنف لابن أبي شيبة:٤/١/٢٨٠

[٧٦٥] أيضاً

عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ وَلَكِنْ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَلَمْ يَعْزُهُ إِلَى أَحَدٍ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنَّهُ يَأْبَى إِلَّا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَهُ.

کہا: اس وقت عراق نہیں تھا لیکن یہ ہی اہلِ مشرق کے لیے ہی تھا۔ البتہ انہوں نے نبی ﷺ کے سوا کسی کی طرف اس کی نسبت نہیں کی لیکن وہ اس کا انکار کرتے ہیں، سوائے اس بات کے کہ نبی ﷺ نے اسے میقات مقرر فرمایا ہے۔

۷۶۶- (۵٤۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمْ يُوَقِّتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ عِرْقٍ، وَلَمْ يَكُنْ حِينَئِذٍ أَهْلُ مُشْرِقٍ، فَوَقَّتَ النَّاسُ ذَاتَ عِرْقٍ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذات عرق کو میقات مقرر نہیں فرمایا، کیونکہ اس وقت تو اہل مشرق تھے ہی نہیں، یہ تو لوگوں نے ذاتِ عرق کو میقات بنالیا ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا كَمَا قَالَ طَاوُسٌ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرا بھی یہی خیال ہے، جس طرح طاؤس نے کہا ہے۔ واللہ اعلم

۷۶۷- (۵٤۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يُوَقِّتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ شَيْئًا، فَاتَّخَذَ النَّاسُ بِحِيَالِ قَرْنٍ ذَاتَ عِرْقٍ.

ابو الشعثاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے کوئی میقات مقرر نہیں فرمایا، لوگوں نے خود ہی قرن المنازل کے مدمقابل ذات عرق کو مقرر کرلیا۔

باب إهلال من أحل بمكة

مکہ سے احرام باندھنے والے کے تلبیہ کہنے کا بیان

۷۶۸- (۱۷۲٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، وَذَكَرَ حَجَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمْرَهُ إِيَّاهُمْ بِالْإِحْلَالِ، وَأَنَّهُ ﷺ، قَالَ لَهُمْ: ((إِذَا تَوَجَّهْتُمْ إِلَى مِنًى رَائِحِينَ فَأَهِلُّوا)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حج اور صحابہ کرام کو تلبیہ کہنے کے حکم کا ذکر کیا کہ آپ نے انہیں فرمایا: جب تم منیٰ کی طرف شام کو چلنے کا قصد کرو تو تلبیہ کہو۔

---

[۷٦٦] المعرفة للبيهقي: ۳/۵۳۳

[۷٦۷] أيضاً

[۷٦۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۳

[۷٦۹] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/۲۹۹

باب ردّ من جاوز الميقات غيرمحرم

احرام کے بغیر میقات سے آگے نکل آنے والے کو واپس موڑنے کا بیان

۷۶۹-(۵۴۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنه يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمَوَاقِيتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ.

ابو الشعثاء روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس شخص کو واپس لوٹاتے دیکھا، جس نے احرام نہیں باندھا تھا اور میقات سے آگے نکل آیا تھا۔

باب ميقات العمرة المكانى والزمانى

عمرۂ مکانی اور عمرۂ زمانی کا بیان

۷۷۰- (۵۲۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا، فَاعْتَمَرَ وَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ.

محرش کعبی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے رات کے وقت نکلے، آپ نے عمرہ ادا فرمایا اور وہیں (جعرانہ واپس آ کر) رات بسر کرنے والے کی طرح صبح کی۔

۷۷۱-(۵۲۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: هُوَ مُحَرِّشٌ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَأَصَابَ ابْنُ جُرَيْجٍ لِأَنَّ وَلَدَهُ عِنْدَنَا بَنُو مُحَرِّشٍ.

یہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ وہ (راوء حدیث) محرش ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے صحیح کہا ہے، کیونکہ اس کی آل ہمارے پاس ہوتے ہیں اور وہ بنو محرش کہلاتے ہیں۔

۷۷۲- (۵۲۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کریں اور انہیں تنعیم سے عمرہ کروائیں۔

۷۷۳-(۵۳۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک سال میں دو عمرے، ایک مرتبہ ذوالحلیفہ سے اور ایک مرتبہ جحفہ سے۔

۷۷۰| المسند للحميدى:۲/۳۸۰، سنن أبى داود، كتاب المناسك، باب المهلة بالعمرة تحيض فيدركها الحج، ح:۱۹۹۶، سنن النسائى كتاب المناسك، باب دخول مكة ليلاً، ح:۲۸۶۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲۴/۲۷۱

۷۷۱| أيضاً

۷۷۲| صحيح البخارى، كتاب العمرة، باب عمرة التنعيم، ح:۲۹۸۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الإحرام، ح:۱۲۱۲

۷۷۳| المعرفة للبيهقى:۳/۴۹۷، السنن الكبرى للبيهقى:۴/۳۴۴

عَائِشَةَ رضي الله عنها اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَمَرَّةً مِنَ الْجُحْفَةِ.

۷۷۴-(۵۳۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: صَدَقْتَ، فَقُلْتُ: فَهَلْ عَابَ ذَالِكَ عَلَيْهَا أَحَدٌ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، أُمُّ الْمؤمنينَ! فَاسْتَحْيَيْتُ.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک سال میں دو مرتبہ عمرہ ادا کیا۔ صدقہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ کیا کسی نے ان کا یہ عمل معیوب نہ سمجھا؟ سبحان اللہ، ام المومنین ہونے کے ناطے مجھے حیاء آ گئی۔

۷۷۵-(۵۳۵): أَخْبَرَنَا أَنَسٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اعْتَمَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما أَعْوَاماً فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عُمْرَتَيْنِ فِي كُلِّ عَامٍ.

نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کئی سال تک، ہر سال میں دو دو عمرے کیے۔

۷۷۶- (۵۳۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ بَعْضِ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا حَمَّمَ رَأْسُهُ خَرَجَ فَاعْتَمَرَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے کوئی صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے ساتھ مکہ میں تھے (حج کے حلق کے بعد) ان کے سر پر جب بال آ گئے تو وہ نکلے اور عمرہ ادا کیا۔

۷۷۷- (۵۳۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مہینے میں عمرہ ہو سکتا ہے۔

۷۷۸- (۱۷۳۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ عَلِيّاً رضي الله عنه قَالَ: فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ.

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مہینے عمرہ ہے۔

۷۷۹- (۱۷۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَدَقَةَ

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

[۷۷۴] المعرفة للبيهقي:۳/۴۹۶
[۷۷۵] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۸۷
[۷۷۶] السنن الكبرى للبيهقي:۴/۴۴
[۷۷۷] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۸۶
[۷۷۸] السنن الكبرى للبيهقي، ۴/۳۴۴
[۷۷۹] أيضاً

بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اعْتَمَرَتْ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ، أَوْ قَالَ: مِرَاراً، قَالَ: فَقُلْتُ: أَعَابَ ذَالِكَ عَلَيْهَا أَحَدٌ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: أُمُّ الْمؤمنِينَ ! فَاسْتَحْيَيْتُ.

ایک سال میں دو یا کئی عمرے کیے، راوی کہتے ہیں، میں نے پوچھا: کیاان پر کسی نے نکتہ چینی کی تھی؟ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین ہونے کے ناطے میں نے (کچھ کہنے سے) حیاء محسوس کی۔

۷۸۰- (۱۷۳۴): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ اعْتَمَرَ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ، أَوْ قَالَ: مِرَاراً.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سال میں دو یا متعدد عمرے کیے۔

۷۸۱- (۱۷۰۷): حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ أَهَلَّ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت المقدس سے تلبیہ کہا۔

۷۸۲- (۱۷۳۵): وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما، يَقُولُ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُعْمِرَ عَائِشَةَ، فَأَعْمَرْتُهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ فِي الْحَدِيثِ: لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

ابن اوس ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کراؤں، سو میں نے انہیں ایام تشریق کے بعد والی رات تنعیم سے عمرہ کرایا۔

باب الغسل والطيب للاحرام

احرام کے لیے غسل کرنے اور خوشبو لگانا

۷۸۳- (۳۲۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ العِيدَيْنِ، ويومَ الجمعةِ، ويومَ عرفَةَ، وإذا أرادَ أن يُحرِمَ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دونوں عیدوں کے دن، جمعہ کے دن، عرفہ کے دن اور جب احرام باندھنا چاہتے غسل کیا کرتے تھے۔

۷۸۴- (۵۷۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول

[۷۸۰] سبق تخريجه

[۷۸۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۱، المصنف لابن أبي شيبة:۴/۱۹۳

[۷۸۲] صحيح البخاري، كتاب العمرة، باب عمرة التنعيم، ح:۱۷۸۴، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:۱۲۱۲

[۷۸۳] المصنف لعبد الرزاق:۳/۲۰۳، السنن الكبرى للبيهقي:۳/۲۷۸

[۷۸۴] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۲۸، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الطيب عند الاحرام، ح:۱۵۳۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ح:۱۱۸۹

الرَّحمَنِ بنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ لِإِحْرَامِهِ قَبلَ أَنْ يُحرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبلَ أَنْ يَطُوفَ بِالبَيتِ.

اللہ ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل آپ کو احرام کے وقت خوشبو لگایا کرتی تھی اور اسی طرح احرام کھولنے کے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی۔

۷۸۵- (۵۷۱): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَنْ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَقَد بَسَطَت يَدَيهَا، تَقُولُ: أَنَا طَيَّبتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَينِ لِإِحرَامِهِ حِينَ أَحرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبلَ أَنْ يَطُوفَ بِالبَيتِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بیان کرتی ہیں کہ میں نے ان دو ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام کے وقت احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

۷۸۶- (۵۷۲): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَنِ الزُّهرِيِّ، عَنْ عُروَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: طَيَّبتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَينِ لِحُرمِهِ حِينَ أَحرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبلَ أَنْ يَطُوفَ بِالبَيتِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کے وقت احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

۷۸۷- (۵۷۳): أَخبَرَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ، عَنْ عُثمَانَ بنِ عُروَةَ، قَالَ: سَمِعتُ أَبِي، يَقُولُ: سَمِعتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، تَقُولُ: طَيَّبتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرمِهِ وَلِحِلِّهِ، فَقُلتُ لَهَا: بِأَيِّ الطِّيبِ؟ فَقَالَت: بِأَطيَبِ الطِّيبِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے حل وحرم میں خوشبو لگائی۔ (عروہ کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: کیسی خوشبو؟ تو انہوں نے جواب دیا: بہت ہی عمدہ خوشبو۔

قَالَ عُثمَانُ: مَا رَوَى هِشَامٌ هَذَا الحَدِيثَ إِلَّا عَنِّي.

عثمان کہتے ہیں کہ ہشام نے یہ حدیث صرف مجھ ہی سے روایت کی ہے۔

۷۸۸- (۵۷٤): أَخبَرَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ، عَنْ عطَاءِ بنِ السَّائِبِ، عَنْ إِبرَاهِيمَ، عَنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے تین دن بعد بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک

---

[۷۸۵] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الطیب بعد رمی الجمار والحلق قبل الافاضة، ح:۱۷۵٤، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ح:۱۱۹۰

[۷۸٦] أيضاً

[۷۸۷] أيضاً

[۷۸۸] سنن النسائی، کتاب المناسك، باب موضع الطیب، ح:۲۷۰۲، صحیح ابن حبان:۹/۸٤

الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ ثَلاثٍ .

دیکھی۔

۷۸۹- (۵۷۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مُحْرِمًا وَإِنَّ عَلَى رَأْسِهِ لَمِثْلَ الرُّبِّ مِنَ الْغَالِيَةِ .

زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں دیکھا کہ ان کے سر پر عنبر اور کافور کو ملا کر بنائی گئی شیرے جیسی خوشبو لگی ہوئی تھی۔

۷۹۰- (۵۷۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ: طَيَّبْتُ أَبِي عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِالسُّكِّ وَالذَّرِيرَةِ .

عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو ''سک'' اور ''ذریرہ'' خوشبو لگائی۔ (سک اور ذریرہ خوشبو کی اقسام میں سے ہیں)۔

باب إفراد الحج

حجِ افراد کا بیان

۷۹۱- (۹۷۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجِ افراد کیا۔

۷۹۲- (۷۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔

۷۹۳- (۱۸۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَأَفْرَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَجَّ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حجِ افراد کیا۔

۷۹۴- (۱۸۳۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَيْمُونٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حجِ افراد کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں کہتا ہوں: ان میں

---

[۷۸۹] السنن الكبرى للبيهقي:۵/۳۵

[۷۹۰] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۱۹۵

[۷۹۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:۱۲۱۱

[۷۹۲] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۵، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب التمتع والاقران والافراد بالحج، ح:۱۵۶۲، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:۱۲۱۱

[۷۹۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۵

[۷۹۴] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۳۷۷

عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي: أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ، قَالَ: قُلْتُ: كَانَ أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَعَثٌ وَسَفَرٌ، وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْقِرَانَ أَفْضَلُ وَبِهِ يُفْتُونَ مَنِ اسْتَفْتَاهُمْ، وَعَبْدُ اللهِ كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَانَ.

سے ہر ایک کے لیے پراگندہ ہونا اور سفر اختیار کرنا زیادہ پسندیدہ ہے اور ان کے خیال میں حج قران افضل ہے۔ اور جو فتویٰ طلب کرے اسے وہی فتویٰ دیتے ہیں اور عبداللہ رضی اللہ عنہ حج قران کو ناپسند کرتے تھے۔

۷۹۵- (۵۲۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةٍ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَالَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کا ہی تھا، یہاں تک کہ جب ہم ''سرف'' مقام یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تجھے خون آ گیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ایسا معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بنات آدم پر لکھ دیا ہے، سو تو بھی وہ تمام مناسک ادا کر جو حاجی کرتا ہے، ماسوائے بیت اللہ کے طواف کے۔

قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ.

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔

۷۹۶- (۵۱۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رضي الله عنه مِنْ سِعَايَتِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟)) قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((فَأَهْدِ، وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ))، قَالَ: فَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے فرائض سرانجام دے کر آئے تو نبی نے ان سے فرمایا: اے علی! تو نے کس کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جس کا احرام نبی ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: قربانی لے جا اور جس طرح تو حالت احرام میں ہے، اسی طرح رہ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے لیے بھی قربانی لے گئے۔

---

[۷۹۵] صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن، ح:۲۹٤، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:۱۲۱۱

[۷۹٦] صحيح البخاري، كتاب الشركة، باب الشراك في الهدى والبدن، ح:۲۵۰٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:۱۲۱۱

باب فسخ الحج بالعمرة

عمرے کے ساتھ حج کو فسخ کرنے کا بیان

۷۹۷- (۵۱٦): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَنَظَرْتُ مَدَّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ رَاكِبٍ وَرَاجِلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ وَرَائِهِ، كُلُّهُمْ يُرِيدُ أَنْ يَأْتَمَّ بِهِ، يَلْتَمِسُ أَنْ يَقُولَ كَمَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَا يَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ وَلَا نَعْرِفُ غَيْرَهُ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، فَلَمَّا طُفْنَا فَكُنَّا عِنْدَ الْمَرْوَةِ، قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ))، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حج کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کی معیت میں نکلے، یہاں تک کہ جب ہم بیداء مقام پر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ تاحدِ نگاہ نبی ﷺ کے آگے، پیچھے اور دائیں بائیں سوار اور پیدل لوگوں کا ہجوم تھا، ان میں سے ہر شخص آپ ﷺ کی اقتداء کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور وہ وہی کچھ کہنا چاہتا تھا جو نبی ﷺ فرمارہے تھے۔ ہر کوئی صرف حج کی نیت کیے ہوئے تھا، نہ ہم اس کے علاوہ کچھ جانتے تھے اور نہ ہی ہمیں عمرے کا پتہ تھا۔ لیکن جب ہم نے طواف کرلیا اور ہم مروہ کے پاس تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ احرام کھول دے اور وہ اسے عمرہ بنالے۔ جس حکم کا مجھے بعد میں پتا چلا ہے اگر (اس کا) پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ جس جس کے ساتھ قربانی نہیں تھی، اس نے احرام کھول دیا۔

۷۹۸- (۵۱۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رضی اللہ عنہما، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ))، وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ، وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ.

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کرنے) نکلے تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ احرام میں رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام کھول دے۔ میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا، چنانچہ میں نے احرام کھول دیا، اور زبیر کے ساتھ قربانی کا جانور تھا سوانہوں نے احرام نہیں کھولا۔

---

[۷۹۷] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبى صلى الله عليه وسلم، ح:۱۲۱۸

[۷۹۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يلزم من طاف بالبيت، ح:۱۲۳۵

۷۹۹-(۵۱۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذیقعدہ کے آخری پانچ دنوں میں ہم نبی ﷺ کی معیت میں نکلے تو ہمارا خیال صرف حج کرنے کا ہی تھا، لیکن جب ''سرف'' مقام پر یا اس کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ اسے عمرہ بنا لے۔ پھر جب ہم منٰی پہنچے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (قربانی کا جانور) ذبح کیا ہے۔

قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: جَاءَتْكَ وَاللهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ.

یحیٰی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ: اللہ کی قسم! اس نے تجھے من وعن حدیث بیان کی ہے۔

۸۰۰+(۵۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، وَالْقَاسِمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا يُخَالِفُ مَعْنَاهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سفیان کی حدیث کے مثل ہی ہے، اس کے معنی کے مخالف نہیں ہے۔

۸۰۱-(۵۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ، سَمِعُوا طَاوُسًا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ لَا يُسَمِّي حَجًّا وَلَا عُمْرَةً يَنْتَظِرُ الْقَضَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَهَلَّ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَقَالَ: ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَكِنْ لَبَّدْتُ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے نکلے تو آپ نے حج یا عمرہ کسی کا نام نہیں لیا، آپ ﷺ (اللہ کی طرف سے) فیصلے کا انتظار فرمارہے تھے، آپ ﷺ صفاومروہ کے درمیان تھے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان میں سے جس نے (حج کا) تلبیہ کہا لیکن اس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ اسے عمرہ بنا لے اور فرمایا: جس حکم کا مجھے بعد میں پتہ چلا ہے، اگر پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی نہ لے کر آتا، لیکن اب میں نے بالوں کو جما لیا ہے اور قربانی کا جانور بھی لایا ہوں،

[۷۹۹] الموطأ لإمام مالك: ۳۹۳/۱، صحيح البخاری، کتاب الحج، باب ذبح الرجل البقرعن نسائه، ح: ۱۷۰، صحيح مسلم، کتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱

[۸۰۰] أيضاً

[۸۰۱] السنن الكبرى للبيهقي: ۵۵۴/۴

رَأْسِي وَسُقْتُ هَدْيِي، فَلَيْسَ لِي مَحِلٌّ دُونَ مَحِلِّ هَدْيِي))، فَقَامَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، أَعُمْرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلأَبَدِ؟ قَالَ: ((بَلْ لِلأَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

اس لیے میں تب تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک میری قربانی حلال (ذبح) نہیں ہو جاتی۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ہمارے لیے ایسے لوگوں کے جیسا فیصلہ فرمائیے کہ جن کی گویا آج ہی پیدائش ہوئی ہو (یعنی گویا ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے)، کیا یہ عمرے کا حکم صرف ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے۔ تاقیامت عمرہ حج میں شامل ہو گیا ہے۔

قَالَ: وَدَخَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بِمَ أَهْلَلْتَ؟)) فَقَالَ أَحَدُهُمَا عَنْ طَاوُسٍ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَقَالَ الْآخَرُ: لَبَّيْكَ حَجَّةً كَحَجَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.

راوی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تو نے کس کا تلبیہ کہا ہے؟ (دو راویوں میں سے ایک کا کہنا ہے کہ سیدنا علی نے جواب دیا:) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کی طرح کا تلبیہ کہا ہے (جبکہ دوسرے کا کہنا ہے کہ انہوں نے کہا:) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے مثل حج کا تلبیہ کہا ہے۔

۸۰۲-(۹۷۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحْجُجْ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ، فَتَدَارَكَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ لِيَخْرُجُوا مَعَهُ، فَخَرَجَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَانْطَلَقْنَا لَا نَعْرِفُ إِلَّا الْحَجَّ، وَلَهُ خَرَجْنَا، وَرَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ أَظْهُرِنَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ مَا أُمِرَ بِهِ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَلَمَّا طَافَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن (اس دوران) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج نہیں کیا، لوگ مدینہ میں اکٹھے ہونے لگے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور روانگی پکڑی اور ہم بھی چل پڑے۔ ہمیں صرف حج کا ہی پتہ تھا اور اسی کی ادائیگی کے لیے ہم جا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے درمیان موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تھا، اس کی تفسیر بھی آپ ہی جانتے تھے اور آپ صرف وہی کرتے جس کا آپ کو حکم دیا جاتا۔ چنانچہ ہم مکہ پہنچ گئے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے چکر لگائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس قربانی

[۸۰۲] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۱۲۱۸

عَمْرَةً، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً)).

کا جانور نہیں ہے، وہ اسے عمرہ بنا لے (اور فرمایا:) جس حکم کا مجھے بعد میں پتہ چلا ہے، اگر پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی نہ لاتا اور اسے عمرہ بنالیتا۔

۸۰۳- (۹۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا، يَقُولُ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُسَمِّي حَجًّا وَلَا عُمْرَةً يَنْتَظِرُ الْقَضَاءَ، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَقَالَ: ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَكِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَسُقْتُ هَدْيِي، وَلَيْسَ لِي مَحِلٌّ إِلَّا مَحِلُّ هَدْيِي))، فَقَامَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، أَعُمْرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَلْ لِلْأَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) روانہ ہوئے تو آپ نے حج یا عمرہ کسی کا نام نہیں لیا، آپ ﷺ (اللہ کا) فیصلہ (آجانے) کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ صفاومروہ کے چکر لگا رہے تھے کہ آپ پر (اللہ کا) فیصلہ نازل ہوا اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ ان میں سے جس نے (حج کا) تلبیہ کہا لیکن اس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ اسے عمرہ بنا لے اور فرمایا: جس حکم کا مجھے بعد میں پتہ چلا ہے، اگر پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی نہ لاتا، لیکن اب میں نے بالوں کو جمالیا ہے اور قربانی کا جانور بھی لایا ہوں، اس لیے میں تب تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک میری قربانی حلال (یعنی ذبح) نہیں ہو جاتی، سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ہمارے لیے ایسے لوگوں کے جیسا فیصلہ فرمائیے کہ جو گویا آج ہی پیدا ہوئے ہیں، کیا یہ عمرہ صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (صرف اس سال کے لیے نہیں) بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ قیامت کے دن تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔

قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَبَّيْكَ حَجَّةً كَحَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے کس کا تلبیہ کہا ہے؟ ایک راوی کہتے ہیں کہ سیدنا علی نے جواب دیا: میں نبی ﷺ کے تلبیہ کی طرح کا تلبیہ کہا ہے۔ اور دوسرے نے کہا کہ انہوں نے یہ جواب دیا کہ میں نبی ﷺ کے حج

---

[۸۰۳] السنن الکبری للبیہقی: ۴/۳۳۹

کے مثل حج کا تلبیہ کہا ہے۔

۸۰۴-(۹۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کرکے احرام کھول دیا ہے جبکہ آپ نے اپنے عمرے سے احرام نہیں کھولا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے سر کو بھی چپکا لیا ہے اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لایا ہوں، لہٰذا میں تب تک احرام نہیں کھولوں گا جب تک میں قربانی نہیں کر لیتا۔

باب التمتع

حج تمتع کا بیان

۸۰۵- (۱۰۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَتَذَاكَرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي، فَقَالَ الضَّحَّاكُ: فَإِنَّ عُمَرَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ.

محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل روایت کرتے ہیں، انہوں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے حج کے سال آپس میں حج تمتع کے بارے میں بحث کرتے ہوئے سنا، ضحاک نے کہا: آدمی ایسا تبھی کرے گا جب وہ اللہ کے حکم سے لاعلم ہو گا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے تو بہت بری بات کہہ دی۔ ضحاک کہنے لگے (میں نے ایسا) اس لیے (کہا ہے، کیوں) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روکا تھا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں تو اس لیے کہہ رہا ہوں، کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (حج تمتع) کیا ہے۔

۸۰۶-(۱۰۸۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَأَنْ أَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأُهْدِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میں حج سے پہلے عمرہ کروں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کروں۔

[۸۰۴] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۹٤، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب التمتع والاقران والافراد بالحج، ح:۱۵٦٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب القارن لا يتحل الا فى وقت تحلل الحاج المنفرد، ح:۱۲۲۹

[۸۰۵] الموطأ لإمام مالك:۱/۳٤٤، سنن الترمذى، أبواب الحج، باب ما جاء فى التمتع، ح:۸۲۳، سنن النسائى كتاب الحج، باب ما جاء فى التمتع، ح:۸۲۳، سنن النسائى كتاب الحج، باب التمتع، ح:۲۷٤۳، صحيح ابن حبان:۹/۲۳٤

[۸۰٦] الموطأ لإمام مالك:۱/۳٤٤

أَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ .

۸۰۷-(۱۷۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ، كَيْفَ تَأْمُرُ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ وَاللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ﴾ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَءُونَ إِنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ أَوِ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ؟ قَالُوا: الْوَصِيَّةُ قَبْلَ الدَّيْنِ .
قَالَ: فَبِأَيَّتِهِمَا تَبْدَءُونَ، قَالُوا: بِالدَّيْنِ، قَالَ: فَهُوَ ذَلِكَ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي أَنَّ التَّقْدِيمَ جَائِزٌ .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ آپ حج سے قبل عمرے کا کیسے حکم دیتے ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ''اور حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔'' انہوں نے بیان کیا کہ تم قرض کی ادائیگی وصیت سے قبل پڑھتے ہو یا وصیت قرض سے پہلے؟ سائلین نے کہا: وصیت قرض سے پہلے ہے، تو انہوں نے پوچھا: کہ تم ابتداء کس سے کرتے ہو قرض کی ادائیگی سے یا وصیت کے نفاذ سے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ قرض سے آغاز کرتے ہیں۔ اس پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ (حج وعمرہ کا بھی) یہی معاملہ ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد ہے کہ (حج سے قبل عمرہ کی) تقدیم جائز ہے۔

باب القِران

حجِ قِران کا بیان

۸۰۸-(۱۱۶۰): وَبِهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَجَّ فِي الْفِتْنَةِ فَأَهَلَّ، ثُمَّ نَظَرَ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فتنے کے حالات میں حج کیا، پھر انہوں نے دیکھا اور فرمایا کہ ان دونوں (حج اور عمرہ) کا معاملہ ایک ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کو واجب قرار دیا ہے۔

باب جامع أهلال حجة الوداع

حجۃ الوداع میں مختلف تلبیوں کا بیان

۸۰۹-(۱۰۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم میں سے بعض نے حج کا تلبیہ کہا اور بعض نے عمرہ کا، اور بعض ہم میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے حج وعمرہ دونوں کو جمع کیا تھا۔ اور

[۸۰۷] المصنف لعبد الرزاق: ۱۰/ ۱۸۰

[۸۰۸] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۳۶۰، صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، ح: ۴۱۸۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز التحلل بالاحصار وجواز القرآن، ح: ۱۲۳۰

[۸۰۹] الموطأ لإمام مالك: ۱/ ۴۱۰، صحيح البخاری، كتاب الحج، كيف تهل الحائض والنفساء، ح: ۱۵۵۶، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح: ۱۲۱۱

بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا تلبیہ کہا تھا۔

باب الاشتراط فی النّیّة

مشروط نیت کرنے کا بیان

۸۱۰-(۵۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: ((أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ؟)) فَقَالَتْ: إِنِّي شَاكِيَةٌ، فَقَالَ لَهَا: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)).

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: کیا تم حج نہیں کرنا چاہتی؟ انہوں نے کہا: میں کسی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: تم حج کرو اور یہ شرط عائد کردو کہ (اے اللہ!) میرے حلال ہونے (یعنی احرام کھولنے) کا وہی مقام ہو گا، جہاں تو مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لے گا۔

۸۱۱-(۵۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ تَسْتَثْنِي إِذَا حَجَجْتَ؟ فَقُلْتُ لَهَا: مَاذَا أَقُولُ فَقَالَتْ: قُلِ اللَّهُمَّ الْحَجَّ أَرَدْتُ وَلَهُ عَمَدْتُ فَإِنْ يَسَّرْتَهُ فَهُوَ الْحَجُّ وَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَهِيَ عُمْرَةٌ.

انہی سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: کیاجب تم حج کرنے لگو تو (خود کو) مستثنیٰ کر لو گے؟ میں نے کہا: میں کیا کہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو کہہ: اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ و قصد کیا، سو اگر تو نے آسانی فرمائی تو وہ حج پورا ہو گا، لیکن اگر مجھے کسی عارضے نے روک لیا تو وہ عمرہ ہو گا۔

۸۱۲-(۵۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ زَمَنَ الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: يَعْنِي أَحْلَلْنَا كَمَا أَحْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فتنے کے زمانے میں عمرہ کی غرض سے مکہ روانہ ہوئے تو فرمایا: اگر میں بیت اللہ جانے سے روک لیا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے، جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی مراد یہ تھی کہ ہم احرام کھول دیں گے، جس طرح ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کھول دیا تھا۔

---

[۸۱۰] صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب اداء كفاء فی الدين، ح:۵۰۸۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جوار اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض، ح:۱۲۰۷

[۸۱۱] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۳۸۵

[۸۱۲] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۶۰، صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، ح:۴۱۸۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز التحلل بالاحصار وجواز القرآن، ح:۱۲۳۰

۸۱۳-(۱۸۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ ضُبَاعَةَ، فَقَالَ: ((أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ؟)) قَالَتْ: إِنِّي شَاكِيَةٌ، فَقَالَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي إِنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)).

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ضباعہ سے کہا: کیا توحج کرنا چاہتی ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا: توحج کر اور یہ شرط عائد کر کہ جہاں مجھے مرض نے روک دیا وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہو گی۔

۸۱۴-(۱۸۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رضي الله عنها: هَلْ تَسْتَثْنِي إِذَا حَجَجْتَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ؟ فَقَالَتْ: قُلِ اللَّهُمَّ الْحَجَّ أَرَدْتُ وَلَهُ عَمَدْتُ، فَإِنْ يَسَّرْتَهُ فَهُوَ الْحَجُّ وَإِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَهِيَ عُمْرَةٌ.

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا جب توحج کرتی ہے تو استثناء کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں کیا کہوں؟ انہوں نے فرمایا: یہ کلمات کہہ: اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ وعزم کیا ہے، اگر تو نے مجھے توفیق دی تو یہ حج ہو گا اور اگر کسی عارضے نے مجھے روک دیا تو یہ عمرہ ہے۔

باب التلبية ولفظها

تلبیہ اور اس کے الفاظ کا بیان

۸۱۵-(۵۸۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُقَيْشٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: مَا سَمَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي تَلْبِيَتِهِ حَجًّا قَطُّ وَلَا عُمْرَةً.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں کبھی بھی حج اور عمرہ کا نام نہیں لیا۔

۸۱۶-(۵۸٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنْ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيكَ لَكَ ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، تمام تر تعریفی کلمات اور (ہر طرح

---

[۸۱۳] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الاكفاء في الدين، ح:۵۰۸۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض، ح:۱۲۰۷

[۸۱٤] المصنف لابن أبي شيبة:٤/۳۷۷

[۸۱۵] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:۱۲۱۴

[۸۱٦] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۱، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب التلبية، ح:۱۵٤۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفها ووقتها، ح:۱۱۸٤

کی) نعمت اور (سارے عالم کی) بادشاہی تیرے ہی شایانِ شان ہے، تیرا کوئی شریک ہو ہی نہیں سکتا۔"

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس میں یہ اضافہ کیا کرتے تھے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ (میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور بہت سعادت مند ہوں، بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تمام رغبتیں اور عمل تیری ہی طرف ہیں)۔

۸۱۷- (۵۸۵): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا تلبیہ پکارا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيكَ لَكَ.

۸۱۸- (۵۸٦): قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: وَذَكَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھی ہوتے تھے: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ "اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔"

۸۱۹- (۵۸۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الْأَعْرَجُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُظْهِرُ مِنَ التَّلْبِيَةِ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ))، قَالَ: حَتَّى إِذَا

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ ظاہر کیا کرتے تھے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيكَ لَكَ راوی کہتے ہیں: حتی کہ ایک روز جب لوگ آپ کے پاس سے پھیرے جارہے تھے، تو گویا آپ کو اس میں موجود کوئی بات اچھی لگی تو آپ نے اس میں یہ اضافہ فرما

[۸۱۷] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الحجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح:۵۱٦، سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب كيف التلبية، ح:۱۸۱۳

[۸۱۸] سنن النسائي، كتاب الحج، باب كيف التلبية، ح:۲۷۵۲، المستدرك للحاكم:۱/۴۴۹

[۸۱۹] صحيح ابن خزيمة:۴/۲٦۰، المستدرك للحاكم:۱/۴٦۵

كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالنَّاسُ يُصرَفُونَ عَنهُ كَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ مَا هُوَ فِيهِ فَزَادَ فِيهَا: ((لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ)).

دیا: لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ (میں حاضر ہوں، یقیناً اصل زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے)۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَسِبْتُ أَنَّ ذَلِكَ يَوْمَ عَرَفَةَ.

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے لگتا ہے کہ وہ عرفہ کا دن تھا۔

۸۲۰-(۵۸۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ بَعْضَ بَنِي أَخِيهِ وَهُوَ يُلَبِّي: يَاذَا الْمَعَارِجِ، فَقَالَ سَعْدٌ: الْمَعَارِجُ؟! إِنَّهُ لَذُو الْمَعَارِجِ، وَمَا هَكَذَا كُنَّا نُلَبِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

عبد اللہ بن ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجوں میں سے کسی کو تلبیہ میں یاذالمعارج کہتے سنا، تو سعد نے فرمایا: یقیناً وہ ذوالمعارج ہے، لیکن ہم عہد رسالت میں اس طرح تلبیہ نہیں کہا کرتے تھے۔

۸۲۱-(۱۱۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، جب وہ دونوں صبح کو منیٰ سے عرفات کو جارہے تھے، کہ آج کے دن آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے (اگر کوئی) تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تو اسے منع نہیں کیا جاتا تھا اور (اگر) تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے بھی منع نہیں کیا جاتا تھا۔

باب رفع الصوت بالتلبية والاكثار منها والدعاء عقبها

بلند آواز اور کثرت کے ساتھ تلبیہ کہنے اور اس کے بعد دعا مانگنے کا بیان

۸۲۲-(۵۸۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ،

سائب انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ میں

[۸۲۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱/۱۷۱، مجمع الزوائد:۳/۲۲۳

[۸۲۱] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۷، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب التلبية والتكبير واذا غدامن فى الى عرضة، ح:۱۶۵۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية والتكبير فى الذهاب من فى الى عرفات فى يوم عرضة، ح:۱۲۸۵

[۸۲۲] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۳۴، سنن أبى داود، كتاب المناسك، باب كيف التلبية، ح:۱۸۱۴، سنن الترمذى، أبواب الحج، باب ما جاء فى رفع الصوت التلبية، ح:۸۲۹، صحيح ابن خزيمة:۴/۱۷۳، صحيح ابن حبان:۹/۱۱۱، المستدرك للحاكم:۱/۴۵۰

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي، أَوْ مَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، أَوْ بِالْإِهْلَالِ))، يُرِيدُ أَحَدَهُمَا.

اپنے صحابہ کو اطلاع دوں کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے یا احرام باندھتے ہوئے آواز بلند کریں۔ جبرئیل علیہ السلام کی مراد ان دونوں میں سے ایک تھی۔

۸۲۳- (۵۹۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّلْبِيَةِ.

محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کثرت سے تلبیہ پکارا کرتے تھے۔

۸۲٤- (۱۹۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي رَاكِبًا وَنَازِلًا وَمُضْطَجِعًا.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوتے ہوئے، (سواری سے) اترتے ہوئے اور لیٹتے ہوئے تلبیہ پکارتے رہتے تھے۔

۸۲۵- (۵۹۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ.

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے، تو اللہ تعالی سے اس کی خوشنودی، جنت اور اس کیا رحمت کے صدقے (جہنم کی) آگ سے خلاصی مانگتے۔

باب التلبية إلى رمي الجمرة

رمیِ جمرات تک تلبیہ کہنے کا بیان

۸۲٦- (۱۷۲۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے منیٰ تک سواری کے پیچھے بٹھایا۔ اور آپ جمرات کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

---

[۸۲۳] أيضاً [۸۲٤] أيضاً

[۸۲۵] سنن الدار قطني: ۲۳۸/۲

[۸۲٦] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب الركوب والارتداف في الحج، ح: ۱۵٤٤، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية، ح: ۱۲۸۰

اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ .

۸۲۷- (۱۷۵۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے منیٰ تک سواری کے پیچھے بٹھایا، پھر مسلسل تکبیر کہتے رہے، حتیٰ کہ جمرات کو کنکریاں ماریں۔

۸۲۸- (۱۷۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

باب تلبية المعتمر

عمرہ کرنے والے شخص کے تلبیہ کا بیان

۸۲۹- (۶۰۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حِينَ يَفْتَتِحُ الطَّوَافَ مَشْياً أو غَيْرَ مَشْيٍ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کرنے والا جس وقت پیدل یا سوار طواف شروع کرے تو تلبیہ کہے۔

۸۳۰- (۱۷۲۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُعْتَمِرِ يُلَبِّي حَتَّى يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ .

مجاہد سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمرہ کرنے والے کے بارے میں بتایا کہ وہ رکن کا استلام کرنے تک تلبیہ کہے۔

۸۳۱- (۱۷۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ مُسْتَلِماً أَوْغَيْرَ مُسْتَلِمٍ .

عطاء سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ معتمر طواف شروع کرنے تک طواف کرے خواہ وہ استلام کرے یا نہ کرے۔

---

[۸۲۷] صحيح البخارى، كتاب الحج، باب النزول بين عرفة وجمع، ح:۱۶۷۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية، ح:۱۲۸۰

[۸۲۸] أيضاً

[۸۲۹] المصنف لابن أبى شيبة:۴/۲۷۱، السنن الكبرى للبيهقى، ۵/۱۷۰

[۸۳۰] أيضاً [۸۳۱] أيضاً

۸۳۲- (۱۸۳۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ لَبَّى عَلَى الصَّفَا فِي عُمْرَةٍ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ.

مسروق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عمرہ میں بیت اللہ کے طواف کے بعد صفا پر تلبیہ کہا۔

باب الهدی والاشعار

قربانی کے جانور اور اس پر نشان لگانے کا بیان

۸۳۳- (۱۱۵٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيرٌ أَوْ بَقَرَةٌ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اونٹ یا گائے کی قربانی میں سے جو بھی میسّر ہو۔

۸۳٤- (۱۷۵۰): حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَشْعَرَ فِي الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی کے جانور کی) دائیں جانب اشعار کیا۔

۸۳۵- (۱۷۵۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يُبَالِي فِي أَيِّ الشِّقَّيْنِ أَشْعَرَ فِي الْأَيْسَرِ أَوْ فِي الْأَيْمَنِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما (قربانی کے جانور کی) دائیں یا بائیں جانب نشان اشعار کرنے میں کوئی پروانہ کرتے تھے

نوٹ: اشعار سے مراد یہ ہے کہ جانور کی کوہان کے ایک جانب اتنا سا زخم لگا دیا جائے کہ جس سے خون بہہ پڑے، یہ صرف علامت کے طور پہ کیا جاتا ہے تا کہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

باب مالایلبسه المحرم من الثیاب ومایلبسه

اس کا بیان کہ مُحرِم کونسا لباس پہن سکتا ہے اور کونسا نہیں پہن سکتا

۸۳٦-(۵۵٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے

[۸۳۲] السنن الکبری للبیهقی، ٥/٤

[۸۳۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۸٥

[۸۳٤] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تقلید الهدی واشعاره عند الاحرام، ح:۱۲٤۳

[۸۳٥] المصنف لابن أبی شیبة: ٤/۲٤۷

[۸۳٦] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۲٤، صحیح البخاری، کتاب الحج، باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب، ح:۱٥٤۲، صحیح مسلم، کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة ومالا یباح، ح:۱۱۷۷

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

نبی ﷺ سے سوال کیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پگڑی، ٹوپی، شلوار اور موزے نہیں پہن سکتا، سوائے اس شخص کے جسے جوتے نہ ملیں تو اسے موزے پہن لینے چاہئیں اور انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لینا چاہیے۔

۸۳۷- (۵۵۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ لَهُ: ((لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا: محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: وہ قمیص، پگڑی، ٹوپی، شلوار اور موزے نہیں پہن سکتا، لیکن اگر اسے جوتے دستیاب نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے، البتہ انہیں اسقدر کاٹ لینا چاہیے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۸۳۸- (۵۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ، وَقَالَ: ((فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ محرم زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔ اور فرمایا: جسے جوتے نہ ملیں اسے موزے پہن لینا چاہیے اور انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لینے چاہئیں۔

۸۳۹- (۵۵٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ میں فرماتے سنا: جب محرم کو جوتے نہ

[۸۳۷] المسند للحمیدی:۲/۲۸۱، صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من أجاب السائل باکثر مما سأله، ح:۱۳٤، صحیح مسلم، کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة ومالا یباح، ح:۱۱۷۷

[۸۳۸] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۲۵، صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب النعال السبتیة وغیرها، ح:۵۸۵۲، صحیح مسلم، کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة ومالا یباح، ح:۱۱۷۷

[۸۳۹] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب السراویل، ح:۵۸۰٤، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج و عمرة ومالا یباح، ح:۱۱۷۸

، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ السَّرَاوِيلَ)).

ملیں تو وہ موزے پہن لے اور جب وہ تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے۔

۸۴۰-(٥٦٥): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا مُحْتَزِمًا بِحَبْلٍ أَبْرَقَ، فَقَالَ: ((انْزِعِ الْحَبْلَ))، مَرَّتَيْنِ.

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو کمر پر سفید و سیاہ رسی باندھے دیکھا، تو آپ نے دو مرتبہ فرمایا: رسی کو اتار دو۔

۸۴۱-(٥٦٤): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْ ثَوْبِي مِنْ وَرَائِي ثُمَّ أَعْقِدُهُ وَأَنَا مُحْرِمٌ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَا تَعْقِدْ شَيْئًا.

مسلم بن جندب روایت کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی آیا اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے لگا: میں بحالت احرام اپنے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے پیچھے ڈال لیتا ہوں اور پھر اسے باندھ دیتا ہوں۔ تو عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: تو باندھا مت کر۔

۸۴۲-(٥٦٣): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعاً أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ عَقَدَ الثَّوْبَ عَلَيْهِ، إِنَّمَا غَرَزَ طَرَفَيْهِ عَلَى إِزَارِهِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے (پیٹ) پر کپڑا باندھتے نہیں تھے بلکہ اس کے دونوں کناروں کو اپنے ازار بند میں ٹھوس لیتے تھے۔

۸۴۳- (٥٦٢): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْعَى بِالْبَيْتِ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ کے چکر لگا رہے تھے اور انہوں نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔

۸۴۴- (٥٥٨): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ

ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ عمر بن جعفر کو ہلکے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے دیکھا، حالانکہ وہ حالت احرام

[٨٤٠] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/٤٩

[٨٤١] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/٥٠

[٨٤٢] أيضاً

[٨٤٣] أيضاً

[٨٤٤] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/١٠٤

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَوْبَيْنِ مُضَرَّجَيْنِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثِّيَابُ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا إِخَالُ أَحَدًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ فَسَكَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

میں تھے، آپ نے فرمایا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی ہمیں سنت کی تعلیم دے گا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

۸۴۵-(۵۸۰): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الَّذِي يُعْرَفُ بِابْنِ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی زعفران لگائے۔

۸۴۶-(۱۱۵۵): أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مُحرِم کے لیے کمر پہ پٹی باندھنا مکروہ سمجھا کرتے تھے۔

باب منه: يفعل فى العمرة مايفعل فى الحج

اس کا بیان کہ عمرہ بھی اسی طرح ہو گا جیسے حج ہوتا ہے

۸۴۷-(۵۷۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِالْجِعْرَانَةِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ، يَعْنِي جُبَّةً، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهَذِهِ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَنْزِعُ هَذِهِ الْمُقَطَّعَةَ وَأَغْسِلُ هَذَا الْخَلُوقَ، فَقَالَ رَسُولُ

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ ایک شخص خوشبو سے لتھڑا جبہ پہنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ (جبہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اپنے حج میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا: میں اس جبے کو اتار دیتا ہوں اور خوشبو کو دھو دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تو اپنے حج میں کرتا ہے، وہی اپنے عمرے میں کر لے۔

[۸۴۵] صحيح البخارى، كتاب اللباس، باب النهى عن التزعفر للرجال، ح:۵۸۴۶، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب نهى الرجل عن التزعفر، ۲۱۰۱

[۸۴۶] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۲۴

[۸۴۷] صحيح البخارى، كتاب العمرة، باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، ح:۱۷۸۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة، ح:۱۱۸۰، المسند للحميدى:۲/۳۴۷

اللهِ ﷺ: ((فَمَا كُنتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)).

٨٤٨- (١٧.٩): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ إِمَّا قَالَ: قَمِيصٌ، وَإِمَّا قَالَ: جُبَّةٌ، وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: أَحْرَمْتُ وَهَذَا عَلَيَّ، فَقَالَ: انْزِعْ، إِمَّا قَالَ: ((قَمِيصَكَ))، وَإِمَّا قَالَ: ((جُبَّتَكَ، وَاغْسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِي حَجِّكَ)).

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بدن پر قمیص یا جبہ تھا اور اس پر زعفران کے نشان تھے۔ آپ نے فرمایا: تونے احرام باندھا ہے جبکہ یہ جبہ تیرے بدن پر ہے قمیص یا جبہ اتار پھینک اور یہ زردی دھوڈال اور عمرہ میں وہی کر جو تو حج میں کرتا ہے۔

باب منه:في النساء

عورتوں کے احکام کا بیان

٨٤٩-(٨٤٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے یہ چنداں جائز نہیں ہے کہ وہ محرم کے بغیر (اکیلی ہی) ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کرے۔

٨٥٠-(٨٤٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ، يَقُولُ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ))، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَإِنَّ امْرَأَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَّةً،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے فرماتے سنا: کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ ہرگز علیحدگی اختیار نہ کرے، اور نہ ہی کسی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ محرم کے ساتھ ہونے کے بغیر سفر کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: فلاں فلاں غزوہ میں شرکت کے لیے مجھے نامزد کرلیا گیا ہے جبکہ میری بیوی اکیلی حج کرنے جارہی ہے، تو

---

[٨٤٨] أيضاً

[٨٤٩] الموطأ لإمام مالك:٢/٩٧٩، صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، ح:١٠٨٨، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، ح:١٣٣٩

[٨٥٠] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة، ح:٣٠٠٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، ح:١٣٤١

فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَاحْجُجْ بِامْرَأَتِكَ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

۸۵۱-(۵۵۰): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جِئْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ، ﷺ قَالَ: فَلَمَّا كُنَّا بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ وَالْإِحْرَامِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حج کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ذوالحلیفہ میں تھے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں ولادت ہوئی، تو آپ نے اسے غسل اور احرام کا حکم فرمایا۔

۸۵۲-(۵۵۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ ثِيَابَ الطِّيبِ وَتَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ، وَلَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيباً.

ابو الزبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: عورت خوشبو والے کپڑے نہیں پہن سکتی، البتہ زرد کپڑے پہن سکتی ہے اور میں زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو خوشبو نہیں سمجھتا۔

۸۵۳-(۵۶۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُدْنِي عَلَيْهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا وَلَا تَضْرِبُ بِهِ. قُلْتُ: وَمَا لَا تَضْرِبُ بِهِ؟ فَأَشَارَ لِي: كَمَا تَجَلْبَبُ الْمَرْأَةُ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَى مَا عَلَى خَدِّهَا مِنَ الْجِلْبَابِ، فَقَالَ: لَا تُغَطِّيهِ فَتَضْرِبُ بِهِ عَلَى وَجْهِهَا، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يَبْقَى عَلَيْهَا، وَلَكِنْ تَسْدُلُهَا عَلَى وَجْهِهَا كَمَا هُوَ مَسْدُولًا وَلَا تَقْلِبُهُ وَلَا تَضْرِبُ بِهِ وَلَا تَعْطِفُهُ.

عطاء سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورت خود پر چادر ڈال سکتی ہے لیکن وہ اس سے ''ضرب'' نہیں کر سکتی۔ میں نے کہا: ضرب نہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا جیسے عورت چادر اوڑھتی ہے، پھر انہوں نے اوڑھنی کے اس حصے کی طرف اشارہ کیا جو اس کے رخساروں پر ہوتا ہے اور فرمایا: وہ اسے (یعنی چہرے کو) ڈھانپ نہیں سکتی، سو یہ اس پر باقی نہیں رہے گا لیکن وہ اسے اپنے چہرے پر ویسے ہی لٹکا لے جیسے وہ لٹکا ہوا ہوتا ہے، البتہ اسے نہ تو وہ الٹے پلٹے، نہ اسے لپیٹے اور نہ ہی اسے موڑ لے۔

۸۵۴-(۵۶۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي

سالم اپنے باپ کے بابت بیان کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کو بحالت احرام موزے کاٹ لینے کا فتوی دیا کرتے تھے،

---

[۸۵۱] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح:۱۲۱۸

[۸۵۲] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب ما يلبس المحرم، ح:۱۸۲۳، شرح معاني الآثار:۴/۲۵۰

[۸۵۳] تفرّد به الشافعي

[۸۵۴] صحيح ابن خزيمة:۴/۲۰۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۸/۴۴۹

النِّسَاءَ إِذَا أَحْرَمْنَ أَن يَقْطَعْنَ الْخُفَّيْنِ، حَتَّى أَخْبَرَتْهُ صَفِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا تُفْتِي النِّسَاءَ أَنْ لَا يَقْطَعْنَ، فَانْتَهَى عَنْهُ.

یہاں تک کہ انہیں صفیہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو (موزے) نہ کاٹنے کا حکم دیا کرتی تھیں۔ (جب یہ پتہ چلا) تو وہ بھی ایسا فتویٰ دینے سے رک گئے۔

۸۵۵-(٥٦٦): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ جَاءَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، يُقَالُ لَهَا: تَمْلِكُ، فَقَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ ابْنَتِي فُلَانَةُ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَلْبَسَ حُلِيَّهَا فِي الْمَوْسِمِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قُولِي لَهَا إِنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُقْسِمُ عَلَيْكِ إِلَّا لَبِسْتِ حُلِيَّكِ كُلَّهُ.

صفیہ بنت شعبہ بیان کرتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ بنو عبدالدار کی عورتوں میں سے تملک نامی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے ام المومنین! میری فلاں بیٹی نے قسم اٹھالی ہے کہ وہ (حج کے) موسم میں زیور نہیں پہنے گی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے کہو کہ ام المومنین تجھے قسم ڈالتی ہے کہ تو اپنا سارا زیور پہنے۔

باب في الاستظلال

سایہ حاصل کرنے کا بیان

۸۵۶-(١٧١٦): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجِّ فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَرِبًا فُسْطَاطًا حَتَّى رَجَعَ.

عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ کا بیان ہے کہ میں نے حج میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی تو میں نے انہیں خیمہ کو حرکت دیتے ہوئے نہ دیکھا حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے۔

باب تقلد المحرم السيف

محرم کے تلوار لٹکانے کا بیان

۸۵۷- (١٧١٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدِمُوا فِي عُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ مُتَقَلِّدِينَ بِالسُّيُوفِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

سیدنا عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول عمرۃ القضاۃ کے لیے گلے میں تلواریں لٹکا کر آئے جب کہ وہ حالتِ احرام میں تھے۔

باب غسل المحرم رأسه

مُحرِم کے سَر دھونے کا بیان

۸۵۸-(٥٥١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

عبداللہ بن حنین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن

---

[۸۵۵] المصنف لابن أبی شیبة: ۳۰۳/۱ [۸۵٦] تفرّد به الشافعی

[۸۵۷] صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب الصلح مع المشرکین، ح: ۲۷۰۱

[۸۵۸] الموطأ لإمام مالك: ۳۲۳/۱، صحیح البخاری، کتاب جزاء العید، باب الاغتسال للمحرم، ح: ۱۸٤۰، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، ح: ۱۲۰۵

أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا إِلَيَّ رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے جبکہ مسور کا یہ کہنا تھا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، میں (جب ان کے پاس پہنچا تو) دیکھا کہ وہ ایک کپڑے کا پردہ کیے کنویں کی دو چرخیوں کے درمیان غسل کر رہے ہیں، میں نے انہیں سلام کہا، تو انہوں نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: میں عبداللہ ہوں اور مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حالت احرام میں اپنا سر مبارک کیسے دھویا کرتے تھے؟ راوی کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور اسے نیچے جھکایا، حتی کہ میرے سامنے ان کا سر واضح ہو گیا، پھر انہوں نے ایک شخص سے کہا جو ان پر پانی ڈال رہا تھا کہ پانی ڈالو، اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو ہلایا، پھر اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پھر پیچھے کی طرف لے گئے، پھر فرمایا: میں نے آپ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۸۵۹-(۵۵۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَغْتَسِلُ إِلَى بَعِيرٍ وَأَنَا أَسْتُرُ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ إِذْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا يَعْلَى! اصْبُبْ عَلَى رَأْسِي، فَقُلْتُ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ مَا

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں آپ پر کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یعلی! میرے سر پر پانی ڈالو، میں کہا: امیر المومنین زیادہ جانتے ہیں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی ڈالنے سے بالوں کی پراگندگی ہی بڑھے گی، چنانچہ انہوں نے اللہ کا نام لیا، پھر اپنے سر پر پانی ڈال لیا۔

[۸۵۹] المعرفة للبيهقي: ۲۹/۴، الموطأ لإمام مالك: ۳۲۳/۱

يَزِيدُ الْمَاءُ الشَّعَرَ إِلَّا شَعْثًا، فَسَمَّى اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ.

۸۶۰-(۵۵۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تَعَالَ أُبَاقِيكَ فِي الْمَاءِ أَيُّنَا أَطْوَلُ نَفَسًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بسا اوقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے فرماتے: آؤ میں تمہیں پانی میں غوطہ دیتا ہوں، (دیکھتے ہیں کہ) ہم میں سے کس کا سانس زیادہ لمبا ہے اور ہم احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

۸۶۱-(۱۷۱۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ دَخَلَ حَمَّامًا وَهُوَ بِالْجُحْفَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَالَ: مَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِأَوْسَاخِنَا شَيْئًا.

عکرمہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مقام جحفہ پر حمام میں داخل ہوئے جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھے اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کو ہماری میل کچیل سے کچھ سروکار نہیں۔

باب ((لايكتحل المحرم بطيب ولايشم الريحان والدهن والطيب))

مُحرِم خوشبو سے سُرمہ نہیں لگا سکتا اور نہ ہی نازبو، تیل اور خوشبو سونگھ سکتا ہے

۸۶۲-(۵۶۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَمِدَ وَهُوَ مُحْرِمٌ أَقْطَرَ فِي عَيْنَيْهِ الصَّبِرَ إِقْطَارًا وَإِنَّهُ قَالَ: يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ بِأَيِّ كُحْلٍ إِذَا رَمِدَ مَا لَمْ يَكْتَحِلْ بِطِيبٍ مِنْ غَيْرِ رَمَدٍ.

ابْنُ عُمَرَ الْقَائِلُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہیں آشوبِ چشم کی مرض نے آلیا اور وہ حالت احرام میں تھے، تو انہوں نے اپنی آنکھوں میں صبر نامی بوٹی (اس سے امراض چشم کا علاج کیا جاتا تھا) کے قطرے اپنی آنکھوں میں ڈال لیے اور فرمایا: محرم کی جب آنکھیں خراب ہو جائیں تو وہ کوئی بھی ایسا سرمہ ڈال سکتا ہے، جس کی خوشبو نہ ہو، بلکہ بغیر کسی مرض کے بھی ڈال سکتا ہے۔

اس کے قائل سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

۸۶۳-(۵۷۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

ابو الزبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا احرام والا شخص نازبو (خوشبو دار

---

[۸٦٠] المصنف لابن أبي شيبة: ١/٣٩٤

[٨٦١] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/١٠٣

[٨٦٢] المصنف لابن أبي شيبة: ١/١٦٤

[٨٦٣] المصنف لابن أبي شيبة: ١/٣٦٠

جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ سُئِلَ: أَيَشُمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَالدُّهْنَ وَالطِّيبَ؟ فَقَالَ: لَا.

بوٹی)، تیل اور خوشبو سونگھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

باب المحرم لاينكح ولاينكح ولايخطب

مُحرِم نہ خود نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی کا کروا سکتا ہے اور نہ ہی پیغامِ نکاح بھیج سکتا ہے

٨٦٤- (٨٩٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُحرِم شخص نہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی منگنی کر سکتا۔

٨٦٥- (٨٩٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُحرِم شخص نہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ کروا سکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

٨٦٦- (١٢٧١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ، طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ لِيَحْضُرَ ذَلِكَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ)).

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کی شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے شادی کروانا چاہی جبکہ وہ دونوں حالتِ احرام میں تھے، تو انہوں نے ابان بن عثمان کی طرف پیغام بھیجا تا کہ وہ بھی شرکت کریں، تو ابان نے انہیں اس (میں شرکت) سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُحرِم نہ تو (خود) نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی کا کروا سکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

٨٦٧- (١٢٧٢): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے اس کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

---

[٨٦٤] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم، ح:١٤١١

[٨٦٥] الموطأ لإمام مالك:٣٤٨/١، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم، ح:١٤٠٩

[٨٦٦] أيضاً [٨٦٧] أيضاً

عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

٨٦٨- (١٢٧٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مُحرِم نہ (اپنا) نکاح کر سکتا ہے اور نہ (کسی کا) کروا سکتا ہے، نہ وہ اپنے نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور کا۔

٨٦٩- (١٢٧٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ طَرِيفًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِكَاحَهُ.

ابو غطفان بن طریف المری بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ طریف نے حالتِ احرام میں ایک عورت سے شادی کرلی تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے نکاح کو رد کر دیا۔

باب زواج ميمونة رضی اللہ عنہا

میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

٨٧٠- (٨٩٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ، وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمَدِينَةِ.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام ابورافع اور ایک انصاری شخص کو بھیجا، تو انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کروائی، جبکہ آپ مدینہ میں تھے۔

٨٧١- (٨٩٧): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: وَهِمَ فُلَانٌ، مَا نَكَحَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَيْمُونَةَ إِلَّا وَهُوَ حَلَالٌ.

سعید بن میتب فرماتے ہیں کہ فلاں شخص کو وہم ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح حالتِ احرام میں نہیں کیا تھا بلکہ آپ اس وقت حلال تھے۔

٨٧٢- (٨٩٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے یعنی حالت احرام میں نہیں تھے۔

[٨٦٨] الموطأ لإمام مالك: ٣٤٩/١

[٨٦٩] أيضاً

[٨٧٠] الموطأ لإمام مالك: ٣٤٨/١

[٨٧١] سنن أبي داود، كتاب الحج، باب المحرم يتزوج، ح: ١٨٤٥، السنن الكبرى للبيهقي، ٢١٢/٧

[٨٧٢] الموطأ لإمام مالك: ٣٤٨/١، سنن الترمذي، أبواب الحج، باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، ح: ٨٤١، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم أو كراهية خطبته، ح: ١٤١١

يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَكَحَ وَهُوَ حَلَالٌ.

قَالَ عَمْرٌو: فَقُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: أَتَجْعَلُ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ، ابْنَ عَبَّاسٍ؟.

عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا: کیا آپ یزید بن اصم کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے برابر بناتے ہیں؟

۸۷۳- (۱۲۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَزَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

سلمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام ابو رافع اور ایک انصاری شخص کو بھیجا تو انہوں نے میمونہ بنتِ حارث سے آپ ﷺ کی شادی کروائی، اور آپ ﷺ اس وقت مدینہ میں ہی تھے اور یہ (مدینہ سے) نکلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۸۷۴-(۱۲۷٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

یزید بن اصم جو میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ ﷺ اس وقت احرام میں نہیں تھے۔

۸۷۵- (۱۲۷۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَوْهَمَ الَّذِي رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مَا نَكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ حَلَالٌ.

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ اسے وہم ہوا ہے جس نے یہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ ﷺ احرام میں نہیں تھے۔

باب قوله تعالىٰ: ﴿لَاتَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ وماليست له رخصة ومايكفر عليه النعم عند البيت

فرمانِ باری تعالیٰ: ''تم حالتِ احرام میں شکار نہ کرو''، اس شکار جس کی مُحرِم کو اجازت نہیں اور جو بیت اللہ کے پاس جانوروں کا کفارہ دیا جائے

۸۷٦- (٦٤٩): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد **لَاتَقْتُلُوالصَّيْدَ** ...... **الخ** پڑھ کر پوچھا: جو

[۸۷۳] أيضاً

[۸۷٤] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم أو كراهية خطبته، ح:۱٤۱۱

[۸۷۵] سنن أبي داود، كتاب الحج، باب المحرم يتزوج، ح:۱۸٤۵، السنن الكبرى للبيهقي، ۸/۲۱۲

[۸۷٦] المصنف لابن أبي شيبة:۳/۲۵

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا﴾ قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ قَتَلَهُ خَطَأً أَيُغَرَّمُ؟ قَالَ: نَعَمْ يُعَظِّمُ بِذٰلِكَ حُرُمَاتِ اللّٰهِ وَمَضَتْ بِهِ السُّنَنُ .

اسے غلطی سے مار ڈالے تو کیا اسے تاوان ڈالا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، اس کے باعث اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی تعظیم برقرار رکھنا مقصود ہے اور پہلے بھی یہی طریق کار رہا ہے۔

۸۷۷- (۶۵۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يُغَرَّمُونَ فِي الْخَطَأِ.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو غلطی (سے جانور کا شکار کر لینے میں) میں تاوان ڈالے جاتے دیکھا ہے۔

۸۷۸- (۱۵۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ: ﴿وَمَنْ قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا﴾ غَيْرَ نَاسٍ لِحُرْمَةٍ وَلَا مُرِيداً غَيْرَهُ فَأَخْطَأَ بِهِ فَقَدْ أَحَلَّ، وَلَيْسَتْ لَهُ رُخْصَةٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ نَاسِياً لِحُرْمِهِ أَوْ أَرَادَ غَيْرَهُ فَأَخْطَأَ بِهِ فَذَالِكَ الْعَمْدُ الْمُكَفَّرُ عَلَيْهِ النَّعَمُ .

مجاہد فرماتے ہیں: **وَمَنْ يَقْتُلْ مِنْكُمْ مُتَعَمِّداً** جس نے ارادتاً جانور کو مارنے کی غلطی کی تو اس کا احرام باقی نہیں رہا اور اس کے لیے کوئی رخصت نہیں ہے، لیکن جو یہ بھول گیا کہ وہ احرام میں ہے اور غیر ارادی طور پر جانور کو مارنے کی غلطی کی تو یہ ایسا عمد ہے کہ اس پر بطور کفارہ جانور دیا جا سکتا ہے۔

۸۷۹- (۶۵۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ﴿**فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ**﴾ إِلَى ﴿**هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ**﴾ قَالَ: مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَصَابَهُ فِي حَرَمٍ يُرِيدُ الْبَيْتَ كَفَّارَةُ ذٰلِكَ عِنْدَ الْبَيْتِ .

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: ''تو جو جانور اس نے مارا ہے، اسی جیسا کوئی چوپایا جس کی بابت تم میں سے کوئی دو شخص فیصلہ کریں، کعبے تک پہنچنے والی قربانی دے یا چند مسکینوں کا کھانا کفارہ دے'' (یہ حکم کیوں ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: اس وجہ سے کہ اس نے حرم کی حدود یعنی بیت اللہ میں اس کا شکار کیا ہے، تو اس کا کفارہ بھی بیت اللہ کے پاس ہی دیا جائے گا۔

۸۸۰- (۶۵۳): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ لَهُ أَيَّتُهُنَّ شَاءَ .

عمرو بن دینار اللہ تعالیٰ کے فرمان: **فَفِدْيَةٌ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ** کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ ان میں سے جسے چاہے اختیار کر لے۔ تمام چیزیں قرآن میں ہی بیان ہوئی، ان میں سے جسے چاہے پہلے کر لے۔

[۸۷۷] تفرّد به الشافعی

[۸۷۸] تفسیر مجاهد: ۱/۲۰٤، المصنف لعبد الرزاق: ٤/٤٩٠، المصنف لابن أبی شیبة: ٤/٩٨، جامع البیان للطبری: ٥/٤٠

[۸۷۹] جامع البیان للطبری: ٥/٣٦

[۸۸۰] تفسیر ابن جریر: ٤/٧٥

باب جزاء مايصيبه المحرم من الصيد

مُحرِم کے شکار کے فِدیے کا بیان

۸۸۱- (٦٥٩): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فِي الضَّبُعِ كَبْشٌ.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: بجّو مارنے کا فدیہ مینڈھا ہے۔

۸۸۲- (٦٦٠): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنْزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَبُعًا صَيْدًا وَقَضَى فِيهَا كَبْشًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بجّو کے شکار کے فدیہ میں مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔

۸۸۳- (٦٦٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَضَى فِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ.

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرن کے شکار میں بطور فدیہ بکری کا فیصلہ فرمایا۔

۸۸۴- (٦٦٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الْأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خرگوش کے شکار میں بطور فدیہ بھیڑ یا بکری کے ایک سال کے بچے کا اور یربوع (یہ چوہے جیسا جانور ہے، اس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی چھوٹی ہوتی ہیں) کو مارنے کے فدیہ میں بکری کے بڑے بچے کا فیصلہ فرمایا۔

۸۸۵- (٦٦٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا مُخَارِقٌ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَأَوْطَأَ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ أَرْبَدُ ضَبًّا فَفَزَرَ ظَهْرَهُ فَقَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُ أَرْبَدُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: احْكُمْ يَا أَرْبَدُ فَقَالَ: أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَعْلَمُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَحْكُمَ فِيهِ وَلَمْ

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کی غرض سے نکلے تو ہم میں سے اربد نامی ایک شخص نے ''گو'' کو بھگایا (یعنی اس کا پیچھا کیا) اور اس کی پیٹھ چھلنی کر دی (یعنی مار ڈالا) پھر ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان سے اربد نے اس کا (حکم) پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اے اربد! اس بارے میں تم خود ہی فیصلہ کرو، تو اس نے جواب دیا: اے امیر المومنین! آپ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ علم رکھتے

---

[۸۸۱] المصنف لعبد الرزاق:٤/٤٠٣

[۸۸۲] المصنف لعبد الرزاق:٤/٤٠٤

[۸۸۳] الموطأ لإمام مالك:١/٤١٤، المصنف لعبد الرزاق:٤/٤٠٣

[۸۸٤] المصنف لعبد الرزاق:٤/٤٠٥

[۸۸٥] المصنف لعبد الرزاق:٤/٤٠٦، المصنف لابن أبي شيبة:٤/٧٦

آمُرُكَ أَنْ تزَكِّينِي. فَقَالَ أَرْبَدُ: أَرَى فِيهِ جدْيًا قَدْ جَمعَ الْمَاءَ وَالشَّجَرَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَذَاكَ فِيهِ.

ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں صرف یہ حکم دیا ہے کہ اس بابت تم خود فیصلہ کرو، میں نے یہ نہیں کہا کہ میری پاکیزگی بیان کرو۔ تو اربد نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس میں بکری کا بچہ فدیہ دینا پڑے گا، اللہ تعالیٰ نے پانی اور درخت جمع کر دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں یہی حکم ہے۔

۸۸۶- (۱۱۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَضَى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بجّو (کے کفارہ) میں ایک مینڈھے، ہرن میں ایک بکرے، خرگوش میں بکری کے ایک سالہ بچے اور جنگلی چوہے میں بھیڑیا بکری کے بچے کا فیصلہ فرمایا۔

۸۸۷-(۱۷۱۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہما عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَضَى فِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرٍ أَوْ بِجَفْرَةٍ

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگلی چوہے (کے قتل) میں (بطورِ دیت) بکری کے ایک بچے کا فیصلہ کیا۔

۸۸۸- (۱۷۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَضَى فِي أُمِّ حُبَيْنٍ بِحُلَّانَ مِنَ الْغَنَمِ.

ابوسفر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کبوتر (کے قتل) میں بکری کے بچے کا فیصلہ کیا۔

باب الجماعة يصيبون صيداً

بہت سے لوگوں کے شکار کرنے کا بیان

۸۸۹-(۱۷۵٤): أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، وَكَانَ ثِقَةً،: أَنَّ قَوْمًا حُرُمًا أَصَابُوا صَيْدًا. فَقَالَ لَهُمُ ابْنُ عُمَرَ: عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ. فَقَالُوا: عَلَى

بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام زیاد، جو کہ ثقہ راوی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ کچھ محرم لوگوں نے شکار مار لیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا کہ تم پر اس کا بدلہ لازم آتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: کیا ان میں سے ہر شخص پر الگ

[۸۸٦] الموطأ لإمام مالك: ۱/٤١٤، المصنف لعبد الرزاق: ٤/٤٠٣، السنن الكبرى للبيهقي، ٥/١٨٣

[۸۸۷] السنن الكبرى للبيهقي: ٥/١٨٤

[۸۸۸] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٤٥٥

[۸۸۹] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٤٣٨

كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا جَزَاءٌ، أَوْ عَلَيْنَا كُلِّنَا جَزَاءٌ وَاحِدٌ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّهُ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ بَلْ عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ وَاحِدٌ.

بدلہ ہے یا ہم سب پر ایک ہی ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے تمہیں قوت پہنچائی گئی ہے، (اس لیے ہر کسی پر الگ الگ نہیں ہے) بلکہ تم سب پر ایک ہی جزاء ہے۔

باب ما فی بیضة النعام و الجراد و النهی عن صید الجراد فی الحرم

شتر مرغ کے انڈے اور ٹڈی کے فدیے اور حرم میں ٹڈی کے شکار کی ممانعت کا بیان

۸۹۰-(۶۵۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ فِي بَيْضَةِ النَّعَامَةِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ: صَوْمُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ.

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مُحرِم اگر اسے (بذریعہ شکار) حاصل کرتا ہے تو ایک دن کا روزہ یا ایک دن کا مسکین کا کھانا (کفارہ دے گا)۔

۸۹۱-(۶۵۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ.

پچھلی حدیث ہی ہے، صرف راویوں کا اختلاف ہے۔

۸۹۲-(۶۶۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَكَعْبِ الْأَحْبَارِ فِي أُنَاسٍ مُحْرِمِينَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَكَعْبٌ عَلَى نَارٍ يَصْطَلِي مَرَّتْ بِهِ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَخَذَ جَرَادَتَيْنِ فَمَلَّهُمَا وَنَسِيَ إِحْرَامَهُ ثُمَّ ذَكَرَ إِحْرَامَهُ فَأَلْقَاهَا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَخَلَ الْقَوْمُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَدَخَلْتُ مَعَهُمْ فَقَصَّ كَعْبٌ قِصَّةَ الْجَرَادَتَيْنِ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَمَنْ

عبداللہ بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا کعب بن احبار رضی اللہ عنہما کے ساتھ لوگوں (کے قافلے) میں بیت المقدس سے احرام باندھے عمرہ کی غرض سے آئے، یہاں تک کہ ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ کعب رضی اللہ عنہ ایک آگ پر (بیٹھ کر) تاپنے لگے کہ ان کے پاس سے کچھ ٹڈیاں چلتی ہوئی گزریں، تو انہوں نے دو ٹڈیاں پکڑ کر آگ میں ڈال دیں اور وہ اپنا احرام بھول گئے، پھر جب انہیں یاد آیا تو انہوں نے احرام کھول دیا، پھر جب ہم مدینہ آئے اور لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ٹڈیوں والا قصہ بیان کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! وہ

[۸۹۰] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۲۰

[۸۹۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۱۲

[۸۹۲] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۷۷

بِذَلِكَ لَعَلَّكَ يَا كَعْبُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّ حِمْيَرَ تُحِبُّ الْجَرَادَ مَا جَعَلْتَ فِي نَفْسِكَ؟ قَالَ: دِرْهَمَيْنِ قَالَ بَخٍ دِرْهَمَانِ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ جَرَادَةٍ اجْعَلْ مَا جَعَلْتَ فِي نَفْسِكَ.

کون تھا؟ لگتا ہے کہ تم ہی نے ایسا کیا ہے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حمیر کے لوگ ٹڈیاں پسند کرتے ہیں، فرمایا: تیرے خیال میں اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: دو درہم۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واہ! دو درہم تو سو ٹڈیوں سے بہتر ہیں، سو جو تیرے خیال میں ٹھیک ہے وہی کر لے۔

۸۹۳-(٦٦٨): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ: لَا وَنَهَى عَنْهُ قَالَ: إِمَّا قُلْتُ لَهُ أَوْ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَأْخُذُونَهُ وَهُمْ مُحْتَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: لَا يَعْلَمُونَ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حرم کے اندر ٹڈی کے شکار کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں فرمایا: (جائز) نہیں (ہے)، اور اس سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یالوگوں میں سے کسی شخص نے آپ سے کہا: آپ کی قوم تو ایسے شخص کو پکڑ لیتی ہے، حالانکہ وہ مسجد میں گوٹھ مارے بیٹھے ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: انہیں علم نہیں ہے۔

۸۹٤-(٦٦٩): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مُنْحَنُونَ. وَرَوَى الْحُفَّاظُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مُنْحَنُونَ، وَهُوَ أَفْصَحُ.

وہی حدیث ہے صرف اس میں محتبون کی جگہ منحنون کے الفاظ ہیں۔ اما شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں سے فصیح ترین وہی ہے جسے حفاظِ حدیث نے ابن جریج سے روایت کیا ہے، یعنی منحون۔

۸۹۵-(٦٧٠): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيهَا قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ وَلَيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةٍ جَرَادَاتٍ، وَلَكِنْ وَلَوْ.

قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آپ سے بحالتِ احرام ٹڈی مارنے کا مسئلہ پوچھا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں مٹھی بھر کھانا (بطور فدیہ) ہے اور اسے چاہیے کہ وہ مٹھی بھر ٹڈیاں ضرور پکڑے۔

وَلَوْ قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَوْلُهُ: وَلَيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةٍ جَرَادَاتٍ إِنَّمَا فِيهَا الْقِيمَةُ، وَقَوْلُهُ: وَلَوْ،

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ مٹھی بھر ٹڈیاں پکڑے، اس کا مطلب ہے کہ

[۸۹۳] المصنف لعبد الرزاق: ٤/ ٤٠٩

[۸۹٤] أيضاً

[۸۹۵] أيضاً

يَقُولُ: يَحْتَاطُ بِقِيمَةٍ فَيُخْرِجُ أَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْكَ، بَعْدَ مَا أَعْلَمْتُكَ أَنَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا عَلَيْكَ.

اس میں صرف قیمت ہی ہو گی اور آپ کا لوُ کہنے کا مطلب ہے کہ اس قیمت کی ادائیگی میں احتیاط برتی جائے گی اور جو تجھ پر فرض ہے اس سے زیادہ نکالے گا، بعد اس کے کہ میں نے تمہیں بتلا دیا ہے کہ وہ اس سے زیادہ ہے جو تجھ پر فرض ہے۔

۸۹۶- (۱۷۵۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلا سَأَلَهُ عَنْ مُحْرِمٍ أَصَابَ جَرَادَةً. فَقَالَ: يَصَّدَّقُ بِقَبْضَةٍ مِنْ طَعَامٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيَأْخُذَنَّ بِقَبْضَةِ جَرَادَاتٍ، وَلَكِنْ عَلَى ذَلِكَ رَأْيٌ.

بکیر بن عبداللہ بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس محرم کے بارے میں سوال کیا جو ٹڈی کا شکار کرتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ایک مٹھی اناج صدقہ کرے۔ نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹڈیاں کی مٹھی پکڑے، لیکن اس پر رائے ہے (یعنی شرعی دلیل نہیں ہے)۔

باب في حمام مكة

مکہ کے کبوتروں کا بیان

۸۹۷- (٦٦٥): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ الدَّارِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه مَكَّةَ فَدَخَلَ دَارَ النَّدْوَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْتَقْرِبَ مِنْهَا الرَّوَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَلْقَى رِدَاءَهُ عَلَى وَاقِفٍ فِي الْبَيْتِ فَوَقَعَ عَلَيْهِ طَيْرٌ مِنْ هَذَا الْحَمَامِ فَأَطَارَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهِ فَانْتَهَزَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ فَلَمَّا صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: احْكُمَا عَلَيَّ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ إِنِّي دَخَلْتُ هَذِهِ الدَّارَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَقْرِبَ مِنْهَا الرَّوَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَلْقَيْتُ

نافع بن عبدالحارث بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز دار الندوۃ میں داخل ہوئے، آپ وہاں سے مسجد جانا چاہ رہے تھے، چنانچہ آپ نے گھر میں دیوار پر اپنی چادر رکھی تو اس پر ایک کبوتر آ بیٹھا، آپ نے اسے اڑایا تو ایک سانپ اس پر جھپٹ پڑا اور اسے مار ڈالا، پھر جب آپ جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا: میرے اس معاملے میں جو آج میں نے کیا ہے، کہ میں اس گھر میں داخل ہوا اور میں جلد مسجد جانا چاہ رہا تھا، میں نے اپنی چادر اس دیوار پر رکھ دی، تو اس پر کبوتر آ کر بیٹھ گیا، میں نے اس ڈر سے کہ وہ اس پر اپنی بیٹ کا داغ نہ لگا دے اسے وہاں سے اڑایا، تو دوسری دیواو پر سے ایک سانپ اس پر جھپٹ پڑا اور اسے مار ڈالا، اب مجھے یہی بات

[۸۹٦] أيضاً

[۸۹۷] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٤١٥

رِدَائِي عَلَى هَذَا الْوَاقِفِ فَوَقَعَ عَلَيْهِ طَيْرٌ مِنْ هَذَا الْحَمَامِ فَخَشِيتُ أَنْ يُلَطِّخَهُ بِسَلْحِهِ فَأَطَرْتُهُ عَنْهُ فَوَقَعَ عَلَى هَذَا الْوَاقِفِ الْآخَرِ فَانْتَهَزَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي أَنِّي أَطَرْتُهُ مِنْ مَنْزِلَةٍ كَانَ فِيهَا آمِنًا إِلَى مَوْقِعَةٍ كَانَ فِيهَا حَتْفُهُ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه: كَيْفَ تَرَى فِي عَنْزٍ ثَنِيَّةٍ عَفْرَاءَ نَحْكُمُ بِهَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: أَرَى ذَلِكَ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رضي الله عنه.

کھائے جا رہی ہے کہ میں نے اسے ایک ایسی جگہ کہ جس پر وہ پر سکون بیٹھا تھا، سے ایسی منزل کی طرف اڑا دیا جہاں اس کی ہلاکت تھی۔ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم امیر المومنین کے بارے میں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ دو سال کا موٹا تازہ بکری کا بچہ فدیہ دے دیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ چنانچہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اسی کا حکم فرمایا۔

۸۹۸- (۶۶۶): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ قَتَلَ ابْنٌ لَهُ حَمَامَةً، فَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَذْبَحُ شَاةً فَتَصَدَّقُ بِهَا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمِنْ حَمَامِ مَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عطاء سے مروی ہے کہ عثمان بن عبید اللہ بن حمید نے اپنی کبوتری کا ایک بچہ مار ڈالا، وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتلائی، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بکری ذبح کر کے صدقہ کر دو۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: کیا وہ مکہ کا کبوتر تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

۸۹۹- (۱۷۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ غُلَامًا مِنْ قُرَيْشٍ قَتَلَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَأَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنْ يُفْدَى عَنْهُ بِشَاةٍ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی لڑکے نے مکہ کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر کو مار ڈالا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف سے ایک بکری فدیہ دینے کا حکم دیا۔

باب لحم الصيدفى الاحرام

بحالتِ احرام شکار کا گوشت کھانے کا بیان

۹۰۰- (۹۲۴): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالت احرام میں شکار کا گوشت تمہارے لیے اس صورت میں حلال ہے کہ جب تم خود اسے شکار نہ کرو یا وہ شکار تمہارے لیے نہ کیا گیا ہو۔

---

[۸۹۸] المصنف لعبد الرزاق: ٤/٤١٤

[۸۹۹] الموطأ لإمام مالك: ٢/٤٨٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الاشتراك فى الهدى وأجزاء البقرة، ح: ١٣١٨

[۹۰۰] سنن أبى داود، كتاب المناسك، باب لحم العيد للمحرم، ح: ١٨٤٧، سنن الترمذى، أبواب الحج، باب ما جاء فى أكل الصيد للمحرم، ح: ٨٤٦، صحيح ابن خزيمة: ٤/١٨٠، صحيح ابن حبان: ٩/٢٨٣، المستدرك للحاكم: ١/٤٥٢

۹۰۱-(۹۲۵): أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، هَكَذَا.

عمرو بن ابی عمرو اسی سند کے ساتھ اسی طرح نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۰۲-(۹۲۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، هَكَذَا.

عمرو بن ابو عمرو بنو سلمہ کے ایک شخص سے، وہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: وَابْنُ أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَسُلَيْمَانُ مَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی یحییٰ، دراوردی سے احفظ ہیں اور سلیمان (اس حکم میں) ابن ابی یحییٰ کے ساتھ ہیں۔

۹۰۳-(۹۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

صعب بن جثامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک وحشی گدھا ہدیہ کیا اور آپ ﷺ اس وقت ابواء یا ودّان کے مقام پہ تشریف فرما تھے، آپ نے وہ ہدیہ واپس لوٹا دیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر میں حالتِ احرام میں نہ ہوتا تو میں یہ تجھے کبھی واپس نہ کرتا۔

۹۰۴، ۹۰۵-(۹۲۱-۹۲۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ مَعَ

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، یہاں تک کہ جب وہ مکہ کے ایک راستے پہ پہنچے تو نبی ﷺ نے اپنے محرمین اصحاب کے ساتھ اس کو پیچھے چھوڑ دیا، کیونکہ وہ خود غیر محرم تھے۔ توانہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا، سو وہ اپنی سواری پہ

---

[۹۰۱] أيضاً

[۹۰۲] المعرفة للبيهقي:٤/١٩٩

[۹۰۳] الموطأ لإمام مالك:١/٣٥٣، صحيح البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب اذا أهدى للمحرم حماراً و حشياً، ح:١٨٢٥، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم، ح:١١٩٣

[۹۰٤] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم، ح:١١٩٧

[۹۰٥] الموطأ لإمام مالك:١/٣٥٠، صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب ما قيل فى الرماح، ح:٢٩١٤، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد للمحرم، ح:١١٩٦

النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَ رُمْحَهُ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ تَعَالَى)).

سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا پکڑادو، انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تو انہوں نے پھر انکار کر دیا، چنانچہ انہوں نے خود اپنا نیزہ پکڑا اور گدھے کو مار کر شکار کر لیا۔ بعض صحابہ نے اس کا گوشت کھالیا اور بعض نے (کھانے سے) انکار کر دیا۔ پھر جب وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھانا اللہ کی طرف سے ایک نعمت (تحفہ) ہے کہ جو اس نے تمہیں کھلایا ہے۔

۹۰۶-(۹۲۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ، إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ مِنْ شَيْءٍ)).

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ابوالنضر کی حدیث کی مثل ہی جنگلی گدھے کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں، مگر زید کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے جواز کی طرف اشارہ فرمایا)۔

۹۰۷-(۱۱۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْعَرْجِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ غَطَّى وَجْهَهُ بِقَطِيفَةِ أُرْجُوَانٍ ثُمَّ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا قَالُوا: أَلَا تَأْكُلُ أَنْتَ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّمَا صِيدَ مِنْ أَجْلِي.

عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سخت گرم دن میں عرج مقام پہ حالتِ احرام میں دیکھا کہ انہوں نے چھوٹے رومال سے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔ انکی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، انہوں نے کہا: آپ نہیں کھائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میری حالت تمہاری جیسی نہیں، میرے لیے تو شکار کیا گیا ہے۔

باب مايجوز للمحرم قتله

اس کا بیان جسے مُحرِم کا مارنا جائز ہے

۹۰۸-(۱۰۷۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں کہ جنہیں قتل

[۹۰۶] أيضاً

[۹۰۷] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۵٤، المصنف لعبد الرزاق:٤/٤۳۳

[۹۰۸] الموطأ لإمام مالك:۳۵٦، صحيح البخاری، كتاب جزاء الصيد، باب ما يقت المحرم من الدواب، ح:۱۸۲٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يذوب للمحرم وغيره قتله، ح:۱۱۹۹

((خَمسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

کرنے سے احرام والے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہیا اور ہڑ کایا کتا۔

۹۰۹-(۱۷۱۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْمِي غُرَاباً بِالْبَيْدَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں بیداء کے مقام پر کوا مارتے ہوئے دیکھا۔

۹۱۰-(۱۷۱۴): وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيراً لَهُ فِي طِينٍ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

عبداللہ بن ہدیر کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مقام سقیاء میں اونٹ چلاتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

۹۱۱-(۶۷۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَخَذْتُ قَمْلَةً فَأَلْقَيْتُهَا ثُمَّ طَلَبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ ضَالَّةٌ لَا تُبْتَغَى.

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ سے ایک آدمی نے پوچھا: میں نے "جوں" پکڑی اور اسے پھینک دیا، پھر میں نے اسے تلاش کیا لیکن اسے ڈھونڈ نہ سکا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی گمشدہ چیز ہے جسے تلاش نہیں کیا جاتا۔

۹۱۲-(۱۷۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَ إِلَيْهِ رَجُلٌ لَمْ أَرَ رَجُلًا أَطْوَلَ شَعَرًا مِنْهُ فَقَالَ: أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ هَذَا الشَّعَرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْتَمِلْ عَنْ مَا دُونَ الْأُذُنَيْنِ مِنْهُ. قَالَ: قَبَّلْتُ امْرَأَةً لَيْسَ بِامْرَأَتِي قَالَ: زَنَى فُوكَ. قَالَ: رَأَيْتُ قَمْلَةً فَطَرَحْتُهَا قَالَ: تِلْكَ الضَّالَّةُ لَا تُبْتَغَى.

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص (پاس آ کر) بیٹھ گیا، جس سے لمبے بال میں نے کسی کے نہ دیکھے تھے، اس نے کہا: میں نے احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ بال ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کانوں سے اوپر تک لپیٹ لو۔ اس نے عرض کیا (اس کا حکم بھی بتائیں) کہ میں نے اپنی بیوی کے سوا کسی اور عورت کا بوسہ لے لیا ہے تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تیرے منہ کا زنا ہے۔ اس نے کہا: میں نے جوں دیکھی اور اسے پھینک دیا۔ انہوں نے فرمایا: یہ

[۹۰۹] تفرّد به الشافعی

[۹۱۰] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۵۷

[۹۱۱] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۱۴

[۹۱۲] أيضاً

ایسی گم شدہ چیز ہے جسے تلاش نہیں کیا جاتا۔

باب الحجامة للمحرم

مُحرِم کے سینگی لگوانے کا بیان

۹۱۳-(۱۷۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، وَعَطَاءٍ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوئی حالانکہ آپ تھے۔

۹۱۴-(۱۰۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۹۱۵-(۱۰۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: مِثْلَ ذَلِكَ.

نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ احرام والا سینگی نہیں لگوائے گا مگر یہ کہ ایسی مجبوری لاحق ہو جائے کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہ ہو۔

امام مالک بھی اسی کے مثل فرماتے ہیں۔

باب نظر المحرم فی المرءآة وإنشاد الشعر

مُحرِم کے آئینہ دیکھنے اور شعر پڑھنے کا بیان

۹۱۶-(۱۷۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حالت احرام میں آئینہ دیکھا۔

۹۱۷-(۱۷۲۲): حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَكِبَ رَاحِلَةً لَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَتَدَلَّتْ فَجَعَلَتْ تُقَدِّمُ يَدًا وَتُؤَخِّرُ

حسن بن قاسم ازرقی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب کہ وہ حالتِ احرام میں تھے اور سواری اڑ گئی، وہ ایک قدم آگے جاتی اور دوسرا قدم پیچھے آتی تھی۔ ربیع کہتے ہیں میرا خیال ہے

---

[۹۱۳] كتاب الجزاء العيد، باب الحجامة للمحرم، ح:۱۸۳۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الحجامة للمحرم، ح:۱۲۰۲

[۹۱۴] أيضاً

[۹۱۵] الموطأ لإمام مالك:۱/ ۳۵۰

[۹۱۶] الموطأ لإمام مالك:۱/ ۱۵۸

[۹۱۷] تفرّد به الشافعی

أُخْرَى قَالَ الرَّبِيعُ أَظُنُّهُ قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه شِعْراً:

كَأَنَّ رَاكِبَهَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَةٍ
إِذَا تَدَلَّتْ بِهِ أَوْ شَارِبٌ ثَمِلٌ

ثُمَّ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ.

عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

''گویا اس کا سوار فضا میں ٹہنی کی طرح ہے، جب وہ حرکت کرے یا نشہ آور چیز پینے کی طرح ہے۔''

پھر اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا۔

۹۱۸-(۱۷۲۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ)).

عبدالرحمٰن اسود بن یغوث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت پنہاں ہوتی ہے۔

۹۱۹-(۱۷۲۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((الشِّعْرُ كَلَامٌ حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِهِ)).

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعر کلام ہیں، اچھے اشعار اچھے کلام کی مثل اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔

باب تقديم فرض الرجل علىٰ نذره وعلىٰ فرض غيره

آدمی کا اپنے فرض حج سے پہلے نذر کے یا نفلی حج کی ادائیگی کرنے کا بیان

۹۲۰-(۵۲٤): أَخْبَرَنَا الْقَدَّاحُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ فَقَالَ: هَذِهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ فَلْيَلْتَمِسْ أَنْ يَقْضِيَ نَذْرَهُ يَعْنِي مَنْ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَنَذَرَ حَجًّا.

زید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان سے اس بارے میں (یعنی نذر کے حج کے متعلق) پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اسلام کا حج ہے، سو اسے پہلے اپنی نذر پوری کرنی چاہیے یعنی اس کے لیے جس کے ذمہ حج ہے اور اس نے حج کی نذر مانی ہے۔

۹۲۱-(۵۱۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

عطاء کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ کہتے سنا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تو

[۹۱۸] مسند أبي داؤد الطیاسی ۱/۴۵۱

[۹۱۹] مسند ابی یعلی، ۸/ ۲۰۰، المعجم الأوسط للطبرانی:۸/ ۳۵۰، الأدب المفرد للبخاری:۱۲۶

[۹۲۰] المصنف لابن أبي شيبة:٤/۸۸

[۹۲۱] سنن الدار قطنی:۲/۲۶۸، السنن الکبری للبیهقی:٤/۵۵۱

رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيكَ عَنْ فُلان، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ كُنتَ حَجَجتَ فَلَبِّ عَنهُ، وَإِلَّا فَاحجُجْ عَنْ نَفسِكِ ثُمَّ احجُجْ عَنهُ)).

نے (اپنا حج) کرلیا ہے تو (پھر) اس کی طرف سے تلبیہ پکار، وگرنہ پہلے اپنا حج کر اور پھر اس کی طرف سے۔

۹۲۲- (۵۰۸): أَخبَرَنَا مُسلِمٌ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، عَن عَطَاءٍ، سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيكَ عَنْ فُلان، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ كُنتَ حَجَجتَ فَلَبِّ عَنهُ، وَإِلَّا فَاحجُجْ)).

عطاء روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے سُنا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگرتُو نے (اپنا) حج کرلیاہے توپھراس کی طرف سے تلبیہ کہہ لے، وگرنہ پہلے اپنا حج کر۔

۹۲۳- (۵۱۳): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَن أَيُّوبَ، عَن أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: سَمِعَ ابنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيكَ عَنْ شُبرُمَةَ فَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: وَيحَكَ وَمَا شُبرُمَةُ؟ قَالَ: فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ، فَقَالَ: أَحَجَجتَ عَن نَفسِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجعَلْ هٰذِهِ عَن نَفسِكَ ثُمَّ احجُجْ شُبرُمَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو لبیک عن شبرمہ کہتے (یعنی شبرمہ نامی شخص کی طرف سے حج کا تلبیہ پکارتے) سنا، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تجھ پر افسوس ہو! یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے اپنی قرابت داری بیان کی (یعنی اس نے کہا کہ یہ میرا قریبی رشتہ دار ہے)، توآپ نے فرمایا: کیا تونے اپنی طرف سے حج کرلیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، توآپ نے فرمایا: پہلے اپنی طرف سے حج کر اور پھر شبرمہ کی طرف سے۔

۹۲۴-(۱۷۰۸): حَدَّثَنَا عَبدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَن أَيُّوبَ بنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَخَالِدِ الحَذَّاءِ، عَن أَبِي قِلَابَةَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيكَ عَن شُبرُمَةَ، فَقَالَ: وَيلَكَ وَمَا شُبرُمَةُ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا قَالَ: أَخِي. وَقَالَ الآخَرُ: فَذَكَرَ قَرَابَةً، فَقَالَ: أَحَجَجتَ عَن نَفسِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجعَلْ هٰذِهِ عَن نَفسِكَ، ثُمَّ احجُجْ عَن شُبرُمَةَ.

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے سنا جو کہہ رہا تھا: لبیک عن شبرمۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: توہلاک ہو، یہ شبرمہ کون ہے؟ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: میرا بھائی ہے اور دوسرے نے کسی قرابت کا ذکر کیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیاتُو نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ توآپ نے فرمایا: پہلے اپنا حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔

[۹۲۲] أيضاً
[۹۲۳] أيضاً
[۹۲۴] أيضاً

باب الحج على العاجز

ناتواں شخص پر حج کی ادائیگی کا بیان

۹۲۵- (۵۰۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَهَلْ تَرَى أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ)).

قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر عائد کردہ فریضۂ حج میرے باپ پر لاگو ہوتا ہے، (یعنی اس کے پاس مالی استطاعت موجود ہے) لیکن وہ اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی سواری پر جم کے بیٹھ بھی نہیں سکتا، تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اس کی طرف سے میں حج کرلوں؟ تو نبی نے فرمایا: ہاں۔

سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو زہری سے اسی طرح یاد کیا ہے۔

۹۲۶-(۵۰۳): أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ نَفَعَهُ)).

سلیمان بن یسار نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اسے یہ فائدہ دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جس طرح اس پر قرض ہوتا تو تُو اسے ادا کر دیتی تو یہ اسے فائدہ دیتا۔

۹۲۷-(۵۰٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَرِيضَةُ اللهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ،

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فضل بن عباس (سواری پر) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت آپ کے پاس آئی اور فتویٰ مانگنے لگی۔ فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور وہ فضل کو دیکھ رہی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر جو فریضہ عائد ہے (میں اس کے متعلق

[۹۲۵] المسند للحميدى:۱/۲۳۵، الموطأ لإمام مالك:۱/۳۵۹، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب وجوب الحج وفضله، ح:۱۵۱۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت، ح:۱۳۳٤

[۹۲٦] أيضاً

[۹۲۷] أيضاً

أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

پوچھنا چاہتی ہوں کہ) میرا باپ اس قدر بوڑھا ہو چکا ہے کہ وہ اپنی سواری پر بیٹھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا، تو کیا اس کی طرف سے میں حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع کا ہے۔

۹۲۸- (۵۰۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَبِي قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، قَالَ: ((فَحُجِّي عَنْهُ)).

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خثعمی عورت نے رسول اللہ سے کہا: میرے باپ پر فریضہ حج لاگو ہوتا ہے، لیکن وہ بوڑھا ہی اتنا ہو چکا ہے کہ وہ اونٹ کی پشت پر سوار ہونے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: اس کی طرف سے تو حج کر لے۔

۹۲۹- (۵۰۶): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ))، ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ قَدْ أَفْنَدَ وَأَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَدَاءَهَا، فَهَلْ يَجْزِي عَنْهُ أَنْ أُؤَدِّيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منیٰ سب کا سب قربانی کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ کے پاس خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میرا باپ بہت بوڑھا اور ضعیف العقل ہو چکا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فریضہ حج کی مالی اہلیت تو رکھتا ہے لیکن اس کی جسمانی ادائیگی کی قوت نہیں ہے، اگر اس کی طرف سے میں حج ادا کر لوں تو کیا اسے کفایت کر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

۹۳۰- (۵۰۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے

[۹۲۸] صحيح البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، ح:۱۸۵۳، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما أو للموت، ح:۱۳۳۵

[۹۲۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱/۱۶۴، سنن الترمذي، أبواب الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف، ح:۸۸۵، المنتقى، ح:۴۷۱

[۹۳۰] صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب من شبه أصلاً معلماً بأصل مبين، ح:۷۳۱۵

حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَقُولُ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا حَجٌّ، فَقَالَ: ((حُجِّي عَنْ أُمِّكِ)).

پاس آئی اور کہا: میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ حج تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کی طرف سے حج کر۔

۹۳۱- (۱۰۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَبْلُغَ أَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ الْحَلَبَ فَيَحْلُبُ وَيَشْرَبُ وَيَسْقِيهُ إِلَّا حَجَّ وَحَجَّ بِهِ مَعَهُ، فَبَلَغَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ، فَجَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي قَدْ كَبِرَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ، أَفَأَحُجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے آپ پہ یہ لازم کرلیا کہ اس کا جو بھی بچہ دودھ دوہنے کی عمر کو پہنچے گا اور وہ دودھ دوہ کر خود بھی پیے گا اور اسے بھی پلائے گا تو وہ (یعنی وہ آدمی) خود بھی حج کرے گا اور اپنے ساتھ اسے بھی حج کروائے گا، تو اس کی اولاد میں سے ایک لڑکا تب اس عمر کو پہنچا کہ جب وہ بزرگ (یعنی اس کا باپ) بہت بوڑھا ہو چکا تھا، تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی اور کہا کہ میرا باپ بوڑھا ہو گیا ہے اور وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، تو کیا اس کی طرف سے میں حج کر سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

۹۳۲- (۱۰۷۶): أخبرنا الشافعي، قال: وَذَكَرَ مَالِكٌ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ، لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ نُرْكِبَهَا عَلَى الْبَعِيرِ، وَإِنْ رَبَطْتُهَا خِفْتُ أَنْ تَمُوتَ، أَفَأَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

ابن سیرین، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میری ماں بہت لاچار اور بوڑھی ہے، وہ اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ ہمارے ساتھ اُونٹ پر سواری کر سکے اور اگر میں اسے اُٹھا کر بھی لے جاؤں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مر جائے گی، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

باب المؤجر نفسه

خود کو کسی حاجی کا مزدور بنانے کا بیان

۹۳۳- (۵۱۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا: میں نے اپنے آپ کو بطور مزدور ان

[۹۳۱] التمهيد لابن عبد البر: ۱/۳۸۹

[۹۳۲] أيضاً

[۹۳۳] صحيح ابن خزيمة: ٤/٣٥١، المستدرك للحاكم: ١/٤٨١

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: أُؤَاجِرُ نَفْسِي مِنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَنْسُكُ مَعَهُمُ الْمَنَاسِكَ، أَلِيَ أَجْرٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ، ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾.

لوگوں کے ساتھ (یعنی حج کرنے والوں کے ساتھ) رکھا، تو میں نے بھی ان کے ساتھ مناسک حج ادا کر لیے ہیں، تو کیا مجھے اجر ملے گا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں، یہی تو وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی کمائی کا حصہ ملے گا، اور اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے۔

۹۳۴- (۵۲۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أُؤَاجِرُ نَفْسِي مِنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَأَنْسُكُ مَعَهُمُ الْمَنَاسِكَ، هَلْ يُجْزِءُ عَنِّي؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ، ﴿**أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ**﴾.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں نے خود کو ان لوگوں کے ساتھ بطور اجیر (مزدور) رکھا تھا، تو میں نے بھی ان کے ساتھ مناسک حج ادا کر لیے ہیں، کیا وہ مجھ سے کفایت کر جائے گا؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں، یہی تو وہ لوگ ہیں، جنہیں ان کی کمائی کا حصہ ملے گا، اور اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے۔

باب حج الصبي وأجر من حج به

بچے کا حج اور اسے حج کرانے والے کا اجر و ثواب

۹۳۵- (٤٩٩): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَفَلَ، فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) فَقَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَمَنِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: ((رَسُولُ اللهِ))، فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِهَذَا حَجٌّ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ واپس لوٹ رہے تھے، سو جب ہم روحاء مقام پر پہنچے تو آپ کچھ سوار لوگوں سے ملے آپ نے انہیں سلام کیا اور پوچھا: کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان (پھر انہوں نے کہا) کون لوگ ہو؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔ چنانچہ ایک عورت نے پالکی سے اپنا بچہ نکال کر اٹھایا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور (اس کا اجر) تجھے ملے گا۔

۹۳۶- (۱۰۰۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنی پالکی

---

[۹۳٤] أيضاً

[۹۳٥] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صحة حج الصبي، ح:۱۳۳٦

[۹۳٦] الموطأ لإمام مالك: ۱/٤۲۲، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صحة حج الصبي واجر من حج به، ح:۱۳۳٦

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مِحَفَّتِهَا فَقِيلَ لَهَا: هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَأَخَذَتْ بِعَضُدَيْ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ)).

میں سوار تھی، اسے بتلایا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اس نے اپنے بچے کے دونوں کندھے پکڑ کر کہا: کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

۹۳۷-(۶۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مِحَفَّتِهَا، فَقِيلَ لَهَا: هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنی پالکی میں سوار تھی، اسے بتلایا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ عورت اپنے بچے کا بازو پکڑتے ہوئے بولی: کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تجھے اجر بھی ملے گا۔

باب حج المملوك قبل أن يعتق والغلام قبل أن يدرك

غلام کے آزاد ہونے سے پہلے اور بچے کے بالغ ہونے سے پہلے کے حج کا بیان

۹۳۸-(۵۰۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَافْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ، وَإِنْ عَتَقَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَحْجُجْ، وَأَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ وَإِنْ بَلَغَ فَلْيَحْجُجْ.

ابوالسفر بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لوگو! جو تم کہہ رہے ہو مجھے بھی سناؤ اور جو میں کہنے لگا ہوں اسے بھی سمجھ لو، کوئی بھی ایسا غلام کہ جسے اس کے مالک نے حج کروایا اور وہ آزاد ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا لیکن اگر وہ فوت ہونے سے پہلے آزاد ہو گیا تو اسے (دوبارہ) حج کرنا چاہیے اور جو کوئی بھی لڑکا جسے اس کے گھر والوں نے حج کروایا اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس نے اپنا حج پورا کرایا، لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا تو اسے دوبارہ حج کرنا چاہیے۔

۹۳۹-(۶۳۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ

ابو السفر سے ہی مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

۹۳۷ | أيضاً

۹۳۸ | المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۴۰۵، السنن الكبرى للبيهقي، ۵/۱۷۸، المستدرك للحاكم: ۱/۴۸۱

۹۳۹ | أيضاً

مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَافْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ، وَإِنْ عَتَقَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَحْجُجْ، وَأَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ وَإِنْ بَلَغَ فَلْيَحْجُجْ.

فرمایا: اے لوگو! جو تم کہتے وہ مجھے بھی سنا، لیکن جو میں تمہیں کہنے لگا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لو کہ جس کسی بھی غلام کو اس کے آقا نے حج کروایا اور وہ آزاد ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا، لیکن اگر وہ فوت ہونے سے پہلے آزاد ہو گیا تو اسے (دوبارہ) حج کرنا ہوگا اور جس کسی بھی بچے کو اس کے والدین نے حج کروایا اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا لیکن اگر فوت ہونے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اسے (دوبارہ) حج کرنا ہوگا۔

باب فی الاحصار ومن حبس دون البيت بمرض والتداوی بمالابد منه

احصار، بیت اللہ پہنچنے سے پہلے مرض کے باعث رکنے اور ناگزیر علاج ودوا کا بیان

۹۴۰-(۱۷۳۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: لَا حَصْرَ إِلَّا حَصْرُ الْعَدُوِّ، زَادَ أَحَدُهُمَا: ذَهَبَ الْحَصْرُ الْآنَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حصر سے مراد دشمن کا حصہ ہے اور ایک راوی نے اضافہ کیا کہ اب حصہ معدوم ہو چکا ہے۔

۹۴۱- (۵۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: مُحصر تب تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کے درمیان چکر نہ لگا لے۔

۹۴۲-(۵۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَنْ حُبِسَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بیماری کے باعث بیت اللہ نہ پہنچ سکا تو وہ تب تک احرام نہیں کھول سکتا، جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی نہ کر لے۔

[۹۴۰] المصنف لابن أبي شيبة: ۲۰۶/٤

[۹٤۱] الموطأ لإمام مالك: ۱٤۷/۱، المصنف لعبد الرزاق: ٥۲٥/۲

[۹٤۲] الموطأ لإمام مالك: ۳٦/۱

۹۴۳-(۵۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَمَرْوَانَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ أَفْتَوْا ابْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُومِيَّ وَإِنَّهُ صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ أَنْ يَتَدَاوَى بِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَيَفْتَدِيَ فَإِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ فَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِيَ.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما، مروان اور ابن زبیر نے ابن حزابہ مخزومی، جسے مکہ کے کسی راستے میں بحالت احرام مرگی کا دورہ پڑا تھا، کو فتویٰ دیا کہ جسقدر ضروری ہے وہ دوائی وغیرہ لے اور فدیہ دے دے، پھر جب وہ تندرست ہو جائے تو عمرہ کر کے اپنا احرام کھول دے، لیکن یہ اس کے ذمے ہو گا کہ وہ آئندہ سال حج کرے گا اور قربانی دے گا۔

باب الغسل لدخول مكة والبداءة بالبيت

دخولِ مکہ کے وقت غسل کرنے اور ارکانِ حج کی ابتداء بیت اللہ سے کرنے کا بیان

۹۴۴-(٦٠٢): أَخْبَرَنَا مالكٌ عن نافعٍ عن ابن عُمَرَ: أَنَّهُ كانَ يَغْتَسِلُ لِدخُولِ مَكَّةَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

۹۴۵-(٦٠٦): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ لَمْ يَلْوِ وَلَمْ يُعَرِّجْ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ داخل ہوئے تو دائیں بائیں نہیں گئے (بلکہ سیدھے بیت اللہ جا کر طواف کیا)۔

باب الدعاء عند رؤية البيت ورفع اليدين

بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی دعا کرنے اور ہاتھ اٹھانے کا بیان

۹۴۶-(٦٠٣): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا، وَتَعْظِيمًا، وَتَكْرِيمًا، وَمَهَابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَفِهِ، وَكَرَمِهِ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا.

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کو دیکھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرماتے: اللَّهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا، وَتَعْظِيمًا، وَتَكْرِيمًا، وَمَهَابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَفِهِ، وَكَرَمِهِ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا. اے اللہ! اس گھر کے شرف، تعظیم و تکریم اور رعب و ہیبت

---

[۹۴۳] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳٦۲

[۹۴۴] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۲۲

[۹۴۵] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من طاف بالبيت اذا قدم مكة قبل ان يرجع، ح: ۱٦۱۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يلزم من طاف بالبيت، ح: ۱۲۳۵

[۹۴٦] المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۹۷

میں اضافہ فرما اور اس کی بزرگی اور عزت میں بھی اضافہ فرما جو اس کا شرف، تکریم، تعظیم اور نیکی بجا لاتے ہوئے اس کا حج یا عمرہ ادا کرے۔

۹۴۷-(۶۰۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَانَ حِينَ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

سعید بن مسیب جس وقت بیت اللہ کی طرف دیکھا کرتے تو کہتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی (کی امید) ہے، لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی سے ہی زندہ رکھ۔''

۹۴۸-(۶۰۴): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رُئِيَ الْبَيْتُ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَعَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَبِجَمْعٍ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ، وَعَلَى الْمَيِّتِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: نماز میں، بیت اللہ کو دیکھ کر، صفا ومروہ پر، عرفہ کی شام کے وقت، مزدلفہ کے مقام پر، دونوں جمروں کے پاس اور میت پر (دعا کے وقت) ہاتھ اٹھائے جائیں۔

باب تقبيل الحجر والاستلام وإذا وجد زحاماً انصرف

حجرِ اسود کو بوسہ دینے، استلام اور رَش کی صورت میں واپس آجانے کا بیان

۹۴۹-(۱۵۳۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَى الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ مُسَبِّداً فَقَبَّلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ.

محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حجرِ اسود کے پاس آئے، حالانکہ انہوں نے سر منڈوار کھا تھا۔ توانہوں نے حجراسود کو بوسہ دیا، پھر اس پر سجدہ کیا، پھر اسے بوسہ دیا، بعد ازاں پھر اس پر سجدہ کیا اور اس کے بعد اسے بوسہ دیا پھر اسی پر سجدہ ریز ہوئے، پھر اسے بوسہ دیا پھر اسی پر سجدہ کیا۔

۹۵۰-(۶۰۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ

ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن

[۹۴۷] المصنف لابن أبی شیبة:۴/۹۷

[۹۴۸] المصنف لابن أبی شیبة:۴/۹۶

[۹۴۹] المصنف لعبد الرزاق:ح:۵/۳۷، المستدرك للحاکم:۱/۴۵۵، مسند ابی داود الطیالسی، ص:7، اخبار مکة للازرقی، ح:۱/۲۳۳

[۹۵۰] أیضاً

جُرَيجٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ جَاءَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مُسَبِّدًا رَأْسَهُ فَقَبَّلَ الرُّكْنَ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَبَّلَهُ ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ترویہ کے دن آئے، درآں حالیکہ ان کا سر مونڈھا ہوا تھا، تو انہوں نے رکن (یعنی حجرِ اسود) کو بوسہ دیا، پھر اس پر سجدہ کیا، پھر اسے بوسہ دیا، پھر اس پر سجدہ کیا۔ آپ نے یہ عمل تین مرتبہ کیا۔

۹۵۱-(۶۱۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عن ابن جُرَيجٍ قال: قلتُ لعطَاءٍ: هَلْ رَأَيتَ أَحداً من أصحابِ رسول اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إذا اسْتَلَمُوا قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ؟ فقال: نَعَمْ، رَأَيْتُ جابرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وابنَ عُمَرَ وأبا سَعِيدِ الخُدْرِيّ وأبا هُرَيرَةَ رضى اللهُ عنهُم إذا اسْتَلَمُوا قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ قُلْتُ: وابنُ عَبَّاسٍ؟ قال: نَعَمْ وحَسِبْتُ كَثِيراً قُلْتُ: هَلْ تَدَعُ أَنتَ إذا اسْتَلَمْتَ أَنْ تُقَبِّلَ يَدَكَ؟ قالَ: فَلِمَ اسْتَلِمُهُ إذاً؟

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو استلام کرنے کے بعد اپنے ہاتھ چومتے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، میں نے جابر بن عبداللہ، ابن عمر، ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے کہ جب وہ استلام کرتے تو اپنے ہاتھ چومتے۔ میں نے کہا: اور ابن عباس؟ انہوں نے کہا جی ہاں (وہ بھی ایسا کرتے تھے) بلکہ میرا خیال ہے کہ بہت سے (صحابہ کا یہ عمل تھا) میں نے کہا: تو کیا آپ استلام کر کے اپنے ہاتھ چومنا چھوڑ دیتے ہیں؟ میں نے کہا: تب میں استلام ہی نہیں کرتا (جب میں نے ہاتھ نہ چومے ہوں)۔

۹۵۲-(۶۱۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا فَانْصَرِفْ وَلَا تَقِفْ.

عطاء روایت کرتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم رکن (حجر اسود) کے پاس رش پاؤ، تو مڑ جاؤ اور ٹھہرو مت۔

۹۵۳-(۶۱۳): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ مَنْبُوذِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أُمِّهِ: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا مَوْلَاةٌ لَهَا فَقَالَتْ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

منبوذ بن ابی سلیمان اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کی ایک لونڈی ان کے پاس آئی اور بولی: اے ام المومنین! میں نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو یا تین مرتبہ رکن کا استلام کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

۹۵۱| المصنف لعبد الرزاق:٥/٤، المصنف لابن أبي شيبة:٣٥٢/٤، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الركنين اليمانيين في الطواف، ح:١٢٦٨

۹۵۲| المسند لإمام أحمد بن حنبل:٣٢١/١

۹۵۳| السنن الكبرى للبيهقي:٨١/٥

طُفتُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاسْتَلَمْتُ الرُّكْنَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَا آجَرَكِ اللهُ لَا آجَرَكِ اللهُ تُدَافِعِينَ الرِّجَالَ أَلَا كَبَّرْتِ وَمَرَرْتِ.

فرمایا: اللہ تجھے ثواب سے محروم کرے، تو مردوں کو پیچھے ہٹاتی رہی ہے، تو نے کیوں نہ تکبیر کہی اور آگے گزر گئی؟

باب الطواف والرمل

طواف اور رمل کا بیان

۹۵۴، ۹۵۵- (٦٣٥-٦٣٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَأَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ وَمَشَى أَرْبَعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرنے لگتے تو سب سے پہلے بیت اللہ کے تین چکر دوڑ کر لگاتے اور باقی چار عام چال میں، پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرتے۔

۹۵٦- (٦٢٦): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ سَبْعَةٍ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ خَبَبًا لَيْسَ بَيْنَهُنَّ مَشْيٌ.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے سات چکروں میں سے تین میں اکڑ کر چلتے ہوئے رمل کیا اور ان میں سے کوئی بھی چکر عام چال کا نہیں تھا (سینہ باہر نکال کر اکڑتے ہوئے ذرا تیز چلنے کو رمل کہتے ہیں)۔

۹۵۷- (٦٢٥): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود تا حجر اسود رمل کیا کرتے تھے، پھر فرماتے: رسول اللہ نے اسی طرح کیا ہے۔

---

[٩٥٤] الموطأ لإمام مالك:١/٣٦٤، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف، ح:١٢٦٣

[٩٥٥] صحيح البخارى، كتاب الحج، باب من طاف بالبيت اذا قدم، ح:١٦١٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، ح:١٢٦١

[٩٥٦] المصنف لابن أبي شيبة:٤/٤٠٧

[٩٥٧] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف والعمرة، ح:1262، الموطأ لإمام مالك:١/٣٦٤

٩٥٨- (٦٠٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَآهُ بَدَأَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ.

مسروق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کے استلام سے شروع کیا، پھر اپنی دائیں جانب پکڑی اور رمل کرتے ہوئے تین چکر لگائے اور چار چکر عام چال میں لگائے، پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور اس کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔

٩٥٩- (٦٢٤): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عن ابن جُرَيجٍ، عن ابن أبي مُلَيكَةَ أَنَّ عُمَرَ بنَ الخطّابِ استلمَ الرُّكنَ لِيَسْعَى ثم قال: لِمَنْ نُبْدِي الْآنَ منا كِبَنَا ومن نُرائي وقدْ أظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ واللهِ على ذلك لَاسْعَيَنَّ كَمَا سَعَى.

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رکن کا استلام کیا، پھر فرمایا: اب ہم کس لیے اپنے کندھے ظاہر کریں اور ہم کسے دکھائیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کردیا ہے، اللہ کی قسم! میں اسی طرح ہی سعی کروں گا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔

باب قلة الكلام فی الطواف

دورانِ طواف گفتگو کم کرنے کا بیان

٩٦٠-(٦١٦): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: أَقِلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي صَلَاةٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: دوران طواف بہت کم باتیں کیا کرو، کیونکہ تم (طواف کے دوران گویا) نماز کی حالت میں ہوتے ہو۔

٩٦١- (٦١٧): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: طُفْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فما سَمِعْتُ وَاحِدًا مِنْهُمَا مُتَكَلِّمًا حَتَّى فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے طواف کیا تو میں ان میں سے کسی ایک کو بھی طواف سے فارغ ہونے تک بات کرتے نہیں سنا۔

باب مسح الاركان والدعاء بين الركنين فی الطواف

دورانِ طواف ارکان کو چھونے اور دونوں رکنوں کے درمیان دعا مانگنے کا بیان

٩٦٢-(٦١١): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ

محمد بن کعب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[٩٥٨] سنن النسائی، کتاب الحج، کیف یطوف أول ما یقدم وعلی أی شقه یأخذ إذا استلم الحجر، ح:٢٩٣٩

[٩٥٩] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة، ح:١٦٠٥، سنن أبی داود، کتاب الحج، باب فی الرمل، ح:١٨٨٥

[٩٦٠] سنن النسائی، کتاب الحج، باب اباحه الکلام فی الطواف، ح:٢٩٢٣، المستدرك للحاكم:٤٥٩/١٤

[٩٦١] المصنف لعبد الرزاق:٥٠/٥

[٩٦٢] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین، ح:١٦٠٨، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب ستلام الرکنین الیمانیین، ح:١٢٦٩

عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، وَيَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِبَيْتِ اللهِ تَعَالَى أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْهُ مَهْجُورًا.

کے ایک صحابی تمام ارکان کو چھوا کرتے تھے اور فرماتے: بیت اللہ (کی شان و تکریم) کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کی کسی بھی چیز کو چھوڑ دیا جائے۔

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: ﴿**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**﴾.

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ ...الخ** ''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں اسوۂ حسنہ ہے۔''

۹۶۳- (۶۱٤): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَمْسَحُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، وَيَقُولُ: لَا يَنْبَغِي لِبَيْتِ اللهِ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْهُ مَهْجُورًا.

محمد بن کعب ہی روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ رکنِ یمانی اور حجر اسود کو چھوا کرتے تھے اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ تمام ارکان کو چھوا کرتے تھے اور فرماتے: بیت اللہ کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کی کسی بھی چیز کو چھوڑ دیا جائے۔

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ ...... الخ** ''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں اسوۂ حسنہ ہے۔''

۹٦٤- (٦١٥): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي جُمَحَ وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو رکنِ بنی جمح اور رکنِ اسود کے درمیان یہ فرماتے سنا: **رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً...الخ** ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی سے نواز، اور ہمیں عذاب نار سے بچا۔''

---

[۹٦٣] أيضاً

[۹٦٤] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب الدعاء في الطواف، ح:۱۸۹۲، السنن الكبرى للنسائي، ۲/٤٠٣، صحيح ابن خزيمة:٤/٢١٥، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٢٤/١١٨، المستدرك للحاكم:١/٤٥٥

[۹٦٥] المستدرك للحاكم:١/٤٦٠

باب الطواف من وراء الحجر و أن الحجر من البيت

حطیم کے پیچھے سے طواف کرنے اور حطیم کے بیت اللہ کا حصہ ہونے کا بیان

٩٦٥- (٦٣١): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ طَاوُوسٍ، فِيمَا أَحْسِبُ، أَنَّهُ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ، وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ وَقَدْ طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا شمالی گوشہ جو حطیم میں داخل ہے، وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ** ''اور انہیں چاہیے کہ وہ بیت العتیق کا طواف کریں۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے حطیم کے پیچھے سے طواف کیا۔

٩٦٦- (٦٣٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: ((لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَرَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ))، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے دیکھا نہیں کہ جب تیری قوم نے کعبہ (دوبارہ) بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا؟ میں کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں لوٹا سکتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم نے کفر نیا نیا نہ چھوڑا ہوتا تو میں اسے اسی حالت پر لوٹا دیتا، جیسا یہ تھا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو واقعی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے ساتھ والے دو رکنوں کا استلام اسی لیے چھوڑا تھا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر قائم نہیں ہے۔

٩٦٧- (٦٣٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي

ابو یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بنو زہرہ کے ایک بوڑھے شخص (کو بلانے کے لیے مجھے) اس کی

[٩٦٦] الموطأ لإمام مالك: ١/٣٦٣، صحيح البخارى، كتاب الحج، باب فضل الكعبة وبنيانها، ح:١٥٨٣، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها، ح:١٣٣٣

[٩٦٧] المسند للحميدى: ١/١٥، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الولد للفراش وللعاهر الحجر، ح:٢٠٠٥

قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَجِئْتُ مَعَهُ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ، فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: أَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَعَلَى فِرَاشِ فُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ. فَلَمَّا وَلَّى الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ الْبَيْتِ فَعَجَزُوا، فَتَرَكُوا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: صَدَقْتَ.

طرف بھیجا، میں اس کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ حطیم میں تھے، آپ نے اس سے دور جاہلیت میں بچوں کے پیدا ہونے کے متعلق سوال کیا، تو بوڑھے نے کہا: نطفہ فلاں کا ہے لیکن بچہ فلاں کے بستر پر پیدا ہوا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ اسی کا ہو گا جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ پھر جب وہ بوڑھا شخص واپس جانے لگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور فرمایا: مجھے بیت اللہ کے بنائے جانے کے متعلق بتلاؤ، تو اس نے کہا؛ قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کے لیے پہلے تو کافی قوت دکھائی لیکن پھر بے بس ہو گئے اور اس کا کچھ حصہ حطیم میں چھوڑ دیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔

باب الطواف على الراحلة واستلام الركن بالمحجن

سواری پر طواف کرنے اور چھڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کا بیان

۹۶۸- (۶۱۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ: طَافَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ.

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر ہی بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاء ومروہ کے چکر لگائے تا کہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور تا کہ آپ لوگوں کے سامنے نمایاں ہو سکیں، کیونکہ لوگوں نے (رش کی وجہ سے) آپ کو گھیرا ہوا تھا۔

۹۶۹- (۶۱۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا اور اپنی چھڑی (کھنڈی) کے ساتھ رکن (حجر اسود) کا استلام

[۹۶۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، ح:۱۲۷۳

[۹۶۹] صحيح البخاری، كتاب الحج، باب استلام الركن بالمحجن، ح:۱۶۰۷، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الطواف على بعير وغيره، ح:۱۲۷۲

اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ.

کیا۔

۹۷۰-(۶۲۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۹۷۱- (۶۲۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، فَقُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاء نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف اور صفاو مروہ کے چکر لگائے۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ (سواری سے نیچے) اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔

۹۷۲-(۶۲۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى حِمَارٍ.

احوص بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو گدھے پر سوار ہو کر صفاء ومروہ کے چکر لگاتے دیکھا۔

۹۷۳- (۱۷۵۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

باب طواف القارن

حجِ قران کرنے والے کے طواف کا بیان

۹۷۴- (۵۲۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ

عطاء روایت کرتے ہیں کہ نبی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفاومروہ کے

[۹۷۰] أيضاً

[۹۷۱] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/١٤٥

[۹۷۲] أيضاً

[۹۷۳] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب استلام الركن بالمحجن، ح:١٦٠٧، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الطواف على بعير وغيره، ح:١٢٧٢

[۹۷٤] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، ح:١٢١١

لِعَائِشَةَ: ((طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)).

درمیان چکر لگانا، تمہارے حج وعمرہ کے لیے کفایت کر جائے گا۔

۹۷۵- (۵۳۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ پچھلی حدیث ہی ہے۔ عطاء کبھی تو یوں بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، تو کبھی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

باب السعي

صفاومروہ کی سعی کا بیان

۹۷۶- (۶۲۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَعَى فِي عُمَرِهِ كُلِّهِنَّ الْأَرْبَعِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا أَنَّهُمْ رَدُّوهُ فِي الْأُولَى مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چاروں عمروں میں بیت اللہ اور صفاء ومروہ کے چکر لگائے، مگر پہلے عمرہ میں حدیبیہ سے ہی لوٹا دیے گئے تھے۔

۹۷۷- (۶۲۸): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَعَى أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَامَ حَجَّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا يَسْعَوْنَ كَذَلِكَ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کے اس سال سعی کی جب نبی ﷺ نے انہیں (قافلہ حج کا امیر بنا کر) بھیجا تھا، پھر عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد تمام خلفاء اسی طرح سعی کرتے رہے ہیں۔

۹۷۸- (۱۷۵۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ الْعَائِذِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ أَبِي تَجْرَاةَ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ أَبِي حُسَيْنٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ

بنو عبدالدار کی ایک عورت بنت ابی تجراہ بیان کرتی ہیں کہ میں قریشی عورتوں کے ساتھ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا دیدار کریں جب کہ آپ صفااور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے اور سعی کی وجہ سے آپ کا تہہ بند گھوم رہا تھا۔ حتی کہ میں نے کہا: میں آپ کے گھٹنے دیکھ لوں گی۔ اور میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ سعی کرو کیونکہ نے تم پر اللہ نے سعی

[۹۷۵] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب طواف القارن، ح:۱۸۹۷

[۹۷۶] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۴۰۷

[۹۷۷] أيضاً

[۹۷۸] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۶/۴۲۱

الصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى لَأَقُولَ: إِنِّي لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْعَوْا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ.

فرض کی ہے۔

باب ليس على النساء سعي

عورتوں پر دوڑنا لازم نہ ہونے کا بیان

۹۷۹- (۶۳۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفاومروہ کے چکر دوڑ کر لگانے کا حکم عورتوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

باب الرواح إلى منى وموافقة يوم الجمعة يوم التروية والصلاة بمنى ظهراً

منٰی کی طرف روانگی، ایک ہی دِن یومِ ترویہ اور جمعہ کے آنے اور نمازِ ظہر منٰی میں ادا کرنا

۹۸۰-(۱۷۴۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، قَالَ: وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرُوحُوا إِلَى مِنًى، وَرَاحَ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ.

حسن بن مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں جمعہ کے دن یومِ ترویہ آ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کعبہ کے صحن میں کھڑے ہوئے اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ منٰی کی طرف روانہ ہوں، اور آپ بھی چل دیے اور نماز ظہر منٰی میں ادا کی۔

۹۸۱- (۶۳۹): أَخْبَرَنَا الثقة، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکروعمر رضی اللہ عنہما نے منٰی میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

۹۸۲- (۶۴۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

---

[۹۷۹] المصنف لابن أبی شیبة:۴/۱۱۷

[۹۸۰] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۱۲۱۸

[۹۸۱] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب قصر الصلاة بمنیٰ، ح:۴۲۶۸

[۹۸۲] الموطأ لإمام مالك:۱/۱۴۹، المصنف لعبد الرزاق:۲/۵۴۰

باب الغدو من منى إلى عرفة

٩٨٣- (١١٥٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْدُوْ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

صبح کو منٰی سے عرفہ کی طرف روانگی کا بیان

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما منٰی سے عرفہ کی جانب صبح اس وقت چلا کرتے تھے جب سورج طلوع ہو جاتا۔

٩٨٤- (١٧٣٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يأتِي عَرَفَةَ بِسَحَرٍ.

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا جس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ عرفہ میں سحری کے وقت آئے تھے۔

باب غسل يوم عرفة ويوم النحر

٩٨٥- (١٨٠٢): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا رضي الله عنه عَنِ الْغُسْلِ قَالَ: اغْتَسِلْ كُلَّ يَوْمٍ إِنْ شِئْتَ. فَقَالَ: لَا الْغُسْلُ الَّذِي هُوَ الْغُسْلُ قَالَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

عرفہ اور قربانی کے دِن غسل کا بیان

زاذان بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر چاہو تو ہر ہفتے غسل کر لیا کرو۔ اس نے عرض کیا: واجب غسل کے متعلق بتلایئے۔ توانہوں نے فرمایا: جمعہ کے دن، عرفہ کے دن، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن (غسل کرنا واجب ہے)۔

باب الرواح إلى الموقف بعرفة والخطبة

٩٨٦- (١٢٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه فِي حَجَّةِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَرَاحَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ الْخُطْبَةَ الْأُولَى، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ فَفَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ وَبِلَالٌ مِنَ الْأَذَانِ، ثُمَّ أَقَامَ بِلَالٌ

عرفہ میں ٹھہرنے کے مقام کی طرف روانگی اور خطبہ کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اسلام (لانے) کے (بعد کیے جانے والے) حج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے مقام پر ایک جگہ ٹھہر کر تھوڑا آرام کیا، پھر لوگوں کو پہلا خطبہ دیا، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ دیا، جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے اور بلال رضی اللہ عنہ اذان سے تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے

[٩٨٣] الموطأ لإمام مالك: ١/ ٤٠٠

[٩٨٤] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/ ٣٥١

[٩٨٥] المصنف لابن أبي شيبة: ٢/ ٤

[٩٨٦] المعرفة للبيهقي: ١/ ٤٢٩

فَصَلَّى الظُّهرَ، ثُمَّ أَقَامَ بِلَالٌ فَصَلَّى العَصْرَ.

اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔

۹۸۷- (۱۲۷): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: يَعْنِي بِذَلِكَ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوالعباس فرماتے ہیں: ان کی مراد یہی تھی۔

۹۸۸- (۱۷۴۷): قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالَّذِي قُلْتُ بِعَرَفَةَ مِنْ أَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ لِتَخْرِيجًا. ابْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يَعْنِي بِهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامتیں ہوئیں۔ اختلافِ رواۃ کے ساتھ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

باب الموقف بعرفة

عرفہ میں ٹھہرنے کے مقام کا بیان

۹۸۹- (۱۲۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ خَالٍ لَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ، يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا، فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ لَنَا: إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْكُمْ، يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں اپنے موقف (یعنی قیام کی جگہ) میں تھے، جسے اب عمرو نے امام کے موقف سے بہت دور کر دیا، تو ابن مربع انصاری ہمارے پاس آئے اور انہوں نے کہا: میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا قاصد (بن کر آیا) ہوں، نبی ﷺ تمہیں حکم فرما رہے ہیں کہ تم اپنے انہی مشاعر (موقف) پہ ٹھہرے رہو، یقیناً تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔

باب من أدرك ليلة النحر من الحاج فوقف بجبال عرفة قبل أن يطلع الفجر

جو حاجی قربانی کی رات پالے تو وہ طلوعِ فجر سے پہلے عرفہ کے پہاڑوں پر وقوف کرے

۹۹۰- (۵۹۹): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

---

[۹۸۷] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من جمع بينهما المغرب والعشاء بالمزدلفة ولم يتطوع، ح:۱۶۷۳

[۹۸۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، ح:۱۲۱۸

[۹۸۹] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب موضع الوقوف بعرفة، ح:۱۹۱۹، سنن الترمذي، أبواب الحج، باب رفع اليدين في الدعا بعرفة، ح:۳۰۱٤، سنن ابن ماجه كتاب المناسك، باب الموقف بعرفة، ح:۳۰۱۱، صحيح ابن خزيمة:٤/۲۵۵

[۹۹۰] السنن الكبرى للبيهقي، ۱۷٤، سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة، ح:۱۹٤۹، سنن الترمذي، أبواب الحج باب ما جاء فيمن أدرك الامام لجمع فقدأدرك الحج، ح:۸۸۹

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ النَّحْرِ مِنَ الْحَاجِّ فَوَقَفَ بِجِبَالِ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهِ سَبْعًا وَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا ثُمَّ لِيَحْلِقْ أَوْ يُقَصِّرْ إِنْ شَاءَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيُهُ فَلْيَنْحَرْهُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ وَسَعْيِهِ فَلْيَحْلِقْ أَوْ يُقَصِّرْ ثُمَّ لِيَرْجِعْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنْ أَدْرَكَهُ الْحَجُّ قَابِلًا فَلْيَحُجَّ إِنِ اسْتَطَاعَ وَلْيُهْدِ فِي حَجِّهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

جو حاجی قربانی کی رات پائے اور پھر وہ فجر طلوع ہونے سے پہلے عرفہ کے پہاڑوں پر وقوف کرے، تو اس نے حج پا لیا. لیکن جو عرفہ نہ پائے کہ وہ وہاں طلوع فجر سے پہلے وقوف کر سکے تو اس کا حج ضائع ہو گیا، چنانچہ اسے بیت اللہ آ کر سات طواف کرنے چاہییں اور صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانے چاہییں، پھر اسے چاہیے کہ وہ سر منڈوا لے یا بال کٹوا لے، اور اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے تو اسے سر منڈوانے سے پہلے اس کی قربانی کر لینی چاہیے، پھر جب وہ طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو وہ حلق یا قصر کروالے، پھر وہ گھر واپس لوٹ آئے۔ پھر اگر آئندہ سال حج کی استطاعت ہو تو اسے حج کرنا چاہیے اور قربانی بھی دے، لیکن اگر وہ قربانی نہ پائے تو اس کے عوض تین روزے حج کے دوران رکھے اور سات گھر واپس آ کر رکھ لے۔

۹۹۱-(۶۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ خَرَجَ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ أَضَلَّ رَوَاحِلَهُ ثُمَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَإِذَا أَدْرَكَكَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَأَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ حج کے لیے روانہ ہوئے، جب آپ مکہ کے ایک بادیہ نامی رستے پر پہنچے تو ان کا اونٹ گم ہو گیا، چنانچہ وہ یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس معاملے کا ذکر کیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمرہ کرنے والے کی طرح ہی آپ کیجیے، پھر احرام کھول دیجیے، سو آئندہ سال اگر آپ کو حج کا موقع ملتا ہے تو آپ حج کر لیجیے اور جو میسر ہو قربانی کر دیجیے۔

۹۹۲- (۶۰۱): أَخْبَرَنَا مالكٌ عن نافعٍ عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْأَسْوَدِ جَاءَ

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ہبار بن اسود آئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اونٹ ذبح کر رہے تھے۔

[۹۹۱] الموطأ لإمام مالك: ۱/۳۸۳
[۹۹۲] أيضاً

وعُمَرُ يَنْحَرُ بُكْرَةً.

باب الدفع من عرفة

٩٩٣-(١٧٤١): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ، وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ، وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ أَهْلِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ)).

عرفہ سے نکلنے کا بیان

محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اہل جاہلیت عرفہ سے بر وقت نکل پڑتے، جس وقت سورج غروب ہوتا تو ایسے ہوتا جیسے مردوں کے چہروں پر پگڑیاں ہیں۔ مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد اس وقت نکلتے جب سورج اسی طرح ہوتا جیسے مردوں کے چہروں پر پگڑیاں ہیں۔ اور یقیناً ہم عرفہ سے غروب آفتاب کے بعد اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے قبل نکلیں گے۔ ہمارا طریقہ مشرکوں اور بت پرستوں کے مخالف ہے۔

٩٩٤- (١٧٤٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ كَيْمَا نُغِيرُ، فَأَخَّرَ اللهُ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عرفہ سے غروب آفتاب سے قبل اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد نکلتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ثبیر پہاڑ خوب روشن ہو کہ ہم نحر کے لیے جلدی روانہ ہوں، سو اللہ نے اس (عرفہ سے خروج) کو مؤخر اور اس عمل (مزدلفہ سے خروج) کو مقدم کر دیا۔

٩٩٥- (١٧٦٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَأَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، زَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ وَاجْتَمَعَا فِي الْمَعْنَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((كَانَ أَهْلُ

ابن جریج اور محمد بن قیس بن مخرمہ روایت کرتے ہیں، اور ان میں سے ایک نے دوسرے پر (الفاظ کا) اضافہ کیا ہے لیکن معنیٰ میں دونوں اکٹھے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جاہلیت سورج غروب ہونے سے قبل عرفہ سے نکلتے تھے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد

[٩٩٣] المصنف لابن أبي شيبة:٤/٣١، صحيح البخاري، كتاب الحج، باب متى يدفع من جمع، ح:١٦٨٤، السنن الكبرى للبيهقي:٥/١٢٥

[٩٩٤] أيضاً

[٩٩٥] أيضاً

الْجَاهِلِيَّةِ يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ كَيْمَا نُغِيرُ، فَأَخَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ))، يَعْنِي قَدَّمَ الْمُزْدَلِفَةَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَخَّرَ عَرَفَةَ إِلَى تَغِيبَ الشَّمْسُ.

لوٹتے تھے اور کہتے: ثبیر پہاڑ روشن ہو جا کہ ہم نحر کے لیے جلدی کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسی کو مؤخر اور اسی کو مقدم کر دیا، یعنی مزدلفہ سے خروج طلوعِ آفتاب سے قبل مقدم کیا اور عرفہ سے خروج غروب آفتاب کے بعد مؤخر کیا۔

باب جمع صلاة المغرب والعشاء بالمزدلفة

مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء اکٹھی پڑھنے کا بیان

۹۹۶- (۱۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھائیں۔

باب تقديم الضعفاء من المزدلفة إلى منى

ضعیف لوگوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف بھیج دینے کا بیان

۹۹۷- (۱۷۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا، جن کمزور اہل خانہ کو رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف اکیلے بھیج دیتے تھے۔

باب تعجيل الافاضة والتهجير بها

افاضہ میں جلدی کرنے کا بیان

۹۹۸- (۱۷۴۴): حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُمِّ

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوم نحر کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں حکم دیا کہ مزدلفہ سے جلدی واپس آ کر مکہ پہنچیں اور صبح کی نماز مکہ میں ادا کریں اور اس دن ان کی باری

---

[۹۹۶] الموطأ لإمام مالك:۱/ ۴۰۰، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، ح:۸۰۳

[۹۹۷] صحيح البخاری، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة أهله بليل فيقفون، ح:۱۶۷۸، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء، ح:۱۲۹۳

[۹۹۸] سنن أبی داود، كتاب المناسك، باب التعجيل، ح:۱۹۴۲، المستدرك للحاكم:۱/ ۴۶۹

سَلَمَةَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا أَنْ تُعَجِّلَ الْأَفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَأْتِيَ مَكَّةَ فَتُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ، وَكَانَ يَوْمَهَا، فَأَحَبَّ أَنْ تُوَافِيَهُ.

تھی، سوآپ ان کے پاس آنا پسند کرتے تھے۔

۹۹۹- (۱۷۴۵): أَخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ مِنَ الْمَشْرِقِيِّينَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۰۰- (۶۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ مَعَهَا نِسَاؤُهَا تَخَافُ أَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَفَضْنَ فَإِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ بِهِنَّ أَنْ يَطْهُرْنَ تَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ.

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عورتیں حج کرتیں توآپ ان کے حیض آ جانے کے ڈر سے یوم نحر کو پہلے ہی روانہ کر دیتیں تو وہ طوافِ افاضہ کر لیتیں، لیکن اگر اس کے بعد وہ حائضہ ہو جاتیں تو ان کے پاک ہونے کا انتظار نہ کرتیں اور حیض کی حالت میں ہی لے کر چل پڑتیں۔

۱۰۰۱- (۶۴۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يُعَجِّلْنَ الْإِفَاضَةَ مَخَافَةَ الْحَيْضِ.

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض آنے کے خدشہ کے پیشِ نظر عورتوں کو طوافِ افاضہ جلدی کر لینے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

۱۰۰۲- (۶۲۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُهَجِّرُوا بِالْإِفَاضَةِ، وَأَفَاضَ فِي نِسَائِهِ لَيْلًا عَلَى رَاحِلَتِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، أَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ طواف افاضہ میں جلدی کریں اور آپ اپنی چھڑی کے ساتھ رکن کا استلام کر رہے تھے۔ میرا خیال ہے طاؤس نے یہ بھی کہا کہ آپ اپنی چھڑی کے کنارے کا بوسہ لیتے تھے۔

۱۰۰۳- (۱۷۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ

طاؤس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو افاضہ کے لیے جلدی جانے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ

| ۹۹۹ | أيضاً

| ۱۰۰۰ | الموطأ لإمام مالك: ۴۱۳

| ۱۰۰۱ | تفرّد به الشافعي

| ۱۰۰۲ | السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۱۰۱

| ۱۰۰۳ | المصنف لعبد الرزاق: ۵/۴۳

أَصْحَابَهُ أَنْ يُهَجِّرُوا بِالْإِفَاضَةِ وَأَفَاضَ فِي نِسَائِهِ لَيْلًا وَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ، أَظُنُّهُ قَالَ: وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ.

نے اپنی عورتوں میں رات کو واپس آئے اور اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے پھر چھڑی کے کنارے کو بوسہ دیتے تھے۔

باب الدفع من المزدلفة

مزدلفہ سے نکلنے کا بیان

۱۰۰۴-(۱۷۴۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ تَرْفَعْ نَاقَتُهُ يَدَهَا وَاضِعَةً حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے نکلے اور آپ کی اونٹنی نے قدم نہ اٹھایا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

۱۰۰۵+(۱۷٤۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حُوَيْرِثٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاقِفًا عَلَى قُزَحَ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ أَسْفِرُوا ثُمَّ دَفَعَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى فَخِذِهِ مِمَّا يَخْرِشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ.

جویبر بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقام قزح میں وقوف کیے دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! صبح کو روشن کرو، پھر وہ نکلے گویا میں ان کی ران دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی خم دار لاٹھی سے اپنا اونٹ ہانک رہے تھے۔

۱۰۰۶- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

صرف سند کا بیان ہے۔

۱۰۰۷+(۱۷٦۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاقِفًا عَلَى قُزَحَ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ أَصْبِحُوا، ثُمَّ دَفَعَ فَرَأَيْتُ فَخِذَهُ مِمَّا يَخْرِشُ بَعِيرَهُ

ابو حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقام قزح میں حالت وقوف میں دیکھا اور وہ کہتے تھے: لوگو! صبح کرو۔ پھر وہ نکلے اور میں نے ان کو چھڑی سے اونٹ ہانکنے کی وجہ سے ان کی ران دیکھی۔

[۱۰۰٤] المعرفة للبيهقي: ٤/۱۰۸

[۱۰۰۵] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/۳۰

[۱۰۰٦] أيضاً

[۱۰۰۷] المصنف لابن أبي شيبة: ٤/۳۰

بِمِحْجَنِهِ.

۱۰۰۸ (+۱۷۶۲): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَوْ سُفْيَانُ أَوْ هُمَا، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُحَرِّكُ فِي مُحَسِّرٍ وَيَقُولُ:

إِلَيْكَ تَغْدُو قَلِقاً وَضِينُهَا
مُخَالِفاً دِينَ النَّصَارَى دِينُهَا

عروہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وادیٔ محسر میں سواری کو تیز چلایا کرتے تھے اور (یہ شعر) پڑھا کرتے تھے:

''کمزوری اور پالان کی کشادگی کی حالت میں تیز چل کہ اس کا دین عیسائیوں کے دین کے مخالف ہے۔''

باب رمي الجمار بمثل حصى الخذف

کنکریاں پھینکنے کے مثل رمی کرنے کا بیان

۱۰۰۹ (+۱۷۶٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ بَنِي تَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ أَوِ ابْنُ مُعَاذٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُنْزِلُ النَّاسَ بِمِنًى مَنَازِلَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ: ((ارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ)).

سیدنا معاذ یا ابن معاذ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو منیٰ میں ان کی منازل پر اتارتے اور فرماتے: کنکریوں پھینکنے کی مثل رمی کرو۔

۱۰۱۰ (۱۷۶۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَى الْجِمَارَ مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرات کی رمی کنکریاں پھینکنے کی مثل کرتے دیکھا۔

باب الحلق والتقصير

سر منڈوانے اور بال چھوٹے کروانے کا بیان

۱۰۱۱ (+۱۷۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَجَّامٌ أَنَّهُ قَصَّرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: ابْدَأْ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ مجھے حجام نے بتلایا کہ اس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بال چھوٹے کیے تو انہوں نے فرمایا: دائیں جانب سے شروع کر۔

۱۰۱۲ (+۱۷۳۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ

ابو علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ سر منڈوانے والے سے کہتے تھے کہ

[۱۰۰۸] المصنف لابن أبي شيبة: ۸۱/٤

[۱۰۰۹] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۵۷۵/۵

[۱۰۱۰] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب كون حصى الجمار تعدد حصى الخذف، ح: ۱۲۹۹

[۱۰۱۱] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵٤/۱/٤

[۱۰۱۲] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵/۱/٤

ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا يَقُولُ لِلْحَالِقِ: ابْلُغِ الْعَظْمَ، وَإِذَا قَصَّرَ أَخَذَ مِنْ جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ قَبْلَ جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ.

سر کی ہڈی تک پہنچادے اور جب بال چھوٹے کرے تو بائیں جانب سے قبل دائیں جانب سے شروع کرے۔

۱۰۱۳-(۱۱۵۷): وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُمَا كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ.

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ میں سر منڈواتے تو داڑھی اور مونچھوں کے کچھ بال بھی کٹواتے تھے۔

باب الحلق قبل الذبح و النحر قبل الرمي

جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوانے اور رمی سے پہلے قربانی کرنے کا بیان

۱۰۱۴-(۱۰۸۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں منٰی میں ٹھہرے اور لوگ آپ ﷺ سے سوال پوچھنے لگے، ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے پتہ نہیں تھا تو میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے ہی سر منڈوا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، قربانی کرلے۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے علم نہیں تھا تو میں نے رمی سے پہلے ہی قربانی کر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلے کوئی حرج نہیں، عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی چیز کے آگے یا پیچھے ہو جانے کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ یہی فرماتے کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کرلو۔

باب الطيب للحل بعد رمي الجمرة قبل زيارة البيت

رمیٔ جمرہ کے بعد اور طوافِ زیارت سے پہلے احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگانے کا بیان

۱۰۱۵-(۵٦۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

[۱۰۱۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۳۹٦

[۱۰۱٤] الموطأ لإمام مالك:۱/٤۲۱ صحيح البخاری، كتاب الحج، باب الفتيا على الدابة عند الجمره، ح:۱۷۳٦، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب من حلق قبل النحر ونحر قبل الرمی، ح:۱۳۰٦

[۱۰۱۵] الموطأ لإمام مالك:۱/٤۱۰، السنن الكبرى للبيهقی:۵/۱۳۵

بنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ.

فرمایا: جب تم جمرات کی رمی کرو تو تم پر حرام شدہ تمام امور حلال ہو جاتے ہیں سوائے عورت اور خوشبو کے۔

١٠١٦ (+٥٦٩): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام اور غیر احرام میں خوشبو لگائی۔

قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ.

سالم فرماتے ہیں کہ سنتِ رسول ہی اتباع کی زیادہ حقدار ہے۔

١٠١٧ (+٥٧٥): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ، يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ کو احرام باندھنے اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگائی۔

١٠١٨ (+٧٦٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه نَهَى عَنِ الطِّيبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ وَبَعْدَ الْجَمْرَةِ.

سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی زیارت سے پہلے اور جمرہ (کی رمی) کے بعد خوشبو لگانے سے منع فرمایا۔

قَالَ سَالِمٌ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَسُنَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَقُّ.

سالم کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد قبل از طواف اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی (اتباع کا) زیادہ حق رکھتی ہے۔

١٠١٩ (-٩١٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم جمرہ کی رمی

[١٠١٦] سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب اباحة الطيب عند الاحرام، ح: ٢٦٨٤

[١٠١٧] صحيح البخاری، کتاب اللباس، باب الذريرة، ح: ٥٩٣٠، صحيح مسلم، کتاب الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ح: ١١٨٩

[١٠١٨] الموطأ لإمام مالك: ١/٤١٠، السنن الكبرى للبيهقی: ٥/١٣٥

[١٠١٩] سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب امامة الطيب عند الاحرام، ح: ٤/٢٦١

بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَنْ أَبِيهِ، وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ بَعْدَ أَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَقَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ.

کرلو اور جانور ذبح کرلو اور سر منڈوالو تو تمہارے لیے سوائے عورت اور خوشبو کے ہر چیز حلال ہو جائے گی جو کہ (حالتِ احرام میں) تم پہ حرام ہو گئی تھی۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ کے احرام کے وقت محرم ہونے سے پہلے اور آپ کے حلال ہونے کے وقت جمرات کی رمی کر چکنے کے بعد اور بیت اللہ کی زیارت سے قبل۔

قَالَ سَالِمٌ رضی اللہ عنہ: وَسُنَّةُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ.

سالم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

باب مبيت أهل السقاية بمكة ليالي منى

پانی پلانے والوں کا منیٰ کی راتیں مکہ میں ہی بسر کرنے کا بیان

١٠٢٠-(١٧٦٥): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنْ يَبِيتُوا بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت میں سے پانی پلانے والوں کو منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت دی۔

١٠٢١-(١٧٦٦): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، مِثْلَهُ، وَزَادَ عَطَاءٌ: مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ.

عطاء نے بھی یہی روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ان کے پانی پلانے کی وجہ سے انہیں یہ رخصت دی گئی۔

باب أيام منى أيام طعام وشراب

اس کا بیان کہ ایامِ منیٰ کھانے پینے کے دِن ہیں

١٠٢٢-(١٣٢٠): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أُمِّهِ،

عمرو بن سُلیم اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم منیٰ میں موجود تھے کہ اسی دوران سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار فرمانے لگے کہ رسول

[١٠٢٠] صحیح البخاری، کتاب الحج، باب سقاية الحاج، ح:١٦٣٤، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب المبیت بمنى لیالی أیام التسریق، ح:١٣١٥

[١٠٢١] سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب البیتوتة بمكة لیالی منى، ح:٣٠٦٦

[١٠٢٢] أخبار مكة للفاكهی:٤/٢٥٢

قَالَتْ: بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنًى إِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه عَلَى جَمَلٍ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ طَعَامٍ وَشَرَابٍ، فَلا يَصُومَنَّ أَحَدٌ))، فَاتَّبَعَ النَّاسَ وَهُوَ عَلَى جَمَلِهِ يَصْرُخُ فِيهِمْ بِذَلِكَ.

اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: یقیناً یہ کھانے پینے کے دِن ہیں، لہٰذا کوئی شخص روزہ ہر گز نہ رکھے۔ پھر آپ اونٹ پر سوار ہی لوگوں کے پیچھے چلنے لگے اور ان میں اسی بات کا چیخ چیخ کر اعلان کرنے لگے۔

باب صيام المتمتع أيام منى

حج تمتع کرنے والے کا منیٰ کے دِنوں میں روزے رکھنا

۱۰۲۳-(٦٥٥): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَلَمْ يَصُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ مِنًى.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج تمتع کرنے والے کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ جب اسے قربانی میسر نہ ہو اور اس نے عرفہ سے قبل روزے نہ رکھے ہوں تو اسے منیٰ کے دنوں میں روزے رکھ لینے چاہئیں۔

۱۰۲۴-(٦٥٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَالِكَ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

باب ((لايصدرن أحدمن الحاج حتى يكون آخرعهده بالبيت))

کوئی حاجی تب تک واپس نہ لوٹے جب تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف نہ ہو جائے

۱۰۲۵-(٦٣٧): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ (حج کرنے کے بعد) ہر طرف سے واپس آ جایا کرتے تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی حاجی تب تک ہر گز واپس نہ جائے جب تک وہ اپنا آخری کام (یعنی) بیت اللہ کا طواف (طوافِ وداع) نہ کر لے۔

۱۰۲۶-(٦٣٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رضي الله عنهم قَالَ: لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کرنے والوں میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک ہر گز واپس نہ آئے، جب تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ سے متعلق نہ جائے اور آخری کام بیت اللہ کا

[۱۰۲۳] صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ح:۱۹۹۸

[۱۰۲۴] أيضاً

[۱۰۲۵] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۳۲۷

[۱۰۲٦] الموطأ لإمام مالك:۱/۳٦۹

طواف ہے۔

۱۰۲۷-(۱۱۳۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی حاجی واپسی کے وقت آخری کام بیت اللہ کا طواف کرے (یعنی نسک میں آخر میں اسے رکھے)۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ فِيمَا نُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ فَمَحِلُّ الشَّعَائِرِ وَانْقِضَاؤُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ہمارا اجتہاد ہے اور اللہ کے اس فرمان **ثُمَّ مَحِلُّهَا ...الخ** پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانۂ کعبہ ہے۔ (کے مطلب) کا زیادہ علم اسی ذات کو ہے۔

۱۰۲۸- (۱۷۳۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ خَالُ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ لِكُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ (حج کے بعد) ہر سمت واپس پلٹ جاتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک آخری کام بیت اللہ (کا طواف) نہ ہو کوئی شخص واپس نہ پلٹے۔

باب الرخصة للنساء الحيض فى ترك طواف الوداع

حائضہ عورتوں کے لیے طوافِ وداع چھوڑنے کی رُخصت کا بیان

۱۰۲۹-(۶۴۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ، آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان کے حج کا آخری رکن بیت اللہ (کا طواف وداع) ہو لیکن حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی گئی تھی۔

۱۰۳۰-(۶۴۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما إِذْ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس کا فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت اپنا آخری کام

[۱۰۲۷] أيضاً

[۱۰۲۸] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۳۲۷

[۱۰۲۹] صحيح البخارى، كتاب الحج، باب طواف الوداع، ح:۱۲۱۱

[۱۰۳۰] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۳۲۸

قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَتُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تُفْتِ بِذَلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ: هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَضْحَكُ، وَقَالَ: مَا أُرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

بیت اللہ کا (طوافِ افاضہ) کرنے سے پہلے ہی واپس آ جائے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، زید رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس کا فتویٰ نہ دیجیے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نہیں تو فلاں انصاری عورت سے جا کر پوچھیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا تھا؟ راوی کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہنستے ہوئے واپس چلے گئے اور فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ سچ ہی فرما رہے ہیں۔

۱۰۳۱ (+۶۴۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ أَمَا سَمِعَ مَا سَمِعَ أَصْحَابُهُ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَيْهِ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: زَعَمُوا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو میں نے انہیں یہ فرماتے سنا: کوئی بھی شخص تب تک واپس نہ نکلے جب تک اس کا آخری کام بیت اللہ کا (طواف) نہ ہو جائے۔ تو میں نے کہا: انہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا انہوں نے وہ حکم نہیں سنا جو ان کے اصحاب نے سنا ہے؟ پھر میں آئندہ سال ان کے پاس بیٹھا تو میں نے انہیں فرماتے سنا: لوگ یہ بھی کہتے ہیں آپ ﷺ نے حائضہ عورت کو رخصت دی تھی۔

۱۰۳۲ (+۱۷۶۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم ہوا کہ ان کا آخری دور بیت اللہ وہ البتہ حائضہ عورت کو رخصت دی گئی۔

باب منه: فيمن حاضت بعد طواف الافاضة

اس عورت کا بیان جو طوافِ افاضہ کے بعد حائضہ ہو جائے

۱۰۳۳ (+۶۴۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا طوافِ افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہو گئیں، میں نے ان کے حیض کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ہمیں روک لے گی؟ میں

[۱۰۳۱] صحيح البخارى، كتاب الحيض، باب المرأة تحيض بعد الامامة، ح:۳۳۰

[۱۰۳۲] صحيح البخارى، كتاب الحج، باب طواف الوداع، ح:۱۷۵۵، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۳۲۷

[۱۰۳۳] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۲۱۱

بَعْدَمَا أَفَاضَتْ، فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ، قَالَ: ((فَلَا إِذًا)).

نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ طوافِ افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی بات نہیں۔

۱۰۳۴-(۶٤۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

۱۰۳۵-(۶٤۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ صَفِيَّةَ حَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها حَيْضَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا؟)) فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ: ((فَلْتَنْفِرْ إِذًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ صفیہ رضی اللہ عنہا قربانی کے دن حائضہ ہو گئیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے حیض کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ ہمیں روکنے والی ہے؟ میں نے کہا: وہ طوافِ افاضہ کر چکی تھیں، اس کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ چل پڑے۔

۱۰۳۶-(۶٤۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ صَفِيَّةَ ابْنَةَ حُيَيٍّ، فَقِيلَ: إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا؟)) قِيلَ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: ((فَلَا إِذًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حُیی کا ذکر کیا، تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو حائضہ ہو گئیں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید وہ ہمیں روک لے، (پھر آپ ﷺ کو) بتایا گیا کہ وہ طوافِ افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی بات نہیں۔

۱۰۳۷-(۶٤٤): قَالَ مَالِكٌ: قَالَ هِشَامٌ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَنَحْنُ نَذْكُرُ ذَلِكَ، فَلِمَ يُقَدِّمُ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ إِنْ كَانَ لَا يَنْفَعُهُمْ، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ الَّذِي تَقُولُ لَأَصْبَحَ بِمِنًى أَكْثَرُ مِنْ سِتَّةِ آلَافِ امْرَأَةٍ حَائِضٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اس بات کا تذکرہ کرتے کہ لوگ پھر کیوں اپنی عورتوں کو پہلے روانہ کر دیتے ہیں، اگر یہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتا؟ اور اگر ایسا ہوتا جو تم کہہ رہے ہو، تو چھ ہزار سے زائد عورتیں منیٰ میں ہی حائضہ ہو جایا کرتیں۔

[۱۰۳٤] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب اذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت، ح:۱۷۵۷، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۲۱۱، الموطأ لإمام مالك:۱/٤۱۲

[۱۰۳۵] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب حجة الوداع، ح:٤٤۰۱، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح:۱۲۱۱، المسند للحميدي:۱/۱۰۲

[۱۰۳٦] الموطأ لإمام مالك:۱/٤۱۳، سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب الحائض تخرج بعد الافاضة، ح:۳۰۰۳

[۱۰۳۷] الموطأ لإمام مالك:۱/٤۱۳

كتاب النذور
نذروں کے مسائل

باب وفاء من نذرنذراً في الجاهلية

١٠٣٨ـ (٣٩٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْإِسْلَامِ.

عہدِ جاہلیت میں مانی ہوئی نذر پوری کرنے کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے تو انہوں نے نبی ﷺ سے (اس بارے میں) سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسلام میں اعتکاف کر لیں۔

باب من نذرالحج ماشياً

١٠٣٩ـ (١١٦٦): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِي عَلَيْهَا مَشْيٌ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزَتْ فَأَرْسَلَتْ مَوْلًى لَهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَسْأَلُهُ فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما فَقَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ لْتَمْشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ.

قَالَ مَالِكٌ: وَعَلَيْهَا هَدْيٌ.

پیدل چل کر حج کرنے جانے کی نذر کا بیان

عروہ بن اذینہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی دادی (یا نانی) کے ساتھ سفر پہ روانہ ہوا، کیونکہ انہوں نے پیدل سفر کرنے کی نذر مانی تھی۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھیں کہ چلنے سے عاجز آ گئیں، تو میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: انہیں کہو کہ وہ سوار ہو جائیں اور پھر بعد میں وہاں سے چلیں جہاں سے عاجز آ گئیں تھیں۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر قربانی بھی ہے۔

باب من نذرطاعة أومعصية

١٠٤٠ـ (١٥٩٨): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِأَبِي إِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ: مَالَهُ؟

اطاعت یا نافرمانی کی نذر کا بیان

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ابو اسرائیل کے قریب سے گزرے اور وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا:

[١٠٣٨] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب قول الله تعالىٰ: ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئاً، ح: ٤٣٢٠، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب نذر الكافر ومايفعل فيه إذا أسلم، ح: ١٦٥٦

[١٠٣٩] الموطأ لإمام مالك: ٤٧٣/٢، المصنف لعبد الرزاق: ٤٤٨/٨، المصنف لابن أبي شيبة: ٣٧/٤

[١٠٤٠] صحيح البخاري، كتاب النذور، باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، ح: ٦٧٤٠

فَقَالُوا: نَذَرَ أَنْ لَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يُكَلِّمَ أَحَدًا وَيَصُومَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْتَظِلَّ وَيَقْعُدَ وَأَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ وَيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِكَفَّارَةٍ.

اس نے نذر مانی ہے کہ یہ سائے میں نہیں جائے گا، نہ بیٹھے گا، نہ کسی سے ہم کلام ہو گا اور روزہ رکھے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ سائے میں جائے، بیٹھے، لوگوں سے بات کرے اور روزہ پورا کرے نیز آپ ﷺ نے اسے کفارے کا حکم نہ دیا۔

۱۰۴۱-(۱۵۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جو اللہ کی معصیت کی نذر مانے وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

باب))لانذرفی معصية الله ولافيمالايملك ابن آدم((

اس کا بیان کہ معصیت الٰہی اور انسان کی غیر مملوکہ چیز میں نذر نہیں ہوتی

۱۰۴۲-(۱۵۹۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں اور جس چیز کا انسان مالک نہیں اس میں کوئی نذر نہیں۔

۱۰۴۳-(۱۶۴۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی معصیت میں اور اس چیز میں جس کا انسان مالک نہ ہو، کوئی نذر نہیں۔

[۱۰۴۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۴۷٦، صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب النذر في الطاعة، ح:٦٦٩٦

[۱۰۴۲] صحيح مسلم، كتاب النذر، باب لا نذر في معصية الله ولا فيما لا يملك، ح:۱٦٤۱

[۱۰۴۳] أيضاً

باب منه

١٠٤٤- (١٥٢٥): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سُبِيَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتِ النَّاقَةُ قَدْ أُصِيبَتْ قَبْلَهَا، قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: كَأَنَّهُ يَعْنِي نَاقَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ آخِرَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ، قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: فَكَانَتْ تَكُونُ فِيهِمْ، وَكَانُوا يَجِيئُونَ بِالنَّعَمِ إِلَيْهِمْ، فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ كُلَّمَا أَتَتْ بَعِيرًا مِنْهَا فَمَسَّتْهُ رَغَا فَتَتْرُكُهُ، حَتَّى أَتَتْ تِلْكَ النَّاقَةَ فَمَسَّتْهَا فَلَمْ تَرْغُ وَهِيَ نَاقَةٌ هَدِرَةٌ، فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا فَانْطَلَقَتْ، وَطُلِبَتْ مِنْ لَيْلَتِهَا فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهَا، فَجَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنِ اللهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَرَفُوا النَّاقَةَ، وَقَالُوا: نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ لِلَّهِ لَتَنْحَرَنَّهَا، فَقَالُوا: وَاللهِ لَا تَنْحَرِيهَا حَتَّى نُؤْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ فُلَانَةَ قَدْ جَاءَتْ عَلَى نَاقَتِكَ وَأَنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا، إِنْ أَنْجَاهَا لِلَّهِ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ))، أَوْ قَالَ: ((ابْنُ

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت قیدی ہو گئی اور اس سے پہلے اونٹنی بھی چوری ہو گئی تھی۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے کیونکہ حدیث کا آخر اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔ عمران بن حصین فرماتے ہیں: وہ اونٹنی انہی میں رہتی تھی لوگ ان کے پاس اونٹ لے کر آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اونٹنی کھل کر ان اونٹوں میں شامل ہو گئی تو وہ عورت جب ان اونٹوں میں سے کسی کے پاس جاتی اس اونٹ کا نام لیتی تو وہ اونٹ آوازیں نکالنے لگتا تو وہ اسے چھوڑ دیتی، حتی کہ وہ کرتے کرتے اس اونٹنی کے پاس آئی، اس کا نام لیا تو وہ نہ بولی، وہ اونٹنی ناکارہ اور نکمی سی تھی۔ اس نے اسے پکڑ لیا اور اس پر سوار ہو گئی، آواز لگائی اور چلتی بنی۔ اس اونٹنی کو اسی رات جب دیکھا گیا تو وہ نہ ملی۔ اس عورت نے عہد کیا کہ اگر اللہ اسے اس اونٹنی کی وجہ سے بچالے گا تو وہ اس اونٹنی کو اللہ کے لیے قربان کر دے گی، جب وہ آئی تو لوگوں نے اسے پہچان لیا اور کہنے لگے: یہ تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے۔ اس نے کہا: اس نے تو اللہ کے لیے قربان کرنے کی نذر مانی ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اس وقت تک قربان نہیں کرنا جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کو اطلاع نہ دے لیں۔ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں عورت آپ کی اونٹنی لے کر آئی ہے اور اس نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ اسے اس اونٹنی پر نجات دے دے گا تو وہ اسے اللہ کے لیے قربان کر دے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک ہے! اس نے

[١٠٤٤] أيضاً

آدَمَ)).

۱۰۴۵- (۱۶۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا فَأَصَابُوا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَنَاقَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ وَالنَّاقَةُ عِنْدَهُمْ، ثُمَّ انْفَلَتَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكِبَتِ النَّاقَةَ فَأَتَتِ الْمَدِينَةَ، فَعُرِفَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ لَئِنْ أَنْجَانِي اللهُ عَلَيْهَا لَأَنْحَرَنَّهَا، فَمَنَعُوهَا أَنْ تَنْحَرَهَا حَتَّى يَذْكُرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا، إِنْ نَجَّاكِ اللهُ عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرِيهَا، لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)).

قَالَا مَعًا أَوْ أَحَدُهُمَا فِي الْحَدِيثِ: وَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ نَاقَتَهُ.

جو بدلہ مقرر کیا ہے وہ برا ہے کہ اگر اللہ اسے نجات دے دے گا تو وہ اسے قربان کر دے گی، اللہ کی نافرمانی میں نذر کو پورا کرنا لازمی نہیں ہے، اور نہ ہی اس نذر کو پورا کرنا لازمی ہے جس کا بندہ مالک ہی نہیں ہوتا، یا فرمایا: جس کا ابن آدم مالک نہیں۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک قوم حملہ آور ہو گئی تو انہوں نے ایک انصاری عورت اور نبی ﷺ کی اونٹنی قابو کر لی۔ وہ عورت اور اونٹنی دشمن کے قبضہ میں چلی گئی۔ پھر وہ عورت چھوٹی اور اسی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ پہنچی تو نبی ﷺ کی اونٹنی پہچان لی گئی۔ اس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹنی پر نجات دی تو میں اسے قربان کر دوں گی۔ لوگوں نے اسے اس اونٹنی کو ذبح کرنے سے روکا، حتیٰ کہ یہ ماجرا نبی ﷺ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس اونٹنی کو برا بدلہ دیا ہے کہ اگر اللہ نے اس پر تجھے نجات دی تو تو اسے ذبح کر دے گی۔ ان دونوں نے یہ کلمات ایک ساتھ کہے یا ان میں سے ایک نے کہ حدیث میں مذکور ہے: اور نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی لے لی۔

[۱۰۴۵] سبق تخريجه

كتاب صدقة التطوع والهبة وصلة الوالد والاخ المشرك

نفلی صدقہ، ہبہ، اور مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کے مسائل

باب الصدقة

صدقے کا بیان

١٠٤٦-(١٥٣٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمَنَّ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وراثت دیناروں کی طرح تقسیم نہ کرنا۔ اپنے اہل کے خرچہ اور اپنے عاملوں کے اخراجات سے زیادہ جو میں چھوڑوں وہ صدقہ ہے۔

١٠٤٧-(١٥٣٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

ہمیں سفیان نے ابو زناد سے، انہوں نے اعرج سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

١٠٤٨-(١٤٩٩): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، أَوْ سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَدَنِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِعَبْدٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((قَدْ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ، وَهُوَ لَكَ بِمِيرَاثِكَ)).

ابن بریدہ اسلمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک غلام بطور صدقہ دیا تھا اور میری والدہ فوت ہو چکی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کی طرف سے صدقہ ہو گیا ہے اور وہی غلام بطور وراثت آپ کے لیے ہے۔

١٠٤٩-(١٥٠٠): أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، قَالَ: أخبرني عَبْدُ اللهِ بْنُ

زید بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ نے اپنا مال بنو ہاشم اور بنو مطلب پر صدقہ کر دیا اور

[١٠٤٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٩٩٣، صحيح البخاري، كتاب الفرائض، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم:لا نورث ما تركنا صدقة، ح:٦٧٢٩، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم:لا نورث ما تركنا فهو صدقة، ح:١٧٦٠

[١٠٤٧] أيضاً

[١٠٤٨] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ح:١١٤٩

[١٠٤٩] السنن الكبرى للبيهقي:٦/١٦١

حُسَيْنِ بنِ حَسَنٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وأَحْسَبُهُ قَالَ: زَيدَ بنَ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَصَدَّقَتْ بِمَالِها عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ وبَنِي المُطَّلِبِ وَأَنَّ عَلِياً تَصَدَّقَ عَلَيهِمْ وأَدْخَلَ مَعَهُمْ غَيرَهُمْ.

علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان پر صدقہ کیا اور ان کے ساتھ اوروں کو بھی اس میں شامل کیا۔

۱۰۵۰ (۱۵۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ خُبْزًا وَأُدْمَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَرَ بُرْمَةَ لَحمٍ؟))، فَقَالَتْ: ذَالِكَ شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنا هَدِيَّةٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عائشہ کے گھر تشریف لائے انہوں نے آپ کے لیے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا، آپ نے فرمایا: کیا میں نے گوشت کی ہنڈیا نہیں دیکھی تھی؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ تو بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت اس کے لیے صدقہ ہے، لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

باب فی الهبة

ہبہ کا بیان

۱۰۵۱ (۱۰۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ: إِنِّي وَهَبْتُ لِابْنِي نَاقَةً حَيَاتَهُ وَإِنَّهَا تَنَاتَجَتْ إِبلاً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَقَالَ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ بِهَا فَقَالَ: ذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنے بیٹے کو اس کی زندگی میں ایک اُونٹنی ہبہ کی ہے اور اس نے ایک اُونٹ کو جنم دیا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اس کی زندگی اور موت میں اسی کی ملکیت ہو گی۔ اس نے کہا: میں نے وہ اونٹنی اس پر صدقہ کی تھی، آپ نے فرمایا: یہ تو تیرے لیے اس اونٹنی سے اور بھی بعید ہونے کی بات ہے۔

۱۰۵۲ (۱۰۸۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَضَنَّتَ وَاضْطَرَبَتْ.

ابن ابی نجیح نے حبیب بن ابی ثابت سے اسی کے مثل روایت کیا ہے، سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: اب اس اونٹنی نے بہت زیادہ بچے جنم دے لیے ہیں اور بدحال

[۱۰۵۰] الموطأ لإمام مالك:۵۶۲/۲، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب لا يكون بيع الأمة طلاقاً، ح:۵۲۷۹، صحيح مسلم، كتاب عتق، باب انما الولاء لمن أعتق، ح:۱۵۰۴

[۱۰۵۱] المصنف لعبد الرزاق:۱۸۶/۹

[۱۰۵۲] أيضاً

سی ہو گئی ہے۔

۱۰۵۳ (۱۶۱۰+): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمرَ رضی اللہ عنہما فَجائَهُ أَعْرابِى فَقالَ لَهُ: إِنِّي أَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِيّ نَاقَةً حَيَاتَهُ قَالَ عَمْرٌو وَفِي الحديثِ وأنّها تَنَاتَجت، وَقَالَ ابْنُ أَبِي نُجيحٍ فِي حَدِيثِهِ: وأنّها أَضَنَّتَ واضطرَبَتْ، فَقَالَ: هِيَ لَهُ حَيَاتَه ومَوْتَهُ قَالَ: فَإِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهِ قَالَ: فَذالِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے ان سے استفسار کیا کہ میں نے اپنے کسی بیٹے کو تاحیات کے لیے اونٹنی دی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ قریب الولادت ہے، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اونٹنی اس لڑکے کی ہو گئی ہے، زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی۔ اس دیہاتی نے کہا: میں نے وہ اونٹنی اسے صدقہ کی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو اور زیادہ بعید ہے کہ تُو اسے واپس لے۔

باب من نحل بعض ولده دون بعض

باقی بچوں کو چھوڑ کر کسی ایک کو کچھ ہبہ کرنا

۱۰۵۴ (۸۶۴+): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَوْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يُحَدِّثَانِهِ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هَذَا؟)) فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَأَرْجِعْهُ)).

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: وَكَانَ هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا كُلِّهِمْ مَالِكٌ، فَلِذَلِكَ جَعَلْتُهُ بِالشَّكِّ.

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور کہا: میں نے خوشی سے اپنا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو عطیہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے اپنے ہر بیٹے کو اسی کے مثل عطا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اس سے بھی واپس لے لو۔

ابو العباس کہتے ہیں: ہمارے تمام اصحاب کے ہاں راوی مالک ہیں لیکن مجھے اس میں شک واقع ہوا ہے یعنی سفیان ہیں یا مالک۔

باب رجوع الوالدفيماوهب من ولده

والد کا اپنے بیٹے کو ہبہ کر کے واپس لینے کا بیان

۱۰۵۵ (۸۶۵+): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہبہ

[۱۰۵۳] أيضاً

[۱۰۵٤] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۵۱، صحيح البخارى، كتاب الهبة، باب الهبة للولد، ح:۲۵۸٦، صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب كراهية تفضيل بعض الأولاد فى الهبة، ح:۱٦۲۳

[۱۰۵۵] المصنف لعبد الرزاق:۹/۱۱۰، سنن أبى داود، كتاب البيوع والاجارات، باب الرجوع فى الهبة، ح:۳۵۳۹، سنن النسائى، كتاب الهبة، باب رجوع الوالد فيما يعطى ولده، ح:۳٦۹۰، سنن الترمذى، أبواب البيوع، باب ما جاء فى الرجوع فى الهبة، ح:۱۲۹۹

ابنِ جُرَيجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ إِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ)).

کرنے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے، سوائے باپ کے کہ وہ اپنی اولاد سے واپس لے سکتا ہے۔

باب صلة الوالدوالاخ المشرك

مشرک والد اور بھائی سے صلہ رحمی کا بیان

١٠٥٦-(٤٧٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی جو عہد قریش میں رغبت رکھنے والی تھی (یعنی ابھی وہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں) تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ان سے صلہ رحمی کا سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

١٠٥٧-(٢٧٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس زرد رنگ کا ریشم کا جُبّہ دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ یہ خرید لیں تو جمعہ کے روز یا جب وفود آپ کے پاس آئیں تو اسے پہن لیا کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے تو صرف وہی پہنے گا جس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس جیسے کچھ جُبّے آئے تو ان میں سے ایک جُبّہ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں حالانکہ اس جُبّے کے بارے میں آپ ﷺ وہ حکم فرما چکے ہیں جو آپ نے (کچھ دیر پہلے) فرمایا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اس لیے نہیں دے رہا کہ تُو اسے پہن لے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو مشرک تھا اور مکہ میں رہتا تھا۔

[١٠٥٦] صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب صلة الوالد المشرك، ح:٥٩٧٨، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين، ح:١٠٠٣

[١٠٥٧] الموطأ لإمام مالك:٩١٧/٢، صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب يلبس احسن ما يعبد، ح:٨٨٦، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب، ح:٢٠٦٨

كتاب الوقف والعمرىٰ والرقبىٰ

وقف، عمریٰ اور رقبیٰ کے مسائل

باب تحبيس الاصل وتسبيل الثمرة

اصل مال بچار کھنا اور پھل راہِ خدا میں دینا

١٠٥٨-(١٤٩٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ اشْتَرَاهَا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللهِ، فَقَالَ: ((حَبِّسْ الْأَصْلَ، وَسَبِّلْ الثَّمَرَةَ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خیبر کے سو حصوں کے مالک بنے جو کہ انہوں نے خریدے تھے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ہاتھ ایسا مال لگا ہے جو مجھے پہلے کبھی نہیں ملا، میں اس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: اصل اپنے پاس رکھ لو اور پھل اللہ کی راہ میں خیرات کردو۔

١٠٥٩-(١٤٩٨): أَخْبَرَنَا ابْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِ وَهُوَ عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ مِنْ خَيْبَرَ مَالًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهُ وَأَعْظَمَ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهُ وَسَبَّلْتَ ثَمَرَهُ، فَتَصَدَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِهِ ثُمَّ حَكَى صَدَقَتَهُ)).

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے خیبر سے ایسا مال ملا ہے کہ اس سے قبل مجھے کبھی ایسا مال نہیں ملا جو اس سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک اس سے عظیم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو اس کی اصل روک رکھو اور اس کا پھل صدقہ کردو۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا پھر انہوں نے اس کے صدقہ کو بیان بھی کیا۔

١٠٦٠-(١٥٩٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ رضي الله عنه إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اتنا مال حاصل ہے کہ (اس سے قبل) اتنا مال مجھے کبھی نہیں ملا اور میں نے اس کے

[١٠٥٨] صحيح البخاري، كتاب الشروط، باب الشروط فى الوقف، ح:٢٧٣٧

[١٠٥٩] أيضاً

[١٠٦٠] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ح:١١٤٩

أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((احْبِسْ أَصْلَهُ، وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ)).

ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی اصل روک لو اور اس کا پھل اللہ کی راہ میں وقف کر دو۔

باب العمرىٰ والرقبىٰ

عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان

۱۰۶۱-(۱۰۸۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لَاتَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اس کے اور اس کے وارثوں کے واسطے کوئی چیز عمریٰ کر دی جائے، تو وہ عمریٰ (کی ہوئی چیز) اسی کی ہو جاتی ہے جسے وہ دی گئی ہوتی ہے، پھر وہ دوبارہ اسے نہیں مل سکتی جس نے وہ دی ہوتی ہے، کیونکہ اس نے ایسی چیز دے دی ہے جس میں وراثت واقع ہوتی ہے۔ (عمری سے مراد ایک معاملہ ہوتا ہے جس میں کوئی چیز کسی کی ملکیت میں اس کی یا اصل مالک کی زندگی بھر کے لیے دے دی جاتی ہے، اور موت کے بعد وہ چیز اصل مالک یا اس کے وارثوں کی طرف لوٹ آتی ہے)۔

۱۰۶۲-(۱۰۸۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْمَدِينَةِ بِالْعُمْرَى، عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ طارق نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے نبی ﷺ سے روایت کردہ فرمان کی بنا پر مدینہ میں عمری کا فیصلہ کیا تھا۔

۱۰۶۳-(۱۰۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عمری کو وارث کے لیے مقرر فرمایا تھا۔

۱۰۶۴-(۱۰۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۰۶۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۵٦، صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب العمرى، ح:۱٦۲۵

[۱۰٦۲] المصنف لعبد الرزاق:۹/۱۸۹، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب من قال فيه، ح:۳۵۵۲

[۱۰٦۳] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۳۵/٤٦۱، صحيح ابن حبان:۱۱/۵۳٤

[۱۰٦٤] سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب من قال فيه، ح:۳۵۵۱، سنن النسائي، كتاب الرقبى، ح:۳۷۰٦

جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُعْمِرُوا، وَلَا تُرْقِبُوا، فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

نے فرمایا: نہ تم عمریٰ کرو اور نہ ہی رقبیٰ کرو۔ چنانچہ جو چیز عمریٰ کی گئی یا کسی کو رقبیٰ بنایا گیا تو وہ وراثت کے حکم میں ہی ہوگا۔ (رقبیٰ سے مراد ایک شخص کا دوسرے کو مکان یا زمین اس شرط پر دینا کہ دونوں میں سے جو پہلے مرجائے وہ اس مکان اور زمین کی ملکیت سے فارغ ہوجائے گا اور وہ زندہ رہنے والے کی ملکیت ہوگی۔)

۱۰٦۵-(۱٦۰۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جسے عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہدیہ کردی جائے وہ اسی کی ملکیت ہے۔

۱۰٦٦-(۱٦۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ)).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ وارث کا حق ہے۔

[۱۰٦۵] سنن النسائی، کتاب العمری، باب ذکر اختلاف الناقلین، ح:۳۷۳۱، سنن أبی داود، کتاب البیوع، باب من قال فیه، ح:۳۵۵۷

[۱۰٦٦] سنن النسائی، کتاب العمری، ح:۳۷۲۱، سنن ابن ماجه، کتاب الهبات، باب العمری، ح:۲۳۸۱، صحیح ابن حبان:۱۱/۵۳٤

كتاب العتق والولاء والمدبروالمكاتب وحسن الملكة

آزادی، ولاء، مدبر، مکاتب اور اچھا برتاؤ کرنے کے مسائل

باب من أعتق شركاً له فی عبد

اس کا بیان جو غلام میں اپنا حصہ آزاد کردے

١٠٦٧-(١٦٧): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کردیا اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہو، تو اس غلام کی پوری پوری (یعنی نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم) قیمت لگائی جائے، پھر وہ (یعنی جس نے اپنا حصہ آزاد کیا ہے) اس (غلام) کے باقی شرکاء کو ان کے حصے دے کر اسے آزاد کردے۔ وگرنہ وہ غلام اسی قدر ہی آزاد ہو گا، جتنا وہ آزاد ہوا ہے۔

١٠٦٨-(٩٦٨): أَخبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيمَةِ أَوْ قِيمَةِ عَدْلٍ لَيْسَتْ بِوَكْسٍ وَلَا شَطَطٍ ثُمَّ يَغْرُمُ لِهَذَا حِصَّتَهُ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی غلام دو آدمیوں کے زیر ملکیت ہو تو ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے، پھر اگر وہ آسانی سے اس کی باقی قیمت ادا کرسکتا ہو تو اس غلام کی اچھی یا پوری پوری قیمت لگائی جائے، یعنی نہ تو بہت کم ہو اور نہ ہی حد سے زیادہ ہو، پھر وہ اس کے باقی حصے کی بھی قیمت ادا کردے۔

باب العتق فی مرض الموت

مرض الموت میں غلام آزاد کرنے کا بیان

١٠٦٩-(٩٦٩): أَخبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت یا آدمی نے اپنے چھے غلام آزاد کیے اور اس کے پاس اس کے

[١٠٦٧] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٧٢، صحيح البخاری، كتاب العتق، باب اذا أعتق عبدًا بين اثنين، ح:٢٥٢٣، صحيح مسلم، كتاب العتق، باب ذكر السعاية، ح:١٥٠٢

[١٠٦٨] أيضاً

[١٠٦٩] المصنف لعبد الرزاق:٩/١٥٩

سَمِعَ مَكْحُولًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: أَعْتَقَتِ امْرَأَةٌ أَوْ رَجُلٌ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَالٌ غَيْرَهُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَلِكَ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ ثُلُثَهُمْ.

علاوہ کوئی اور مال بھی نہیں تھا، اس معاملے کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور ان میں سے ایک تہائی (یعنی دو غلام) آزاد کر دیے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ ذَلِكَ فِي مَرَضِ الْمُعْتِقِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ معاملہ مُعتق (یعنی آزاد کرنے والے) کی اس بیماری کے دنوں کا ہے، جس میں اس کی موت واقع ہو گئی تھی۔

۱۰۷۰-(۹۷۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمَالِيكَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، أَوْ قَالَ أَعْتَقَ عِنْدَ مَوْتِهِ سِتَّةَ مَمَالِيكَ لَهُ وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے بوقتِ موت وصیت کی اور چھے غلام آزاد کر دیے، اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہ تھا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں بہت سخت الفاظ بولے۔ پھر آپ ﷺ نے ان (غلاموں) کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر ان میں قرعہ ڈالا اور (جن دو کے نام قرعہ نکلا، ان) دو کو آزاد کر دیا اور (باقی) چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

باب إنماء الولاء لمن أعتق

ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

۱۰۷۱-(۸۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ کے عوض مکاتبت کر لی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ دوں گی، چنانچہ آپ (مجھے آزاد کرانے میں) میری مدد کیجیے۔ میں نے کہا: اگر تمہارے مالک اس بات پر رضامند ہوں کہ میں ان کا مطلوبہ معاوضہ گن کر (یعنی پورا پورا) انہیں

[۱۰۷۰] صحیح مسلم، کتاب ایمان، باب من اعتق شرکا له فی عند، ح:۱۶۶۸

[۱۰۷۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۰، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب اذا شرط شروطًا فی البیع لا تحل، ح:۲۱۶۸، صحیح مسلم، کتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق، ح:۱۵۰۴

لِی فعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذَلِكَ فَأَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَ تْ بَرِيرَةُ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ))، فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

دے دوں اور تیری ولاء مجھے ملے گی، تو میں ایسا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے اسے انکار کر دیا۔ پھر بریرہ ان کے ہاں سے واپس (میرے پاس) آئی اور (اس وقت میرے پاس) رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے، تو کہنے لگی کہ میں نے انہیں یہ شرط پیش کی ہے لیکن وہ نہیں مانے (وہ کہتے ہیں کہ) ولاء انہی کی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ سنا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بتلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اسے پکڑ اور ان سے ولاء کی شرط لگائے رکھ، کیوں کہ ولاء تو ہوتی ہی اسی کی ہے جو آزاد کرائے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے پھرتے ہیں جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں، جو بھی ایسی شرط کہ جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو، وہ باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی (عمل کا) زیادہ حقدار ہے اور اس کی بتلائی ہوئی شرط ہی زیادہ پختہ ہے، ولاء صرف اسی کو ملے گی جو آزاد کرائے گا۔

۱۰۷۲ (۸۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

۱۰۷۳ (۱۱۰۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ولاء اسی کی ہو گی جو آزاد کرے گا۔

[۱۰۷۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۷۸۱

[۱۰۷۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۷۸۰، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب اذا شرط شروطًا فی البيع لا تحل، ح: ۲۱٦۸، صحيح مسلم، كتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق، ح: ۱۵۰٤

۱۰۷۴-(۱۰۱۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَ هَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا: ہم تجھے یہ اس شرط پر بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہماری ہو گی، انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ولاء کو تجھ سے نہیں روک سکتے کیونکہ ولاء اسی کی ہوتی ہے جو اسے آزاد کرتا ہے۔

۱۰۷۵+(۱۰۱۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، بِنَحْوِهِ، لَمْ يَقُلْ عَنْ عَائِشَةَ، وَذَلِكَ مُرْسَلٌ.

مالک، یحییٰ بن سعید سے، وہ عمرہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے عن عائشۃ نہیں کہا، یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۷۶+(۱۰۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ))، فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئی اور اس نے کہا: میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ اور ہر سال میں ایک اوقیہ کے عوض مکاتبت کی ہے تو آپ میری مدد کیجیے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے فرمایا: یقیناً تیرے مالک جتنی قیمت چاہیں گے میں انہیں اتنی ہی دوں گی اور تیری ولاء کی مالک میں ہوں گی، بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی (اور پھر واپس آئی) اور رسول اللہ ﷺ (میرے پاس) بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے کہا: میں نے یہ شرط ان کے سامنے پیش کی ہے لیکن انہوں نے اس وجہ سے انکار کر دیا ہے کہ ولاء انہی کی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ بات سنی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے ساری بات بتا دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لے اور ولاء کی شرط قائم رکھ کیونکہ ولاء اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، پھر

[۱۰۷۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۱، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب اذا شرط شروطًا فى البيع لا تحل، ح:۲۱۶۹، صحيح مسلم، كتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق، ح:۱۵۰۴

[۱۰۷۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۱

[۱۰۷۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۰

((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُهُ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے پھرتے ہیں کہ جن کا کتاب اللہ میں ذکر ہی نہیں اور کوئی بھی ایسی شرط کہ جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہ ہو وہ باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں ہی ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا ہے اور اسی کی شرط زیادہ پختہ ہے، یقیناً ولاء کا حقدار وہی ہے جو آزاد کرے۔

۱۰۷۷-(۱۵۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے کہا: ہم اسے تمہیں اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء ہماری ہو گی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز تمہیں اس کام سے نہ روکے، ولاء اس کا حق ہے جو آزاد کرے۔

۱۰۷۸-(۱۵۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَقَالُوا لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا، قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى: عَمْرَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ، فَاشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں کہ بریرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مکاتبت میں تعاون کے سلسلہ میں آئی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے مالک پسند کریں کہ میں تیری قیمت یک مُشت ادا کر دوں تو میں کر دیتی ہوں۔ چنانچہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکان کو بتائی تو انہوں نے کہا: نہیں۔ ولاء ہماری ہے۔ مالک بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ نے کہا: عمرہ کا گمان ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شرط تمہیں اس سے باز نہ کرے، اسے خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو اسی کا حق ہے جس نے آزاد کیا۔

باب ولاء المنبوذ

راستے میں پڑے ملنے والے بچے کی ولاء کا بیان

۱۰۷۹-(۱۱۲۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ

بنو سلیم کے ایک سنین ابو جمیلہ نامی شخص سے مروی ہے

[۱۰۷۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۱

[۱۰۷۸] أيضاً

[۱۰۷۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۳، المصنف لعبد الرزاق:۷/۴۵۰

شِهَابٍ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَخْذِ هَذِهِ النَّسَمَةِ. فَقَالَ: وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ لَهُ عَرِيفِي: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ: أَكَذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ عُمَرُ: اذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَلَكَ وَلَاؤُهُ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

کہ اس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک لاوارث بچہ اپنی تحویل میں لیا اور اسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے پوچھا: اس بات پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا کہ تو اس لاوارث کو پناہ دے؟ اس نے جواب دیا: مجھے اس کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا، اس لیے میں نے اسے اٹھالیا۔ اس (بچہ اٹھانے والے) کے ایک جاننے والے نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ نیک آدمی ہے (واقعی اس کی یہی نیت ہو گی)، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے؟ اس (جاننے والے) نے کہا: جی ہاں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ چلے جاؤ، یہ آزاد ہے اور تیرے لیے اس کی ولاء ہے اور ہم پر اسکا خرچ (یعنی نفقہ ہے)۔

باب إرث الولاء

ولاء کا وارث بننے کا بیان

۱۰۸۰ (+۱۰۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِينَ لَهُ ثَلَاثَةً اثْنَانِ لِأُمٍّ وَرَجُلٌ لِعَلَّةٍ، فَهَلَكَ أَحَدُ اللَّذَيْنِ لِأُمٍّ فَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيَ، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ الَّذِي لِأُمِّهِ وَأَبِيهِ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَوَالِيهِ، ثُمَّ هَلَكَ الَّذِي وَرِثَ الْمَالَ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ، فَقَالَ ابْنُهُ: قَدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِي، وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا أَحْرَزْتَ الْمَالَ، فَأَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِي فَلَا أَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا؟ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ

عبد الملک بن ابی بکر بن حارث بن ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے انہیں بتلایا کہ عاص بن ہشام فوت ہوئے تو انہوں نے تین بیٹے چھوڑے، دو ماں کی طرف سے (یعنی سگے بھائی) تھے جبکہ ایک علاتی تھا (یعنی اس کی ماں اور تھی) جو ماں کی طرف سے تھے ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور اس نے (وراثت میں) مال اور غلام چھوڑے۔ تو اس کا دوسرا بھائی جو اس کی ماں اور باپ کی طرف سے تھا وہ اس کے مال اور اس کے غلاموں کی ولاء کا وارث بن گیا، پھر وہ بھی فوت ہو گیا جو مال اور غلاموں کی ولاء کا وارث بنا تھا اور اس نے اپنے باپ کی طرف سے ایک بھائی اور ایک بیٹا چھوڑا تو اس کے بیٹے نے کہا: اپنے باپ کا مال اور غلاموں کی ولاء میں لوں گا، لیکن اس کے بھائی نے کہا کہ اس طرح تو نہیں ہو سکتا، کیونکہ یقیناً مال کا حق دار تو ہی ہے لیکن جو غلاموں کی ولاء ہے تو تیرا

[۱۰۸۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸٤

عَفَّانَ رضی اللہ عنہ ، فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي .

کیا خیال ہے کہ اگر میرا بھائی آج کے دن مرتا تو کیا میں اس کا وارث نہ بنتا؟ سو وہ دونوں اپنا جھگڑا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی ولاء بھائی کو دینے کا فیصلہ فرمایا۔

باب الارث بالولاء

ولاء کے باعث وارث بننے کا بیان

۱۰۸۱+(۱۰۲۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرَقِّعِ أَعْتَقَ أَهْلَ بَيْتٍ سَوَائِبَ فَأُتِيَ بِمِيرَاثِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: أَعْطُوهُ وَرَثَةَ طَارِقٍ فَأَبَوْا أَنْ يَأْخُذُوهُ فَقَالَ عُمَرُ: فَاجْعَلُوهُ فِي مِثْلِهِمْ مِنَ النَّاسِ .

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ طارق بن مرقع نے ایک گھر کے غلاموں کو سائبہ کے طور پر آزاد کیا (سائبہ سے مراد وہ غلام یا لونڈی ہے جسے اس کا مالک آزاد کرتے ہوئے کہہ دے کہ تیری ولاء کا حق کسی کو نہیں ملے گا) تو جب ان کی وراثت کا مال لایا گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ طارق کے ورثاء کو دے دو، لیکن انہوں نے وہ مال لینے سے انکار کردیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ انہی کے مثل لوگوں میں (تقسیم) کردو۔

۱۰۸۲-(۱۵۷۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمُرَقِّعِ أَعْتَقَ أَهْلَ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ سَوَائِبَ فَانْقَلَعُوا عَنْ بِضْعَةَ عَشَرَ أَلْفًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى طَارِقٍ أَوْ وَرَثَةِ طَارِقٍ. أَنَا شَكَكْتُ فِي الْحَدِيثِ هَكَذَا.

عطاء روایت کرتے ہیں کہ طارق بن مرقع نے یمنی غلاموں کے بہت سے گھر والوں کو آزاد کیا، جب وہ غلام فوت ہوئے تو انہوں نے تیرہ سے اُنیس ہزار تک کا مال چھوڑا، اس بات کا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے طارق یا طارق کے ورثاء کو دے دو۔ (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) مجھے حدیث (کے الفاظ) میں شک لاحق ہوا ہے۔

باب النهى عن بيع الولاء وعن هبته

ولاء کی خرید و فروخت اور ہبہ کرنے کی ممانعت

۱۰۸۳-(۱۰۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی خرید و فروخت سے اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا۔

[۱۰۸۱] المصنف لعبد الرزاق:۹/۲۷، السنن لسعيد بن منصور:۱/۱۰۴

[۱۰۸۲] أيضاً

[۱۰۸۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۸۲، صحيح البخاري، كتاب العتق، باب بيع الولاء وهبته، ح:۲۵۳۵، صحيح مسلم، كتاب العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته، ح:۱۵۰۶

وَعَنْ هِبَتِهِ.

١٠٨٤-(١٠١٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ: الْوَلَاءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ، أُقِرُّهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

مجاہد سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولاء، معاہدہ کے بمقام ہے، میں اسے وہیں رکھوں گا جہاں اللہ نے اسے بنایا ہے۔

١٠٨٥-(١١٠٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی خرید وفروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٠٨٦-(١٥٩٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کی فروخت اور ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

١٠٨٧-(١٥٩٥): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ، لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء نسب کے رشتہ کی طرح رشتہ داری ہے۔ نہ اسے بیچا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے گا۔

باب بيع المدبر

مدبر غلام کی خرید وفروخت کا بیان

١٠٨٨-(١٥٥٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: أَنَّ أَبَا مَذْكُورٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ قِبْطِيٌّ فَأَعْتَقَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ، وَإِنَّ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنوعذرہ کے ابو مذکورہ نامی آدمی کا قبطی غلام تھا جسے اس نے اپنے مرنے کے بعد آزاد کردینے کا کہا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کے بارے میں سنا تو آپ نے اسے بیچ دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو اسے اپنے

[١٠٨٤] سنن الدارمی: ٢/ ٣٠١، المصنف لعبد الرزاق: ٩/ ٣

[١٠٨٥] الموطأ لإمام مالك: ٢/ ٧٨٢

[١٠٨٦] أيضاً

[١٠٨٧] السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٩٢

[١٠٨٨] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع المزايدة، ح: ٢١٤١، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب جواز بيع المدبر، ح: ٩٩٧، المسند للحميدي: ٢/ ٥١٣، المصنف لعبد الرزاق: ٩/ ١٣٩

النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بِذَلِكَ الْعَبْدِ فَبَاعَ الْعَبْدَ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ فَضْلٌ فَلْيَبْدَأْ مَعَ نَفْسِهِ بِمَنْ يَعُولُ، ثُمَّ إِنْ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلًا فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى غَيْرِهِمْ)).

آپ سے شروع کرنا چاہیے۔ اگر بچ جائے تو اپنے ساتھ ان پر خرچ کرے جن کا وہ ذمہ دار ہے اگر اس کے بعد بھی بچ جائے تو ان کے علاوہ پر صدقہ کر دے۔

وَزَادَ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا.

اور مسلم بن خالد راوی نے اپنی حدیث میں شَيْئًا کا اضافہ کیا ہے، جس کا معنی ہے کچھ یا کوئی چیز۔

۱۰۸۹-(۱۵۵۵): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَأَعْطَاهُ الثَّمَنَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مرنے کے بعد اپنا غلام آزاد کر دینے کا کہا، اس کا اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے خرید لیا، اور (آپ نے اسے بیچ کر) اس (غلام کے مالک) کو اس کی قیمت دے دی۔

۱۰۹۰-(۱۵۵۶): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کی مثل حدیث ہے۔

۱۰۹۱-(۱۵۵۷): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ نَفْسِكَ شَيْءٌ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک آدمی نے اپنے بعد اپنے غلام کو آزاد کر دیے جانے کا کہا، جب اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے عوض خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی قیمت لے کر اس مالک کو دے دی اور فرمایا: اپنے آپ سے شروع کرو اور اس پر خرچ کرو، اگر تمہارے اپنے خرچ سے کوئی چیز بچ جائے تو اپنے اہل پر

[۱۰۸۹] أيضاً
[۱۰۹۰] أيضاً
[۱۰۹۱] أيضاً

فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِذَوِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذَوِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يُرِيدُ عَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ)).

خرچ کرو، اگر پھر بھی کچھ بچ جائے تو اپنے اقرباء پر خرچ کرو، اگر تیرے اقرباء سے بھی کوئی چیز بچ جائے تو پھر اس اس طرح خرچ کرو یعنی دائیں بائیں خرچ کر دو۔

۱۰۹۲-(۱۵۵۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمٌ النَّحَّامُ. قَالَ عَمْرٌو: فَسَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. وَزَادَ أَبُو الزُّبَيْرِ: يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ.

عمرو بن دینار اور ابو زبیر دونوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم میں ایک آدمی نے اپنے بعد اپنے غلام کو آزاد کرنے کا کہا اور اس کا اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم نحام نے خرید لیا۔ عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے جابر سے سنا کہ فرمایا: قبطی غلام ابن زبیر کی امارت کے پہلے ہی سال فوت ہو گیا تھا۔ اور ابوزبیر نے اضافہ کیا ہے کہ اسے یعقوب کہا جاتا تھا یعنی اس کا نام یعقوب تھا۔

۱۰۹۳-(۱۱۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا دَبَّرَتْ جَارِيَةً لَهَا، فَسَحَرَتْهَا، فَاعْتَرَفَتْ بِالسِّحْرِ، فَأَمَرَتْ بِهَا عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَنْ تُبَاعَ مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مَلَكَتَهَا، فَبِيعَتْ.

عمرہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر فرمایا، تو اس نے آپ پر جادو کر دیا، پھر اس نے جادو کرنے کا اعتراف بھی کر لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے تند مزاج بدویوں کے ہاتھ بیچ دیا جائے، چنانچہ اسے (انہی کو) بیچ دیا گیا۔ (مدبر سے مراد غلام کی آزادی کو موت سے معلّق کرنا، یعنی مالک اپنے غلام سے کہے کہ جب میں فوت ہو جاؤں گا تب تو آزاد ہے۔)

باب المكاتب

مکاتب غلام کا بیان

۱۰۹۴-(۱۰۲۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مکاتب کے بارے میں فرمایا: وہ تب تک غلام ہی رہتا ہے

۱۰۹۲] أيضاً

۱۰۹۳] المصنف لعبد الرزاق:۹/۱۴۱

۱۰۹۴] المصنف لعبد الرزاق:۸/۴۰۵، صحیح البخاری، کتاب المکاتب، باب بیع المکاتب اذا رضی، ح:۲۵۶۴، سنن أبی داود کتاب العتق، باب فی المکاتب یؤدی بعض کتابته فیعجز أو یموت، ح:۳۹۲۲، سنن الترمذی، أبواب البیوع، باب ما جاء فی المکاتب اذا کان عنده ما یؤدی، ح:۱۲۶۰، المستدرک للحاکم:۲/۲۱۸

الْمُكَاتَبِ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ . ...

جب تک کہ اس پر ایک درہم بھی باقی ہو۔

١٠٩٥ (+١٠٢٣): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَاتَبَ غُلامًا لَهُ عَلَى ثَلاثِينَ أَلْفًا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ قَدْ عَجَزْتُ فَقَالَ إِذًا امْحُ كِتَابَتَكَ فَقَالَ قَدْ عَجَزْتُ فَامْحُهَا أَنْتَ قَالَ نَافِعٌ فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ امْحُهَا وَهُوَ يَطْمَعُ أَنْ يُعْتِقَهُ فَمَحَاهَا الْعَبْدُ وَلَهُ ابْنَانِ أَوِ ابْنٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اعْتَزِلْ جَارِيَتِي قَالَ فَأَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ بَعْدُ .

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تیس ہزار کے عوض ایک غلام سے مکاتبت کی، پھر وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں اس سے عاجز ہوں، تو آپ نے فرمایا: تو پھر مکاتبت ختم کر دے۔ اس نے کہا: میں اس سے بھی عاجز ہوں، آپ ہی اسے ختم کر دیجیے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے اسکی طرف اشارہ کیا کہ اسے ختم کردو اور وہ یہ لالچ کر رہا تھا کہ وہ اسے آزاد کر دیں۔ چنانچہ اس غلام نے اسے ختم کر دیا اور اس کے دو بیٹے یا ایک بیٹا تھا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری لونڈی سے کنارہ کشی اختیار لو، راوی کہتے ہیں: پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اس کے بیٹے کو آزاد کر دیا۔

باب حسن الملكة

اچھے برتاؤ کا بیان

١٠٩٦-(١٤٨٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَجْلانَ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَلا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کو اچھے طریقے سے کھلایا پلایا جائے اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا مکلف نہ کیا جائے۔

١٠٩٧-(١٤٨٦): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خِدَاشِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ فِي الْمَمْلُوكِينَ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ .

ابراہیم بن ابی خداش بن عتبہ بن ابی لہب سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غلاموں کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: جو تم کھاتے ہو اس سے انہیں کھلاؤ اور جو تم خود پہنتے ہو اسی طرح کا انہیں پہناؤ۔

[١٠٩٥] المصنف لعبد الرزاق:٨/٤٠٧

[١٠٩٦] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اطعام الملوك مما يأكل، ح:١٦٦٢، المسند للحميدى:٢/٤٨٩

[١٠٩٧] صحيح البخارى، كتاب الايمان، باب المعاصى من أمر الجاهلية، ح:٣٠، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب اطعام الملوك مما يأكل، ح:١٦٦١

۱۰۹۸-(۱٤۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيُجْلِسْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُرَوِّغْ لَهُ لُقْمَةً فَيُنَاوِلْهُ إِيَّاهَا))، أَوْ ((يُعْطِهِ إِيَّاهَا)) أَوْ كَلِمَةً هٰذَا مَعْنَاهَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اس کا خادم اس کے کھانے کی گرمی اور دھوئیں سے مستغنی کردے (یعنی خادم کھانا تیار کر کے پیش کرے) تو مالک کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے خادم کو بلا کر اپنے ساتھ بٹھالے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے لیے کچھ الگ کر کے اسے پکڑا دے یا فرمایا: اسے دے دے یا اسی مفہوم کا کوئی اور لفظ بولا۔

[۱۰۹۸] صحیح البخاری، کتاب العتق، باب اذا أتی أحدکم خادمه بطعامه، ح:۲۵۵۷، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اطعام المملوك مما یأکل، ح:۱٦٦۳۔ صحیفة همام بن منبه، ص:۳٦٦

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

باب زواج النبی عائشة رضی اللہ عنہا

۱۰۹۹-(۸۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ، وَكُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ، وَكُنَّ جَوَارِيَ يَأْتِينَنِي فَإِذَا رَأَيْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَقَمَّعْنَ مِنْهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَرُّ بِهِنَّ إِلَيَّ.

۱۱۰۰-(۱۳۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ، وَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ.

نبی ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میں سات سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی اور میں بچیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی جو میرے اڑوس پڑوس کی لڑکیاں تھیں، سوجب وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتیں تو آپ ﷺ سے (ڈر کر) چھپ جایا کرتی تھیں، لیکن نبی ﷺ انہیں میری طرف بھیج دیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے شادی کی تو میں سات سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

باب زواج أم سلمة رضی اللہ عنہا

۱۱۰۱-(۱۳۹٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا بیان

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب وہ مدینہ آئیں، انہوں نے اہلِ مدینہ کو بتلایا کہ وہ ابی امیہ کی بیٹی ہیں، لیکن انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ کس قدر عجیب وغریب جھوٹ ہے۔ حتی کہ ان میں سے ایک آدمی

[۱۰۹۹] صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الانبساط الی الناس، ح:٦١٣٠، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الأب البکر الصغیرة، ح:١٤٢٢

[۱۱۰۰] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب انکاح الرجل ولده الصغار، ح:٥١٣٣، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الأب البکر الصغیرة، ح:١٤٢٢

[۱۱۰۱] المسند لإمام أحمد بن حنبل:٣٠٧/٦، السنن الکبری للنسائی:٢٩٣/٥

الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَكَذَّبُوهَا وَقَالُوا: مَا أَكْذَبَ الْغَرَائِبَ، حَتَّى أَنْشَأَ إِنْسَانٌ مِنْهُمُ الْحَجَّ، فَقَالُوا: أَتَكْتُبِينَ إِلَى أَهْلِكِ، فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَصَدَّقُونِي وَازْدَدْتُ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً، فَلَمَّا حَلَلْتُ جَاءَ نَبِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: مَا مِثْلِي نُكِحَ، أَمَّا أَنَا فَلَا وَلَدَ لِي وَأَنَا غَيُورٌ ذَاتُ عِيَالٍ، قَالَ: ((أَنَا أَكْبَرُ مِنْكِ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللهُ، وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ))، فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَأْتِيهَا وَيَقُولُ: ((أَيْنَ زُنَابُ؟)) حَتَّى جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاخْتَلَجَهَا، وَقَالَ: هَذِهِ تَمْنَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُرْضِعُهَا، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَيْنَ زُنَابُ؟))، فَقَالَتْ قَرِيبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ وَوَافَقَهَا عِنْدَهَا: أَخَذَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي آتِيكُمُ اللَّيْلَةَ))، قَالَتْ: فَقُمْتُ فَوَضَعْتُ ثِفَالِي، وَأَخْرَجْتُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِي جَرٍّ، وَأَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُهُ، أَوْ صَعَدْتُهُ، قَالَتْ: فَبَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْبَحَ، فَقَالَ حِينَ أَصْبَحَ: ((إِنَّ لَكِ عَلَى أَهْلِكِ كَرَامَةً، فَإِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ

حج کے لیے تیار ہوا، تو اس نے کہا کہ کیا تو اپنے گھر والوں کے لیے کچھ (خط وغیرہ) لکھ کر دینا چاہتی ہے؟ توانہوں نے اس کو لکھ کر دے دیا، پھر جب وہ مدینہ لوٹ کر آیا تو اس نے میری تصدیق کی تو لوگوں کی نظر میں میری عزت اور بڑھ گئی۔ جب میں عدت سے فارغ ہو گئی تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے کہا: میرے جیسی نکاح نہیں کر سکتی، اب مجھ میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اور میں غیور اور بال بچوں والی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں اور غیرت کو اللہ لے گیا ہے (یعنی تمہارے خاوند کے زندہ ہوتے ہوئے غیرت کی بات بجا تھی) اور رہا بال بچوں کا معاملہ تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کر لی، آپ ﷺ ان کے پاس آیا کرتے اور پوچھتے: زناب کہاں ہے؟ (زناب پہلے خاوند سے ان کی بیٹی تھی) یہاں تک کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آ کر اس (بچی) کو ان سے لے لیا اور کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مانع بنتی ہے، کیونکہ وہ اسے دودھ پلا رہی ہوتی تھیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: زناب کہاں ہے؟ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑی قریبہ بنت ابی امیہ نے کہا: اسے عمار بن یاسر لے گئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں رات کو آؤں گا۔ کہتی ہیں کہ میں کھڑی ہوئی اور میں نے چکی کے نیچے چمڑہ رکھا اور جو کے دانے نکالے جو مٹکے میں تھے، میں نے چربی نکالی اور اسے ملایا (یعنی کوئی حلوے جیسی چیز بنائی)۔ آپ نے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو فرمایا: تم اپنے خاوند کی نظر میں عزت ووقار والی ہو، اگر تم چاہو تو میں سات دن یہاں رہوں گا اور اگر سات دن

لَكِ، وَإِنْ أُسَبِّعْ أُسَبِّعْ لِنِسَائِي)).

یہاں رہا تو سات سات دن اپنی دوسری بیویوں کے پاس بھی رہنا ہو گا۔

۱۱۰۲+ (۱۲۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: ((لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ))، قَالَتْ: ثَلِّثْ.

عبدالملک بن ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور وہ صبح کے وقت آپ ﷺ ہی کے پاس موجود تھیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے خاوند کی نظر میں کم رُتبہ نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے پاس اور سات دن ان کے پاس (یعنی باقی بیویوں کے پاس) رہوں گا اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں گا اور ایک ایک دن ان کے پاس؟ تو اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: تین دن رہیے۔

۱۱۰۳+ (۱۲۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کنواری لڑکی کے لیے سات دن اور بیوہ یا مطلقہ کے لیے تین دن ہیں۔

۱۱۰۴+ (۱۳۱۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَهَا فَسَاقَ نِكَاحَهَا وَبِنَاءَهُ بِهَا، وَقَوْلَهُ لَهَا: ((إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیغامِ نکاح دیا، پھر آپ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور ان کے ساتھ شبِ زفاف گزاری اور آپ ﷺ کا اُمِ سلمہ کے لیے یہ بھی فرمانا تھا کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں گا تو سات سات دن دوسری بیویوں کے پاس بھی رہوں گا۔

باب القسم

باری تقسیم کرنے کا بیان

۱۱۰۵+ (۱۲۹۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی نو بیویاں تھیں اور آپ نے

[۱۱۰۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۹، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البكر، ح: ۱٤٦٠

[۱۱۰۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۳۰، صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب اذا تزوج البكر على الثيب، ح: ۵۲۱۳، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب قدر ما تستحقه البكر، ح: ۱٤٦٠

[۱۱۰٤] المسند لإمام أحمد بن حنبل: ٦/۳۰۷، السنن الكبرى للنسائى، ۵/۲۹۵

[۱۱۰۵] صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب كثرة النساء، ح: ۵۰٦۷، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها، ح: ۱٤٦۵

عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ.

آٹھ کے لیے باریاں تقسیم کر رکھی تھیں۔

۱۱۰۶-(۱۳۱۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی نو (۹) بیویاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کی باری مقرر کی ہوئی تھی۔

۱۱۰۷+(۱۳۱۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سودۃ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔

باب القرعة

قرعہ اندازی کا بیان

۱۱۰۸+(۱۲۹۶): أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا.

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پہ جانا چاہتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے، سوان میں سے جس کے نام قرعہ نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

باب صداقه لازواجه

ازواجِ مطہرات کے مہر کا بیان

۱۱۰۹-(۱۳۳۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا، قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ.

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کا اپنی بیگمات کے لیے جو مہر تھا وہ بارہ اوقیے اور ایک نش تھا۔ پھر (ساتھ ہی) انہوں نے پوچھا: تمہیں پتہ ہے کہ ''نش'' کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، تو انہوں نے فرمایا: آدھا اوقیہ۔

[۱۱۰۶] صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها، ح:۱٤٦٣

[۱۱۰۷] صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها، ح:۱٤٦٠

[۱۱۰۸] صحيح البخاری، كتاب الهبة، باب هبة المرأة لغير زوجها، ح:۲۵۹۳، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة رضی الله عنها، ح:۲٤٤۵

[۱۱۰۹] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب الصداق، ح:۱٤۲٦، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱/۱۷۳

باب الزواج على وزن نواة من ذهب

گٹھلی کے وزن برابر سونا مہر پر شادی کا بیان

۱۱۱۰ (+۱۲۴۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَسْهَمَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتَّى أُقَاسِمَكَ مَالِي، وَأَنْزِلَ لَكَ عَنْ أَيِّ امْرَأَتَيَّ شِئْتَ، وَأَكْفِيكَ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَأَصَابَ شَيْئًا، فَخَطَبَ امْرَأَةً فَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟)) قَالَ: عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے (یعنی انصار نے مہاجرین کو) قیام گاہوں میں تقسیم کیا تو سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع کے حصے میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آؤ میں تمہیں اپنا مال تقسیم کردوں اور میری دونوں بیویوں میں سے جس سے آپ شادی کرنا چاہیں میں اسے چھوڑ دیتا ہوں اور کام کرنے کے لیے میں آپ کو کافی ہوں۔ تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل ومال میں برکت فرمائے، آپ مجھے بازار دکھادیں، چنانچہ وہ بازار گئے اور وہاں سے انہوں نے کچھ حاصل کیا، پھرانہوں نے ایک عورت کو شادی کا پیغام بھیجا اور اس سے شادی کرلی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! کتنے مہر پہ تم نے اس سے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: گٹھلی کے بقدر سونا دے کر، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

۱۱۱۱-(۱۲۴۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رضي الله عنه جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟)) قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان پہ زرد رنگ کا نشان لگا ہوا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ انہوں نے شادی کرلی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم نے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: گٹھلی کے وزن برابر سونا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ولیمہ کر، اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔

[۱۱۱۰] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الولیمة ولو بشاة، ح:۵۱۶۷

[۱۱۱۱] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الصفرة للمتزوج، ح:۵۱۵۳

۱۱۱۲-(۱۳٤۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گٹھلی کے وزن (برابر سونے مہر) پر شادی کی۔

باب الزواج على سورة من القرآن

بطورِ مہر قرآن کی ایک سورت کے عوض شادی کرنا

۱۱۱۳-(۱۳٤۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ، فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ؟)) فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا))، فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا، قَالَ: ((الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ))، فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، السُّوَرُ سَمَّاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کرتی ہوں، (یہ کہنے کے بعد) وہ کافی دیر کھڑی رہی، ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس سے میری شادی کر دیجیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز موجود ہے جو تم اسے مہر دے سکو؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس تو میرے اس تہہ بند کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بھی تو اسے دے بیٹھا تو تو بغیر تہہ بند کے بیٹھا رہے گا، جا کوئی چیز ڈھونڈ کے لا۔ اس نے کہا: مجھے کوئی چیز نہیں ملے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ ہی ڈھونڈ لا، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اس نے بسیار تلاش کی لیکن نہ ملی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے، اس نے سورتوں کے نام لیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہیں قرآن یاد ہے میں نے اس کے بہ عوض تمہاری شادی اس سے کر دی۔

۱۱۱٤-(۵۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی ایک سورت کے بدلے ایک عورت کی

[۱۱۱۲] سبق تخريجه

[۱۱۱۳] الموطأ لإمام مالك ۲/۵۲٦، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب السلطان ولي، ح:5135، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب الصداق، ح:۱٤۲۵

[۱۱۱٤] أيضاً

زَوَّجَ امْرَأَةً بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ .

شادی کر دی۔

۱۱۱۵-(۱۱۷۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةً قَائِمَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَدَاقِهَا فَقَالَ: ((الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)).

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کھڑی ایک عورت نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا، تو آپ ﷺ نے اس کے مہر کے بارے میں (اس سے شادی کے خواہشمند ایک شخص سے) فرمایا: کوئی بھی چیز ڈھونڈ لا، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔

باب النكاح فى المرض وصداق المثل

بیماری میں نکاح کرنے اور مہر مثل کا بیان

۱۱۱۶-(۱۷۷۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ سَأَلَ امْرَأَةً لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ مِيرَاثِهَا مِنْهُ فِي مَرَضِهِ فَأَبَتْ، فَقَالَ: لَأُدْخِلَنَّ عَلَيْكَ فِيهِ مَنْ يَنْقُصُ حَقَّكِ أَوْ يَضُرُّبِهِ، فَنَكَحَ ثَلَاثاً فِي مَرَضِهِ أَصْدَقَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ ، فَأَجَازَ ذَالِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ .

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ابن اُم حکم نے اپنی بیوی سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اپنی مرض میں میراث سے نکال دے تو اس نے انکار کر دیا تو اس (شوہر) نے کہا: میں تجھ پر وہ داخل کروں گا جو تیرا حق کم کریں گی (یعنی سوکنیں) پھر اس نے تین عورتوں سے بیماری میں نکاح کیا اور ان میں سے ہر ایک کو ہزار دینار حق مہر دیا۔ تو عبدالملک بن مروان نے اسے درست قرار دیا۔

قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ: إِنْ كَانَ صَدَاقَ مِثْلِهِنَّ جَازَ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ رُدَّتِ الزِّيَادَةُ وَقَالَ فِي الْمُحَابَاةِ كَمَا قُلْتُ أَنَا فِي كِتَابِ الْوَصَايَا .

سعید بن سالم کہتے ہیں: اگر بیوی کا حق مہر (دوسری بیوی کے حق مہر کے) برابر ہو تو جائز ہے اور اگر زائد ہو تو اضافی حق مہر واپس کر دیا جائے گا اور انہوں نے محابات میں اسی طرح کہا ہے جس طرح میں نے کتاب الوصایا میں کہا ہے۔

۱۱۱۷-(۱۷۷۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ: أَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ فِي شَكْوَاهُ أَنْ يُخْرِجَ امْرَأَتَهُ

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ام حکم نے اپنی بیماری میں اپنی بیوی کو میراث سے محروم کرنے کا ارادہ کیا تو اس (بیوی) نے انکار کر دیا۔ یوں اس نے اس پر تین عورتوں سے نکاح کیا اور ہر بیوی

[۱۱۱۵] أيضاً

[۱۱۱٦] أيضاً

[۱۱۱۷] المصنف لعبدالرزاق:٦/٢٤٢

مِنْ مِيرَاثِهَا فَأَبَتْ فَنَكَحَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ نِسْوَةٍ وَأَصْدَقَهُنَّ أَلْفَ دِينَارٍ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَأَجَازَ ذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ وَشَرَكَ بَيْنَهُنَّ فِي الثُّمُنِ.
قَالَ الرَّبِيعُ هَذَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ رضي الله عنه.
قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَرَى ذَلِكَ صَدَاقَ مِثْلِهِنَّ وَلَوْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ صَدَاقِ مِثْلِهِنَّ، جَازَ النِّكَاحُ وَبَطَلَ مَا زَادَ عَلَى صِدَاقِ مِثْلِهِنَّ إِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذَالِكَ لِأَنَّهُ فِي حُكْمِ الْوَصِيَّةِ، وَالْوَصِيَّةُ لَا تَجُوزُ لِوَارِثٍ.

کوہزار دینار حق مہر دیا۔ تو عبدالملک بن مروان نے اسے جائز قرار دیا اور انہیں جائیداد کا برابر شریک ٹھہرایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں اسے برابر حق مہر میں جائز خیال کرتا ہوں۔ لیکن اگر مہر مثل سے زیادہ مہر ہو تو نکاح جائز ہے اور زائد مہر باطل ہے اگر وہ اسی بیماری میں فوت ہو جائے، کیونکہ یہ وصیت کے حکم میں شامل ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

۱۱۱۸-(۱۷۷۳): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتِ ابْنَةُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه تَزَوَّجَهَا فَحُدِّثَ أَنَّهَا عَاقِرٌ لَا تَلِدُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا فَمَكَثَتْ حَيَاةَ عُمَرَ وَبَعْضَ خِلَافَةِ عُثْمَانَ رضي الله عنهما ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ لِتُشْرِكَ نِسَاءَهُ فِي الْمِيرَاثِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَرَابَةٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ کی بیٹی عبداللہ بن ربیعہ کے نکاح میں تھیں تو انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کر لی اور یہ معلوم ہونے پر کہ یہ بانجھ ہے اور بچے جننے کے قابل نہیں تو انہوں نے اس سے مجامعت سے قبل طلاق دے دی۔ پھر وہ عمر کی خلافت اور کچھ عرصہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بن بیاہی رہی، پھر اس سے عبداللہ بن ابی ربیعہ نے شادی کر لی حالانکہ وہ بیمار تھے تاکہ وہ میراث میں اس کی بیویوں کے ساتھ حصہ دار بنے کیونکہ ان دونوں (میاں بیوی) میں قرابت تھی۔

۱۱۱۹-(۱۷۷٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ نَكَحَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَجَازَ ذَالِكَ.

نافع سے مروی ہے کہ ابن ابی ربیعہ نے حالت مرض میں نکاح کیا اور اسے جائز قرار دیا۔

باب الترغيب في النكاح

نکاح کی ترغیب کا بیان

۱۱۲۰-(۱۳٤۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما

[۱۱۱۸] المصنف لعبد الرزاق: ٦/٢٤١
[۱۱۱۹] أيضاً
[۱۱۲۰] السنن لسعيد بن منصور: ١/١٦٨، المصنف لعبد الرزاق: ٦/١٧٢

بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما أَرَادَ أَنْ لَا يَنْكِحَ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: تَزَوَّجْ فَإِنْ وُلِدَ لَكَ وَلَدٌ فَعَاشَ مِنْ بَعْدِكَ دَعَوْا لَكَ.

نے (دوبارہ) نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: شادی کرلیجیے، کیونکہ اگر آپ کے ہاں اولاد نے جنم لیا تو وہ آپ کے بعد آپ کے لیے دعا کیا کرے گی۔

باب ((لا يخطب أحدكم علىٰ خطبة أخيه))

کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی منگیتر کو شادی کا پیغام نہ بھیجے

۱۱۲۱-(۹۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بھائی کی منگیتر کو شادی کا پیغام نہ بھیجے۔

۱۱۲۲- (۹۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَقَدْ زَادَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ: حَتَّى يَتْرُكَ أَوْ يَأْذَنَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بھی اسی کی مثل ہی مروی ہے اور بعض محدثین نے یہ اضافہ کیا ہے: یہاں تک کہ پہلا آدمی اس کو چھوڑ دے یا وہ اجازت دے دے۔

۱۱۲۳-(۱۳۴۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی (والے گھر) پر اپنی شادی کا پیغام نہ بھیجے۔

۱۱۲۴- (۱۴۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَلَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغامِ نکاح نہ بھیجے۔

۱۱۲۵-(۱۴۳۵): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْحَنَّاطِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَخْطُبَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی کی جگہ پر اپنا پیغامِ نکاح بھیجے، یہاں تک کہ وہ (پہلا)

[۱۱۲۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۲۳، صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب لا يخطب الرجل على خطبة أخيه، ح:۵۱۴۲، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يشرك، ح:۱۴۱۲

[۱۱۲۲] صحيفة همام بن منبه:۱۱۲

[۱۱۲۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۲۳

[۱۱۲۴] صحیح البخاری، كتاب البيوع، باب لا يبع على بيع اخيه، ح:۲۱۴۰، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة، ح:۱۴۱۳

[۱۱۲۵] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲/۴۲، المعجم الكبير للطبرانى:۱۲/۳۳۶

الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ.

خود چھوڑ دے یا نکاح کر لے۔

باب التعريض بالخطبة

پیغامِ شادی کا بیان

۱۱۲۶-(۱۳۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ الله عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**وَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ**﴾ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا: إِنَّكِ عَلَيَّ لَكَرِيمَةٌ، وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا وَرِزْقًا، وَنَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

قاسم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ** (اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عورتوں کو اشارۃً شادی کا پیغام دے دو) کی تفسیر میں فرمایا کرتے تھے کہ عورت جب اپنے خاوند کی وفات کی عدت گزار رہی ہو تو آدمی اس سے یوں کہہ سکتا ہے کہ تو مجھے پسند ہے، میں تجھ میں رغبت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی یا رزق پہنچانے والا ہے، اور اس طرح کی کوئی بھی بات (کہہ سکتا ہے)۔

۱۱۲۷-(۱۳۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي))، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ))، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ.

سیدہ فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم حلال (یعنی عدت سے فارغ) ہو جاؤ تو مجھے بتلانا۔ سو جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ معاویہ اور ابو جہم نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاویہ تو بیچارا نادار و غریب ہے، اس کے پاس تو کوئی مال ہی نہیں ہے اور جو ابو جہم ہے وہ اپنی گردن سے لاٹھی نیچے ہی نہیں رکھتا ہے (یعنی بہت سخت مزاج ہے، لہٰذا) تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ چنانچہ میں نے انہی سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں خیر سے نوازا اور میں اس کے ساتھ خوش حال رہنے لگی۔

۱۱۲۸-(۹۲۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

سیدہ فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے ملنے والی طلاق کی عدت گزار رہی تھیں کہ

[۱۱۲۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۲٤، تفسير الطبرى:۵/۱۰۰

[۱۱۲۷] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۴۲/۱٤٤، المصنف لابن أبي شيبة:۱۲/۱۶۷

[۱۱۲۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۰، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح:۱٤۸۰

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا: ((فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي))، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، انْكِحِي أُسَامَةَ))، قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ، فَقَالَ: ((انْكِحِي أُسَامَةَ))، فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم حلال (یعنی عدت سے فارغ) ہو جاؤ تو مجھے بتلانا۔ سو جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ معاویہ اور ابوجہم نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاویہ تو نادار و محتاج ہے، اس کے پاس مال نہیں ہے اور جو ابوجہم ہے وہ لاٹھی اپنی گردن سے نیچے نہیں رکھتا (یعنی سخت مزاج ہے) تو اسامہ بن زید سے شادی کر لے۔ کہتی ہیں کہ میں نے اسامہ کو ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا کہ اسامہ سے شادی کر لے، چنانچہ میں نے انہی سے شادی کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی سے نوازا اور میں ان کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے لگی۔

باب))لانكاح الابولى مرشدوشاهدى عدل))

اس کا بیان کہ عقل مند ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۱۱۲۹- (۱۱۰۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ مُرْشِدٍ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے نزدیک عقل مند ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

۱۱۳۰- (۱۴۳۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشَاهِدَيْ عَدْلٍ وَوَلِيٍّ مُرْشِدٍ، وَأَحْسَبُ مُسْلِمًا قَدْ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ خُثَيْمٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو عادل گواہوں اور ایک مرشد ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ مسلم راوی نے اسے ابن خثیم سے سنا ہے۔

[۱۱۲۹] سنن الدار قطني:۳/۲۳۱

[۱۱۳۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۳۵

[۱۱۳۱] المسند لإمام أحمد بن حنبل:٤/۱٤۹، سنن الدارمي:۲/۱۱٦، سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب اذا أنكح الو ليان، ح:۲۰۸۸، سنن الترمذي، أبواب النكاح، باب ما جاء في الوليين يزوجان، ح:۱۱۱۰، سنن النسائي، كتاب البيوع، باب الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق، ح:٤٦۸۲

باب))إذا أنكح الوليان فالاول أحق))

اس کا بیان کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلا زیادہ حقدار ہے۔

۱۱۳۱-(۱۳۶۰): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ، وَإِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ)).

کسی صحابیؓ رسول سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلا زیادہ حق رکھتا ہے اور جب دو شخص خرید وفروخت کرلیں تو پہلا زیادہ حقدار ہے۔

۱۱۳۲-(۱۴۲۹): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالْأَوَّلُ أَحَقُّ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب دو ولی نکاح کردیں تو پہلا زیادہ حق دار ہے۔

باب المرأة لاتلي عقدة النكاح

عورت کسی کے نکاح میں ولی نہیں بن سکتی

۱۱۳۳-(۱۴۳۰): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تُخْطَبُ إِلَيْهَا الْمَرْأَةُ مِنْ أَهْلِهَا فَتَشْهَدُ فَإِذَا بَقِيَتْ عُقْدَةُ النِّكَاحِ قَالَتْ لِبَعْضِ أَهْلِهَا: زَوِّجْ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ.

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کوئی انہیں نکاح کے متعلق کہتا تو آپ مکمل خطبہ پڑھتیں جب صرف عقدِ نکاح رہ جاتا تو آپ اپنے اہل میں سے کسی کو کہتیں کہ اس کی شادی (نکاح) کردو، کیونکہ عورت کسی کا نکاح نہیں کرواسکتی۔

۱۱۳۴-(۱۴۳۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، فَإِنَّ الْبَغِيَّ إِنَّمَا تُنْكِحُ نَفْسَهَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہیں کرسکتی، یقیناً یہ سرکشی ہے کہ عورت خود ہی اپنا نکاح کرلے۔

[۱۱۳۲] أيضاً

[۱۱۳۳] المصنف لابن أبي شيبة:۳/۴۵۸، المصنف لعبد الرزاق:۶/۲۰۱

[۱۱۳۴] سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب لا نكاح إلا بولي، ح:۱۸۸۲، سنن الدار قطني:۳/۲۲۷، السنن الكبرى للبيهقي:۷/۱۱۰

باب بطلان النكاح بغيرولي ورده

ولی کے بغیر نکاح باطل اور ناقابل قبول ہونا

۱۱۳۵- (۱۰۹۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)) ثَلاثًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا بھی اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا گیا تو اس کا نکاح باطل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۱۱۳۶-(۱۳۵۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)) ثَلاثًا، ((فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لا وَلِيَّ لَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی عورت کا اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا جائے تو اس کا نکاح ناقابلِ قبول ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر اگر اس (کے خاوند) نے اس سے ہمبستری کر لی ہو تو عورت کو مہر ادا کیا جائے اس کے عوض جو اس (خاوند) نے (اپنے لیے) اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے، لیکن اگر وہ باہم اُلجھ پڑیں تو جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ (حکمران) بنے گا۔

۱۱۳۷- (۱٤۲۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: نَكَحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ يُقَالُ لَهَا آمِنَةُ بِنْتُ أَبِي ثُمَامَةَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُضَرِّسٍ، فَكَتَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْعُتْوَارِيُّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذْ هُوَ وَالِي الْمَدِينَةِ: إِنِّي وَلِيُّهَا، وَإِنَّهَا نَكَحَتْ بِغَيْرِ أَمْرِي، فَرَدَّهُ عُمَرُ وَقَدْ أَصَابَهَا، قَالَ:

سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی بکر بن کنانہ قبیلے کی آمنہ بنت ثمامہ نامی عورت نے عمر بن عبد اللہ بن مضرس سے نکاح کر لیا، علقمہ بن علقمہ عتواری نے عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا جبکہ وہ مدینہ کے گورنر تھے، میں اس عورت کا ولی ہوں اور اس نے میری اجازت کے بغیر نکاح کر لیا ہے تو عمر بن عبد العزیز نے اس کا جواب لکھا اور عورت کو بُرا اقرار دیا اور فرمایا: اس کا نکاح باطل ہے، اگر آدمی نے اس سے صحبت کی ہے تو پھر آدمی کے اس

[۱۱۳۵] سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في الولي، ح:۲۰۸۳، سنن الترمذي، أبواب النكاح، باب ما جاء لا نكاح الا بولي، ح:۱۱۰۲، المستدرك للحاكم:۲/۱٦۸

[۱۱۳٦] أيضاً

[۱۱۳۷] المصنف لعبدالرزاق:٦/۱۹۸

فَأَيُّ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَلَا نِكَاحَ لَهَا، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، وَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا بِمَا قَضَى لَهَا بِهِ النَّبِيُّ ﷺ.

سے صحبت کرنے کی وجہ سے اس عورت کے لیے حق مہر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی صورت میں یہی فیصلہ کیا ہے۔

۱۱۳۸-(۱٤٢٦): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رُفْقَةً فِيهِمِ امْرَأَةٌ ثَيِّبٌ فَوَلَّتْ مِنْهُمْ رَجُلاً أَمْرَهَا فَزَوَّجَهَا رَجُلاً فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا.

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں چند ہمراہیوں کے ساتھ تھا کہ ان میں ایک بیوہ عورت بھی تھی جس نے ایک آدمی کو اپنا ولی منتخب کردیا اور اس ولی نے اس عورت کا کسی مرد سے نکاح کرلیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے والے اور جس کا نکاح ہوا تھا، دونوں کو کوڑے لگائے اور اس عورت کا نکاح بھی ختم کردیا۔

۱۱۳۹-(۱٤٢٧): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ.

عبدالرحمٰن بن معبد سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بغیر ولی کے نکاح کرنے والی عورت کا نکاح ناقابلِ قبول قرار دیا۔

۱۱٤۰-(۱٤٣٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ رضي الله عنه بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، فَقَالَ: هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا أُجِيزُهُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ.

ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا نکاح لایا گیا جس پر صرف ایک مرد اور ایک عورت ہی گواہ تھے تو آپ نے فرمایا: یہ پوشیدہ نکاح ہے میں اسے جائز قرار نہیں دیتا، اگر مجھے اس کا پہلے علم ہوجاتا تو میں رجم کردیتا۔

باب المختفي والمختفية والواصلة والموصولة

خفیہ شادی کرنے والے مرد و عورت اور مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی عورت کا بیان

۱۱٤۱-(۱۷۰٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخْتَفِي وَالْمُخْتَفِيَةَ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے خفیہ طور پر قتل کرنے والے مرد اور عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

[۱۱۳۸] المصنف لابن أبي شيبة:٤٥٦/٣، السنن لسعيد بن منصور:١٧٥/١، المصنف لعبد الرزاق:١٩٨/٦

[۱۱۳۹] المصنف لعبد الرزاق:١٩٨/٦، السنن لسعيد بن منصور:١٨٥/١

[۱۱٤٠] الموطأ لإمام مالك:٥٣٥/٢

[۱۱٤١] الموطأ لإمام مالك:٢٣٨/١، السنن الكبرى للبيهقي:٢٨٠/٨

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: وَقَدْ رُوِيتُ أَحَادِيثَ مُرْسَلَةً، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعُقُوبَاتِ وَتَوْقِيتِهَا تَرَكْنَاهَا لِانْقِطَاعِهَا.

محمد بن ادریس بیان کرتے ہیں کہ میں نے عقوبات اور اس کے بچاؤ کے متعلق کئی روایات مرسل روایت کی ہیں۔ لیکن ان کے منقطع ہونے کی وجہ سے ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

۱۱۴۲-(۸۱): عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَةً لِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ)).

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کو خسرہ کی بیماری ہے اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں اس (کے سر) میں (مصنوعی) بال لگادوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔

باب ((الأيم أحق بنفسها من وليها والبكر تستأذن))

مطلّقہ یا بیوہ عورت اپنے معاملہ میں اپنے ولی کی نسبت خود زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اجازت لی جائے گی

۱۱۴۳-(۸۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مطلّقہ یا بیوہ عورت اپنے معاملہ میں اپنے ولی کی نسبت خود زیادہ حق رکھتی ہے، جبکہ کنواری سے اس کے معاملہ کے (متعلق) اجازت لی جائے گی اور اسکی خاموشی ہی اس کی اجازت تصور ہو گی۔

۱۱۴۴-(۱۰۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو وہ اپنے آپ پر اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی کو ہی اس کی اجازت تصور کیا جائے گا۔

[۱۱۴۲] صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب الموصولة، ح:٥٩٤١، صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم فصل الواصلة، ح:٢١٢٢

[۱۱۴۳] الموطأ لإمام مالك:٥٤٢/٢، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لا ينكح الأب وغيره، ح:٥١٣٦، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استئذان الثيب في النكاح، ح:٤١٢١

[۱۱۴۴] أيضاً



باب ولاية الاباء و ردّ نكاح الثيب إذكرهته

آباء کے ولی ہونے اور ثیّبہ کی ناپسندیدگی پر اس کا نکاح ختم کرنے کا بیان

۱۱۴۵-(۱۳۵۷): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ نُعَيْماً أَنْ يُؤَامِرَ أُمَّ ابْنَتِهِ فِيهَا.

ابن جریج سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نُعیم رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اپنی بیٹی کی ماں (یعنی اپنی بیوی) کو اپنی بیٹی (کی مرضی جاننے) کے بارے میں ہدایت کریں۔

۱۱۴۶-(۸۵۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعِ ابنى يزيد بن جارية، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ، أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

خنساء بنت خذام روایت کرتی ہیں کہ ان کے باپ نے ان کی شادی کر دی، حالانکہ وہ ثیّبہ (بیوہ یا مطلّقہ) تھیں، تو انہوں نے اسے ناپسند کیا اور نبی ﷺ کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح ختم کر دیا۔

باب نكاح الايامى

کنوارے لڑکے لڑکیوں کے نکاح کا بیان

۱۱۴۷-(۱۴۲۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿**الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً**﴾ الْآيَة، قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ، نَسَخَتْهَا: ﴿**وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنكُمْ**﴾ فَهِيَ مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ.

ابن میسّب اللہ تعالیٰ کے فرمان: **اَلزَّانِی لَایَنکِحُ اِلَّازَانِیَةً** ''زانی مرد صرف زانیہ عورت سے ہی نکاح کر سکتا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ: **وَأَنكِحُوا الْيَأمٰى مِنكُمْ** ''تم میں سے جو مرد اور عورتیں غیر شادی شدہ ہوں، ان کا نکاح کر دیا کرو'' ہے۔ یہ زانیہ بھی مسلمانوں میں سے ہی ہے۔

۱۱۴۸-(۱۳۴۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يحيى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أنه قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ، نَسَخَتْهَا: ﴿**وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ**﴾

سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں کہ وہ آیت منسوخ ہے، اسے اس آیت **وَأَنكِحُوا الْأَيَامٰى** ...... **الخ** تم میں سے جو مرد اور عورتیں غیر شادی شدہ ہوں، ان کا نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی)

[۱۱۴۵] المصنف لعبد الرزاق:۶/۱۴۸

[۱۱۴۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۳۵، صحيح البخارى، كتاب النكاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهى كارهة فنكاحها مردود، ح:۵۱۲۷

[۱۱۴۷] السنن الكبرى للبيهقى:۷/۱۵۴

[۱۱۴۸] السنن لسعيد بن منصور:۱/۲۵۴

فَهِيَ مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿الزَّانِي لا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ الآية.

نے منسوخ کیا ہے، کیونکہ وہ (زانیہ) بھی مسلمانوں کے مجرد (غیر شادی شدہ) لوگوں میں سے ہے، ان کی (منسوخ آیت سے) مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: **الزَّانِي لا يَنكِحُ الا زَانِيَةً** (زانی مرد صرف زانیہ عورت سے ہی نکاح کر سکتا ہے)۔

١١٤٩-(١٣٤٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ حُكْمٌ بَيْنَهُمَا.

عبید اللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ بعض اہلِ علم کا قول ہے: اس آیت میں ان دونوں کے درمیان وہی حکم ہے۔

١١٥٠-(١٣٤٣): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نُزِلَتْ فِي بَغَايَا مِنْ بَغَايَا الْجَاهِلِيَّةِ كَانَتْ عَلَى مَنَازِلِهِنَّ رَايَاتٌ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت دورِ جہالت کی ان زانیہ عورتوں کے بابت نازل کی گئی تھی، جن کے مکانوں پر جھنڈے لگے ہوتے تھے۔

باب ما كان من نكاح المتعة

نکاحِ متعہ کا بیان

١١٥١-(٨٠٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتَصِيَ، فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں (یعنی ہماری بیویاں) نہیں ہوتی تھیں، ہم نے خصّی ہونا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس بات کی رخصت دے دی کہ ہم کسی شے کے عوض ایک وقت تک کسی عورت سے نکاح کرلیں۔

١١٥٢-(١٨١٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ میں شریک ہوئے اور ہماری بیویاں شریک نہیں ہوئی تھیں، چنانچہ ہم نے خصی ہونے

[١١٤٩] المعرفة للبيهقي: ٢٧٣/٥

[١١٥٠] المصنف لابن أبي شيبة: ٥٤٠/٣

[١١٥١] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب ما يكره من التبتل والخصاء، ح: ٥٠٧٣، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب نكاح المتعة، ح: ١٤٤٠

[١١٥٢] السنن لسعيد بن منصور: ٢٦٥/١

نَخْتَصِيَ، فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ بِالشَّيْءِ.

کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں اس سے روک دیا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں عورت سے کچھ عرصہ کے لیے کسی چیز کے بدلے نکاح کی رخصت دی۔

باب النهى عن نكاح المتعة

نکاحِ متعہ کی ممانعت کا بیان

۱۱۵۳- (۸۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَبْدِ اللهِ، ابنى محمد بن علي، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ أَرْضَاهُمَا، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه، قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ یقیناً نبی ﷺ نے نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۵۴-(۱۱۲۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَأَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَزِعًا، فَقَالَ: هَذِهِ الْمُتْعَةُ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُهُ.

عروہ روایت کرتے ہیں کہ خولہ بنتِ حکیم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئیں اور انہوں نے کہا: ربیعہ بن امیہ نے ایک بچوں والی عورت (کو تھوڑا سا فائدہ دے کر اس) سے استمتاع کیا ہے اور وہ اس وجہ سے حاملہ ہو گئی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (غصے کے سبب) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور فرمایا: یہ متعہ ہے اور اگر میں اس سلسلہ میں پہلے اعلان کر چکا ہوتا تو میں اسے رجم کر دیتا۔

۱۱۵۵-(۱۲۷۹): وَأَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، وَالْحَسَنِ ابنى محمد بن علي، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دِن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

[۱۱۵۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۵٤۲، صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر، ح:٤٢١٦، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة، ح:۱٤۰۷

[۱۱۵٤] الموطأ لإمام مالك:۲/۸٦، المصنف لعبد الرزاق:۹/۳٦۷

[۱۱۵۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۵٤۲، صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر، ح:٤٢١٦، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة، ح:۱٤۰۷

۱۱۵۶- (۲۱۸۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

سبرۃ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۵۷+ (۱۷۸۷): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، وَالْحَسَنِ ابنى محمد بن علی، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَامَ خَيْبَرَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیبر کے سال نکاحِ متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔

۱۱۵۸- (۱۸۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِى الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

سبرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا ہے۔

باب النهى عن الشغار

نکاحِ شغار کی ممانعت کا بیان

۱۱۵۹- (۱۲۶۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ.

وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔

شغار سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی کی اس کے ساتھ شادی کرے گا اور ان دونوں میں کوئی حق مہر بھی نہ ہو۔

۱۱۶۰- (۱۳۶۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یقیناً

[۱۱۵۶] صحيح البخاری، کتاب التفسير، تفسير سورة النور، باب والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم، ح:٤٧٤٥، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة، ح:١٤٦٠

[۱۱۵۷] الموطأ لإمام مالك:٥٤٢/٢، صحيح البخارى، كتاب الذبائح والعيد، باب لحوم الحمر الإنسية، ح:٥٥٢٣، صحيح مسلم، كتاب العيد و الذبائح، باب تحريم أكل لحوم الحمر الإنسية، ح:١٤٠٧

[۱۱۵۸] صحيح البخاری، کتاب التفسير، تفسير سوره النور، باب والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم، ح:٤٧٤٥، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة، ح:١٤٠٦

[۱۱۵۹] الموطأ لإمام مالك:٥٣٥/٢، صحيح البخارى، كتاب النكاحغ، باب الشفار، ح:٥١١٢، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه، ح:١٤١٥

[۱۱۶۰] أيضاً

ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ.

نبی ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا۔

۱۱۶۱-(۱۲۷۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام میں شغار نہیں ہے۔

۱۱۶۲-(۱۷۶۸): أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ، ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كِلَاهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ.
وَزَادَ مَالِكٌ فِي حَدِيثِهِ: وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وٹے سٹے کا نکاح ممنوع قرار دیا ہے اور مالک نے اسی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ شغار سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی آدمی سے اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی اس کی زوجیت میں دے گا۔

باب لا يجمع الرجل بينهن من ملك اليمين والاحرار

جن غلام اور آزاد عورتوں کو آدمی نکاح میں جمع نہیں کر سکتا، ان کا بیان

۱۱۶۳-(۱۴۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ

قصیبہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے

[۱۱۶۱] المصنف لعبد الرزاق:۱۸۴/۶

[۱۱۶۲] أيضاً

[۱۱۶۳] الموطأ لإمام مالك:۵۳۸/۲

شِهَابٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ عَنِ الأُخْتَيْنِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ ﷺ: أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَمَّا أَنَا فَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَصْنَعَ هَذَا قَالَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ وَجَدْتُ أَحَدًا فَعَلَ ذَلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالاً.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے دوایسی لونڈیوں کے بارے میں سوال کیا جو دونوں بہنیں ہیں کہ کیا انہیں (ایک ہی آدمی کے نکاح میں) جمع کیا جاسکتا ہے؟ توعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو قرآن کی ایک ہی آیت حلال کرتی ہے اور قرآنی آیت ہی ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے۔ لیکن میں تو ایسا پسند نہیں کرتا، وہ ان کے پاس سے نکلے توراستے میں انہیں ایک صحابی رسول ملے تو انہوں نے فرمایا: اگر میرے سامنے اس طرح کا معاملہ پیش آجاتا اور میرے پاس اختیار بھی ہوتا تو اسے دوسروں کے لیے عبرت بنا دیتا۔

قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ مِثْلَ ذَالِكَ.

ابن شہاب فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ مالک بیان کرتے ہیں کہ مجھے زبیر بن عوام سے اسی طرح کی حدیث پہنچی ہے۔

١١٦٤- (١٤٢٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ: سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ تُوطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الأُخْرَى؟ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُجِيزَهُمَا جَمِيعًا.

عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے والدہ اور بیٹی لونڈی کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان میں سے ایک سے صحبت کے بعد دوسری سے صحبت کی جاسکتی ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں پسند کرتا کہ میں ان کی اکٹھی اجازت دوں۔

١١٦٥- (١٤٢١): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ ﷺ عَنِ الأُمِّ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يُجِيزَهُمَا جَمِيعًا. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: قَالَ أَبِي فَوَدِدْتُ أَنَّ عُمَرَ ﷺ كَانَ أَشَدَّ فِي ذَلِكَ مِمَّا هُوَ فِيهِ.

عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے لونڈی والدہ اور بیٹی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں ان کی اکٹھی اجازت دوں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کہتے تھے: میں چاہتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں اس سے بھی زیادہ سختی کریں۔

[١١٦٤] أيضاً [١١٦٥] أيضاً

١١٦٦-(١٤٢٢): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ جَاءَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَ لَهَا: إِنَّ لِي سُرِّيَّةً أُصِيبُهَا وَإِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ لَهَا ابْنَةٌ جَارِيَةٌ لِي أَفَأَسْتَسِرُّ ابْنَتَهَا فَقَالَتْ: لَا قَالَ: فَإِنِّي وَاللهِ لَا أَدَعُهَا إِلَّا أَنْ تَقُولِي حَرَّمَهَا اللهُ فَقَالَتْ: لَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي وَلَا أَحَدٌ أَطَاعَنِي.

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن عبد اللہ بن معمر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا: میری ایک لونڈی ہے جس سے میں صحبت کرتا ہوں، اس کی ایک بیٹی بھی میری لونڈی ہے جو بالغ ہو چکی ہے، تو کیا اسے پردے میں رکھوں (یعنی) اس کے قریب نہ جاؤں؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں اسے چھوڑوں گا نہیں یا پھر آپ کہیں گے کہ اسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا: میرے اہل میں سے کوئی ایسا نہیں کرتا اور نہ ہی میرا ماننے والا کوئی ایسا کرتا ہے۔

١١٦٧-(١٣٤٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)).

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (اپنے نکاح میں) عورت اور اس کی **پھوپھی کو اکٹھا نہ کرے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ** کو۔ (یعنی بیک وقت پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو عقدِ نکاح میں نہ رکھے)۔

باب تحريم الربيبة ومايحرم بالرضاع

ربیبہ اور رضاعت سے حرام رشتوں سے نکاح کی حرمت کا بیان

١١٦٨-(١٣٣٧): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنها، وَعَنْ أَبِيهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَاعِلٌ مَاذَا؟)) قَالَتْ: تَنْكِحُهَا، قَالَ: ((أُخْتَكِ؟)) قَالَتْ:

زینب بنتِ ابی سلمہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میری بہن ابو سفیان کی بیٹی میں آپ ﷺ کی رغبت ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میں) کیا کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہن سے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ایسا پسند کرے گی؟ انہوں نے جواباً کہا کہ

[١١٦٦] السنن لسعيد بن منصور: ١/٤٤٥، المصنف لعبد الرزاق: ٧/١٩٠

[١١٦٧] الموطأ لإمام مالك: ٢/٥٢٣، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لا ينكح المراة عن عمتها، ح: ٥١٠٩، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة و عمتها أو خالتها، ح: ١٤٠٨

[١١٦٨] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب وربآ ئبكم التي في حجوركم من نسائكم، ح: ٥١٠٦، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم الربيبة و أخت المرأة، ح: ١٤٤٩

نَعَمْ، قَالَ: ((أَوَ تُحِبِّينَ ذَلِكَ؟)) .قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، قَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي))، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ بِأَنَّكَ تَخْطُبُ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: ((بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ)).

مجھے تو یہی زیادہ پسند ہے کہ میرے ساتھ خیر و بھلائی میں جو شریک ہو، وہ میری ہی بہن ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ نے ابوسلمہ کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اُم سلمہ کی بیٹی کو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری گود میں پرورش پانے والی سوتیلی لڑکی نہ بھی ہوتی تو تب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی، کیونکہ وہ رضاعت کی نسبت سے میری بھتیجی لگتی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، لہٰذا تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔

۱۱۶۹-(۱۳۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (رشتے) ولادت کی رُو سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

۱۱۷۰-(۱۴۸۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُدْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ بِنْتِ حَمْزَةَ، فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ، فَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَأَنَّ اللهَ حَرَّمَ

ابن مسیّب، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کی اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے شادی کی خواہش ہے؟ قریش کی خوبصورت ترین لڑکیوں میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن رشتوں کو نسب کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے ان کو رضاعت کی وجہ سے بھی حرام

[۱۱۶۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۷، صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الانساب، ح:۲۶۴۶، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، ح:۱۴۴۴

[۱۱۷۰] صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم ابنه الأخ من الرضاعة، ح:۱۴۴۶، المصنف لعبد الرزاق:۷/۴۷۵، السنن لسعيد بن منصور:۱/۲۷۲، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب وأمهتكم التى أرضعنكم، ح:۵۱۰۰

مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)).

ٹھہرایا ہے۔

۱۱۷۱-(۱۴۹۰): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سفیان کی حدیث کے مثل ہی ہے۔

۱۱۷۲-(۱۴۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً فَقِيلَ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ: لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ.

عمرو بن شرید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کی دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک نے لڑکے کو اور دوسری نے لڑکی کو دودھ پلایا، تو کیا یہ لڑکی لڑکا آپس میں شادی کرسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ ان کا مادہ اور اصل ایک ہے۔

۱۱۷۳-(۱۴۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا، لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، يَدْخُلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ)).

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی آپ کے گھر میں داخلے کی اجازت طلب کر رہا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ فلاں ہے، آپ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہ کے رضاعی چچا کا نام لیا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر فلاں زندہ ہوتا، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہ نے اپنے رضاعی چچا کے متعلق کہا، تو کیا وہ مجھ پر داخل ہو سکتا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے ہوتے ہیں۔

[۱۱۷۱] تفرّد به الشافعی

[۱۱۷۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۲، سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب ما جاء فی لبن الفحل، ح:۱۱۴۹، سنن سعید بن منصور، ح:۱/۲۷۶

[۱۱۷۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۱، صحیح البخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة علی الانساب، ح:۲۶۴۶، صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب بحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة، ح:۱۴۴۴

۱۱۷۴-(۱۱۷۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي أَفْلَحُ . . . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
قَالَ الرَّبِيعُ: زَعَمَ الشَّافِعِيُّ مَا أَحَدٌ أَشَدُّ خِلَافاً لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ مَالِكٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ افلح (جو) نابینا (تھے)، وہ آئے۔۔۔ اور (اس کے بعد ساری) حدیث ذکر کی۔
امام ربیع فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ کے خیال میں (مسائل میں) اہلِ مدینہ کی مخالفت حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں کرتا ہے۔

باب التحريم بخمس رضعات معلومات

اس کا بیان کہ حرمت پانچ معلوم رضعات سے ہوتی ہے

۱۱۷۵-(۱۴۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ صُيِّرْنَ إِلَى خَمْسٍ يُحَرِّمْنَ فكان لَا يَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ إِلَّا مَنِ اسْتَكْمَلَ خَمْسَ رَضَعَاتٍ.

عمرہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قرآن میں دس معلوم رضعات (کا حکم) نازل ہوا تھا جن سے حُرمت ثابت ہوتی تھی، پھر پانچ رضعات ہوگئے جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر وہی داخل ہوا کرتا تھا جس نے پانچ رضعات مکمل کیے ہوتے تھے۔

۱۱۷۶-(۱۱۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دس مرتبہ دودھ پلانے کا جو حکم نازل فرمایا تھا وہ پانچ مرتبہ پلانے کے حکم سے منسوخ کر دیا گیا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک عورتیں اسی حکم پر قائم تھیں جو قرآن کی قرأت کی جاتی تھی۔

۱۱۷۷-(۱۱۰۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ

اُم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو اپنی بہن فاطمہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ اسے دس مرتبہ دودھ پلائیں تاکہ وہ ان کے پاس آجا سکیں، اور

[۱۱۷۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۲، صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لبن الفحل، ح:۵۱۰۳، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم للرضاعة من ماء الفحل، ح:۱۴۴۵

[۱۱۷۵] سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، باب في من حرم به، ح:۲۰۶۱

[۱۱۷۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۸، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات، ح:۱۴۵۲

[۱۱۷۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۳، المصنف لعبد الرزاق:۷/۴۷

عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيرٌ يَرْضَعُ فَفَعَلَتْ وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا.

وہ ابھی دودھ پیتے بچے ہی تھے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ ان کے پاس آنے جانے لگے۔

باب ((لاتحرم المصة ولاالمصتان))

ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

۱۱۷۸۔(۱۴۹۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ، وَلَا الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ)).

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے اور اسی طرح ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۱۷۹۔(۱۱۰۵): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)).

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۱۸۰۔(۱۱۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ فَأَرْضَعَتْهُ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْهُ غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ تُكْمِلْ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ.

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی بہن اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور آپ رضی اللہ عنہ ان کی رضاعت میں تھے، تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں اور وہ اس تین مرتبہ دودھ پلانے کے علاوہ مجھے دودھ نہ پلا سکیں، چنانچہ میں اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نہیں جایا کرتا تھا کہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے دس مرتبہ دودھ پلانے کی تعداد پوری نہیں کی تھی۔

باب ((لايحرم الامافتق الامعاء))

حرمت اسی سے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں تک پہنچ جائے

۱۱۸۱۔(۱۴۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ صرف اسی

[۱۱۷۸] صحیح ابن حبان: ۳۹/۱۰، سنن الدارمی: ۱۲۹/۲

[۱۱۷۹] أیضاً

[۱۱۸۰] الموطأ لإمام مالك: ۶۰۳/۲، المصنف لعبد الرزاق: ۴۶۹/۷

[۱۱۸۱] صحیح ابن حبان: ۱۲۵۰، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب لا رضاع بعد فصال، ح: ۱۹۴۶

بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ.

رضاعت سے حرمت ثابت ہو گی جو انتڑیوں کو پھاڑ دے (یعنی جس رضاعت کا دودھ انتڑیوں تک پہنچ جائے)۔

باب الرضاعة من قبل الرجل لايحرم شيئًا

اس کا بیان کہ مرد کی طرف سے رضاعت سے کچھ بھی حرمت ثابت نہیں ہوتی

۱۱۸۲-(۱۱۷۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ: أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَرْضَعَتْهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ امْرَأَةُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ دَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي فَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ فَحَدِّثِينِي، أُرَاهُ أَنَّهُ أَبِي، وَمَا وَلَدَ فَهُمْ إِخْوَتِي. ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْحَرَّةِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَخَطَبَ إِلَيَّ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ حَمْزَةُ لِلْكَلْبِيَّةِ فَقَالَتْ لِرَسُولِهِ: وَهَلْ تَحِلُّ لَهُ، إِنَّمَا هِيَ ابْنَةُ أُخْتِهِ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِهَذَا الْمَنْعِ لِمَا قِبَلَكِ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ أَنَا وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إِخْوَتُكِ، وَمَا كَانَ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ غَيْرُ أَسْمَاءَ فَلَيْسُوا لَكِ بِإِخْوَةٍ، فَأَرْسِلِي فَسَلِي عَنْ هَذَا: فَأَرْسَلْتُ فَسَأَلْتُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا لَهَا: إِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا، فَأَنْكَحْتُهَا

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ زینب بنت ابی سلمہ نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا جو کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا: زبیر میرے پاس آتے تھے اور میں کنگھی کر رہی ہوتی تھی، پھر وہ میرے بالوں کی لٹ پکڑ کر کہتے کہ میری طرف توجہ کر اور مجھ سے باتیں کر، میں انہیں اپنا باپ سمجھتی تھی اور ان کے بیٹے میرے بھائی تھے۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حرہ سے قبل امِ کلثوم کے لیے (نکاح کا) پیغام بھیجا، یعنی مجھے پیغام بھیجا کہ حمزہ بن زبیر کے لیے مجھے امِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ چاہیے، اور حمزہ کی والدہ کلبیہ قبیلہ سے تھی۔ میں نے اس کے قاصد سے کہا: یہ اس کے لیے کیسے حلال ہے حالانکہ یہ اس کی بہن کی بیٹی ہے؟ تو عبداللہ نے میری طرف یہ پیغام روانہ کیا کہ اس منع کا تعلق تیری طرف سے ہے۔ اس لیے کہ میں نہ تو تیرا بھائی ہوں اور نہ یہ اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تیرے بھائی ہیں اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے وہ بیٹے جو اسماء رضی اللہ عنہا کے علاوہ سے ہیں وہ تیرے بھائی نہیں ہیں۔ اس کے بارے میں تو (کسی سے بھی) پوچھ سکتی ہے۔ (فرماتی ہیں کہ اس وقت) اصحابِ رسول کثرت سے موجود تھے اور امہات المؤمنین بھی حیات تھیں، چنانچہ میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے (اس بارے میں) سوال کیا، تو انہوں نے

[۱۱۸۲] المصنف لابن أبي شيبة:۳/۴۲۴، سنن الدار قطني:۴/۱۷۹

إِيَّاهُ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى هَلَكَ.

جواب دیا کہ جو رضاعت مرد کی طرف سے ہوتی ہے وہ کچھ حرام نہیں کرتی (یعنی اس سے حرمت نہیں واقع ہوتی) چنانچہ میں نے اس کا نکاح حمزہ بن زبیر سے کر دیا اور وہ تاحیات اسی کے پاس رہی۔

۱۱۸۳-(۱۱۷۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا.

عطار بن یاسر سے مروی ہے کہ مرد کی طرف سے رضاعت کچھ حرام نہیں کرتی ہے۔

باب فی رضاعة الكبير

بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کا بیان

۱۱۸۴-(۱۱۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَتَحْرُمُ بِهِنَّ.

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل کو حکم دیا کہ وہ سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلائے تو اس سے وہ ان کی محرم ہو جائیں گی۔

۱۱۸۵-(۱۴۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ يَحْرُمُ بِلَبَنِهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا.

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کی بیوی کو فرمایا کہ وہ سالم کو پانچ دفعہ دودھ پلادے تو وہ اس کے دودھ پلانے کی وجہ سے اس پر حرام ہو جائے گا۔ اس نے ایسے ہی کیا اور وہ انہیں اپنا بیٹا ہی سمجھا کرتی تھی۔

۱۱۸۶-(۱۴۹۶): حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ مِنْ

مالک، ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے جب بڑے کی رضاعت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، جو صحابی رسول تھے اور جنگِ بدر میں بھی

[۱۱۸۳] المصنف لابن أبي شيبة:۳/۴۲۴

[۱۱۸۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۰۵، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب رضاعة الكبير، ح:۱۴۵۳

[۱۱۸۵] أيضاً

[۱۱۸۶] أيضاً

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَكَانَ قَدْ تَبَنَّى سَالِمًا الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ ابْنُهُ، فَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ فِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: ﴿**ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ**﴾، رَدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ أُولَئِكَ مَنْ تَبَنَّى إِلَى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَبَاهُ رَدَّهُ إِلَى الْمَوَالِي، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا فُضُلٌ، وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ، فَمَاذَا تَرَى فِي شَأْنِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا: ((أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِهَا))، فَفَعَلَتْ، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَأَخَذَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةُ فِيمَنْ كَانَتْ تُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، فَكَانَتْ تَأْمُرُ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ وَبَنَاتِ أُخْتِهَا يُرْضِعْنَ لَهَا مَنْ أَحَبَّتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَقُلْنَ: مَا

شریک ہوئے تھے، انہوں نے سالم کو متبنّٰی بنایا ہوا تھا، جنہیں کہا ہی سالم مولی ابی حذیفہ جاتا تھا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ کو متبنّٰی بنایا تھا تو ابو حذیفہ نے سالم، جسے وہ بیٹا سمجھتے تھے، کی شادی کر دی اور شادی بھی اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کی اور فاطمہ ان دنوں اول مہاجرات اور قریش کی افضل بیوہ عورتوں میں سے تھی، جب اللہ تعالیٰ نے زید بن حارثہ کے متعلق جو کچھ نازل کیا تو آپ نے فرمایا: تم انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہی اللہ کے ہاں سب سے زیادہ انصاف پر مبنی ہے، اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، تو جس نے بھی متبنّٰی بنایا ہوا تھا اس نے اس کی نسبت اس کے والد کی طرف کر دی۔ اگر اسے اس کے والد کا علم نہیں تھا تو اس نے اس کے آقا کی طرف اسے منسوب کر دیا۔ سہلہ بنت سہیل جو ابو حذیفہ کی بیوی اور بنی عامر بن لوئی قبیلے سے تھی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے، میں ایک ہی کپڑا پہنے ہوئی تھی کہ وہ مجھ پر داخل ہو جاتے، ہمارا تو گھر بھی ایک ہی ہے، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ہم کو جو بات پہنچی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو وہ اس دودھ کی وجہ سے محرم ہو جائے گا، اس نے ایسے ہی کیا اور وہ اسے اپنا رضاعی بیٹا ہی سمجھا کرتی تھی، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان آدمیوں کے بارے میں یہی طریقۂ کار اختیار کیا جنہیں وہ اپنے ہاں آنا اچھا سمجھتی تھی، تو جن مردوں اور عورتوں کو وہ اپنے ہاں آنا اچھا سمجھتی ان کے متعلق وہ اپنی بہن ام کلثوم اور اپنی بھانجیوں سے کہتی کہ وہ انہیں ان کے لیے دودھ پلائیں۔

نَرَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ، فَعَلَى هَذَا مِنَ الْخَبَرِ كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ.

جب کہ باقی تمام نبی ﷺ کی بیویوں نے اس طرح کی رضاعت والے تمام مردوں کو اپنے پاس آنے سے منع کر دیا اور فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو سہلہ بنت سہیل کو اس طرح کا حکم دیا تھا، وہ آپ کی طرف سے صرف سالم کے بارے میں رخصت تھی۔ ہم پر ایسی رضاعت والا کوئی مرد داخل نہ ہو، تو بڑے کی رضاعت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں اس طرح کی بات پائی جاتی تھی۔

باب استقرار نكاح المشرك إذا أسلم ومفارقة مازاد عن أربع

اسلام لانے پر حالتِ شرک میں کیے ہوئے نکاح کو برقرار رکھنا اور چار سے زائد بیویوں کو چھوڑ دینا

۱۱۸۷- (۱۳۵۱): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، أَحْسِبُهُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنهما، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے عقد میں دس بیویاں تھیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: چار کو رکھ لے اور باقی سب کو فارغ کر دے۔

۱۱۸۸- (۱۳۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدِيثَ غَيْلَانَ.

مالک، زہری سے وہی غیلان کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۹-(۱۳۵۳): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

سیدنا نوفل بن معاویہ دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب اسلام قبول کیا تو میرے پاس پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے (اس بابت) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک کو چھوڑ دے اور

[۱۱۸۷] سنن الترمذی، أبواب النكاح، باب الرجل يسلم وعنده أكثر من أربع نسوة، ح:۱۱۲۸، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الرجل يسلم وعنده أكثر من أربع نسوة، ح:۱۹۵۳، المستدرك للحاكم:۲/۱۹۳، صحيح ابن حبان:۶/۱۸۱

[۱۱۸۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۶

[۱۱۸۹] السنن الكبرى للبيهقي:۷/۱۸۴

الدِّيلِيِّ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا))، فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا.

چار کو رکھ لے۔ چنانچہ ان میں سے جو میرے ہاں عرصہ دراز (یعنی) ساٹھ سال سے (تھی اور) معمر (بھی ہو چکی) تھی، اسے میں نے فارغ کر دیا۔

۱۱۹۰-(۱۳۵۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ، أَوْ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الْأُخْرَى.

دیلمی یا ابن دیلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا اور میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ ان دونوں میں سے جسے چاہوں رکھ لوں اور دوسری کو چھوڑ دوں۔

۱۱۹۱-(۱۴۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ: ((أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)).

ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ثقیف کے اسلم نامی آدمی، جس کی دس بیویاں تھیں، سے فرمایا: تم چار بیویاں رکھ لو اور باقی کو چھوڑ دو۔

۱۱۹۲-(۱۰۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ هَرَبَ مِنَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ مُشْرِكًا وَامْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ، وَاسْتَقَرَّ عَلَى النِّكَاحِ.

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن اُمیہ اسلام سے فرار ہو کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے مشرک ہونے کے دور میں حنین اور طائف (کی جنگ) میں شرکت کی لیکن ان کی بیوی مسلمان تھی، تو (ان کا) نکاح باقی رہا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ بَيْنَ إِسْلَامِ صَفْوَانَ وَامْرَأَتِهِ نَحْوٌ مِنْ شَهْرٍ.

ابن شہاب فرماتے ہیں: صفوان اور اس کی بیوی کے اسلام (قبول کرنے) کے درمیان ایک مہینے کا فرق تھا۔

[۱۱۹۰] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في من أسلم وعنده نساء كثر من أربع أو أختان، ح:۲۲۴۱، سنن الترمذي، أبواب النكاح، باب الرجل يسلم وعنده أختان، ح:۱۱۲۹، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الرجل يسلم وعنده أختان، ح:۱۹۵۰، صحيح ابن حبان:۹/۴۶۲

[۱۱۹۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۶

[۱۱۹۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۴۳



کتاب عشرۃ النساء و الایلاء والخلع

عورتوں کے ساتھ معاشرت، ایلاء اور خلع کا بیان

باب مباشرة الحائض

حائضہ عورت سے مباشرت کا بیان

۱۱۹۳-(۱۳۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنه أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها يَسْأَلُهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (کسی کو) یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے اس کے حائضہ ہونے کی حالت میں مباشرت کر سکتا ہے؟ توانہوں نے جواب دیا: اسے عورت کے جسم کے نچلے حصے پر تہبند باندھ لینا چاہیے، پھر اگر چاہے تو اس سے مباشرت کر لے۔

باب النهي عن إتيان النساء فی أدبارهن

عورتوں کے پاس ان کی پیٹھ کی طرف آنے کی ممانعت کا بیان

۱۱۹۴-(۱۳۵۹): أَخْبَرَنَا عَمِّي، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُحَيْحَةَ بْنِ الْحَلَاجِ، أَوْ عَنْ عَمْرِو بْنِ فُلَانِ بْنِ أُحَيْحَةَ بْنِ الْحَلَاجِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: أَنَا شَكَكْتُ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ، أَوْ إِتْيَانِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَلَالٌ))، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَقَالَ:

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو عورتوں کی پیٹھوں کی طرف سے آتا ہے، یا آدمی اپنی بیوی کی پیٹھ میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا، یا اسے بلانے کا حکم دیا (جب وہ آ گیا) تو پوچھا: تو نے کس طرح سے کہا؟ دو سوراخوں میں سے کونسے سوراخ میں؟ (خُرْزٌ، خُرْبَۃٌ، خَصفۃٌ، ان تینوں کا معنیٰ سوراخ ہی ہے) عورت کے پیچھے کی طرف سے آ کر آگے میں جماع کرنا ہے تو یہ درست ہے، لیکن اگر عورت کے پیچھے سے آ کر پیٹھ میں ہی جماع کرنا ہے

[۱۱۹۳] الموطأ لإمام مالك:۱/۵۸، صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب مباشرة الحائض، ح:۳۰۰، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب مباشرة الحائض فوق الأزار، ح:۲۹۳

[۱۱۹۴] السنن الکبری للنسائی:۵/۳۱۸، صحیح ابن حبان:۹/۵۱۲، شرح مشکل الآثار:۱۵/۴۳۰، المنتقی لا بن الجارود:ص:۲۹۷، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب النهی عن اتیان النساء فی أدبارهن، ح:۱۹۲۳

((كَيفَ قُلتَ فِي أَيِّ الخُربَتَينِ ((، أَوْ ((فِي أَيِّ الخَرزَتَينِ))، أَوْ ((فِي أَيِّ الخُصفَتَينِ، أَمِنْ دُبرِهَا فِي قُبُلِهَا، فَنَعَم، أَم مِنْ دُبرِهَا فِي دُبُرِهَا فَلَا، فَإِنَّ اللهَ لَا يَستَحيِي مِنَ الحَقِّ، لَا تَأتُوا النِّسَاءَ فِي أَدبَارِهِنَّ)).

تو یہ قطعی جائز نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، تم عورتوں کی پیٹھوں میں نہ آؤ۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلتُ: عَمِّي ثِقَةٌ، وَعَبدُ اللهِ بنُ عَلِيٍّ ثِقَةٌ، وَقَدْ أَخبَرَنِي مُحَمَّدٌ عَنِ الأَنصَارِيِّ المُحَدِّثِ بِهَا أَنَّهُ أَثنَى عَلَيهِ خَيرًا وَخُزَيمَةَ مِمَّنْ لَا يَشُكُّ عَالِمٌ فِي ثِقَتِهِ، فَلَستُ أُرَخِّصُ فِيهِ، بَلْ أَنهَى عَنهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: میرے چچا ثقہ ہیں اور عبداللہ بن علی بھی ثقہ ہیں، مجھے محمد نے انصاری سے اسے روایت کرتے ہوئے بتلایاہے، انہوں نے اس لی تعریف لی اور خزیمہ ان اشخاص میں سے ہیں کہ جن کی ثقاہت میں عالم کو کوئی شک نہیں ہے، سو میں تو اس میں رخصت نہیں دیتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔

باب فی العزل عن الولائد

لونڈیوں سے عزل کا بیان

۱۱۹۵-(۱۱۱۷): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بنِ عَبدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُونَ وَلَائِدَهُم ثُمَّ يَعزِلُونَ، لَا تَأتِينِي وَلِيدَةٌ يَعتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلحَقتُ بِهِ وَلَدَهَا وَاعزِلُوا بَعدُ أَوِ اترُكُوا.

سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں سے وطی کرتے ہیں پھر وہ عزل کر لیتے ہیں، میرے پاس جو بھی باندی آتی ہے وہ اپنے مالک کی صرف اسی تکلیف کی شکایت کرتی ہے کہ وہ اس سے اپنا ایک بچہ اٹھائے ہوئے ہے، سو تم عزل کیا کرو یا چھوڑ دیا کرو۔

۱۱۹۶-(۱۱۱۸): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنتِ أَبِي عُبَيدٍ عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه فِي إِرسَالِ الوَلَائِدِ يُطَأنَ بِمِثلِ مَعنَى حَدِيثِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے وطی کی جانے والی عورتوں کے بچوں کے بارے میں ابن شہاب کی سالم سے روایت کردہ حدیث ہی کے مثل مروی ہے۔

باب ((الولد للفراش))

اس کا بیان کہ بچہ صاحب بستر کا ہو گا

۱۱۹۷-(۹۳٤): أَخبَرَنَا سُفيَانُ، عَنِ ابنِ

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (یہ شک سفیان

[۱۱۹۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۷٤۲، المصنف لعبد الرزاق:۷/۱۳۲

[۱۱۹٦] الموطأ لإمام مالك:۲/۷٤۳، المصنف لعبد الرزاق:۷/۱۳۲

[۱۱۹۷] كتاب الحدود، باب للعاهر الحجر، ح:٦۸۱۷، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب الولد للفراش، ح:۱٤۵۸

شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَوْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، الشَّكُّ مِنْ سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)).

کو ہوا ہے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ صاحبِ فراش کے لیے ہے (یعنی بچہ اسی کا ہو گا جس کے بستر پہ پیدا ہوا) اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

۱۱۹۸-(۹۳۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدًا، اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ ذَكَرَهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنِ انْظُرْ إِلَى ابْنِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى شَبَهًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کے پاس جھگڑا لے کر آئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ آؤں تو ابن زمعہ کو اپنے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ تو عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پہ پیدا ہوا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اس بچے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی تو آپ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تجھے ہی ملے گا، کیونکہ بچہ صاحبِ فراش کا ہوتا ہے، اور اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔

۱۱۹۹-(۹۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يَسْكُنُ دَارَنَا، فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَى عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: أَمَّا الْفِرَاشُ فَلِفُلَانٍ، وَأَمَّا النُّطْفَةُ فَلِفُلَانٍ، فَقَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: صَدَقْتَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْفِرَاشِ.

ابو یزید بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بنو زہرہ کے ایک بوڑھے شخص کی طرف (اسے بلانے) بھیجا، جو ہمارے گھر میں رہتا تھا۔ تو میں اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دورِ جاہلیت کے مولود کے متعلق پوچھا، تو اس نے جواب دیا کہ بستر فلاں کا ہوتا تھا جبکہ نطفہ فلاں کا ہوتا تھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو سچ کہہ رہا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فراش کے ساتھ فیصلہ کیا ہے (یعنی بچہ صاحبِ بستر کے لیے ہے)۔

[۱۱۹۸] أيضاً

[۱۱۹۹] المسند للحميدي: ۱/۱۵، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب الولد للفراش وللعاهر الحجر، ۲۰۰۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۳۰۷

باب إنكار لون الولد واستقرار النكاح على الشبه

بچے کے رنگ کی وجہ سے اسے اپنا بچہ نہ ماننے اور شبہ پر نکاح بر قرار رکھنے کا بیان

۱۲۰۰-(۱۳۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا أَلْوَانُهَا؟))، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَنَّى تَرَى ذَلِكَ؟)) قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَلَعَلَّ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی شخص آیا اور کہنے لگا: میری بیوی نے بہت کالے رنگ کا بچہ جنم دیا ہے (اور مجھے لگتا ہے کہ وہ بچہ میرا نہیں ہے) تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سُرخ، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان میں کوئی سفید سیاہی مائل بھی ہے؟ وہ بولا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے خیال میں وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اس نے (اوپر اپنی نسل میں سے کسی کی) کوئی رگ کھینچ لی ہو گی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: شاید پھر اس نے بھی کوئی رگ کھینچ لی ہو گی۔

۱۲۰۱-(۱۳۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ. حُمْرٌ، قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟)) قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: ((فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ؟)) قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَهَذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس بنو فزارہ کا ایک بدوی شخص آیا اور اس نے کہا: میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا: سُرخ، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ان میں کوئی سفید سیاہی مائل رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے خیال میں وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: اس نے کوئی رگ کھینچ لی ہو گی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: شاید پھر اس نے بھی کوئی رگ کھینچ لی ہو گی۔

[۱۲۰۰] الموطأ لإمام مالك: ص: ۱۴۱، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب اذا عرض ينفى الولد، ح: ۵۳۰۵، صحيح مسلم، كتاب العان، ح: ۱۵۰۰

[۱۲۰۱] أيضاً

١٢٠٢-(١٤٢٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِيَ امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَطَلِّقْهَا))، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، قَالَ: ((فَأَمْسِكْهَا إِذًا)).

عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی کسی بھی چھونے والے کو منع نہیں کرتی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے طلاق دے دو۔ وہ کہنے لگا: میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے بسائے رکھو۔

باب الاذن للنساء فی الخروج إلی المساجد

عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت کا بیان

١٢٠٣-(٨٤٢): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِذَا خَرَجْنَ فَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد (میں جانے) سے مت روکو، اور جب وہ نکلیں تو انہیں بھی بغیر خوشبو لگائے ہی نکلنا چاہیے۔

١٢٠٤-(٨٤٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد (میں آنے) سے نہ روکو۔

باب فی النفقات

خرچ واخراجات کا بیان

١٢٠٥-(١٤١٥): أَخْبَرَنَا الربيع، أَخْبَرَنَا الشافعی، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہندام معاویہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے وہ مجھے اتنا بھی خرچ نہیں دیتا کہ جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو، مگر (اسی سے گزارا کرتی ہوں) جو میں اس کے علم کے بغیر اس سے لے

[١٢٠٢] سنن أبی داود، کتاب النکاح، باب النهی عن تزویج من لم یلد من النساء، ح:٢٠٤٩، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب تزویج الزانیة، ح:٣٢٢٨

[١٢٠٣] سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب فی خروج النساء الی المسجد، ح:٥٦٥، المنتقی لابن الجارود، ح:٣٣٢، صحیح ابن خزیمة:٣/٩٠، صحیح ابن حبان:٥/٥٩٢

[١٢٠٤] صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب استئذان المرأة زوجها فی الخروج الی المسجد وغیره، ح:٥٢٣٨، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیه فتنة، ح:٤٤٢

[١٢٠٥] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من أجری أمر الامصار علی ما یتعارفون بینهم، ح:١٢١١، صحیح مسلم، کتاب الاقضیة، باب قضیة هند، ح:١٧١٤، المسند للحمیدی:٢/٤٩٥

سُفْيَانُ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ سِرًّا وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)).

لوں، تو کیا اس کی وجہ سے مجھ پر کوئی (گناہ) حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اتنا لے لیا کرو جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

۱۲۰۶-(۱۳۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ لِي مِنْهُ إِلَّا مَا يَدْخُلُ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ابو سفیان بہت ہی بخیل شخص ہے، اس کی طرف سے تو مجھے صرف وہی ملا ہے جس کے باعث وہ مجھ پر داخل ہوا ہے (یعنی حق مہر) تو نبی ﷺ نے فرمایا: تُو عُرف کے مطابق اسقدر (بغیر اجازت ہی) لے لیا کر جو تجھے اور تیرے بچے کے لیے کافی ہو۔

۱۲۰۷-(۱۳۰۸): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ)).

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس دینار ہیں۔، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس اور بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنی اولاد پہ خرچ کر۔ وہ بولا: میرے پاس مزید ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے عرض کی: میرے پاس اور بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے خادم پہ خرچ کر دے۔ وہ گویا ہوا: اور بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے مصرف کو تُو بہتر جانتا ہے۔

قَالَ سَعِيدٌ: ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ: يَقُولُ وَلَدُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي؟ تَقُولُ زَوْجَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ

سعید بیان کرتے ہیں کہ پھر ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے: تیرا بیٹا کہے گا کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے کسی اور کے سپرد کر دے، تمہاری بیوی کہے گی

[۱۲۰۶] أيضاً

[۱۲۰۷] المسند للحميدي: ۲/۴۹۵، سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، ح:، صحيح البخاري، كتاب النفقات، باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، ح: ۵۳۵۵، المستدرك للحاكم: ۱/۴۱۵

طَلِّقْنِی، یَقُولُ خَادِمُكَ: أَنْفِقْ عَلَیَّ أَوْ بِعْنِی.

کہ مجھ پر خرچ کریا مجھے طلاق دے دے اور تیرا خادم کہے گا کہ مجھ پر خرچ کریا مجھے بیچ دے۔

۱۲۰۸-(۱۳۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنِ الرَّجُلِ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ عَلَی امْرَأَتِهِ. قَالَ: یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا. قَالَ أَبُو الزِّنَادِ قُلْتُ: سُنَّةٌ. قَالَ سَعِیدٌ: سُنَّةٌ.

ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی پر خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے جواب دیا کہ ان دونوں کو جدا کر دیا جائے۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ سنّت ہے؟ تو سعید رحمہ اللہ نے جواب دیا: (ہاں) یہ سنّت ہے۔

قَالَ الشَّافِعِیُّ: وَالَّذِی یُشْبِهُ قَوْلَ سَعِیدٍ سُنَّةٌ أَنْ تَکُونَ سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سعید رحمہ اللہ کا سنّت کہنا سنّتِ رسول ہونے کی مشابہت رکھتا ہے۔

۱۲۰۹-(۱۳۱۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ کَتَبَ إِلَی أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ فِی رِجَالٍ غَابُوا عَنْ نِسَائِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ یَأْخُذُوهُمْ بِأَنْ یُنْفِقُوا أَوْ یُطَلِّقُوا فَإِنْ طَلَّقُوا بَعَثُوا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے کمانڈروں کی طرف مراسلہ بھیجا کہ وہ مرد جو اپنی عورتوں سے غائب ہیں ان کو پکڑا جائے، وہ انہیں خرچہ دیں یا طلاق، اگر طلاق دیتے ہیں تو جتنا عرصہ روکا ہے اس کا خرچہ بھی دیں۔

باب النفقة علی الاقارب

اقرباء پر خرچ کرنے کا بیان

۱۲۱۰-(۱۰۰٤): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ لِی مَالًا وَعِیَالًا، وَإِنَّ لِأَبِی مَالًا وَعِیَالًا، وَإِنَّهُ یُرِیدُ أَنْ یَأْخُذَ مَالِی فَیُطْعِمَهُ عِیَالَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِیكَ)).

محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میرے پاس مال ہے اور میں عیال دار شخص ہوں اور میرے باپ کے پاس بھی مال ہے اور وہ بھی عیال دار شخص ہے، لیکن وہ چاہتا ہے کہ میرا ہی مال لے کر اپنے بیوی بچوں کو کھلاتا رہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تُو اور تیرا مال (دونوں) تیرے باپ

[۱۲۰۸] المصنف لعبد الرزاق:۷/۹٦، المصنف لابن أبی شیبة:٤/۱٦۹، السنن لسعید بن منصور:۲/۸۲

[۱۲۰۹] المصنف لعبد الرزاق:۷/۹۳، المصنف لابن أبی شیبة:٤/۱٦۹

[۱۲۱۰] سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب ما للرجل من مال ولده، ح:۲۲۹۱، سنن أبی داود، کتاب البیوع والتجارات، باب فی الرجل یأکل من مال ولده، ح:۳۵۳۰، سنن الترمذی، أبواب الاحکام، باب ما جاء أن الوالد یأخذ من مال ولده، ح:۱۳۵۸، صحیح ابن حبان:۱۰/۷٤

کے ہی ہیں۔

باب في النشوز

خاوند کی بد دماغی کا بیان

۱۲۱۱-(۱۲۹۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَكَرِهَ مِنْهَا إِمَّا كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَأَرَادَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا بَدَا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا﴾ الآية.

ابن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ انہیں اس کی کوئی بات ناگوار گزری، بڑی عمر یا کوئی اور بات، جس وجہ سے اس نے طلاق دینا چاہی تو اس (کی بیوی) نے کہا: مجھے طلاق نہ دیجیے اور مجھے (اپنے ہاں) بسائے رکھیے اور میری باری کا جو چاہیں کریں، آپ کو اختیار ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ۔۔۔الخ ''اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بد دماغی کا ڈر ہو۔''

۱۲۱۲-(۱۲۹۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعَهُ يَقُولُ: تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ فَقَالَتِ: اصْبِرْ لِي وَأُنْفِقُ عَلَيْكَ فَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ: أَيْنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَيْنَ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ: عَلَى يَسَارِكِ فِي النَّارِ إِذَا دَخَلْتِ. فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَجَاءَتْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَأُفَرِّقَنَّ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا كُنْتُ لِأُفَرِّقَ بَيْنَ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ قَالَ فَأَتَاهُمَا فَوَجَدَهُمَا قَدْ شَدَّا عَلَيْهِمَا أَثْوَابَهُمَا فَأَصْلَحَا أَمْرَهُمَا.

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب نے فاطمہ بنت عتبہ سے شادی کی تو اس نے کہا کہ مجھ پر صبر کر میں تجھ پر خرچ کروں گی۔ پھر جب بھی وہ اس کے پاس آتے تھے وہ کہتی: عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ وہ خاموش ہو جاتے۔ ایک دن جب وہ آئے اور وہ اکتا چکے تھے، اس نے کہا: عتبہ اور شیبہ کہاں ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب تُو جہنم میں جائے گی تو وہ تیری بائیں جانب ہوں گے۔ چنانچہ اس نے کپڑے سنبھال لیے (یعنی علیحد گی کے لیے تیار ہو گئی) پھر وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور واقعہ ذکر کیا، تو انہوں نے معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما (کو یہ معاملہ نمٹانے کے لیے) بھیجا گیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں انہیں جدا کر کے ہی رہوں گا اور معاویہ نے کہا: میں بنی عبد مناف کے ان دو معزز لوگوں کو جدا نہیں کروں گا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے باندھے بیٹھے تھے (یعنی بالکل تیار بیٹھے

[۱۲۱۱] السنن الكبرى للبيهقي:۷/۷۵، المصنف لعبد الرزاق:۶/۲۳۸

[۱۲۱۲] المصنف لعبد الرزاق:۶/۵۱۳، جامع البيان لا بن جرير:۵/۴۸

تھے) چنانچہ انہوں نے ان میں صلح کروادی۔

۱۲۱۳- (۱۳۹۸): أَخْبَرَنَا الثقفی، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ: فِي هَذِهِ الآيَةِ: **﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا﴾** قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَأَمَرَهُمْ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ قَالَ لِلْحَكَمَيْنِ: تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا أَنْ تَجْمَعَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا أَنْ تُفَرِّقَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِيَ. وَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا. فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: كَذَبْتَ وَاللهِ حَتَّى تُقِرَّ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ بِهِ.

ابوعبیدہ سے سے مروی ہے، وہ اس آیت: **وَإِنْ خِفْتُمْ ۔الخ** "یعنی اگر جدائی کا خطرہ ہو تو مرد عورت ہر ایک کے خاندان سے ایک ایک ثالث لے لیا جائے۔" کی تفسیر کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اور ایک عورت آئی، ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک گروہ میں سے ایک ایک ثالث بھیج دیں، پھر آپ نے ان دونوں ثالثوں سے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تم دونوں اتفاق کرو کہ انہیں اکٹھا کر دیں تو اکٹھا کر دوں؟ لیکن اگر تم دیکھتے ہو کہ جدا کر دیا جائے تو جدا کر دیتا ہوں۔ عورت نے کہا: جو اللہ کی کتاب میں میرے حقوق اور واجبات ہیں، میں ان پر راضی ہوں۔ آدمی نے کہا: (میرا بھی) جدائی (کا ارادہ) نہیں ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غلط ہے، جیسا اس عورت نے اقرار کیا ایسے تو بھی کر۔

۱۲۱۴-(۱۷۷۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بن عيينة، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَتْ بِنْتُ مُحَمَّدِ بن مَسْلَمَةَ عِنْدَ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ، فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا إِمَّا كِبَرًا وَإِمَّا غَيْرَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأَنَا أُحِلُّ لَكَ، فَنَزَلَ فِي ذَالِكَ: **﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾** الآيَة، قَالَ: فَمَضَتْ بِذَالِكَ السُّنَّةُ.

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی رافع بن خدیج کے نکاح میں تھی کہ اس نے اس عورت کے بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے اسے ناپسند کیا اور اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: تم مجھے طلاق نہ دو میں اپنی باری سے دستبردار ہو جاتی ہوں۔ پھر اس بارے یہ آیت نازل ہوئی: وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ ...الخ "اگر عورت اپنے خاوند کی نفرت یا بے رخی سے ڈرے" راوی کہتے ہیں: پھر یہی سنت چل پڑی۔

باب الاذن فی ضرب النساء

عورتوں کو مارنے کی اجازت کا بیان

۱۲۱۵-(۱۲۹۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ

ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب بیان کرتے ہیں کہ

[۱۲۱۳] المصنف لعبد الرزاق:۶/۵۱۲، جامع البيان لا بن جرير:۵/۴۶

[۱۲۱۴] السنن الكبرى للبيهقي:۷/۷۵، المصنف لعبد الرزاق:۶/۲۳۸

[۱۲۱۵] سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب في ضرب النساء، ح:۲۱۴۶، المستدرك للحاكم:۲/۱۸۸، صحيح ابن حبان:۹/۴۹۹

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ إِيَاسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللهِ، قَالَ: فَأَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، فَائْذَنْ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ كُلُّهُنَّ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ أَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْكِينَ أَزْوَاجَهُنَّ، وَلَا تَجِدُونَ أُولَئِكَ خِيَارَكُمْ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو (یعنی عورتوں کو) مارا نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! عورتیں تو اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنے لگی ہیں، سو انہیں سیدھا کرنے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ پھر نبی ﷺ کے گھر والوں کے پاس بہت سی عورتیں آنا شروع ہو گئیں اور وہ سبھی اپنے خاوندوں کی شکایت کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: آلِ محمد ﷺ کے پاس ستر (۷۰) عورتیں آئیں اور سب کی سب اپنے خاوندوں کی شکایت کر رہی تھیں اور تم ایسے لوگوں کو اپنے اچھے لوگ نہیں پاؤ گے۔

باب الحضانة

دایہ گری کا بیان

۱۲۱۶- (۱۴۱۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَظُنُّهُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو اس کے باپ اور ماں کے درمیان اختیار دیا۔

۱۲۱۷- (۱۴۱۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ: خَيَّرَنِي عَلِيٌّ ﷺ بَيْنَ أُمِّي وَعَمِّي ثُمَّ قَالَ لِأَخٍ لِي أَصْغَرَ مِنِّي وَهَذَا أَيْضًا لَوْ قَدْ بَلَغَ مَبْلَغَ هَذَا لَخَيَّرْتُهُ.

عمارہ جرمی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے میری والدہ اور میرے چچا کے بارے میں اختیار دیا تھا، پھر میرے چھوٹے بھائی کے بارے میں فرمایا: جب یہ بھی اس طرح کا ہو جائے گا تو اسے بھی اختیار دوں گا۔

۱۲۱۸- (۱۴۱۸): قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم، یونس سے اور یونس عمارہ سے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان

[۱۲۱۶] سنن أبی داود، کتاب الطلاق، باب من أحق بالولد، ح:۲۲۷۷، سنن الترمذی، أبواب الاحکام، باب ما جاء فی تخییر الغلام بین أبویه اذا افترقا، ح:۱۳۵۷، سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب اسلام أحد الزوجین وتخییر الولد، ح:۳۴۹۶، سنن ابن ماجه، کتاب الاحکام، باب تخییر الصبی بین أبویه، ح:۲۳۵۱، المستدرك للحاکم:۴/۹۷

[۱۲۱۷] السنن لسعید بن منصور:۲/۱۴۱

[۱۲۱۸] أیضاً

مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَكُنْتُ ابْنَ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ.

کرتے ہیں۔ وہ اسی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

باب الایلاء

ایلاء کا بیان

۱۲۱۹- (۷۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: الْمُولِي الَّذِي يَحْلِفُ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ أَبَدًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایلاء کرنے والا وہ ہوتا ہے جو یہ قسم اٹھائے کہ وہ کبھی بھی اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا۔

۱۲۲۰- (۷۵٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم كُلُّهُمْ يَقُولُ: يُوقَفُ الْمُولِي.

سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس سے زائد صحابہ کا یہی موقف دیکھا ہے کہ وہ سب یہی فرماتے تھے کہ (میاں بیوی کے ایک ساتھ یا علیحدہ رہنے کے معاملے کو) ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا جائے گا۔

قَالَ الشافعي: فَأَقَلُّ بِضْعَةَ عَشَرَ أَنْ يَكُونُوا ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَهُوَ يَقُولُ: مِنَ الْأَنْصَارِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بضعه" عشر سے کم از کم تیرہ لوگ مراد ہوتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ یہ انصاری صحابی تھے۔

۱۲۲۱- (۱۲٤۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمُولِي.

سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے متعدد صحابہ کو پایا ہے کہ وہ (میاں بیوی کے اکٹھے یا جُدا رہنے کو) ایلاء کرنے والے پر موقوف کرتے تھے۔

۱۲۲۲- (۱۲٤۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه أَوْقَفَ الْمُولِي.

عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا۔

۱۲۲۳- (۱۲۵۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ

مروان بن حکم سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

[۱۲۱۹] السنن لسعيد بن منصور:۲/۵۰

[۱۲۲۰] المصنف لابن أبي شيبة:٤/۱۲۸، السنن لسعيد بن منصور:۲/۵٦

[۱۲۲۱] أيضاً

[۱۲۲۲] السنن لسعيد بن منصور:۲/۵۵، المصنف لعبد الرزاق:٦/٤۵۷، المصنف لابن أبي شيبة:٤/۱۲۸

[۱۲۲۳] أيضاً

لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه أَوْقَفَ الْمُوْلِي.

(ساتھ اور علیحد گی کو) ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا۔

۱۲۲۴-(۱۲۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ رضي الله عنه كَانَ يُوقِفُ الْمُوْلِي.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا کرتے تھے۔

۱۲۲۵-(۱۲۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها إِذَا ذُكِرَ لَهَا الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ فَيَدَعُهَا خَمْسَةَ أَشْهُرٍ لَا تَرَى ذٰلِكَ شَيْئًا حَتَّى يُوقَفَ وَتَقُولُ كَيْفَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ**﴾.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس مسئلہ کا ذکر کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی قسم اٹھا لے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور اسے پانچ ماہ تک چھوڑے رکھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں تب تک کوئی رائے نہ رکھتی تھیں جب تک کہ موقوف نہ کر دیا جاتا، اور فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **فَإِمْسَاكٌ ...... الخ** (اچھے انداز میں روکنا ہے، یا احسان کرتے ہوئے چھوڑ دینا ہے)۔

۱۲۲۶-(۱۲۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا طَلَاقٌ، وَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ حَتَّى يُوقَفَ، فَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آدمی جب اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے، اس پر طلاق نہیں ہو گی اگرچہ چار ماہ گزر جائیں، یہاں تک کہ خاوند کو طلب کیا جائے گا کہ وہ اسے طلاق دے دے یا اس کا حق پورا کرے۔

۱۲۲۷-(۱۲۵۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ يُوقِفُ الْمُوْلِي.

محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے پر موقوف کیا کرتے تھے۔

باب الخلع

خلع کا بیان

۱۲۲۸-(۱۳۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں کہ وہ ثابت بن قیس کے

[۱۲۲۴] المصنف لعبد الرزاق:۶/۴۵۹، المصنف لابن أبی شیبة:۴/۱۲۸

[۱۲۲۵] السنن لسعید بن منصور:۲/۵۶، المصنف لعبد الرزاق:۶/۴۵۸، المصنف لابن أبی شیبة:۴/۱۲۹

[۱۲۲۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۵۶، السنن لسعید بن منصور:۲/۵۶، المصنف لعبد الرزاق:۶/۴۵۸، المصنف لابن أبی شیبة:۴/۱۲۸

[۱۲۲۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۶۴، سنن أبی داود، كتاب الطلاق، باب فی الخلع، ح:2227، صحیح ابن حبان:(موارد، ۱۳۲۶)، صحیح البخاری، كتاب الطلاق، باب الخلع وكیف الطلاق فیه، ح:۵۲۷۵

[۱۲۲۸] أیضاً

سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالَتْ: أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكِ؟)) قُلْتُ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتٌ، لِزَوْجِهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَذْكُرَ))، فَقَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خُذْ مِنْهَا)) وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا.

عقد میں تھیں، (ایک روز) رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے نکلے تو آپ نے اندھیرے میں دروازے کے پاس حبیبہ بنت سہل کو پایا، آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا: میں اور ثابت اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جب ثابت بن قیس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہے اور اس نے وہی کچھ بیان کیا ہے جو اللہ نے چاہا۔ حبیبہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! اس نے جو کچھ دیا ہے میرے پاس موجود ہے، آپ ﷺ نے (ثابت سے) فرمایا: تو اس سے واپس لے لے اور (اسے چھوڑ دے)، اور وہ (اس سے الگ ہو کر) اپنے گھر میں بیٹھ گئیں۔

۱۲۲۹- (۱۴۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ، أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْغَلَسِ وَهِيَ تَشْكُو أَشْيَاءَ بِبَدَنِهَا، وَهِيَ تَقُولُ: لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا ثَابِتُ، خُذْ مِنْهَا))، فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ.

حبیبہ بنت سہل روایت کرتی ہیں کہ وہ (صبح کے) اندھیرے میں نبی ﷺ کے پاس آئیں اور انہوں نے اپنے بدن کے متعلق کچھ اشیاء کا شکوہ کیا اور وہ کہنے لگیں کہ میں اور قیس اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! اس سے اپنا (دیا ہوا مال) لے لے، چنانچہ انہوں نے اس سے مال لے لیا اور وہ (اپنے گھر) بیٹھ گئیں۔

۱۲۳۰- (۱۵۹۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

نافع، صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی تمام ملکیت کے بدلے میں اپنے خاوند سے خلع لے لیا تو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کا انکار نہیں کیا۔

[۱۲۲۹] السنن الکبری للبیہقی: ۷/۳۳۵، السنن لسعید بن منصور: ۱/۳۷۸

[۱۲۳۰] الموطأ لإمام مالک: ۲/۵۶۵

باب منه

۱۲۳۱-(۱۰۸۶): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّ بكْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ: أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسِيدٍ ثُمَّ أَتَيَا عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَّيْتَ شَيْئًا فَهُوَ مَا سَمَّيْتَ.

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

اُم بکر اسلمیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا۔ پھر وہ دونوں اسی سلسلے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک طلاق ہے، ہاں اگر تو کوئی نام لے تو وہی ہو تا جو تو نام لیتی۔

باب ((لا يلحق المختلعة طلاق بعد اختلاعها))

۱۲۳۲-(۱۰۸۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہم أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْمُخْتَلِعَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا قَالَا: لَا يَلْزَمُهَا طَلَاقٌ لِأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

۱۲۳۳-(۱۰۹۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہم أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَلْحَقُ الْمُخْتَلِعَةَ الطَّلَاقُ فِي الْعِدَّةِ لِأَنَّهُ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ.

اس کا بیان کہ خلع لینے والی عورت خلع کے بعد طلاق نہیں لے سکتی

سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم خُلع لینے والی ایسی عورت کے بارے میں کہ جسے اس کا خاوند طلاق دے دیتا ہے، فرماتے ہیں کہ اس عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ اس نے اسے ایسی طلاق دی ہے جس کا وہ مالک نہیں تھا۔

سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ خُلع لینے والی عورت کو عدت میں طلاق نہیں مل سکتی، کیونکہ (اس کے خاوند نے) اسے ایسی طلاق دی ہے جس کا وہ مالک نہیں تھا۔

[۱۲۳۱] الموطأ لإمام مالك:سويد:ح:۳۵۲، المصنف لعبد الرزاق:۶/۴۸۳، السنن لسعيد بن منصور:۱/۳۳۸، المصنف لابن أبي شيبة:۴/۱۱۷

[۱۲۳۲] المصنف لعبد الرزاق:۶/۴۸۷

[۱۲۳۳] أيضاً

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

باب طلاق السنة

۱۲۳۴-(۱۰۹۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ عُمَرُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

شرعی طلاق کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روک لے (یعنی بسا لے) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر وہ پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۳۵-(۱۶۰۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلٰى عَزَّةَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَالَ اللهُ عَزَّ

عزہ کے غلام عبد الرحمن بن ایمن نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے ہوئے کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے جو اپنی بیوہ کو بحالتِ حیض طلاق دے دے؟ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (یعنی خود انہوں نے) اپنی بیوی کو بحالتِ حیض طلاق دے دی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر جب وہ پاک ہو جائے تو اسے طلاق دے دے یا روک لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق

[۱۲۳۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۶، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب قول الله تعالىٰ:(يا أيها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدهن)، ح:۵۲۵۱، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، ح:۱۴۷۱

[۱۲۳۵] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، ح:۱۴۷۱

وَجَلَّ: يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ، أَوْ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ.

دو تو انہیں ان کی عدت شروع ہونے سے پہلے طلاق دو۔

الشَّافِعِيُّ شَكَّ.

امام شافعی رحمہ اللہ کو شک لاحق ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ کہا یا لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ۔

۱۲۳۶-(۱۶۰۹): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ وہ اسے اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۳۷-(۱۶۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ﴾

عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوں پڑھا کرتے تھے: **إِذَا طَلَّقْتُمُ** ...... **الخ** (یعنی مِنْ قَبْلِ کی بجائے لِقُبُلِ پڑھتے تھے۔)

۱۲۳۸-(۹۶۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا))، فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا، فَقَالَ: ((إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ)).

ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن ایمن کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کرتے سنا کہ آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیارائے ہے جو اپنی بیوی کو بحالتِ حیض طلاق دے دے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمانۂ نبوی میں اپنی بیوی کو بحالتِ حیض طلاق دے دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کرلے، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے میرے پاس واپس بھیج دیا اور اسے کسی قسم کا کوئی حکم نہیں دیا، اور فرمایا: جب وہ حالتِ طہر میں آجائے تو وہ اسے طلاق دے دے یا روک لے۔

۱۲۳۹-(۹۶۹) أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ

[۱۲۳۶] السنن لسعید بن منصور:۱/۲۹۸، السنن الکبری للبیهقی:۷/۳۲۳

[۱۲۳۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۷

[۱۲۳۸] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثا، ح:۱۴۳۳

[۱۲۳۹] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب تحريم طلاق الحائض، ح:۱۴۷۱

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

حائضہ تھیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کرلے، پھر اسے روک لے (یعنی بسا لے) یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے، پھر اسے حیض آئے، پھر اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالی نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۴۰-(۸۷۴) أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کرلے، پھر اسے روک لے (یعنی بسا لے) یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے، پھر اسے حیض آئے، پھر وہ پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالی نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۴۱-(۹۶۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُمْ أَرْسَلُوا إِلَى نَافِعٍ يَسْأَلُونَهُ هَلْ حُسِبَتْ تَطْلِيقَةُ ابْنِ عُمَرَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ.

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ وہ نافع کی طرف ان سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجے گئے کہ کیا عہد نبوت میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طلاق کافی سمجھی گئی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

باب صريح الطلاق

صریح طلاق کا بیان

۱۲۴۲- (۹۶۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ

ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: عہد رسالت اور عہد صدیقی میں تین طلاقیں ایک ہی

[۱۲۴۰] أيضاً

[۱۲۴۱] المصنف لعبد الرزاق:۳۰۹/۶

[۱۲۴۲] صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب الطلاق الثلاث، ح:۱۴۷۲، المصنف لعبد الرزاق:۲۹۲/۶

طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ، قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تُجعَلُ وَاحِدًا، وَأَبِي بَكْرٍ، وَثَلاثٍ مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَم.

تصور کی جاتی تھیں اور عہدِ فاروقی میں تین شمار ہونے لگیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

۱۲۴۳-(۹۶۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عَبَّاسٍ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةً قَالَ: تَأْخُذُ ثَلاثًا وَتَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِينَ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو سو (۱۰۰) طلاقیں دے دی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تین (۳) پکڑ لے اور باقی ستانوے (۹۷) چھوڑ دے۔

باب منه: فی الطلاق ثلاثاً قبل الدخول

ہم بستری سے قبل ہی تین طلاقیں دینے کا بیان

۱۲۴۴-(۴۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَا: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ.

محمد بن ایاس بن بکیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے مجامعت سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا اسی سے شادی کرنے کا ارادہ بن گیا تو وہ فتویٰ لینے کے لیے آیا اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے (اس بارے میں) پوچھا، تو ان دونوں نے جواب دیا کہ ہماری رائے میں تو ایسا شخص تب تک اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ تیرے علاوہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔ اس آدمی نے کہا: میری طلاق جو اسے ہوئی وہ تو ایک ہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو تیرے پاس زائد حق تھا تو نے وہ بھی اپنے ہاتھ سے گنوا دیا ہے۔

۱۲۴۵-(۴۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایسے شخص کے بابت سوال کرنے لگا کہ جس نے اپنی بیوی کو چھونے سے پہلے

[۱۲۴۳] المصنف لعبد الرزاق:٦/٣٩٦، المصنف لابن أبي شيبة:٤/٦٢

[۱۲٤٤] الموطأ لإمام مالك:٢/٥٧٠

[۱۲٤٥] الموطأ لإمام مالك:٢/٥٧٠، السنن لسعيد بن منصور:١/٢٦٨، المصنف لعبد الرزاق:٤/٦٦

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَقَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ: إِنَّمَا طَلاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

ہی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ عطاء کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کنواری کی تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بولے: تُو صرف قصہ خواں ہے، ایک طلاق اسے بائن کر دیتی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کرلے۔

۱۲۴۶- (۱۳۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ طَلاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا عَابَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلاثًا.

محمد بن ایاس بن بکیر بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے ہی اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا دِل کیا کہ وہ اس سے (دوبارہ) نکاح کرلے۔ چنانچہ وہ فتویٰ لینے آیا تو میں اس کے لیے (اس بارے میں) مسئلہ پوچھنے اس کے ساتھ گیا، اس نے ابوہریرۃ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں سوال کیا، تو ان دونوں نے فرمایا: ہماری رائے میں تم اس کے ساتھ تب تک نکاح نہیں کرسکتے جب تک وہ تمہارے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کرلے۔ اس نے کہا: میں نے تو اسے صرف ایک ہی طلاق دی ہے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تیرے ہاتھ میں ایک اختیار تھا وہ تُو نے کھو دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے تین طلاقیں دینے کو برا نہیں سمجھا۔

۱۲۴۷- (۱۳۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی ایسے شخص کے متعلق فتویٰ لینے آیا جس نے اپنی بیوی کو چھونے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے کہا کہ کنواری کی طلاق تو ایک ہی شمار ہوگی، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے

[۱۲۴۶] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۵۷۰

[۱۲۴۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۵۷۰، السنن لسعيد بن منصور: ۱/ ۳۰۷، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/ ۶۶

يَمَسَّهَا، فَقَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ: إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

لگے: تُو تو بس قصہ خواں ہے، ایک طلاق اسے رجوع کے ناقابل بنا دیتی ہے جبکہ تین اسے حرام ہی کر دیتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَقُلْ لَهُ عَبْدُ اللهِ: بِئْسَمَا صَنَعْتَ حِينَ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ نہیں فرمایا کہ جو تو نے تین طلاقیں دی ہیں، یہ بُرا کام کیا ہے۔

۱۲۴۸-(۱۳۳۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهم، قَالَ: فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ هَذَا لَأَمْرٌ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

ابن ابی عیاش روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عاصم بن عمر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس محمد بن ایاس بن بُکیر آئے اور کہا: ایک دیہاتی شخص نے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے سے پہلے ہی اسے تین طلاقیں دے دیں، تو آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ تو ایسا معاملہ ہے کہ جس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، لہٰذا آپ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں، میں انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بیٹھے) چھوڑ کر آیا ہوں، ان سے پوچھیے اور پھر آ کر ہمیں بھی بتلایئے گا۔ چنانچہ وہ گئے اور ان سے پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوہریرۃ! اسے فتویٰ دیجیے، یہ آپ کے پاس بہت مشکل میں آیا ہے، تو ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک طلاق اسے ناقابلِ رجوع بنا دیتی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں، جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی کے مثل فرمایا۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ يَعِيبَا عَلَيْهِ الثَّلَاثَ وَلَا

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دینے پر اسے

[۱۲۴۸] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۷۱، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث، ح: ۲۱۹۵، المصنف لابن أبي شيبة: ۴/۶۷

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا .

نہ توان دونوں (ابن عباس رضی اللہ عنہ وابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) نے معیوب سمجھا اور نہ ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

باب منه:في الطلاق الثلاث بعد الدخول

ہمبستری کے بعد تین طلاقیں دینے کا بیان

۱۲۴۹- (۱۱۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ تَزَوَّجَنِي، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ)).

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس رفاعہ قرظی کی بیوی آئی اور کہنے لگی: رفاعہ نے مجھے طلاقِ بتہ دے دی، اور عبدالرحمن بن زبیر نے میرے ساتھ شادی کر لی، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے جھالر کے مثل ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے (یعنی جب تک تو اس کے ساتھ ہمبستری نہ کر لے)۔

۱۲۵۰- (۱۴۳۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا، فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا فَفَارَقَهَا، فَأَرَادَ رِفَاعَةُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَهَاهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، وَقَالَ: ((لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ)).

زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو عہدِ رسالت میں تین طلاقیں دیں تو بعد میں اس سے عبدالرحمن بن زبیر نے نکاح کر لیا لیکن وہ اسے چھو نہ سکا، اس سے الگ ہی رہا، پھر اس نے اسے طلاق دے دی۔ رفاعہ نے دوبارہ پھر اس سے نکاح کرنا چاہا اور یہ اس کا پہلا خاوند تھا اور اس نے اس کو طلاق دے دی تھی، اس نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اسے اس عورت سے شادی کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: یہ عورت آپ کے لیے حلال نہیں ہے حتی کہ وہ اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لے۔

۱۲۵۱- (۱۴۳۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں رفاعہؓ کے پاس

[۱۲۴۹] صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب شهادة المختبي، ح:۲۶۳۹، صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثاً، ح:۱۴۳۳

[۱۲۵۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۳۱

[۱۲۵۱] أيضاً

النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَهَا تقُولُ: جاء تِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ))، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

تھی کہ اس نے مجھے طلاق دے دی، میں نے عبد الرحمٰن بن زبیر سے شادی کرلی اور اس کے پاس تو کپڑے کی جھالر کے مثل ہے (یعنی کمزور سا ہے) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: کیاتُو دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ ایسا تب تک نہیں ہو سکتا جب تک تُو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد چکھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت کا انتظار کر رہے تھے، توانہوں نے آواز دی: اے ابو بکر! کیاآپ سُن نہیں رہے کہ یہ عورت رسول اللہ ﷺ سے کس طرح اونچی آواز میں گفتگو کر رہی ہے؟

۱۲۵۲- (۹۶۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: جَاء تِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ يَعْنِي الْقُرَظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: ((تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ، وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ))، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ، فَنَادَى: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هَذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رفاعہ قرظی کی بیوی آئی اور کہنے لگی: میں رفاعہ کے عقد میں تھی تواس نے مجھے طلاقِ بتہ دیدی، تومیں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیالیکن اس کے پاس تو کپڑے کے جھالرجتنا ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکراپڑے اور فرمایا: تورفاعہ سے دوبارہ نکاح کرناچاہتی ہے؟ یہ تو تب تک ممکن نہیں جب تک وہ تیرا شہد نہ چکھ لے اور تواس کا شہد نہ چکھ لے۔ (اس وقت) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت ملنے کاانتظار کررہے تھے، انہوں نے آواز دی: اے ابو بکر! کیاآپ سُن نہیں رہے کہ یہ عورت نبی ﷺ کے سامنے کس طرح اونچی آواز سے باتیں کیے جارہی ہے؟۔

[۱۲۵۲] أيضاً

باب طلاق العبد وأنها تحرم عليه باثنتين

غلام کی طلاق کا بیان اور اس کی بیوی دو طلاقوں پر ہی اس پہ حرام ہو جائے گی

۱۲۵۳- (۱۴۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَذِنَ لِعَبْدِهِ أَنْ يَنْكِحَ فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهِ مِنْ طَلاَقِهِ شَيْءٌ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جس نے اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی تو طلاق کا اختیار بھی غلام کے پاس ہی ہے، اس کی طلاق کا کسی اور کو کوئی اختیار نہیں۔

۱۲۵۴-(۱۴۴۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، أَنَّ نُفَيْعاً مُكَاتباً لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَفْتَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَةً لِي حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ، فَقَالَ زَيْدٌ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے مکاتب نفیع نے زید بن ثابت سے فتوی طلب کیا کہ میں انے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی ہیں تو زید نے فرمایا: وہ آپ پر حرام ہے۔

۱۲۵۵-(۱۴۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَبْدًا كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ آخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع جو نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے مکاتب یا غلام تھے، ان کی ایک بیوی تھی جو کہ آزاد تھی، انہوں نے اسے دو طلاقیں دے دیں پھر اس سے رجوع کرنا چاہا تو انہیں ازواج مطہرات نے کہا کہ آپ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں اور ان سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کریں وہ انے پاس گئے اور ان کی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہوئی، آپ نے زید بن ثابت کے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا، انہوں نے دونوں سے پوچھا تو دونوں نے اکٹھا ہی جلدی سے جواب دیا کہ وہ آپ پر حرام ہے، وہ آپ پر حرام ہے۔

۱۲۵۶-(۱۴۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا

ابن مسیب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی مکاتب نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دینے کے

[۱۲۵۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۵، المصنف لعبد الرزاق:۷/۲۴۰

[۱۲۵۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷٤، المصنف لعبد الرزاق:۷/۲۳٤، السنن لسعيد بن منصور:۱/۳۵٦

[۱۲۵۵] أيضاً

[۱۲۵٦] أيضاً

لِأُمِّ سَلَمَةَ طَلَّقَ امْرَأَةً حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

بعد جب عثمان بن عفان سے فتویٰ طلب کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: وہ آپ پر حرام ہے۔

باب كناية الطلاق

طلاق کے اشارہ کنایہ کا بیان

۱۲۵۷-(۱۱۶۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ ثَلَاثاً ثَلَاثاً.

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: الخلیۃ (تُو میری طرف سے خالی یعنی فارغ ہے) اور البریۃ (تُو بَری ہے) جیسے الفاظ (جو طلاق کے مترادف ہیں) بھی تین تین بار ہیں۔

باب تخيير الامة إذا عتقت

آزاد ہونے کے بعد لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

۱۲۵۸-(۱۳۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ وَكَانَتْ فِي إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرۃ کے بارے میں تین سُنن جاری ہُوئیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ آزاد ہو گئی تو اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

۱۲۵۹-(۱۳۲۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ: أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا فَإِنْ مَسَّهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسی لونڈی کہ جو غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد کر دی جائے، کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: اگر تو خاوند نے اس سے ہمبستری نہ کی ہو تو اسے اختیار ہے، لیکن اگر اس نے اس سے ہمبستری کی ہو تو پھر اسے اختیار حاصل نہیں ہے۔

۱۲۶۰-(۱۳۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهِيَ أَمَةٌ يَوْمَئِذٍ فَأُعْتِقَتْ،

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ عدی بن کعب کی زبراء نامی آزاد کردہ لونڈی ایک غلام کے نکاح میں تھی اور وہ ان دنوں لونڈی تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی، وہ بیان کرتی ہے کہ اس نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔

[۱۲۵۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۵۲، المصنف لعبد الرزاق:۶/۳۵۷، السنن لسعيد بن منصور:۱/۴۳۳

[۱۲۵۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۶۲، صحيح البخارى، كتا ب الطلاق، باب لا يكون بيع الامة طلاقاً، ح:۵۲۸۰، صحيح مسلم، كتاب العتق، باب الولاء لمن اعتق، ح:۱۵۰۴

[۱۲۵۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۶۲، المصنف لعبد الرزاق:۷/۲۵۲

[۱۲۶۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۶۳، المصنف لعبد الرزاق:۷/۲۵۱، السنن:۱/۳۳۸

قَالَ: فَأَرْسَلَتْ إِلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْنِي فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنَّ أَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ. قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا.

انہوں نے اسے بلایا اور فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتلانا چاہتی ہوں، میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تُو کچھ کرے، تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے، جب تک تیرا خاوند تجھے چھو نہ لے۔ (مطلب جلد بازی نہ کر، سوچ سمجھ کے کر) وہ کہتی ہے کہ میں نے اس سے تین (طلاقوں کے بعد) علیحد گی اختیار کرلی۔

۱۲۶۱- (۱۳۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاء أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهِيَ أَمَةٌ يَوْمَئِذٍ فَعُتِقَتْ، قَالَ: فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْنِي فَقَالَتْ: إِنِّي مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنَّ أَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ. قَالَتْ: فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا.

عروہ بن زبیر سے ہی مروی ہے کہ عدی بن کعب کی ایک آزاد کردہ لونڈی جسے زبراء نام سے پکارا جاتا تھا، ایک غلام کے نکاح میں تھی اور وہ ان دنوں لونڈی تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی، وہ بیان کرتی ہے کہ اس نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔ انہوں نے اسے بلایا اور فرمایا: میں تمہیں ایک خبر دینا چاہتی ہوں، میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تو کچھ کرے، تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے، جب تک تیرا خاوند تجھے چھو نہ لے۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے خاوند سے تین (طلاقوں کے بعد) اس سے جدا ہو گئی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ تَقُلْ لَهَا حَفْصَةُ رضي الله عنها: لَا يَجُوزُ أَنْ تُطَلِّقِي ثَلَاثًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ نہیں کہا کہ یہ جائز ہی نہیں ہے کہ تمہیں تین طلاقیں دی جائیں۔

۱۲۶۲- (۱۳۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ زَوْجُ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: كَانَ ذَالِكَ مُغِيثٌ عَبْدٌ لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي الطَّرِيقِ وَهُوَ يَبْكِي.

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بریرہ کے خاوند کا ذکر کیا گیا، توانہوں نے فرمایا: مغیث بنوفلاں کا غلام تھا، گویا (اب بھی) وہ مجھے (ویسے ہی) دکھائی دے رہا ہے کہ وہ اس (بریرہ) کے پیچھے راہوں میں روتا پھر رہا ہے۔

۱۲۶۳- (۱۳۳۴): أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

[۱۲۶۱] أيضاً

[۱۲۶۲] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب خيار الأمة تحت العبد، ح: ۲۲۸۰

[۱۲۶۳] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۲۲/۷

دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

باب الذى بيده عقدة النكاح

جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے

١٢٦٤-(١٣٤٥): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ: الزَّوْجُ.

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جس شخص کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے، وہ خاوند ہے۔

١٢٦٥-(١٣٤٦): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ: الزَّوْجُ.

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ وہ خاوند ہی ہے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

١٢٦٦-(١٣٤٧): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ.

ابن مسیّب کا بھی یہی قول ہے کہ وہ خاوند ہے۔

باب الطلاق قبل المس ونصف الصداق

چھونے سے پہلے ہی طلاق دینے اور نِصف مہر کا بیان

١٢٦٧-(٧٥٣): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما لَيْسَ لَهَا إِلَّا نِصْفَ الْمَهْرِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا يَعْنِي لِمَنْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿**وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً**﴾، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ**

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایسی عورت کو آدھا حق مہر (واپس) ملے گا اور اس کی کوئی عدت نہیں ہے، یعنی جس عورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ...الخ** ''اور اگر تم نے انہیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دی، اور تم نے ان کے لیے مہر بھی مقرر کر دیا ہو۔'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: **ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ ...الخ** ''پھر تم نے انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دی، تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔''

[١٢٦٤] المصنف لعبد الرزاق:٦/٢٨٤، المصنف لابن أبی شیبة:٣/٥٤٤، تفسیر الطبری:٧/١٥٤، السنن الکبری للبیهقی:٧/٢٥١

[١٢٦٥] تفسیر الطبری:٥/١٥٥

[١٢٦٦] أیضاً

[١٢٦٧] المصنف لعبد الرزاق:٦/٢٩٠، السنن لسعید بن منصور:١/٢٣٤، المصنف لابن أبی شیبة:٣/٣/٥٢٠

تَعْتَدُّونَهَا﴾.

۱۲۶۸-(۷۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ، إِلَّا الَّتِي فُرِضَ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَحَسْبُهَا نِصْفُ الْمَهْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر عورت کو فائدہ (نان و نفقہ) ملے گا، سوائے اس عورت کے جس کا حق مہر مقرر کر دیا گیا ہو لیکن (اس کے خاوند نے) اس کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو۔

۱۲۶۹-(۱۱۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا الصَّدَاقُ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: (حق مہر مقرر نہ ہونے کی صورت میں) طلاق شدہ عورت کو فائدہ پہنچانا (لازم) ہے، لیکن اگر ایسی عورت کو طلاق دی گئی جس کا حق مہر مقرر کیا جا چکا تھا اور اسے چھوا بھی نہیں گیا تو مقرر شدہ مہر کا نصف اسے کافی ہو گا۔

۱۲۷۰-(۱۴۵۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ يَخْلُو بِهَا وَلَا يَمَسُّهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا: لَيْسَ لَهَا إِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ، لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: **﴿وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾**.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کے متعلق فرمایا جو کہ شادی کرتا ہے اور اس عورت سے خلوت بھی اختیار کرتا ہے لیکن اسے چھوتا نہیں اور پھر اسے طلاق دے دیتا ہے فرمایا: اس عورت کے لیے صرف آدھا حق مہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ...... الخ ''اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے ان کے لیے حق مہر بھی مقرر کیا ہو، تو پھر جو تم نے مقرر کیا ہے انہیں اس کا آدھا ملے ہے۔''

۱۲۷۱-(۱۳۴۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَسَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى طَلَّقَهَا

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے طلاق دینے تک اس کے ساتھ مجامعت نہیں کی تھی، چنانچہ انہوں نے اسے پورا حق مہر بھیج دیا، انہیں جب اس کے بابت کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا زیادہ حق

[۱۲۶۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۳

[۱۲۶۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۳، المصنف لعبد الرزاق:۷/۶۸، السنن لسعيد بن منصور:۲/۲۷

[۱۲۷۰] المصنف لعبد الرزاق:۶/۲۹۰، السنن لسعيد بن منصور:۱/۲۳۴، المصنف لابن أبي شيبة:۳/۵۲۰

[۱۲۷۱] السنن الكبرى للبيهقي:۷/۲۵۱، المعرفة للبيهقي:۵/۳۹۵، المصنف لعبد الرزاق:۶/۲۸۴، المصنف لابن أبي شيبة:۳/۵۴۴

فَأَرْسَلَ إِلَيْهاَ بِالصَّدَاقَ تَامًّا، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِكَ فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْفَضْلِ.

بنتا ہے کہ میں احسان ونوازش کروں۔

باب من تزوج مطلقته بعد ماتزوجت غيره فهي عنده علٰى مابقي

جو شخص اپنی مطلّقہ بیوی کے کسی اور سے شادی کرنے کے بعد اس سے شادی کرلے، تووہ جب تک زندہ رہے گا اسی کی ہو گی

۱۲۷۲- (۱۴۴۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ رضي الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ فَنَكَحَتْ زَوْجًا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا أَوْ طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ إِلَى الزَّوْجِ الْأَوَّلِ عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: هِيَ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اہل بحرین میں سے ایک ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی تھی، پھر اس کی عدت گزرنے کے بعد اس سے کسی اور آدمی نے شادی کرلی، پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی اور وہ فوت ہو گیا، پھر اس سے اس کے پہلے خاوند نے شادی کرلی، توانہوں نے فرمایا: یہ اسی کے پاس رہے گی جب تک وہ زندہ رہے گا۔

[۱۲۷۲] السنن لسعيد بن منصور:۱/۳۹۸، المصنف لعبد الرزاق:۶/۳۵۱



كتاب الرجعة

رجوع کے مسائل

باب ما كان من الطلاق والرجعة

۱۲۷۳-(۹٦۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَمْهَلَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَقَالَ: وَاللهِ لَا آوِيكِ إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿**الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ**﴾ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مِنْ يَوْمِئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ.

طلاق اور رجوع کا بیان

عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا اور اس کی عدت کے خاتمے سے پہلے پہلے رجوع کرلیتا تھا، تو یہ اس کے لیے (جائز) ہے، اگرچہ اس نے اسے ہزار بار طلاق دی ہو۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر اسے ویسے ہی چھوڑے رکھا، یہاں تک کہ جب اس کی عدت ختم ہونے کا وقت قریب آیا تو اس نے اس سے رجوع کرلیا اور (دوبارہ) پھر اسے طلاق دے دی اور کہا: اللہ کی قسم! میں نہ تو تجھے بساؤں گا اور نہ ہی تو ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گی (یعنی اپنی طلاق کی مدت ختم ہونے سے پہلے پہلے رجوع کرلیا کروں گا)، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ...الخ** ''طلاق دو مرتبہ دینا ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے روکنا (بسانا) ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' اس دن کے بعد سے لوگ اس نئی طلاق (یعنی طلاق کے نئے حکم کی) طرف متوجہ ہوگئے، چاہے کسی نے طلاق دی تھی یا نہیں دی تھی۔

۱۲۷٤-(۱٤۸٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَمْهَلَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس سے رجوع کرلیتا ہے تو وہ اس کی

[۱۲۷۳] المصنف لعبد الرزاق:٦/۳۰۹

[۱۲۷٤] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۸، سنن الترمذي، أبواب الطلاق، ح:۱۱۹۲، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث، ح:۲۱۹٥، المستدرك للحاكم:۲/۲۷۹

ذَلِكَ لَهُ وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا وَقَالَ: وَاللهِ لَا آوِيكِ إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿**الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ**﴾ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ.

بیوی رہتی ہے اگرچہ اسے ہزار طلاق بھی دے دیتا۔ ہوتا اس طرح کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا جب اس کی عدت ختم ہونے لگتی تو اس سے رجوع کرلیتا۔ پھر اسے طلاق دے دیتا اور کہتا: اللہ کی قسم! نہ تو میں تجھے بساؤں گا اور اور نہ تُو کبھی حلال ہو گی کہ نکاح کرسکے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ...الخ** ''طلاق دو مرتبہ ہے۔ اچھے طریقے سے بسانا ہے یا پھر اچھے طریقے سے چھوڑنا ہے'' تو جس نے طلاق دی تھی یا جس نے نہیں دی تھی سب نے نئے سرے سے طلاق شمار کرنا شروع کردی۔

باب الرجعة فی الواحدة والاثنتين

پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع کا بیان

۱۲۷۵-(۷۶۲): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بن عَبْدِ يَزِيدَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ، وَوَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ.

نافع بن عجیر روایت کرتے ہیں کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے اور قسم بخدا! میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم صرف ایک ہی طلاق دینا چاہتے تھے؟ رکانہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں صرف ایک ہی طلاق دینا چاہتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (یعنی اس کی بیوی کو) اس کی طرف لوٹا دیا۔

۱۲۷۶- (۱۳۱۷): أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْمُزَنِيَّةَ الْبَتَّةَ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ

نافع بن عجیر بن عبد یزید روایت کرتے ہیں کہ رُکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سُہیمہ مُزنیہ کو طلاقِ بتہ دیدی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی بیوی سُہیمہ کو طلاقِ بتہ دے بیٹھا ہوں، جبکہ قسم بخدا میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق دینے کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے رُکانہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! (کیا) تم ایک

[۱۲۷۵] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في البتة، ح:۲۲۰۶، صحيح ابن حبان: ۹۷/۱۰، المستدرك للحاكم: ۱۹۹/۲
[۱۲۷۶] أيضاً

الْبَتَّةَ، وَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرُكَانَةَ: ((وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ: وَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ.

ہی طلاق دینا چاہتے تھے؟ رُکانہ نے جواب دیا: جی ہاں) اللہ کی قسم! میں ایک ہی طلاق دینا چاہتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (یعنی اس کی بیوی کو) اس کے پاس واپس بھیج دیا۔ پھر اس نے اسے (یعنی اپنی کی بیوی کو) عہدِ فاروقی میں دوسری اور عہدِ عثمانی میں تیسری طلاق دے دی۔

۱۲۷۷- (۱۳۱۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ قَالَ فَقَرَأَ: ﴿**وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا**﴾ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ فَإِنَّ الْوَاحِدَةَ تَبُتُّ.

محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے مُطلب بن حطب نے بتلایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دی، پھر وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ مُطلب کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں نے (خود ہی) کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: **وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا ...الخ** ''اور اگر وہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یقیناً یہی ان کے لیے یہی بہتر اور بہت زیادہ مضبوطی والا ہے۔'' کس بات نے تمہیں ایسا کرنے پر اُبھارا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں نے (اپنے ارادے سے ہی) کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی روکے رکھ، کیونکہ ایک طلاق رشتے کو نہیں توڑتی۔

۱۲۷۸-(۱۳۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِلتَّوْأَمَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ لِلْمُطَّلِبِ.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے توامہ سے بھی وہی فرمایا تھا جو مطلب سے فرمایا تھا۔

۱۲۷۹- (۱۳٦۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ

ابن میتب سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ

[۱۲۷۷] المصنف لعبد الرزاق: ٦/٣٥٦، السنن لسعيد بن منصور: ١/٤١٣، المصنف لابن أبي شيبة: ٤/٩٢

[۱۲۷۸] أيضاً

[۱۲۷۹] أيضاً

أَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ.

اس سے تب تک رجوع کا حق رکھتا ہے، جب تک کہ وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کر لے۔

۱۲۸۰۔(۱۴۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ فِي مَسْكَنِ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَ طَرِيقُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْآخَرَ مِنْ أَدْبَارِ الْبُيُوتِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ حفصہ کے گھر تھی، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کا راستہ مسجد کی طرف تھا لیکن وہ اپنی بیوی سے اجازت طلب کرنے کو ناپسند سمجھتے ہوئے گھروں کے پیچھے والے راستے سے گزر جاتے، حتی کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔

باب الاشهاد على الرجعة

رجوع پر گواہ بنانے کا بیان

۱۲۸۱۔(۱۴۳۷): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُشْهِدُ عَلَى رَجْعَتِهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِذَلِكَ قَالَ: هِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ.

سعید بن جبیر، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر اس سے رجوع کیا اور اس پر گواہ بھی بنا لیا، لیکن عورت کو اس کا علم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کی ہی بیوی ہے، دوسرے نے اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ۔

باب فی تمليك المرأة أمرها

عورت کو اس کے معاملے کا مالک بنانے کا بیان

۱۲۸۲۔(۱۱۶۱): وَبِهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا أَنْ يُنَاكِرَهَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَمْ أُرِدْ إِلَّا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ وَيَكُونُ أَمْلَكَ بِهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی کسی عورت کا مالک ہو جاتا ہے (یعنی شوہر بن جاتا ہے) تو فیصلہ وہی ہے جو عورت کرے گی (طلاق کا فیصلہ مراد ہے) مگر اس صورت میں کہ شوہر انکار کر دے، وہ کہے کہ میں نے تو صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا اور اس پر قسم بھی کھائے تو دوران عدت وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہے۔

[۱۲۸۰] الموطأ لإمام مالک:۲/۵۸۰، المصنف لعبد الرزاق:۶/۳۲۴، المصنف لابن أبی شیبة:۴/۱۶۳

[۱۲۸۱] المصنف لعبدالرزاق:۶/۳۱۳

[۱۲۸۲] الموطأ لإمام مالک:۲/۵۵۳، المصنف لعبد الرزاق:۲/۵۱۸، السنن لسعید بن منصور:۱/۴۱۹

۱۲۸۳-(۱۱۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: مَلَّكْتُ امْرَأَتِي أَمْرَهَا فَفَارَقَتْنِي، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: الْقَدَرُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: ارْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَأَنْتَ أَمْلَكُ بِهَا.

خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن عتیق آئے، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنی عورت کو حقِ طلاق دیا تھا تو اس نے مجھے جدا کر دیا، زید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تجھے کس بات نے اس کام پہ برانگیختہ کر دیا؟ تو انہوں نے کہا: تقدیر نے، زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ یہ ایک طلاق ہے اور تو ہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[۱۲۸۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۵٤، السنن لسعيد بن منصور:۱/٤٦۸، المصنف لعبد الرزاق:٦/۵۲۱

كتاب العدد والسكنى والنفقات
عدتوں، رہائش اور خرچ واخراجات کے مسائل

باب عدة المطلقة
مطلقہ کی عدت کا بیان

۱۲۸۴- (۱٤٤۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّهَا انْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

عروہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبدالرحمن جب تیسرے حیض میں داخل ہوئیں تو عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں منتقل کردیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ: صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذَلِكَ أُنَاسٌ وَقَالُوا إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: وَتَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ بات جب میں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے ذکر کی توانہوں نے فرمایا: عروہ نے سچ کہا ہے۔ اور لوگوں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو، لیکن تم جانتے ہو کہ اَقراء سے کیا مراد ہے؟ اَقراء سے مراد طہر (اطہار) ہیں۔

۱۲۸۵- (۱٤٤۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هَذَا يُرِيدُ الَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها.

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے فقہاء میں سے کسی ایک کو بھی اس بات کے علاوہ کچھ اور کہتے نہیں پایا، ان کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی بات تھی۔

۱۲۸٦- (۱٤٤۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مطلّقہ تیسرے حیض کے خون میں داخل ہوجائے تو وہ اس سے (یعنی اپنے خاوند سے) بری ہے۔

[۱۲۸٤] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷٦، السنن لسعيد بن منصور:۱/۲۹۳، المصنف لعبد الرزاق:٦/۳۱۹

[۱۲۸۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۷، المصنف لعبد الرزاق:٦/۳۲۰

[۱۲۸٦] أيضاً

الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ.

۱۲۸۷- (۱۴۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَكَانَ قَدْ طَلَّقَهَا وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا.

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ احوص مُلکِ شام میں اس وقت فوت ہوگئے جب ان کی بیوی حیض کے تیسرے خون میں داخل ہو چکی تھی اور انہوں نے اسے طلاق دے رکھی تھی، تو معاویہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کواس کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھ کر بھیجا، توزید رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ جواب لکھا کہ وہ تیسرے خون میں داخل ہو چکی ہے تووہ اس سے بری ہے اور وہ اس سے بری تھا، نہ تو وہ اس کی وارث بنے گی اور نہ ہی وہ اس کا وارث بنے گا۔

۱۲۸۸- (۱۴۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا طَعَنَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ.

سیدنا زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ جب مطلقہ کو تیسرا حیض شروع ہوجائے تو وہ اس سے (یعنی اپنے خاوند سے) بری ہے۔

۱۲۸۹- (۱۴۵۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا، وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی اپنے اہل خانہ کو طلاق دے دے اور وہ تیسرے حیض میں داخل ہوجائے تو وہ عورت اس آدمی سے بری ہے اور آدمی اس عورت سے بری ہے، نہ تو عورت آدمی کی وارث بنے گی اور نہ ہی آدمی عورت کا وارث بنے گا۔

باب عدة الامة

لونڈی کی عدت کا بیان

۱۲۹۰-(۱۴۵۷): حدثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَنْكِحُ

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے اور طلاقیں بھی دو دے گا اور لونڈی دو حیض عدت گزارے گی، اگر اسے حیض نہیں آتا تو دو مہینے یا ایک مہینہ اور

[۱۲۸۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۷، المصنف لعبد الرزاق:۶/۳۲۰
[۱۲۸۸] السنن لسعيد بن منصور:۱/۳۳۳
[۱۲۸۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۸
[۱۲۹۰] السنن لسعيد بن منصور:۱/۳۴۴، المصنف لعبد الرزاق:۸/۲۲۱

الْعَبْدُ امْرَأَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ الْأَمَةُ حَيْضَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرَيْنِ أَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا.

آدھامہینہ عدت گزارے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ثِقَةً.

سفیان فرماتے ہیں: وہ ثقہ تھے۔

۱۲۹۱-(۱۴۵۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثقفيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الخطابِ رضي الله عنه يقول: لَوِ اسْتَطَعْتُ لَجَعَلْتُهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا، فَقَالَ رَجلٌ: فَاجْعَلْهَا شَهْرًا وَنِصْف، افسكت عُمَرُ رضي الله عنه.

ثقیف قبیلے کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ اس نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا: اگر میرے پاس طاقت ہوتی تو میں اسے ڈیڑھ ماہ کر دیتا، ایک آدمی بولا: کیا میں اسے ڈیڑھ ماہ نہ کر دوں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

۱۲۹۲-(۱۴۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ فِي أُمِّ الْوَلَدِ يُتَوَفَّى عَنْهَا سَيِّدُهَا: تَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایسی اُمِ ولد کے بارے میں کہ جس کا آقا فوت ہو گیا ہو، فرمایا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

باب من رفعتها حيضة

اس عورت کا بیان جسے حیض آنا بند ہو جائے

۱۲۹۳-(۱۴۵۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَةٌ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَاكَ وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ.

ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو بھی طلاق ہوئی اور اسے ایک یا دو دفعہ حیض آیا، پھر اس کا حیض رک گیا، تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر اس کا حمل واضح ہو گیا تو اس کا اعتبار ہو گا، ورنہ وہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارے گی، پھر وہ حلال ہو جائے گی۔

باب عدة من نكحت في العدة

اس عورت کا بیان جو دورانِ عدت نکاح کر لے

۱۲۹۴-(۱۴۷۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ

ابن مسیب اور سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ طلیحہ، رشید ثقفی کی بیوی تھی تو اس نے اسے طلاق بتہ دے دی

[۱۲۹۱] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۳۴۳، المصنف لعبد الرزاق: ۷/۲۲۱

[۱۲۹۲] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۹۳، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۳۴۶

[۱۲۹۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۸۲، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۳۳۹، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۳۴۸

[۱۲۹۴] المصنف لعبد الرزاق: ۷/۹۰، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۴۵۱

يَسَارٍ: أَنَّ طُلَيْحَةَ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَنَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَ بِهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا. قَالَ سَعِيدٌ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا.

اور طلیحہ نے دورانِ عدت ہی آگے نکاح کر لیا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اور اس کے خاوند کو کوڑے لگائے اور دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی عورت اپنی عدت میں ہی نکاح کرلے اور جس خاوند نے اس سے شادی کی ہو، اس نے اگر اس سے ہمبستری نہیں کی ہو گی تو ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی، پھر وہ پہلے خاوند کے اعتبار سے ہی اپنی بقیہ عدت گزارے گی اور وہ آدمی ایسے ہی ہو گا جیسے اس نے ابھی صرف پیغامِ نکاح ہی بھیجا ہے۔ اور اگر دوسرے مرد نے اس سے دخول کرلیا ہے تو پھر بھی ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی اور اپنی بقیہ عدت وہ پہلے خاوند کے اعتبار سے گزارے گی اور پھر وہ دوسرے خاوند کی عدت گزارے گی، پھر اس سے کبھی نکاح نہیں کرسکے گی۔ سعید فرماتے ہیں: اس آدمی کے ذِمے اس کی شرم گاہ حلال کرنے کی وجہ سے اس عورت کے لیے حق مہر بھی ہے۔

۱۲۹۵-(۱۴۷۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه: أَنَّهُ قَضَى فِي الَّتِي تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا أَنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتُكْمِلُ مَا أَفْسَدَتْ مِنْ عِدَّةِ الْأَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مِنَ الْآخَرِ.

زاذان ابو عمر سے مروی ہے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس عورت کے متعلق فیصلہ کیا جو دورانِ عدت ہی نکاح کرلیتی ہے کہ ان کے درمیان جدائی ڈال دی جائے، اور آدمی کے عورت کی شرمگاہ کو جائز کرنے کی وجہ سے اس عورت کے لیے حق مہر بھی ہے اور جو پہلے خاوند کی عدت اس نے چھوڑی ہے وہ بھی پوری کرے گی اور دوسرے خاوند کی بھی عدت گزارے گی۔

باب عدة المتوفى عنهازوجهاوهي حامل

اس بیوہ کی عدت کا بیان جو حاملہ ہو

۱۲۹۶- (۱۳۳۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ

عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سبیعہ بنتِ حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے چند راتوں بعد بچہ جنم دیا، ان کے پاس

[۱۲۹۵] السنن لسعيد بن منصور:۱/ ۲۲۰، المصنف لعبد الرزاق:۶/ ۲۰۸، المصنف لابن أبی شيبة:۴/ ۱۴۸

[۱۲۹۶] السنن لسعيد بن منصور:۱/ ۳۹۴، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۵/ ۴۲۲، صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب أولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن، ح:۵۳۱۹، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها، ح:۱۴۸۴

أَبِيهِ، أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَقَالَ: قَدْ تَصَنَّعْتِ لِلْأَزْوَاجِ إِنَّهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((كَذَبَ أَبُو السَّنَابِلِ))، أَوْ ((لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو السَّنَابِلِ، قَدْ حَلَلْتِ فَتَزَوَّجِي)).

سے ابوسنابل بن بعکک گزرے توانہوں نے کہا: تم توشادی کے لیے تیار ہوئی بیٹھی ہو حالانکہ اس کی عدت چار مہینے اور دس دِن ہے۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوسنابل نے ٹھیک نہیں کہا، یا (آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ) جیساابوسنابل نے کہاہے ویسانہیں ہے، تم حلال ہواور شادی کرلو۔

۱۲۹۷-(۱۴۶۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ، فَخُطِبَتْ إِلَى الشَّابِّ، فَقَالَ الْكَهْلُ: لَمْ تَحْلِلْ، وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا وَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((قَدْ حَلَلْتِ، فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ)).

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیوہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو کہ حاملہ بھی ہو، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں مدتوں میں سے بعد والی مدت گزارے گی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بچے کو جنم دے لی گی تو حلال ہوجائے گی، ابوسلمہ نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے نصف ماہ بعد بچے کو جنم دیااور اسے دوآدمیوں نے پیغامِ نکاح بھیجا، ایک ان میں سے جوان تھااور دوسراادھیڑ عمر، اس نے نوجوان کا پیغامِ نکاح قبول کرلیااور دوسرا کہنے لگا: یہ حلال نہیں ہوئی، اس عورت کے گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے اور بوڑھے کا خیال تھا کہ جب وہ آئیں گے تووہ اسی کوترجیح دیں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی توآپ ﷺ نے فرمایا: تُو حلال ہے، جس سے چاہے تُو نکاح کرلے۔

۱۲۹۸-(۱۴۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما

[۱۲۹۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۹، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، ح:۳۵۰۹؛ صحيح البخاري، كتاب التفسير، من سورة الطلاق، باب وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن ومن يتق الله يجعل له من أمره يسراً، ح:۴۹۰۹

[۱۲۹۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۹۰، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل، ح:۱۴۸۵، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، ح:۳۵۱۴

بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي، يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ، فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ، أَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: ((قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي)).

اور سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی عورت کے متعلق اختلاف کیا جواپنے خاوند کی وفات کے چند دنوں بعد ہی بچے کو جنم دے دیتی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: دومدتوں میں سے بعد والی مدت کاانتظار کرے گی، اور ابوسلمہ کہنے لگے: جب بھی بچے کو جنم دے گی حلال ہوجائے گی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہ کے ساتھ ہوں، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام کریب کو اُم سلمہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ کرآئے، وہ جب واپس آیاتو کہا: آپ فرماتی ہیں کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند دنوں بعد بچے کو جنم دیاتھااور اس نے جب یہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیاتوآپ نے فرمایاتھا: تو حلال ہے اور تو نکاح کرسکتی ہے۔

۱۲۹۹-(۱۴٦۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي أَنْ تُنْكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا.

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد ہی بچے کو جنم دینے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی توآپ ﷺ اسے اجازت دے دی۔

۱۳۰۰-(۱۴٦۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ، فَأَخْبَرَهُ رَجُلٌ الْأَنْصَارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنْ لَحَلَّتْ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حاملہ بیوہ کے متعلق سوال کیا گیاتوآپ نے فرمایا: جب بچے کو جنم دے لے تووہ حلال ہے،آپ کو ایک انصاری نے بتلایا کہ ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر اس کاخاوند چارپائی پہ ہو، اسے ابھی دفن بھی نہ کیا گیاہواور وہ بچے کو جنم دے دے تووہ (اسی وقت) حلال ہوجائے گی۔

[۱۲۹۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۹۰، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن، ح: ۵۳۲۰

[۱۳۰۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۹، المصنف لعبد الرزاق:۳/۵۵٤

باب عدة المتوفى عنها قبل انقضاء عدتها

۱۳۰۱ (۱٤٥٤): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ وَهِيَ تُرْضِعُ ابْنَتَهُ فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا لَا تَحِيضُ يَمْنَعُهَا الرَّضَاعُ أَنْ تَحِيضَ ثُمَّ مَرِضَ حَبَّانُ بَعْدَ أَنْ طَلَّقَهَا سَبْعَةَ أَشْهُرٍ أَوْ ثَمَانِيَةً فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ امْرَأَتَكَ تُرِيدُ أَنْ تَرِثَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: احْمِلُونِي إِلَى عُثْمَانَ رضي الله عنه فَحَمَلُوهُ إِلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ امْرَأَتِهِ وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنهما فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَانُ رضي الله عنه: مَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَا: نَرَى أَنَّهَا تَرِثُهُ إِنْ مَاتَ وَيَرِثُهَا إِنْ مَاتَتْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقَوَاعِدِ اللَّاتِي قَدْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ وَلَيْسَتْ مِنَ الْأَبْكَارِ اللَّاتِي لَمْ يَبْلُغْنَ الْمَحِيضَ ثُمَّ هِيَ عَلَى عِدَّةِ حَيْضِهَا مَا كَانَ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ فَرَجَعَ حَبَّانُ إِلَى أَهْلِهِ فَأَخَذَ ابْنَتَهُ فَلَمَّا فَقَدَتِ الرَّضَاعَ حَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تُوُفِّيَ حَبَّانُ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَوَرِثَتْ.

اس عورت کی عدت کا بیان جس کی عدت پوری ہونے سے پہلے ہی اس کا خاوند فوت ہو جائے

عبدالرحمٰن بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ حبان بن منقذ نامی ایک انصاری شخص نے تندرستی میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور یہ اس کی بیٹی کو دودھ پلاتی تھی، اسے دودھ پلانے کی وجہ سے سترہ ماہ تک حیض نہ آیا، اس کا خاوند حبان اسے طلاق دینے کے سترہ یا اٹھارہ ماہ بعد بیمار ہو گیا۔ میں نے اسے کہا کہ تمہاری بیوی تمہاری وارث بننا چاہتی ہے، اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو، وہ اسے ان کے پاس لے گئے، اس نے اس عورت کی بات ان سے بیان کی اور ان کے پاس علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ اگر یہ فوت ہو گیا تو وہ اس کی وارث بنے گی اور اگر وہ فوت ہو گئی تو یہ اس کا وارث بنے گا، کیونکہ وہ ان عورتوں میں سے نہیں ہے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اور نہ ہی وہ ان کنواری عورتوں میں سے ہے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئیں، پھر وہ اپنے حیض کی عدت پر بھی ہے جب اسے حیض آ رہا ہے، چاہے حیض تھوڑا ہو یا زیادہ، حبان اپنے گھر واپس آ گئے اور اپنی بیٹی اس عورت سے واپس لے لی، جب عورت نے دودھ پلانا چھوڑ دیا تو اسے حیض آ گیا، پھر دوسری دفعہ حیض آ گیا، پھر تیسری دفعہ حیض آنے سے پہلے ہی حبان فوت ہو گیا تو اس عورت نے بیوہ کی عدت گزاری اور اس کی وارث بنی۔

[۱۳۰۱] المصنف لعبد الرزاق:٦/٣٤٠، الموطأ لإمام مالك:٢/٥٧٢، السنن لسعيد بن منصور:١/٣٤٩

۱۳۰۲-(۱۴۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ جَدِّهِ حَبَّانَ امْرَأَتَانِ لَهُ هَاشِمِيَّةٌ وَأَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ عَنْهَا وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ: أَنَا أَرِثُهُ لَمْ أَحِضْ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَقَضَى لَهُمَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ بِالْمِيرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ: ابْنُ عَمِّكِ هُوَ أَشَارَ إِلَيْنَا بِهَذَا يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ.

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے نکاح میں ہاشمی اور انصاری دوعورتیں تھیں، اس نے انصاری عورت کو طلاق دے دی اور وہ دودھ پلا رہی تھی، اسے ایک سال ہی ہوا تھا کہ وہ فوت ہو گیا جبکہ اسے ابھی حیض نہیں آیا تھا، اس عورت نے کہا: میں اس کی وارث بنوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا، یہ جھگڑا لے کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپ نے انصاری عورت کے حق میں وراثت کا فیصلہ کر دیا، ہاشمی عورت نے اس فیصلے کی وجہ سے عثمان رضی اللہ عنہ کو ملامت کی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عمل آپ کے چچا کے بیٹے کا ہے، انہوں نے (ہی اس مسئلے میں) ہماری راہنمائی کی ہے۔ ان کی مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

باب عدة المتوفى عنها زوجها ولم يدخل بها

اس بیوہ کی عدت کا بیان جس کے ساتھ اس کے خاوند نے ہمبستری نہ کی ہو

۱۳۰۳-(۱۸۱۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عن عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يَدْخُلْ بها ولَمْ يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقاً أَنَّ لَهَا الْمِيرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَا صَدَاقَ لَها.

عبدِ خیر سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایسے مرد کے متعلق فیصلہ کیا جو کسی عورت سے شادی کر لے، پھر اس سے دخول کیے بغیر اور حق مہر مقرر کیے بغیر فوت ہو جائے، کہ اس عورت کے لیے میراث ہے اور اس پر عدت لاگو ہو گی لیکن اس کے لیے حق مہر نہیں۔

۱۳۰۴-(۱۲۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَةَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا

نافع روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمر کی بیٹی، جس کی والدہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی، وہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی بیوی تھی، وہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے) فوت ہو گئے، جبکہ ابھی انہوں نے نہ اس سے مجامعت

[۱۳۰۲] أيضاً

[۱۳۰۳] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۶۵

[۱۳۰۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۲۷، المصنف لعبد الرزاق: ۶/۲۹۲، السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۶۶

فَابْتَغَتْ أُمُّهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نَمْنَعْكُمُوهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا فَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَضَى أَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ.

کی تھی اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا تھا، اس کی ماں نے اس کے مہر کا تقاضا کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا مہر نہیں ہے، اور اگر ہوتا تو ہم اسے تم سے روکے نہ رکھتے اور نہ ہی ہم اس پر ظلم کرتے۔ لیکن اس (کی ماں نے) ان کی بات نہ مانی، تو انہوں نے اپنے درمیان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث بنالیا، تو انہوں نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اسے مہر تو نہیں ملے گا البتہ وراثت ملے گی۔

باب الاحداد

سوگ منانے کا بیان

۱۳۰۵، ۱۳۰۷(۱۴۶۷-۱۴۶۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ، قَالَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سُفْيَانُ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے یہ تین احادیث بیان کی ہیں، زینب فرماتی ہیں: جب ابو سفیان فوت ہوئے تو میں نبی ﷺ کی بیوی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد قسم کی خوشبو منگوائی، جو خلوق تھی یا کوئی اور وہ خوشبو، انہوں نے ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اس لڑکی کے رخساروں کو چھوا اور فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی حاجت نہیں تھی، میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ ہاں، اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

[۱۳۰۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۹۶، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشراً، ح:۵۳۳۴، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح:۱۴۸۶

[۱۳۰۶] صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر عشر، ح:۵۳۳۵، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح:۱۴۸۷

[۱۳۰۷] صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشراً، ح:۵۳۳۶، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة، ح:۱۴۸۸

وَقَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا عَبْدُ اللهِ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

زینب فرماتی ہیں کہ میں سیدہ زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی عبداللہ فوت ہوئے، اس نے خوشبو منگوا کر لگائی اور اور فرمایا: مجھے خوشبو کی حاجت تو نہیں تھی سو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: جب آپ منبر پر تشریف فرماتھے کہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ ہاں اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لَا))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ))، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَقْبِصُ بِهِ، فَقَلَّمَا تَقْبِصُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَ تْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں، کیا میں اسے سُرمہ لگا سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا اور ہر مرتبہ نفی میں جواب دیا، پھر فرمایا: یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں، جبکہ جاہلیت میں تمہاری عورتیں ایک مکمل سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھیں۔ حمید فرماتے ہیں: میں نے زینب سے کہا: سال بعد مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ تو زینب نے بتلایا کہ عورت کا جب خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ جھونپڑی میں داخل ہو جاتی اور بُرے ترین کپڑے پہن لیتی، خوشبو وغیرہ کچھ بھی نہ لگاتی، حتیٰ کہ اسی طرح سال گزر جاتا، پھر اس کے پاس گدھا، بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا جس سے وہ اپنا جسم لگاتی، اکثر ایسا ہوتا کہ جس سے جسم لگاتی وہ مر جاتا، پھر وہ وہاں سے نکلتی، اس کے پاس مینگنی لائی جاتی اور وہ اسے پھینکتی، پھر اس کے بعد وہ جو چاہتی خوشبو وغیرہ استعمال کر سکتی۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: الْحِفْشُ: الْبَيْتُ الصَّغِيرُ

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بالوں سے بنے ہوئے

الذَّلِيلُ مِنَ الشَّعْرِ وَالْبِنَاءِ وَغَيْرِهِ، وَالْقَبْصُ: أَنْ تَأْخُذَ مِنَ الدَّابَّةِ مَوْضِعًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهَا، وَالْقَبْضُ: الْأَخْذُ بِالْكَفِّ كُلِّهَا.

چھوٹے سے خیمے اور گھر وغیرہ کو حفش کہتے ہیں۔ قبص کا مطلب ہے جانور کے پاؤں کے ناخنوں کو پکڑنا، اور قبض کا معنی ہے مٹھی بھرنا۔

۱۳۰۸-(۱۴۷۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَوْ حَفْصَةَ، أَوْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

صفیہ بنت ابی عبید، سیدہ عائشہ یا حفصہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

باب فی امرأة المفقود

گمشدہ خاوند والی عورت کا بیان

۱۳۰۹-(۱۴۸۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ: إِذَا قَدِمَ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ هِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَلَا تُخَيَّرُ.

سیار بن ابی حکم، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے گم شدہ خاوند والی عورت کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب اس کا خاوند آجائے اور اس عورت نے آگے شادی کر لی ہو تو وہ پہلے کی ہی بیوی ہو گی، اگر (پہلا خاوند) چاہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر چاہے تو اسے اپنے نکاح میں ہی رکھے اور عورت کو کسی طرح کا کوئی اختیار نہیں دیا جائے گا۔

۱۳۱۰-(۱۴۸۱): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ: أَنَّهَا لَا تَتَزَوَّجُ.

عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے گم شدہ خاوند والی عورت کے متعلق فرمایا: وہ آگے شادی نہیں کرے گی۔

باب فی سكنى المطلقة

مطلقہ کی رہائش کا بیان

۱۳۱۱-(۱۴۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

فاطمہ بنت قیس روایت کرتی ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اسے طلاق دے دی، جبکہ وہ شام میں تھے۔ پھر باقی

[۱۳۰۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۹۸، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فى عدة الوفاة، ح:۱۴۸۹

[۱۳۰۹] السنن لسعيد بن منصور:۱/۴۵۲، المصنف لابن أبى شيبة:۳/۵۲۲

[۱۳۱۰] المصنف لعبد الرزاق:۷/۹۰، السنن لسعيد بن منصور:۱/۴۵۱

[۱۳۱۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۸۰، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح:۱۱۱۴

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ))، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى، تَضَعِينَ ثِيَابَكِ.

حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور یہ تمام معاملہ آپ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے ذمہ نفقہ نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اُمِ شریک کے گھر عدت گزارے۔ پھر فرمایا: اس عورت کے پاس اکثر صحابہ کا آنا جانا رہتا ہے تو تم ابن اُمِ مکتوم کے ہاں عدت گزار لو، وہ نابینا آدمی ہے، تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

۱۳۱۲- (۱٤٧٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ عَنْ أَعْلَمِ، أَهْلِهَا فَدُفِعْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَبْتُوتَةِ، فَقَالَ: تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، فَقُلْتُ: فَأَيْنَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: هَاهُ، فَوَصَفَ أَنَّهُ تَغَيَّظَ، وَقَالَ: فَتَنَتْ فَاطِمَةُ النَّاسَ، وَكَانَ لِلِسَانِهَا ذَرَابَةٌ فَاسْتَطَالَتْ عَلَى أَحْمَائِهَا، فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

میمون بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور میں نے وہاں کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو مجھے سعید بن میتب کے پاس بھیجا گیا، میں نے ان سے مبتوتہ (جسے طلاق بتہ دی گئی ہو) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی عدت گزارے گی، میں نے کہا: فاطمہ بنت قیس کی حدیث پھر کہاں جائے گی؟ فرمایا: افسوس!۔ مروان بیان کرتے ہیں کہ آپ بہت غصے ہوئے اور فرمایا: فاطمہ نے تو لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا ہے، اس کی زبان بہت تیز تھی اور وہ اپنے خاوند کے رشتہ داروں کے بارے میں زبان درازی کیا کرتی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس لیے اسے حکم دیا تھا کہ وہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارے۔

۱۳۱۳- (۱٤٧٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ

قاسم اور سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاقِ بتہ دے دی اور عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کو کسی اور جگہ منتقل کر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کی طرف پیغام بھیجا، جو اس وقت مدینہ کے حاکم تھے، فرمایا: اے مروان! اللہ سے ڈرو، اور اس عورت کو اس کے گھر بھیجو۔ سلیمان

[۱۳۱۲] المصنف لعبد الرزاق:٧/٢٦، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب من أنكر على فاطمة بنت قيس، ح:٢٢٩٦

[۱۳۱۳] الموطأ لإمام مالك:٢/٥٧٩، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس، ح:٥٣٢١

الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللهِ يَا مَرْوَانُ! وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا، فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي، وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ: أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے ہیں۔ قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: کیاآپ کو فاطمہ بنت قیس کے معاملے کا علم نہیں ہے؟ توعائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگرآپ فاطمہ کا معاملہ ذکر نہ کریں توآپ پر کوئی حرج نہیں، مروان نے کہا: اگرآپ اس کے عذر کو کافی سمجھتی ہیں تو پھر جو ان دونوں کے درمیان تھاآپ کو وہ بھی کافی ہونا چاہیے۔

۱۳۱۴-(۱۴۷۴): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَقُولُ: اتَّقِي اللهَ يَا فَاطِمَةُ فَقَدْ عَلِمْتِ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ ذَلِكَ.

محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو تم جانتی ہو کہ یہ حکم کس چیز کے متعلق تھا۔

۱۳۱۵-(۱۳۱۱): أَخْبَرَنَا عَبْدُ العَزِيز بنُ مُحَمَّد الدَّرَاوَرْدِيّ، عَن مُحَمَّد بن عَمْرٍو، عن محمد بنِ إِبْرَاهِيمَ بنَ الحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿**إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ**﴾ قَالَ: أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِ زَوْجِهَا فَإِذَا بَذَتْ فَقَدْ حَلَّ إِخْرَاجُها.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: **إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ** ''مگر یہ کہ وہ عورتیں واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر والوں سے بدزبانی کریں، اگر ایسا کریں تو انہیں گھر سے نکالنا جائز ہے۔

باب فی نفقة المطلقة

مطلقہ کے خرچ واخراجات کا بیان

۱۳۱۶-(۱۳۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْ، فَقَالَ: وَاللهِ مَالَكِ عَلَيْنَا

فاطمہ بنتِ قیس روایت کرتی ہیں کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاقِ بتہ دے دی اور وہ شام میں تھے، توانہوں نے اپنے وکیل کوجَو دے کران کے پاس بھیجاتووہ ناراض ہونے لگیں، تواس نے کہا: اللہ کی قسم! تیرے لیے ہمارے ذمے کوئی چیز نہیں پڑتی، تووہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کاذکر کیا، توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[۱۳۱۴] صحيح البخاري، أيضاً، ح:۵۳۲۳، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح:۱۱۱۴، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب من أنكر على فاطمة بنت قيس، ح:؛ ۲۲۹۲

[۱۳۱۵] المصنف لعبد الرزاق:۳۲۳/۶، المصنف لابن أبي شيبة:۱۸۹/۴

[۱۳۱۶] الموطأ لإمام مالك:۵۸۰/۲، صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، ح:۱۱۱۴

مِنْ شَیْءٍ، فَجَاءَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((لَیْسَ لَكِ عَلَیْهِ نَفَقَةٌ)).

تیرے لیے اس کے ذمے نفقہ نہیں ہے۔

۱۳۱۷-(۱۴۷۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِیدِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ یَقُولُ: نَفَقَةُ الْمُطَلَّقَةِ مَا لَمْ تَحْرُمْ فَإِذَا حَرُمَتْ فَمَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ.

ابو زبیر سے مروی ہے انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: مطلّقہ کا اس وقت تک (خاوند کے ذِمہ) نفقہ ہوتا ہے جب تک وہ حرام نہیں ہوتی، جب حرام ہوجائے گی پھر اچھے طریقہ سے صرف فائدہ پہنچانا ہے۔

۱۳۱۸-(۱۴۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِیدِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَیْسَتِ الْمَبْتُوتَةُ الْحُبْلَی مِنْهُ فِی شَیْءٍ إِلَّا أَنَّهُ یُنْفِقُ عَلَیْهَا مِنْ أَجْلِ الْحَبَلِ فَإِذَا کَانَتْ غَیْرَ حُبْلَی فَلَا نَفَقَةَ لَهَا.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ایسی حاملہ عورت جسے طلاقِ بتہ ہوئی ہو اس کے لیے کچھ بھی نہیں، مگر حمل کی وجہ سے آدمی اس پر خرچ کرے گا۔ اور اگر حاملہ بھی نہیں تو پھر اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں۔

باب فی سکن المتوفی عنها ونفقتها

بیوہ کی رہائش اور اس کے خرچ واخراجات

۱۳۱۹-(۱۳۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ أَنَّ الْفُرَیْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَی أَهْلِهَا فِی بَنِی خُدْرَةَ، فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِی طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ حَتَّی إِذَا کَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَی أَهْلِی فَإِنَّ زَوْجِی لَمْ یَتْرُکْنِی فِی مَسْکَنٍ یَمْلِکُهُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ))، فَانْصَرَفْتُ حَتَّی إِذَا کُنْتُ فِی الْحُجْرَةِ أَوْ فِی الْمَسْجِدِ دَعَانِی، أَوْ أَمَرَ بِی فَدُعِیتُ لَهُ

فریعہ بنت مالک بن سنان بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ سے یہ پوچھنے آئیں کہ وہ اپنے اہل بنو خدرہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے، اس لیے کہ اس کا خاوند بھگوڑے غلاموں کی تلاش میں جب قدوم پہنچا تو وہ (غلام) اسے مل گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے اہل کے پاس لوٹ جاؤں؟ اس لیے کہ میرے خاوند نے اپنی ملکیت کی میرے لیے کوئی رہائش گاہ نہیں چھوڑی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں (چلی جاؤ)، اور جب میں جانے لگی، ابھی میں حجرہ یا مسجد میں ہی تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے آواز دی یا بلانے کا حکم دیا اور پوچھا: تو نے کیا کہا تھا؟ میں نے وہ قصہ دوبارہ بیان کر دیا جو میں اپنے خاوند کے بارے میں پہلے ہی بتا چکی

[۱۳۱۷] المصنف لابن أبی شیبة:۴/۱۳۶

[۱۳۱۸] المصنف لعبد الرزاق:۷/۱۸

[۱۳۱۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۹۱، سنن أبی داود، کتاب الطلاق، باب فی المتوفی عنها تنتقل، ح:۲۳۰۰، سنن الترمذی، أبواب الطلاق، باب ما جاء أین تعتد المتوفی عنها زوجها، ح:۱۲۰۴، سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب مقام المتوفی عنها زوجها فی بیتها حتی تحل، ح:۳۵۲۸، سنن ابن ماجه، کتاب الطلاق، باب أین تعتد المتوفی عنها زوجها، ح:۲۰۳۱

فَقَالَ: ((كَيفَ قُلتِ؟))، فَرَدَدتُ عَلَيهِ القِصَّةَ الَّتِي ذَكَرتُ لَهُ مِن شَأنِ زَوجِي، فَقَالَ: ((امكُثِي فِي بَيتِكِ حَتَّى يَبلُغَ الكِتَابُ أَجلَهُ))، قَالَت: فَاعتَدَدتُ فِيهِ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا، فَلَمَّا كَانَ عُثمَانُ أَرسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَن ذَلِكَ، فَأَخبَرتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر میں ٹھہری رہ، یہاں تک کہ عدت کی مدت ختم ہو جائے۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں مجھ سے دریافت کروایا، تو میں نے انہیں بتلایا، چنانچہ انہوں نے (اسی بات کی) اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

۱۳۲۰- (۱٤٦٥): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَن هِشَامٍ، عَن أَبِيهِ أنه قَالَ: فِي المَرأَةِ البَادِيَةِ يُتَوَفَّى عَنهَا زَوجُهَا أَنَّهَا تَنتَوِي حَيثُ انتَوَى أَهلُهَا.

ہشام اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ اس دیہاتی عورت کے متعلق فرماتے ہیں جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو کہ جہاں اس کے گھر والے منتقل ہوں گے وہ بھی وہیں منتقل ہو جائے گی۔

۱۳۱۱- (۱٤٦٦): أَخبَرَنَا عَبدُ المَجِيدِ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، عَن هِشَامٍ، عَن أَبِيهِ وَعَن عُبَيدِ اللهِ بنِ عَبدِ اللهِ بنِ عُتبَةَ مِثلَهُ، أَو مِثلَ مِعنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ.

ہشام اپنے والد اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مثلِ سابق یا اس کے ہم معنی ہی بیان کرتے ہیں، ان (کی روایات) میں کوئی اختلاف نہیں۔

۱۳۲۲- (۱٤٦٤): أَخبَرَنَا عَبدُ المَجِيدِ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، عَن أَبِي الزُّبَيرِ عَن جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: لَيسَ لِلمُتَوَفَّى عَنهَا زَوجُهَا نَفَقَةٌ حَسبُهَا المِيرَاثُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیوہ کے لیے نفقہ نہیں ہے، اسے وراثت ہی کافی ہے۔

باب الانكار على من خرجت فى العدة

دورانِ عدت باہر نکلنے والی عورت کو روکنا

۱۳۲۳- (۱٤٧٣): أَخبَرَنَا عَبدُ المَجِيدِ، عَنِ ابنِ جُرَيجٍ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، عَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللهِ، عَن عَبدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَصلُحُ لِلمَرأَةِ أَن تَبِيتَ لَيلَةً وَاحِدَةً إِذَا كَانَت فِي عِدَّةِ وَفَاةٍ أَو طَلَاقٍ إِلَّا فِي بَيتِهَا.

اسلم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ فرمایا کرتے تھے: جب عورت وفات یا طلاق کی وجہ سے عدت گزار رہی ہو تو اس کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ رات گزارے۔

[۱۳۲۰] الموطأ لإمام مالك:۳/۵۹٦، المصنف لعبد الرزاق:۷/۳٦، السنن لسعيد بن منصور:۱/۳٦٦

[۱۳۱۱] أيضاً

[۱۳۲۲] مصنف عبدالرزاق:۷/۳۷، السنن لسعيد بن منصور:۱/۳٦۹، المصنف لابن أبی شيبة:٤/١٦٥

[۱۳۲۳] المصنف لعبد الرزاق:۷/۳۱

۱۳۲۴-(۱٤۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سعید بن زید کی بیٹی عبداللہ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اسے طلاقِ بتہ دے دی، وہ باہر نکلی تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع کر دیا۔

[۱۳۲٤] الموطأ لإمام مالك: ۲/۵۷۹، المصنف لعبد الرزاق: ۷/۲٦

کتاب اللّعان

لعان کے مسائل

باب فی سنّة اللّعان

۱۳۲۵-(۱۳۸۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ

طریقۂ لعان کا بیان

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے: اے عاصم! آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ (اگر وہ ایسا کرے گا) تو (قصاص میں) تم اسے قتل کر دو گے، تو پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! میرے لیے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھو۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے (اس طرح کے) مسائل کو ناپسند فرمایا اور اسے معیوب جانا، یہاں تک کہ جو عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، وہ ان پر گراں گزرا۔ پھر جب عاصم اپنے گھر لوٹے تو عویمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور پوچھا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ تو عاصم رضی اللہ عنہ نے عویمر کو جواب دیا کہ تُو کوئی اچھا سوال لے کر نہیں آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ کو ناپسند فرمایا ہے جو تو نے پوچھا ہے۔ عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تب تک باز نہیں آؤں گا جب تک کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لُوں۔ پھر عویمر چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ پہنچے،

[۱۳۲۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۶۶، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب من جوز الطلاق الثلاث، ح:۵۲۵۹، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ح:۱۴۹۲

كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا))، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: فَتَلَاعَنَا، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

آپ ﷺ اس وقت لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ (اگر وہ ایسا کرے گا) تو (قصاص میں) آپ ﷺ اسے قتل کر دیں گے، تو پھر وہ کیا کرے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں (حکم) نازل فرمادیا ہے، لہٰذا تم جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نے آپس میں لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، پھر جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اسے اپنے عقد میں رکھوں (تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ) میں نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے سے قبل ہی اسے تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ تب سے لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۱۳۲۶-(۱۲۸۳): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَخْبَرَهُ، قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: يَا عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ، سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَيُقْتَلُ بِهِ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَسَأَلَ عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَعَابَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسَائِلَ، فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: صَنَعْتُ إِنَّكَ لَمْ

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا:؟ اے عاصم! میرے لیے ایسے شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھیے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاتا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے، تو کیا اس وجہ سے اسے بھی قتل کر دیا جائے گا؟ یا وہ کیا کرے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے (اس طرح کے) سوالات پوچھنا ناپسند فرمایا۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے تو انہوں نے پوچھا کہ (جو آپ کو کام کہا تھا، اس

[۱۳۲۶] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في اللعان، ح:۲۲٤٥، سنن ابن ماجه، كتاب الطلاق، باب اللعان، ح:۲۳٦٦

تَأْتِينِي بِخَيْرٍ، سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَابَ الْمَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَأَسْأَلَنَّهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا، فَدَعَاهُمَا فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: لَإِنِ انْطَلَقْتُ بِهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا، فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((انْظُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ، عَظِيمَ الْإِلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا))، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَصَارَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

کا) آپ نے کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہ کام کر دیا ہے، لیکن تم نے تو مجھے مصیبت میں ڈال دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے (ایسے) مسائل کو معیوب سمجھا۔ عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں لازماً رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ ﷺ سے اس بابت پوچھ کر ہی رہوں گا۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر انہی دونوں (عویمر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی) کے بارے میں ہی وحی نازل کی جا رہی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا اور ان میں لعان کروایا۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اسے لے کر چلا گیا (یعنی اسے دوبارہ اپنے گھر بسالیا) تو میں نے (گویا) اس پر جھوٹ باندھا ہے، لہٰذا قبل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں حکم فرماتے انہوں نے خود ہی اسے فارغ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو دیکھنا کہ اگر تو یہ سیاہ رنگ، سیاہ آنکھوں اور بڑے سُرینوں والا بچہ جنم دے تو میرے خیال میں عویمر نے سچ بولا ہے، لیکن اگر وہ سُرخ رنگ کا بچہ جنم دے جو وحرۃ کے مانند ہو (وحرۃ سے مراد ایسا جانور ہے جو چھپکلی کے مانند ہوتا ہے اور وہ کھانے پینے کی جس چیز کو بھی چھو لیتا ہے اُسے زہر آلود کر دیتا ہے) تو میری رائے میں یہ (یعنی عویمر) جھوٹا ہو گا۔ چنانچہ اس عورت نے ناپسندیدہ (یعنی اوّل الذکر) خصلت والا ہی بچہ جنم دیا۔

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریق کار چل پڑا۔

۱۳۲۷- (۱۲۸۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ إِلَى

سیدنا سہل بن سعد سے ہی مروی ہے کہ عویمر رضی اللہ عنہ، عاصم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو دیکھ

[۱۳۲۷] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالسنة، باب ما یکرہ من التعمق و التنازع فی العلم و الغلو فی الدین و البدع، ح: ۷۳۰۴

عَاصِمٍ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، أَتَقْتُلُونَهُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى عُوَيْمِرٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ وَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ خِلَافَ عَاصِمٍ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((قَدْ نَزَلَ فِيكُمَا الْقُرْآنُ))، فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَضَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((انْظُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَعْيَنَ، ذَا أَلْيَتَيْنِ، فَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا))، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.

لیتا ہے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے، تو کیا تم لوگ (قصاص میں) اسے قتل کر دو گے؟ اے عاصم! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیجیے۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے (ایسے) مسائل کو ناپسند فرمایا اور اسے معیوب جانا۔ عاصم رضی اللہ عنہ جب عویمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے تو انہوں نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے (ایسے) مسائل کو ناپسند اور معیوب جانا ہے۔ تو عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں (یہ مسئلہ پوچھنے) رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور آؤں گا، چنانچہ وہ آئے اور عاصم رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد قرآن نازل ہو چکا تھا، جب عویمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کے بارے قرآن نازل ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں آئے اور لعان کیا، پھر انہوں نے (یعنی عویمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اگر میں اسے روکے رکھوں (یعنی دوبارہ گھر بسالوں) تو (یہ ایسے ہی ہو گا کہ جیسے) میں نے اس پر جھوٹ باندھا ہے، پھر انہوں نے اسے فارغ کر دیا، حالانکہ (ابھی) نبی ﷺ نے انہیں حکم نہیں دیا تھا، پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ چل پڑا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو دیکھنا کہ اگر یہ سُرخ رنگ اور وحرۃ جانور کی طرح چھوٹے قد کا بچہ جنم دے تو میرے خیال میں اس (عویمر رضی اللہ عنہ) نے اس پر (یعنی اپنی بیوی پر) جھوٹ باندھا ہے، لیکن اگر یہ عورت کالے رنگ، سیاہ آنکھوں اور بڑے سُرینوں والا بچہ جنم دے، تو میرے خیال میں اس نے اس عورت کے خلاف سچ ہی بولا ہے۔ پھر اس عورت نے ناپسندیدہ صفات کے مطابق ہی بچہ جنم دیا۔

۱۳۲۸-(۱۳۸٤): سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

سیدنا عبید اللہ بن عتیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

[۱۳۲۸] المعرفة للبيهقي: ۵/۵۵۲

يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَشْقَرَ سَبِطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهِمُهُ))، قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ.

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ عورت ایسا بچہ جنم دے جو سفید سُرخی مائل رنگ، پورے جسم اور سِیدھے بالوں والا ہو (یعنی جو چھوٹے قد اور گھنگھریالے بالوں والا نہ ہو) تو وہ اس کے خاوند کا ہی ہو گا، لیکن اگر وہ چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں والا بچہ جنم دیتی ہے تو وہ اسی شخص کا ہو گا جس پر عویمر رضی اللہ عنہ الزام لگا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس عورت نے چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں والا ہی بچہ جنم دیا۔

۱۳۲۹-(۱۲۸۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ))، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَهَا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ (اگر وہ اسے قتل کر دے گا) تو (قتل کے بدلے میں) آپ اسے قتل کر دیں گے، تو پھر وہ کیا کرے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے معاملے میں قرآنی حکم نازل فرمادیا، جو لعان کرنے والوں کے معاملہ کی رُو سے قرآن میں بھی مذکور ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر انہوں نے لعان کیا اور میں وہیں موجود تھا، پھر اس نے نبی ﷺ کی موجودگی میں ہی اسے جُدا کر دیا۔ اس کے بعد یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ لعان کرنے والوں کو جُدا کر دیا جاتا۔ وہ عورت حاملہ تھی لیکن آدمی نے اسے ٹھکرا دیا، لہٰذا اس کے بچے کی نِسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی تھی۔

۱۳۳۰-(۱۲۸۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب وہ لعان کرنے والوں کی

[۱۳۲۹] صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب التلاعن فی المسجد، ح:۵۳۰۹، صحیح مسلم، کتاب اللعان، ح:۱۴۹۳

[۱۳۳۰] صحیح مسلم، کتاب اللعان، ح:۱۴۹۷

شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ الْمُتَلاعِنَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُهَا))، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ قَدْ أَعْلَنَتْ.

حدیث بیان کر رہے تھے، تو ابن شداد نے ان سے کہا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر دلیل کے کسی کو رجم کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، اس عورت نے تو اعلانیہ برائی کا ارتکاب کیا تھا۔

۱۳۳۱-(۹۳۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُتَلاعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا))، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دو لعان کرنے والوں کے متعلق حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس (عورت) کے بچے کو دیکھنا کہ اگر وہ بہت زیادہ سیاہ، موٹی موٹی آنکھوں والا اور بڑے سُرینوں والا بچہ جنم دے تو میرے خیال میں وہ (یعنی اس عورت کا شوہر) سچا ہے، لیکن اگر وہ وحرہ جانور کی طرح کا گہرا سرخ رنگ کا بچہ جنم دے تو میرے خیال سے اس کا شوہر جھوٹا ہے (اور یہ سچی ہے)۔ چنانچہ اس نے ناپسندیدہ صفت والے بچے کو ہی جنم دیا۔

۱۳۳۲-(۹۳۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ جَاءَتْ أُمَيْغِرَ سَبِطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ جَعْدًا فَهُوَ لِلَّذِي يَتَّهِمُهُ))، فَجَاءَتْ بِهِ أُدَيْعِجَ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ (عورت) سرخ رنگ کا اور سیدھے بالوں والا بچہ جنم دے تو وہ اس کے خاوند کا ہوگا۔ اور اگر وہ سیاہ چھوٹی آنکھوں والا گھنگریالے بالوں والا بچہ جنم دے تو وہ اسی کا ہے جو ملزم ٹھہرایا گیا ہے۔ تو اس نے چھوٹی سیاہ آنکھوں والا بچہ ہی جنم دیا۔

۱۳۳۳-(۱۳۰۲-۱۳۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْلَانِيُّ وَهُوَ أُحَيْمِرُ سَبِطٌ نِضْوُ الْخَلْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شَرِيكَ بْنَ

ہشام بن عروہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس عجلانی آیا، وہ سرخی مائل رنگ، سیدھے بالوں والا اور کمزور پتلے جسم والا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے چچازاد شریک بن سحماء، جو بڑے چوتڑوں، سیاہ آنکھوں اور بھاری بھر کم جسم والا ہے،

[۱۳۳۱] صحیح البخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورة النور، باب والذین یرمون أزواجهم ولم یکن لهم شهداء إلا أنفسهم، ح:۴۷۴۵؛ سنن أبی داود، کتاب الطلاق، باب فی اللعان، ح:۲۲۴۷

[۱۳۳۲] تفرّد به الشافعی

[۱۳۳۳] المعرفة للبیهقی:۶/۷

السَّحْمَاءِ، يَعْنِي: ابْنَ عَمِّهِ، وَهُوَ رَجُلٌ عَظِيمُ الأَلْيَتَيْنِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ حَالُ الْخَلْقِ يُصِيبُ فُلانَةَ، يَعْنِي: امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حُبْلَى، وَمَا قَرِبْتُهَا مُنْذُ كَذَا، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيكًا فَجَحَدَهُ وَدَعَا الْمَرْأَةَ فَجَحَدَتْ، فَلاعَنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَهِيَ حُبْلَى، ثُمَّ قَالَ: ((تَبَصَّرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ فَلا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)). فَجَاءَتْ بِهِ أَدْعَجَ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ.

کو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ قابلِ اعتراض حالت میں دیکھا ہے اور وہ حاملہ بھی ہو گئی ہے، حالانکہ میں اتنے عرصے سے اس کے قریب بھی نہیں گیا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے شریک کو بلایا (اور اس سے پوچھا) تو اس نے انکار کر دیا، پھر آپ نے عورت کو بلایا، اس نے بھی انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان لعان کروا دیا۔ وہ عورت حاملہ تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھنا اگر اس کا بچہ بڑے چوتڑوں اور سیاہ آنکھوں والا ہوا، تو میرا خیال ہے اس (آدمی) نے سچ بولا ہے اور اگر وہ سرخ وحرہ جیسا بچہ جنے تو میرا خیال ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ پھر عورت نے جو بچہ جنم دیا وہ بڑے سرینوں اور سیاہ آنکھوں والا تھا۔

١٣٣٤-(١٣٠٤): فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا: ((إِنَّ أَمْرَهُ لَبَيِّنٌ لَوْلا مَا قَضَى اللهُ)). يَعْنِي: أَنَّهُ لِمَنْ زَنَى لَوْلا مَا قَضَى اللهُ مِنْ أَنْ لا يُحْكَمَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ أَوِ اعْتِرَافٍ عَلَى نَفْسِهِ، لا يَحِلُّ بِدَلالَةِ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَإِنْ كَانَتْ بَيِّنَةً، فَلَوْلا مَا قَضَى اللهُ لَكَانَ لِي فِيهَا قَضَاءٌ غَيْرُهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لِشَرِيكٍ وَلا لِلْمَرْأَةِ. وَاللهُ أَعْلَمُ، وَأَنْفَذَ لِلْحُكْمِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ. ثُمَّ عَلِمَ بَعْدُ أَنَّ الزَّوْجَ هُوَ الصَّادِقُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا معاملہ واضح ہو گیا ہے، اگر اللہ نے فیصلہ نہ کر دیا ہوتا یعنی اگر یہ نہ ہوتا کہ حد صرف اقرار اور اعتراف پر ہی لگائی جائے گی اور ان دو کے علاوہ تیسرا کسی صورت جائز نہیں اگرچہ واضح بھی ہو جائے، تو میرا فیصلہ اس کے علاوہ کوئی اور ہی ہوتا۔ آپ ﷺ نے شریک اور اس عورت کا کچھ مواخذہ نہ فرمایا۔ اللہ جاننے والا ہے، اس نے اپنے حکم کو نافذ فرمایا اور وہ جانتا ہے کہ تم دو میں ایک جھوٹا ہے، بعد میں پتا چل گیا کہ خاوند سچا تھا۔

١٣٣٥-(١٣٢٧): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب سے عفارِ نخل ہوا ہے میں نے اپنی بیوی

[١٣٣٤] المصنف لعبدالرزاق:٧/١١٥، صحيح البخاري، كتاب التفسير، سورة النور، باب ويدرؤ عنها العذاب أن تشهد أربع شهادات بالله، ح:٤٧٤٧

[١٣٣٥] صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب قول الامام اللهم بين، ح:٥٣١٦، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ح:١٤٩٧

رَجُلًا جاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ مَا لِي عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عَفَارِ النَّخْلِ، قَالَ: وَعَفَارُهَا أَنَّهَا إِذَا كَانَتْ تُؤَبَّرُ تُعْفَرُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَا تُسْقَى بَعْدَ الْإِبَارِ، قَالَ: فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا مُصْفَرًّا، حَمْشَ السَّاقَيْنِ، سَبِطَ الشَّعْرِ، وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ خَدْلًا إِلَى السَّوَادِ، جَعْدًا، قَطَطًا، مُسْتَهًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيِّنْ))، ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُشْبِهُ الَّذِي رُمِيَتْ بِهِ.

سے ہم بستری نہیں کی، پھر وہ بتانے لگا کہ عفارِ نخل سے مراد یہ ہے کہ پہلے کھجور کی پیوند کاری کی جاتی ہے، پھر اسے چالیس دن مٹی میں ڈال دیا جاتا ہے اور اس پیوند کاری کے بعد پانی نہیں دیا جاتا۔ اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کا خاوند زرد رنگ، پتلی پنڈلیوں اور سیدھے بالوں والا تھا، جبکہ وہ آدمی جس پر الزام لگایا جا رہا تھا وہ موٹا تازہ، سیاہی مائل رنگ، گھنگریالے بالوں اور بڑے سرینوں والا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! (حقیقت کو) واضح فرما دے، پھر آپ ﷺ نے ان میں لعان کروایا، پھر عورت نے اس شخص سے ملتا جلتا بچہ جنم دیا جس کے ساتھ (غلط کاری کا) اس پر الزام لگایا گیا تھا۔

۱۳۳٦ - (۱۳۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ لَاعَنَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا مُوجِبَةٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جس وقت دو لعان کرنے والوں میں لعان کروایا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ پانچویں قسم کے وقت اس کے (یعنی آدمی کے) منہ پر ہاتھ رکھ لے، اور فرمایا: یقیناً یہ (میاں بیوی کے درمیان جدائی اور اللہ کے غضب کو) واجب کر دینے والی ہے۔

۱۳۳۷ - (۱۳۲٦): حدثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً. ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ، فَلَمْ يُتْقِنْهُ إِتْقَانَ هؤلاءِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے حضور لعان کرنے والوں کے پاس میں موجود تھا اور تب میں پندرہ برس کا تھا۔۔۔۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی جو انہیں بالیقین یاد نہیں تھی۔

باب منه: وإلحاق الولد بالمرأة

بچہ عورت کے حوالے کرنے کا بیان

۱۳۳۸ - (۹۳٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول

[۱۳۳٦] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في اللعان، ح:۲۲۵۵، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب الأمر لوضع اليد على في المتلاعنين، ح:۳۴۷۲

[۱۳۳۷] صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب من أظهر الفاحشة واللطخ والتهمة بغير بينة، ح:٦٨٥٤، سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في اللعان، ح:۲۲۵۱

[۱۳۳۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵٦۷، صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب يلحق الولد بالملاعنة، ح:۵۳۱۵، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ح:۱۴۹۴

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کے درمیان تفریق (جدائی) ڈال دی اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔

۱۳۳۹-(۱۳۹۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما ، أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ زمانۂ نبوی ﷺ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ عورت کو دے دیا۔

باب في صداق الملاعنة

لعان کرنے والی عورت کے مہر کا بیان

۱۳۴۰-(۱۳۸۸): وَسَمِعْتُ سُفْيَانُ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلاعِنَيْنِ: ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَالِي، قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا أَوْ مِنْهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، تم دونوں میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے۔ (پھر آدمی سے فرمایا:) اب اس پر تیرا کوئی حق نہیں ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کوئی مال نہیں ملے گا، اگر تو تُو نے سچ بولا ہے تو وہ اس کے طور پہ ہو جائے گا جس کے سبب تُو نے اس کی شرمگاہ جائز بنائی، لیکن اگر تُو نے اس کے خلاف جھوٹ بولا ہے تو یہ تیرے لیے اس سے بعید تر ہے۔

باب عرض التوبة ومن أدخلت علىٰ قوم من ليس منهم، ومن جحد ولده

توبہ کی پیشکش، جو عورت اپنی قوم میں کسی ایسے شخص کو داخل کرے جو ان میں سے نہ ہو اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کرے، اس کا بیان

۱۳۴۱-(۱۳۸۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کے میاں بیوی کو الگ کر دیا تھا اور راوی نے

[۱۳۳۹] أيضاً

[۱۳۴۰] صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب قول الامام للمتلاعنين إن أحدكما كاذب فهل منكما تائب، ح:۵۳۱۲، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ح:۱۴۹۳

[۱۳۴۱] أيضاً

عُمَرَ، يَقُولُ: فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ هٰكَذَا: بِأُصْبُعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى فَفَرَّقَهُمَا الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا يَعْنِي الْمُسَبِّحَةَ، وَقَالَ: ((اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)).

اپنی شہادت اور درمیان والی اُنگلی کو الگ الگ کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح، اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے (ضرور) ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے (جو جھوٹا ہے) وہ توبہ کرے گا؟

۱۳۴۲- (۱۲۸۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ الْقُرَظِيَّ، قَالَ الْمَقْبُرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يُدْخِلْهَا اللهُ جَنَّتَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو اس وقت یہ فرماتے سُنا جب آیتِ ملاعنہ نازل ہوئی کہ جو بھی عورت (اپنی) قوم میں کسی ایسے شخص کو داخل کرے جو ان میں سے نہ ہو، تو وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کی حقدار نہیں ہے اور اللہ اسے اپنی جنت کا داخلہ بھی نہیں دے گا، اور (اسی طرح) جو شخص اپنے بچے کا انکار کر دے، جبکہ وہ (بچہ) اس کی طرف دیکھ بھی رہا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس سے پردہ فرمالے گا اور اگلے پچھلے تمام لوگوں کے سامنے اسے ذلیل و رُسوا کرے گا۔

[١٣٤٢] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب التغليظ في الانتفاء، ح:٢٢٦٣، سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب التغليظ في الانتفاء من الولد، ح:٣٤٨١، صحيح ابن حبان:٤١٨/٩

كتاب الفرائض والوصية

فرائض اور وصیت کے مسائل

باب ((لايرث المسلم الكافرولاالكافرالمسلم))

۱۳۴۳-(۱۱۸۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)).

اس کا بیان کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث بن سکتا ہے۔

۱۳۴۴-(۱۷۹۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: إِنَّمَا وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ، قَالَ: فَلِذَلِكَ تَرَكْنَا نَصِيبَنَا مِنَ الشِّعْبِ.

علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث بنے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ اس کے وارث نہ بنے۔ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہم نے شعبِ ابی طالب سے اپنا حصہ چھوڑ دیا۔

باب ((لايرث القاتل من مقتوله شيأ))

۱۳۴۵-(....): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالَ لَهُ قَتَادَةُ حَذَفَ ابْنَهُ بِسَيْفٍ فَأَصَابَ سَاقَهُ فَنَزَى فِي جُرْحِهِ فَمَاتَ، فَقَدِمَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ

قاتل، مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں بن سکتا

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی مدلج کا ایک قتادہ نامی شخص تھا، اس نے اپنے بیٹے کی طرف تلوار پھینکی جو اسکی پنڈلی میں جا لگی اور خون بہنے لگا، اسی سے اسکی موت واقع ہو گئی۔ سراقہ بن جعشم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ بات بیان کی، تو سیدنا

[۱۳۴۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۱۹، صحيح البخاری، كتاب الفرائض، باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، ح:۶۷۶٤، صحيح مسلم، كتاب الفرائض، ح:۱۶۱٤

[۱۳٤٤] السنن الكبرى للبيهقی:۶/۲۶۸

[۱۳٤۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۶۷، سنن الدار قطنی:۳/۱٤۰، سنن الترمذی، أبواب الديات، باب ما جاء فی الرجل يقتل ابنه يقاد منه أم لا، ح:۱۳۹۹، المستدرك للحاكم:۲/۲۱۵

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: أُعْدُدْ لِي عَلَى قُدَيْدٍ عِشْرِينَ وَمِائَةَ بَعِيرٍ حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْكَ، فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: خُذْهَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ)).

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو مقامِ قدید پہ میرے لیے ایک سو بیس اونٹوں کا انتظام کر، حتیٰ کہ میں تیرے پاس آؤں، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے ان اونٹوں میں سے تیس حِقے، تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لیں، پھر فرمایا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں یہاں ہوں، فرمایا: یہ لے لو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ قاتل کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ (حقہ اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کی عمر کے تین سال مکمل ہو چکے ہوں اور جذعہ وہ اونٹ جسے چار سال مکمل ہو چکے ہوں)۔

باب توريث المرأة من دية زوجها

عورت کو اس کے خاوند کی دِیت سے وراثت دینا

۱۳۴۶- (۱۰۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ.

ابن میّب سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ دیّت عاقلہ عورت کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیّت سے کسی چیز کی وارث نہیں بنے گی۔ ضحاک بن سفیان نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا تھا کہ وہ اشیم ضبابی کی عورت کو اس کی دیّت سے وارث بنائے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رجوع کیا۔

۱۳۴۷- (۱۰۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَشْيَمُ قُتِلَ خَطَأً.

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی دیّت سے وراثت دو۔ ابن شہاب کہتے ہیں: اشیم غلطی سے قتل کر دیا گیا تھا (یعنی اس کا قتل، قتلِ خطا تھا)۔

باب إرث المبتوتة المتوفى عنها وهي في عدتها

طلاقِ بتہ والی بیوہ عورت کو دورانِ عدت وراثت دینے کا بیان

۱۳۴۸- (۱۴۴۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ،

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن

[۱۳۴۶] سنن أبي داود، كتاب الفرائض، باب في المرأة ترث من دية زوجها، ح:۲۹۲۷، سنن الترمذي، أبواب الفرائض، باب ما جاء في ميراث المرأة من دية زوجها، ح:۲۱۱۰، المعجم الكبير للطبراني:۱/۲۸۲

[۱۳۴۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۶۶

[۱۳۴۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۱، المصنف لعبد الرزاق:۷/۶۱، المصنف لابن أبي شيبة:۴/۱۷۱

وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيَبُتُّهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضي الله عنه تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ فَبَتَّهَا ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ رضي الله عنه قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ.

زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دینے کے بعد فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ عورت ابھی عدت میں ہو، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے تماضر بنت اصبغ کو طلاقِ بتہ دی تھی اور پھر وہ فوت ہو گئے جبکہ وہ ابھی عدت میں ہی تھی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے وارث بنایا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری یہ رائے نہیں ہے کہ طلاقِ بتہ والی وارث بنے گی۔

۱۳۴۹- (۱۴۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: وَكَانَ أَعْلَمَهُمْ بِذَلِكَ. وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا.

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف، جو اُن میں اس مسئلے کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی اور وہ مریض تھے، تو اسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عدت گزر جانے کے بعد ان کا وارث بنایا۔

باب((لاوصية لوارث))،والحجة الواجبة من رأس المال

اس کا بیان کہ وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی اور حجِ واجب اصل مال سے ہوتا ہے

۱۳۵۰-(۱۱۸۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)).

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاتی۔

۱۳۵۱-(۵۱۴): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ أَنَّهُمَا قَالَا: الْحَجَّةُ الْوَاجِبَةُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ.

عطاء اور طاؤس فرماتے ہیں کہ حجِ واجب اصل مال سے ہوتا ہے۔

[۱۳۴۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۵۷۲

[۱۳۵۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۵/۲۶۷، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب في تضمين العرية، ح:۳۵۶۵، سنن الترمذي، أبواب الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث، ح:۲۱۲۱، سنن الدار قطني:۴/۱۵۲

[۱۳۵۱] المصنف لابن أبي شيبة:۴/۴۴۱، المصنف لعبد الرزاق:۹/۹۴



کتاب البیوع

خرید وفروخت کے مسائل

باب ((لایبیع الرجل علیٰ بیع أخیه)) کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

۱۳۵۲-(۸۵۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

سابقہ حدیث ہی ہے، یہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۳۵۳-(۸۵۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کی تجارت پر تجارت نہ کرے۔

۱۳۵۴-(۸۵۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے۔

۱۳۵۵-(۸۶۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

باب ((لایبیع حاضر لباد)) شہری، دیہاتی کے لیے تجارت نہیں کر سکتا

۱۳۵۶-(۸۶۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۳۵۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۸۳، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب لا يبيع بعضكم على بيع بعض، ح:۲۰۴۰، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه، ح:۱۵۱۵

[۱۳۵۳] أيضاً

[۱۳۵۴] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب لا يبيع بعضكم على بيع بعض، ح:۲۰۴۰

[۱۳۵۵] أيضاً

[۱۳۵۶] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب من كره أن يبيع حاضر لباد، ح:۲۱۵۰

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).

نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے۔

۱۳۵۷- (۸۶۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہری دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، لوگوں کو (ان کے حال پہ ہی) چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے سبب سے رزق دیتا ہے۔

۱۳۵۸- (۸۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سامان (لانے والوں قافلوں) سے (آگے جا کر) نہ ملو۔

باب النهي عن الملامسة والمنابذة

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت کا بیان

۱۳۵۹- (۱۰۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

باب النهي عن النجش

بڑھا چڑھا کر بولی لگانے کی ممانعت کا بیان

۱۳۶۰- (۸۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بڑھا چڑھا کر بولی لگانے سے منع فرمایا۔

۱۳۶۱- (۸۵٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَنَاجَشُوا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی مت لگاؤ۔

[۱۳۵۷] صحیح مسلم، باب تحریم البادی للحاضر، ح:۱۵۲۲

[۱۳۵۸] صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم تلقی الجلب، ح:۱۵۱۷

[۱۳۵۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۶۶، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذة، ح:۲۱٤٦، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب ابطال بیع الملامسة والمنابذة، ح:۱۵۱۱

[۱۳٦۰] الموطأ لإمام مالك:۲/٦۸٤، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب النجش، ح:۲۱٤۲، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه، ح:۱۵۱٦

[۱۳٦۱] الموطأ لإمام مالك:۲/٦۸۳، صحیح البخاری، کتاب البیوع باب لا بیع بعضکم علی بیع بعض، ح:۲۱٤۰، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه، ح:۱۵۱۵

۱۳۶۲- (۸۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَمَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

۱۳۶۳- (۸۵۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اس میں بھی صرف راویوں کا اختلاف ہے۔

باب الاشتراط فی البیع

خرید وفروخت میں شرط عائد کرنے کا بیان

۱۳۶٤- (۷۰٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند کاری کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے، البتہ اگر خریدنے والا شرط لگا دے (تو پھر اس کا ہو گا)۔

۱۳٦٥- (۷۰۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند کاری کیے جانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہی ہو گا، مگر یہ کہ خریدنے والا شرط لگا دے۔

۱۳٦٦- (۱۱۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی غلام بیچے تو اس (غلام) کے پاس مال بھی ہو تو اس کا مال بیچنے والے کو ہی ملے گا، ہاں اگر خریدنے والا یہ شرط لگا دے (تو پھر اسی کا ہو گا)۔

باب فی الخیار فی البیع

تجارت میں اختیار کا بیان

۱۳٦۷- (۱۰۹٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۳٦۲] أيضاً

[۱۳٦۳] السنن المأثورة للشافعي: ۱/ ۳٤۰

[۱۳٦٤] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب من باع نخلاً عليها ثمر، ح: ۱٥٤۳

[۱۳٦٥] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ٦۱۷، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب من باع نخلاً قد أبرت، ح: ۲۲۰٤، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب من باع نخلاً عليها ثمر، ح: ۱٥٤۳

[۱۳٦٦] صحيح البخاري، كتاب الشرب والمساقاة، باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل، ح: ۲۳۷۹، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب من باع نخلاً عليها ثمر، ح: ۱٥٤۳

[۱۳٦۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ٦۷۱، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، ح: ۲۱۱۰، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين، ح: ۱٥۳۱

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)).

نے فرمایا: دو باہم خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر تب تک اختیار حاصل ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جائیں، سوائے بیعِ خیار کے (یعنی جس خرید و فروخت میں اختیار کی شرط رکھ دی گئی ہو)۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمہ اللہ: وَابْنُ عُمَرَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ إِذَا ابْتَاعَ الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَجِبَ لَهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ فَمَشَى قَلِيلًا ثُمَّ رَجَعَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے، کہ جب آپ ﷺ کوئی چیز خریدتے اور آپ ﷺ اس سودے کو پکا کرنا چاہتے تو تھوڑا سا چل کر اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے، پھر لوٹ آتے۔

۱۳۶۸- (۱۰۹۵): أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ، سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

ابن جریج نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۱۳۶۹- (۶۷۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو باہم خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر شخص کو تب تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں، سوائے بیع خیار کے (یعنی اس تجارت کے سوا جس میں پہلے ہی اختیار کی شرط رکھ دی گئی ہو)۔

۱۳۷۰- (۶۷۳): أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ))، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ الْبَيْعَ فَأَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ يَرْجِعُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص باہم خرید و فروخت کا معاملہ کریں، تو ان دو میں سے ہر شخص کو اپنے اس سودے (کو ختم کرنے) کا تب تک اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا پھر انہوں نے اپنے اس سودے میں ہی اختیار کی شرط رکھ دی ہو۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی سودا کر کے اسے پکا کرنا چاہتے تو تھوڑا سا چل کر (اس جگہ سے کہیں اور) چلے

[۱۳۶۸] أيضاً

[۱۳۶۹] أيضاً

[۱۳۷۰] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع، ح:۲۱۱۳، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين، ح:۱۵۳۱

جاتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔

۱۳۷۱-(٦٧٤-٦٧٥): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَأَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمُتَبَايِعَان بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا وَجَبَتِ الْبَرَكَةُ فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا)).

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہم خرید و فروخت کرنے والے دونوں شخص تب تک اختیار رکھتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہو جاتے۔ پھر اگر وہ سچ بولیں اور (اس چیز کے تمام خصائل و عیوب) واضح کر دیں تو ان کی اس تجارت میں برکت کا شمول واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ غلط بیانی کریں اور (اس چیز کے نقائص) چھپائیں تو ان کی تجارت سے برکت زائل کر دی جاتی ہے۔

۱۳۷۲-(٦٧٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ، قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ، فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا مِنْ رَجُلٍ، فَلَمَّا أَرَدْنَا الرَّحِيلَ خَاصَمَهُ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ، فَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)).

ابو برزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں ساتھیوں کو (بیع فسخ کرنے کا) تب تک اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہو جائیں۔

۱۳۷۳-(٦٧٧): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَيَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا بَعْدَ الْبَيْعِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَمَّرَكَ اللهُ، مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ))، قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَحْلِفُ: مَا الْخِيَارُ إِلَّا بَعْدَ الْبَيْعِ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ہونے کے بعد ایک شخص کو اختیار دیا، تو اس شخص نے کہا: اللہ آپ کی عمر دراز کرے، آپ کن سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریش کا ایک شخص ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد قسم اٹھایا کرتے تھے کہ اختیار ہوتا ہی بیع ہو چکنے کے بعد ہے۔

[۱۳۷۱] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع، ح:۲۱۱٤، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب الصدق فی البيع والبيان، ح:۱۵۳۲

[۱۳۷۲] سنن أبی داود، كتاب البيوع، باب فی خيار المتبايعين، ح:، سنن ابن ماجه، كتاب الإجارات، باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، ح:۲۱۸۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۴۷/۳۳

[۱۳۷۳] سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع الخيار، ح:۲۱۸٤، المصنف لعبد الرزاق:۵۰/۸، سنن الدار قطنی:۲۱/۳، سنن الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جاء فی البيعين بالخيار ما لم يتفرقا، ح:۱۲٤۹، المستدرك للحاكم:۴۸/۲

باب الردِّ بالعيب وأن الخراج بالضمان

۱۳۷۴-(۱۳۳۱): أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ خُفَافٍ، قَالَ: ابْتَعْتُ غُلَامًا، فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ، فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ، وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ، فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ، فَعَجِلْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ مَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَيْسَرَ عَلَيَّ مِنْ قَضَاءٍ قَضَيْتُهُ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أُرِدْ فِيهِ إِلَّا الْحَقَّ، فَبَلَغَتْنِي فِيهِ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرُدُّ قَضَاءَ عُمَرَ وَأُنَفِّذُ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ.

عیب دار چیز واپس کرنے اور آمدنی کا حق ضامن کو دینے کا بیان

مخلد بن خفاف بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا، جو کہ میں نے کافی مہنگا خرید لیا، پھر میں اس کے عیب پر مطلع ہوا تو میں یہ معاملہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے گیا، انہوں نے میرا غلام مجھے واپس کرنے کا فیصلہ فرمادیا اور مجھ پہ یہ لازم کیا کہ غلّے کے ساتھ واپس کروں۔ میں عروہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی اطلاع دی، توانہوں نے کہا کہ میں شام کے وقت انہیں جا کر بتلاؤں گا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا کہ آمدنی اسی کو ملے گی جو جائیداد کا ضامن ہے۔ میں جلدی سے عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور اسے اس بات کی خبر دی جو عروہ نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ سے روایت کردہ بات بتلائی تھی، تو عمر فرمانے لگے کہ اس سے زیادہ آسان کوئی فیصلہ نہ تھا جو میں نے کیا، اللہ جانتا ہے کہ میں نے اس معاملے میں صرف حق کا ارادہ کیا ہے۔ اب مجھے اس بارے میں سنتِ رسول پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ میں عمر کا (یعنی اپنا) فیصلہ ختم کرتا ہوں اور سنتِ رسول کو نافذ کرتا ہوں۔ پھر عروہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے میرے حق میں فیصلہ فرمادیا کہ اس آمدنی کا حق میرا ہے کیونکہ میں اس کا ضامن تھا۔

۱۳۷۵-(۹٤۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۳۷٤] سنن أبي داود، كتاب البيوع، والاجارات، باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله فوجد به عيبا، ح:۳۵۰۸، سنن الترمذي، أبواب البيوع، باب ما جاء فيمن يشترى العبد ويستعمله ثم يجد به عيباً، ح:۱۲۸۵

[۱۳۷۵] سنن أبي داود، كتاب البيوع والإجارات، باب فيمن اشترى عبدا فاستعمله ثم وجد به عيباً، ح:۳۵۰۸، سنن النسائي، كتاب البيوع، باب الخراج بالضمان، ح:٤٤۹۰، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب الخراج بالضمان، ح:۲۲٤۲، صحيح ابن حبان:۱۱/۲۹۸، المستدرك للحاكم:۲/۱۵

ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

نے یہ فیصلہ فرمایا کہ آمدنی کا حق ضامن کو ملے گا۔

۱۳۷۶-(۹۴۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ)).

اختلافِ رواۃ کے ساتھ سابقہ حدیث ہی ہے۔

۱۳۷۷- (۱۸۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ جَارِيَةً فَأُخْبِرَ أَنَّ لَهَا زَوْجًا فَرَدَّهَا.

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عدی سے باندی خرید لی۔ پھر انہیں پتہ چلا کہ اس کا تو خاوند بھی ہے (یعنی یہ شادی شدہ ہے)، تو انہوں نے اسے واپس کر دیا۔

باب بيع المصراة

بیعِ مصراۃ کا بیان

۱۳۷۸- (۹۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں اور بکریوں کا دودھ نہ روکا جائے، سو جو اسے خریدے تو اسے دودھ دھونے کے بعد اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اس سے خوش ہو تو اسے رکھ لے لیکن اگر وہ ناخوش ہو تو اسے واپس کر دے اور ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

۱۳۷۹- (۹۴۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ

سفیان کے طریق سے سابقہ حدیث ہی ہے۔

[۱۳۷٦] أيضاً

[۱۳۷۷] سبق تخريجه

[۱۳۷۸] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب النهى للبائع أن لا يحفل الإبل والبقر والغنم وكل محفلة، ح:۲۱٤۸، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب حكم بيع المصراة، ح:۱٥۲٤

[۱۳۷۹] أيضاً

رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

۱۳۸۰-(۹٤۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَاد، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

یہ بھی گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۱۳۸۱-(۹٤٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ، لَا سَمْرَاءَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں مگر وہ یہ اضافہ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (ناپسندیدگی کی صورت میں) وہ اسے واپس کردے اور ایک صاع کھجور بھی ساتھ دے، اور (کھجور کی جگہ) گندم نہیں دے سکتا۔

باب المصارفة

مبادلہ کا بیان

۱۳۸۲-(٦٨۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أن رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو، مگر اس صورت میں کہ جب وہ برابر برابر ہوں اور ایک دوسرے پر بڑھاؤ مت، چاندی کو چاندی کے بدلے مت بیچو، سوائے برابر برابر اور دست بدست کے اور اس کے ایک کو دوسرے پر زیادہ مت کرو اور نہ ہی موجود چیز کے بدلے میں غائب چیز کی خرید و فروخت کرو۔

۱۳۸۳-(۹۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

[۱۳۸۰] أيضاً

[۱۳۸۱] أيضاً

[۱۳۸۲] الموطأ لإمام مالك:۲/٦۳۲، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب الفضة بالفضة، ح:2177، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الربا، ح:۱۵۸۵

[۱۳۸۳] أيضاً

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا مِنْهَا بِنَاجِزٍ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کی سونے کے بدلے خرید وفروخت برابری کے ساتھ ہو سکتی ہے اور تم اس کے ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ۔ اور چاندی کی خرید وفروخت چاندی کے بدلے برابری کے ساتھ ہو سکتی ہے اور تم اس کے ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ اور غائب چیز کی موجود شے کے بدلے خرید وفروخت نہ کرو۔

۱۳۸۴-(۹۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَدِّهِ، مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو درہم کے بدلے نہ بیچو۔

۱۳۸۵-(۹۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے لیا جائے گا ان میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔

۱۳۸۶-(۱۰۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر جب وہ ایک ہی مثل کے ہوں اور نہ ہی تم ایک کو دوسرے پر بڑھاؤ اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے بیچو لیکن جب وہ ایک ہی مثل ہوں اور نہ ہی تم (ان میں سے) ایک کو دوسرے پر بڑھاؤ۔

۱۳۸۷-(۱۲۰۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا ﷺ إِلَيْنَا،

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم ہے، ان دونوں میں کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہو گی، یہی وعدہ ہمارے نبی ﷺ نے ہم سے لیا تھا اور یہی ہم تم سے لیتے ہیں۔

[۱۳۸۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۱۳، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الربا، ح:۱۵۸۵

[۱۳۸۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۳۲، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح:۱۵۸۸

[۱۳۸۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۳۴

[۱۳۸۷] الموطأ لإمام مالك:۲/

وَعَهِدْنَا إِلَيْكُمْ.

۱۳۸۸-(۱۳۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانُ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا أَرَى بِهَذَا بَأْسًا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ؟ أُخْبِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَيُخْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لَا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ.

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ معاویہ بن سفیان نے سونے یا چاندی کا ایک برتن اس سے زیادہ سونا یا چاندی دے کر خرید لیا، تو ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اس جیسا سودا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ معاویہ کہنے لگے: میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: مجھے معاویہ سے کون بری الذمہ قرار دے گا؟ کیونکہ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ بات بتلائی گئی ہے اور یہ مجھے اپنی رائے بتلا رہا ہے۔ میں اس سرزمین پر نہیں رہوں گا۔

باب منه: في الذهب والحبوب

سونے اور اناج کا بیان

۱۳۸۹- (۶۷۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي وَأَخَذَ الذَّهَبَ قَلَّبَهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي، أَوْ حَتَّى تَأْتِيَ خَازِنَتِي مِنَ الْغَابَةِ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: أَنَا شَكَكْتُ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: وَاللهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ

مالک بن اوس بن حدثان روایت کرتے ہیں کہ انہیں سو دینار کے مبادلہ (دراہم) کی ضرورت پیش آئی، کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبداللہ نے بلایا، پھر انہوں نے باہمی رضامندی کے ساتھ مجھ سے دینار لے لیے اور ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے، پھر کہا: میرے خزانچی کے آنے تک ٹھہرو، یا (کہا:) میرے خزانچی کے غابہ (مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام) سے آنے تک ٹھہرو۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ الفاظ کا یہ شک مجھے ہوا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ (ہماری باتیں) سن رہے تھے، فرمانے لگے: اللہ کی قسم! تو اس سے تب تک جدا نہ ہو نا جب تک کہ اس سے (متبادل رقم) نہ لے لے، پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: سونے کی سونے کے بدلے خرید وفروخت سود ہے،

[۱۳۸۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۳۴، سنن النسائي، كتاب البيوع، باب بيع الذهب بالذهب، ح:۴۵۷۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۴۵/۵۲۰

[۱۳۸۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۳۲، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الشعير بالشعير، ح:۲۱۷۴، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح:۱۵۸۶

بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

سوائے اس صورت کے کہ جب وہ نقد و نقد ہو، (اسی طرح) گندم کی گندم کے بدلے، کھجور کی کھجور کے بدلے اور جَو کی جَو کے بدلے خرید و فروخت سود ہے، سوائے اس صورت کے کہ جب وہ نقد و نقد ہو۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: قَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ رضی اللہ عنہ صَحِيحًا لا شَكَّ فِيهِ، ثُمَّ طَالَ عَلَيَّ الزَّمَانُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ حِفْظًا، فَشَكَكْتُ فِي خَازِنَتِي أَوْ خَازِنِي، وَغَيْرِي يَقُولُ عَنْهُ: خَازِنِي.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے انہیں ٹھیک اسی طرح بغیر شک کے پڑھ کر سنایا، پھر عرصہ دراز گزر جانے کے باعث مجھے یاد نہیں رہا اور شک ہو گیا کہ لفظ خازنتی تھا کہ خازنی۔ البتہ میرے علاوہ سب نے اسے خازنی ہی روایت کیا ہے۔

۱۳۹۰-(۶۷۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي، قَالَ: فَحَفِظْتُ، لا شَكَّ فِيهِ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام مالک رحمہ اللہ کی حدیث کے معنی کے مثل ہی ہے۔ جب وہ لفظ خازنی پر آئے تو فرمایا: مجھے یاد ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

۱۳۹۱-(۷۳۴): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا چاندی کے بدلے بیچنا یا خریدنا سود ہے، سوائے نقد و نقد کی صورت کے (اسی طرح) گندم کے بدلے گندم کی خرید و فروخت، کھجور کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت، اور جَو کے بدلے جَو کی خرید و فروخت سود ہے، سوائے نقد و نقد کی صورت کے۔

۱۳۹۲-(۷۳۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ،

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کی سونے کے بدلے، چاندی کی چاندی کے بدلے، گندم کی گندم کے بدلے،

[۱۳۹۰] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة، ح:۲۱۳٤، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح:۱۵۸٦

[۱۳۹۱] أيضاً

[۱۳۹۲] صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح:۱۵۸۷

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ))، قَالَ: وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ وَالْمِلْحَ .

جو کی جو کے بدلے، اور نمک کی نمک کے بدلے خرید وفروخت نہ کرو، ہاں اس صورت میں (جائز ہے) کو برابر برابر ہوں، دونوں ایک ہی جیسے ہوں اور دست بدست ہو۔ لیکن سونے کی چاندی کے بدلے، چاندی کی سونے کے بدلے، گندم کی جَو کے بدلے، جَو کی گندم کے بدلے، کھجور کی نمک کے بدلے اور نمک کی کھجور کے بدلے دست بدست جیسے تم چاہو خرید وفروخت کر سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے یہ اس لیے فرمایا کہ) کسی نے کھجور اور نمک میں سے کسی ایک میں کمی کی تھی۔

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ: فِي كِتَابِي: أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهِ، يَنْظُرُ فِي كِتَابِ الشَّيْخِ، يَعْنِي الرَّبِيعَ .

ابو العباس فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں ایوبؒ، ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں، پھر انہوں نے اس پہ مارا اور وہ شیخ یعنی ربیع کی کتاب کو دیکھ رہے تھے۔

۱۳۹۳-(۸۹۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، وَرَجُلٍ آخر، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ))، وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا التَّمْرَ أَوِ الْمِلْحَ، وَزَادَ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جَو کو جَو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، معین معین اور نقد ونقد کی صورت میں (بیچ سکتے ہو)۔ اور سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے گندم کو جَو کے بدلے اور جَو کو گندم کے بدلے، کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے، نقد ونقد جیسے تم چاہو بیچ سکتے ہو۔ اور اگر فروخت کنندہ یا خریدار میں سے کسی ایک نے کھجور یا نمک میں کمی زیادتی کی، تو پھر جس نے زیادہ لیا یا زیادہ دیا تو یقیناً وہ سُود کا مرتکب ٹھہرا۔

[۱۳۹۳] أيضاً

أَحَدُهُمَا: مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى .

باب ((إنماالربافي النسيئة))

اس کا بیان کہ سُود اُدھار کی بیع میں ہوتا ہے۔

۱۳۹۴-(۸۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سود اُدھار کی بیع میں ہوتا ہے۔

باب النهي عن بيع ما لم يقبض

اس چیز کی خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان جو قبضے میں نہ ہو

۱۳۹۵-(۹۴۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کھانا (اناج) خریدے تو وہ اسے تب تک (آگے) نہ بیچے جب تک اسے پورا حاصل نہ کرلے (یعنی اپنے قبضے میں نہ لے لے)۔

۱۳۹۶-(۹۴۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کھانا (اناج) خریدے تو وہ اسے تب تک (آگے) نہ بیچے جب تک اسے قبضے میں نہ لے لے۔

۱۳۹۷-(۱۱۳۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی بیچنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ طعام (اناج) ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی رائے بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک قبضہ میں لینے والی شرط ہر چیز میں ہے۔

[۱۳۹۴] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع الدينار بالدينار نساء، ح:۲۱۷۸، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب بيع الطعام مثلاً بمثل، ح:۱۵۹۶

[۱۳۹۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۴۰، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطى، ح:۲۱۲۶

[۱۳۹۶] أيضاً

[۱۳۹۷] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل أن يقبض وبيع ما ليس عندك، ح:۲۱۳۵، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، ح:۱۵۱۳، المسند للحميدی:۲/۲۳۶

۱۳۹۸-(۹۴۹): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي.

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔

۱۳۹۹- (۱۲۱۱): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَمْ أُنَبَّأْ))، أَوْ: ((أَلَمْ يَبْلُغْنِي))، أَوْ كَمَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ، ((أَنَّكَ تَبِيعُ الطَّعَامَ؟)) قَالَ حَكِيمٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعَنَّ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ)).

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے یا (فرمایا کہ) مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم غلّہ فروخت کرتے ہو؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تُو اس وقت تک ہرگز فروخت نہ کیا کر جب تک تُو غلّہ خرید کر اپنے قبضے میں نہ کر لے۔

۱۴۰۰+(۱۲۱۲): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

۱۴۰۱+(۹۴۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی بیچنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ طعام (اناج) ہے۔

[۱۳۹۸] سنن أبی داود، کتاب البیوع، والاجارات، باب فی الرجل یبیع ما لیس عنده، ح:۳۵۰۳، سنن الترمذی، أبواب البیوع، باب ما جا فی کراهیة بیع ما لیس عندك، ح:۱۲۳۲، سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب النهی عن بیع ما لیس عندك، ح:۲۱۸۷، صحیح ابن حبان:۱/۳۵۸

[۱۳۹۹] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب الکیل علی البائع والمعطی، ح:۲۱۲۶، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان البیع قبل القبض، ح:۱۵۲۶، سنن النسائی، کتاب البیوع، بیع الطعام قبل أن یستوفی، ح:۴۶۰۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۳/۴۰۳

[۱۴۰۰] أیضاً

[۱۴۰۱] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الطعام قبل أن یقبض وبیع ما لیس عندك، ح:۲۱۳۵، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، ح:۱۵۱۳، المسند للحمیدی:۲/۲۳۶

الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ، وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی رائے بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک قبضہ میں لینے ولی شرط ہر چیز میں ہے۔

باب النهى عن بيع البيضاء بالسلت والتمربالتمر، والرخصة فى العرايا

سفید گندم کو سُلت کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے بیچنے کی ممانعت اور بیعِ عرایا میں رخصت

۱۴۰۲-(۷۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسْئِلُ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

زید ابو عیاش نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سفید گندم کو سلت (جَو کی ایک قسم) کے بدلے بیچنے کے بارے میں پوچھا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ان میں افضل کونسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سفید گندم، تو انہوں نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ سے خشک کھجور کو تازہ کھجور کے بدلے بیچنے کے بابت سوال کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تازہ کھجور خشک ہو جائے تو کیا وہ کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس نے منع فرما دیا۔

۱۴۰۳- (۷۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پھل کی تجارت تب تک کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ اچھی طرح پک نہ جائیں (اور اسی طرح) کھجور کے بدلے پھل کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیع عرایا میں رخصت دی۔ (بیعِ عرایا سے مراد یہ ہے کہ پھل ابھی تیار نہ ہوا ہو لیکن مستحق لوگوں کے بار بار چکر لگانے کی مشقت سے انہیں بچانے کے لیے ایک

[۱۴۰۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۲٤، سنن أبی داود، كتاب البيوع، باب فی التمر بالتمر، ح:۳۳۵۹، سنن الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جاء فی النهی عن المحاقلة والمزابنة، ح:۱۲۳۵، سنن النسائی، كتاب البيوع، باب اشتراء التمر بالرطب، ح:٤٥٤٥، سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع الرطب بالتمر، ح:۲۲٦٤، المستدرك للحاكم:۲/۳۸

[۱۴۰۳] صحیح البخاری، كتاب البيوع، باب تفسير العرايا، ح:۲۱۹۲

یا دو درخت عاریتاً انہیں دے دینا، تا کہ حسنِ سلوک کا یہ عمل اس بناء پر منقطع نہ ہونے پائے۔)

١٤٠٤(+٧٢٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، أَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: بِعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي بِمِائَةِ وَسْقٍ، إِنْ زَادَ فَلَهُمْ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ هٰذَا، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا.

اسماعیل شیبانی یا ان کے علاوہ کسی اور نے بیان کیا کہ میں نے کھجور کے درخت پر پھل کو ایک وسق کے بدلے بیچ دیا، اس شرط پر کہ اگر زیادہ ہوا تو بھی انہی کا اور اگر کم ہوا تو بھی انہی کے ذمے ہوگا، پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، مگر آپ نے بیع عرایا میں اس کی رخصت دی ہے۔

١٤٠٥(+٧٢١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صاحبِ عریہ کو اجازت دی کہ وہ اسے اندازے برابر میوے کے بدلے بیچ دے۔

١٤٠٦-(٧٢٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ - شَكَّ دَاوُدُ - قَالَ: خَمْسَةُ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کے اس سودے میں رخصت دی ہے جو پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ یہ شک داؤد کو ہوا ہے۔

١٤٠٧(+٧٢٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ

سہل بن ابو حثمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے بدلے کھجور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا

[١٤٠٤] المسند للحميدى:٢/٢٩٦، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر فى العرايا، ح:١٥٣٩

[١٤٠٥] الموطأ لإمام مالك:٢/٢/٦١٩، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع المزابنة، ح:٢١٨٨، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر فى العرايا، ح:١٥٣٩

[١٤٠٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٦٢٠، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، ح:٢٣٨٢، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر فى العرايا، ح:١٥٤١

[١٤٠٧] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، ح:٢١٨٤، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر فى العرايا، ح:١٥٤٠

سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.

ہے، مگر آپ ﷺ نے عریہ میں رخصت دی ہے کہ اسے اندازے کے ساتھ کھجور کے بدلے میں بیچا جا سکتا ہے، تا کہ اسکا مالک تازہ کھجور کھا سکے۔

۱۴۰۸-(۷۲۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ سے مراد کھجور کے بدلے کھجور کی خرید وفروخت کرنا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے عرایا میں رخصت دی ہے۔

باب النهى عن المزابنة والمحاقلة والمخابرة

بیعِ مزابنہ، بیعِ محاقلہ اور بیعِ مخابرہ کی ممانعت کا بیان

۱۴۰۹-(۷۳۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنَ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.

مزابنہ سے مراد یہ ہے کہ کھجور کا وزن کر کے کھجور کے بدلے بیچنا اور تازہ انگور کا وزن کر کے خشک انگور کے بدلے بیچنا۔

۱۴۱۰-(۷۳۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ سے مراد درختوں پر کھڑی کھجور کو کھجور کے بدلے خریدنا اور محاقلہ سے مراد گندم کے بدلے زمین ٹھیکے پر لینا یا دینا ہے۔

[۱۴۰۸] صحیح البخاری، کتاب الشرب والمساقاة، باب الرجل یکون له ممر أو شرب فی حائط أو نخل، ح:۲۳۸۱، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة، ح:۱۱۷۵

[۱۴۰۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۲۴، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المزابنة، وهی بیع التمر بالتمروبیع الزبیب بالکرم، ح:۲۱۸۵، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم الرطب بالتمراة فی العرایا، ح:۱۵۴۲

[۱۴۱۰] صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المزابنة، وهی بیع التمر بالتمروبیع الزبیب بالکرم، ح:۲۱۸۶، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب کراء الارض:۱۵۴٦

وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ.

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ سے مراد کھجور کے بدلے کھجور خریدنا اور محاقلہ سے مراد گندم کے بدلے کھیتی خریدنا یا گندم کے بدلے زمین کرائے پر لینا یا دینا ہے۔

۱۴۱۱-(۷۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَسَأَلْتُ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے (سعید بن مسیّب سے) سونے اور چاندی کے عوض زمین کرائے پر لینے یا دینے کے بابت پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۴۱۲-(۷۲۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةً، وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ، وَالْمُخَابَرَةُ: كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی گندم کے سو فرق کے بدلے کھیتی بیچ دے، مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجور کو سو فرق کے بدلے فروخت کر دے اور مخابرہ زمین کو چوتھائی یا تہائی حصے کے بدلے ٹھیکے پر دینے کو کہتے ہیں۔

۱۴۱۳-(۷۲۹): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ

ابو الزبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے

[۱۴۱۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۲۴، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر فى العرايا، ح:۱۵۳۹

[۱۴۱۲] المسند للحميدى:۲/۵۴۰، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب النهى عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة، ح:۱۵۳۶

[۱۴۱۳] صحيح البخارى، كتاب الحرث والمزارعة، باب ما كان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يو اسى بعضهم بعضاً فى الزراعة والثمر، ح:۲۳۴۵، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض، ح:۱۵۴۷

اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ، لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ.

کہ جسکا وزن معلوم نہ ہو، اسے وزن کی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچ دینا جائز نہیں۔

باب النهى عن بيع الثمارحتى يبدوصلاحها

پھلوں کے اچھی طرح پک جانے تک ان کی خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان

۱۴۱۴- (۷۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ.

سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی اس وقت تک خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ اچھی طرح پک نہ جائیں۔

۱۴۱۵- (۷۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِي.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی تب تک خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔ آپ کی یہ ممانعت فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کے لیے ہے۔

۱۴۱۶- (۷۰۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْنِي بِنَحْوِهِ.

راویوں کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی ہے۔

۱۴۱۷- (۷۱۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَّ))، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتُمْ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، فَبِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی خرید وفروخت سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک وہ اچھی طرح پک نہ جائیں۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اچھی طرح پکنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک وہ سرخ نہ ہو جائیں، اور (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پھل ہی ضائع کر دے تو تمہارا

[۱۴۱۴] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۱۸، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ح:۲۱۹۴، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع، ح:۱۵۳۴

[۱۴۱۵] أيضاً

[۱۴۱۶] أيضاً

[۱۴۱۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۱۸، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب اذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ح:۲۱۹۸، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح، ح:۱۵۵۵

کوئی شخص اپنے بھائی کا مال کیونکر لے سکتا ہے؟

١٤١٨-(٧١١): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ، قِيلَ: وَمَا تَزْهُو؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَّ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھل کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ سوال ہوا کہ زہو سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب تک کہ وہ سرخ نہ ہو جائیں۔

١٤١٩-(٧١٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ.

عمرہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی تب تک خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے، جب تک وہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

١٤٢٠-(٧١٣): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی اس وقت تک خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے، جب تک کہ آفت ختم نہ ہو جائے۔

قَالَ عُثْمَانُ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ: مَتَى ذَاكَ؟ فَقَالَ: طُلُوعُ الثُّرَيَّا.

عثمان کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آفت کب ختم ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ستارے طلوع ہو جانے پر۔

١٤٢١-(٧١٥): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو تب تک خریدنے اور بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کا پک جانا واضح نہ ہو جائے۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ: أَخَصَّ جَابِرٌ النَّخْلَ وَالثَّمَرَ؟ قَالَ: بَلِ النَّخْلُ، وَلَا نَرَى كُلَّ الثَّمَرِ إِلَّا مِثْلَهُ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا جابر رضی اللہ عنہ نے کھجور اور پھل کے ساتھ خاص کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: بلکہ کھجور کے ساتھ ہی خاص کیا ہے اور ہم تمام پھلوں کو اسی کے مثل ہی سمجھتے تھے۔

[١٤١٨] صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ح:٢١٩٥

[١٤١٩] الموطأ لإمام مالك:٦١٨/٢، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٤٧١/٤

[١٤٢٠] المسند لإمام أحمد بن حنبل:٥٥/٩، السنن الكبرى للبيهقي:٣٠٠/٥، التمهيد لا بن عبد البر:١٣٤/١٣

[١٤٢١] صحيح البخاري، كتاب الشرب والمساقاه، باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو نخل، ح: ٢٣٨١، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب النهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع قبل بدو صلاحها، ح:١٥٣٦

۱۴۲۲-(۷۱٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لاَ يُبْتَاعُ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَسَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ يَقُولُ: لاَ يُبَاعُ الثَّمَرُ حَتَّى يُطْعِمَ.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: پھل کی تب تک خرید وفروخت نہ کی جائے جب تک کہ اسکا پک جانا واضح نہ ہو جائے اور ہم نے سنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پھل کی تب تک خرید وفروخت نہ کی جائے جب تک کہ وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں۔

۱۴۲۳-(۷۱٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عن أَبِى مَعْبَدٍ أَظُنُّهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ الثَّمرَ من غُلاَمِه قَبْلَ أَنْ يَطعمَ وكَانَ لاَ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ غُلاَمِهِ رِباً.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام سے کھجوروں کی بیع ان کے پک جانے سے پہلے ہی کرلیا کرتے تھے، اور وہ اپنے اور غلام کے درمیان (ہونے والے اس سودے کو) سُود نہیں سمجھتے تھے۔

باب الامر بوضع الجوائح والمسامحة فی البیع

کسی آفت کے باعث چھوٹ دینے اور تجارت میں باہم آسانی ونرمی کرنے کا بیان

۱۴۲٤-(۷۲۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ، وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: سَمِعْتُ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَثِيرًا فِي طُولِ مُجَالَسَتِي لَهُ مَا لاَ أُحْصِي مَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ مِنْ كَثْرَتِهِ، لاَ يَذْكُرُ فِيهِ: أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ، لاَ يَزِيدُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ، ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ: فَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.
قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ حُمَيْدٌ يَذْكُرُ بَعْدَ بَيْعِ السِّنِينَ كَلاَمًا قَبْلَ وَضْعِ الْجَوَائِحِ لاَ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالہاسال کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور کسی آفت آن پڑنے کی صورت میں چھوٹ دینے کا حکم فرمایا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ حدیث کثرت سے بیان کرتے سنا، میری ان سے عرصۂ دراز تک مجلس رہی ہے کہ جسے میں شمار ہی نہیں کر سکتا، ان کے بکثرت بیان کرنے کے باوجود میں نے ان سے یہ نہیں سنا کہ انہوں نے مربوضع الجوائح کا ذکر کیا ہو اور انہوں نے اس حکم سے زیادہ کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالہاسال کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔'' بیان نہیں کیا، پھر اس کے بعد اضافہ کیا کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آفت آن پڑنے کی

[۱٤۲۲] المصنف لعبد الرزاق:۸/٦۳، المصنف لابن أبی شیبة:٤/٤۳۰

[۱٤۲۳] المصنف لعبد الرزاق:۸/۷٦، السنن الکبری للبیهقی:۵/۳۰۲، المصنف لعبد الرزاق:٤/۲۷۳

[۱٤۲٤] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب وضع الحوائج، ح:۱۵۵٤

أَحفَظُهُ، وَكُنتُ أَكُفُّ عَنْ ذِكْرِ وَضْعِ الْجَوَائِحِ لأنِّي لَا أَدْرِي كَيفَ كَانَ الْكَلامُ، وَفِي الْحَدِيثِ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.

صورت میں چھوٹ دینے کا حکم فرمایا ہے۔'' سفیان فرماتے ہیں: حمید بیع السنینکے بعد اور وضع الجوائح سے پہلے کچھ اور کلام بھی ذکر کرتے ہیں جو مجھے یاد نہیں، البتہ میں وضع الجوائح کے ذکر سے بچتا رہتا ہوں، کیونکہ مجھے نہیں معلوم یہ کلام کیسی تھی، البتہ حدیث میں "أمر بوضع الجوائح" کے الفاظ موجود ہیں۔

١٤٢٥-(٧٣٦): أَخبرَنَا سُفيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ابو الزبیر کے حوالے سے اسی کے مثل حدیث ہے۔

١٤٢٦-(٧٣٧): أَخبرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَالَجَهُ وَأَقَامَ عَلَيهِ حَتَّى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ، فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ أَنْ يَضَعَ، فَحَلَفَ أَنْ لا يَفْعَلَ، فَذَهَبَتْ أُمُّ الْمُشْتَرِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَأَلَّى أَنْ لا يَفْعَلَ خَيرًا))، فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَبُّ الْمَالِ، فَأَتَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هُوَ لَهُ.

ابو الرجال اپنی ماں عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انہیں بیان کرتے سنا: عہد رسالت میں ایک شخص نے باغ کا پھل خریدا، وہ اس پر لگا رہا اور ٹھہرا رہا، جب تک کہ اس کے سامنے نقصان واضح نہیں ہو گیا پھر اس نے باغ کے مالک سے کہا کہ وہ اسے تب تک کچھ چھوٹ دے، تو مالک نے قسم اٹھالی کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ چنانچہ خریدار کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور یہ معاملہ ذکر کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے اس بات کی قسم اٹھائی ہے کہ وہ بھلائی نہیں کرے گا؟ اس بات کو مال کے مالک نے سنا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اسی کا ہے۔

باب النهي عن بيع السنين

سالہاسال کی تجارت سے ممانعت کا بیان

١٤٢٧-(١٥٧١): أَخبرَنَا سُفيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سالہاسال کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[١٤٢٥] المسند للحميدي: ح:٢/٥٣٨،

[١٤٢٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٦٢١، صحيح البخاري، كتاب الصلح، باب هل يشير الامام بالصلح، ح:٢٨٠٥، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين، ح:١٥٥٧

[١٤٢٧] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الارض، ح:١٥٣٦

١٤٢٨-(١٥٧٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

١٤٢٩-(١٥٧٣): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کے درخت کی بیع ایک سال کے معاملہ پر کرنے سے منع کیا تھا۔

١٤٣٠-(٧١٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سالہاسال کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

١٤٣١-(٧١٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ابو زبیر کے حوالے سے اسی کے مثل مروی ہے۔

باب النهى عن البيع إلى العطاء والاندروالدياس

تنخواہ، فصل سے غلّہ نکلنے اور فروخت ہونے تک (کے ادھار پر) سودا کرنے کی ممانعت کا بیان

١٤٣٢-(٦٨٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: لَا تَبِيعُوا إِلَى الْعَطَاءِ، وَلَا إِلَى الْأَنْدَرِ، وَلَا إِلَى الدِّيَاسِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وظیفے (یعنی تنخواہ) تک، فصل سے غلہ نکل آنے تک اور غلہ فروخت ہو جانے تک (کے ادھار پر) خرید وفروخت نہ کرو۔

باب النهى عن بيع الصبرة من التمر لايعلم كيلها

نامعلوم وزن والے کھجور کے ڈھیر کی خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان

١٤٣٣-(٧٢٩): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ

ابو الزبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کی خرید وفروخت سے منع فرمایا کہ

[١٤٢٨] أيضاً

[١٤٢٩] شرح معانی الاثار:٤/٢٥، المصنف لعبد الرزاق:٨/٦٦

[١٤٣٠] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الارض، ح:١٥٤٣، المسند للحميدى:٢/٥٣٨

[١٤٣١] أيضاً

[١٤٣٢] المصنف لعبد الرزاق:٨/٦، السنن الكبرى للبيهقى:٦/٢٥

[١٤٣٣] صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع صبرة التمر المجهولة القدر بتمر، ح:١٥٣٠

اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ، لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ.

جس کا وزن معلوم نہ ہو، اسے وزن کی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچ دینا جائز نہیں۔

باب السلف المضمون إلى أجل معلوم

مقررہ مدت تک متعین سلف کرنے کا بیان

١٤٣٤-(٦٨٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ السَّلَفَ الْمَضْمُونَ، إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَدْ أَحَلَّهُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَأَذِنَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿**يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى**﴾.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ متعین سلف مقررہ مدت تک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جائز قرار دی ہے، پھر یہ آیت پڑھی: **يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ...الخ** ''اے ایمان والو! جب تم آپس میں قرض کا ایک مقررہ مدت تک لین دین کرو۔'' (سلف سے مراد یہ ہے کہ خریدار قیمت فوری ادا کر دے اور سودا لینے کے لیے ایک وقت مقرر کر لے کہ میں فلاں دن سودا لوں گا)۔

١٤٣٥-(٦٨١): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، وَرُبَّمَا قَالَ: وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجور (کی خرید وفروخت میں) ایک یا دو سال تک سلف کیا کرتے تھے، بسا اوقات تین سال کا بھی کہتے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بیع سلف کرے تو اسے معلوم وزن میں معلوم مدت تک سلف کرنا چاہیے۔

قَالَ: فَحَفِظْتُهُ كَمَا وَصَفْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے ویسے ہی یاد رکھا جیسے میں نے سفیان سے کئی مرتبہ بیان کیا۔

١٤٣٦-(٦٨٢): أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُهُ، عَنْ سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَالَ كَمَا قُلْتُ، وَقَالَ فِي الْأَجَلِ: إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

سفیان سے مروی ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا جس طرح میں نے کیا، اور مدت کے بارے میں بیان فرمایا کہ معلوم مدت تک ہو۔

١٤٣٧-(٩٤٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب

[١٤٣٤] المصنف لعبد الرزاق:٨/٥، السنن الكبرى للبيهقي:٦/١٨، المستدرك للحاكم:٢/٢٨٦

[١٤٣٥] صحيح البخاري، كتاب السلم، باب السلم في وزن معلوم، ح:٢٢٤٠، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب السلم، ح:١٦٠٤، مسند للحميدي:١/٢٣٧

[١٤٣٦] أيضاً

نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ التَّمْرَ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ، أَوْ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ کھجوروں کو ایک، دو اور تین سال تک کے لیے ادھار دے دیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بیع سلف کرے تو اسے معلوم ماپ، معلوم وزن اور معلوم وقت سے (یا فرمایا:) معلوم وقت تک کرنی چاہیے۔

باب منه

گزشتہ سے پیوستہ احکام کا بیان

۱۴۳۸ - (۶۸۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلَ شَيْئًا إِلَى أَجَلٍ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی ایسی چیز کی ایک وقت تک خرید وفروخت کرے کہ جس کی اصل اس کے پاس نہ ہو۔

۱۴۳۹ - (۶۸۷): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۴۴۰ - (۷۰۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عن سلمة بن موسى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذٰلِكَ الْمَعْرُوف أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَهُ طَعَاماً وبَعْضَهُ دَنَانِير.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ کچھ حصہ اناج لے لے اور کچھ حصہ دینار۔

باب السلف في الورق

چاندی میں بیعِ سلف کا بیان

۱۴۴۱ - (۱۱۳۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِي سَبَائِكَ، قَالَ الرَّبِيعُ: سَبَائِكَ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا. قَالَ ابْنُ

قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کو ایسے آدمی کے بارے میں سوال کرتے سنا جس نے چاندی کے سکے ادھار لیے اور اس نے چاہا کہ وہ انہیں قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کردے، توابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو چاندی کے بدلے

[۱۴۳۷] أيضاً

[۱۴۳۸] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۰/۶

[۱۴۳۹] أيضاً

[۱۴۴۰] المصنف لعبد الرزاق: ۱۳/۸، المصنف لابن أبي شيبة: ۲۶۹/۴

[۱۴۴۱] الموطأ لإمام مالك: ۶۵۹/۲

عَبَّاسٍ: تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ، وَكَرِهَ ذٰلِكَ.
وَقَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ فِيمَا نَرَى لأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنْهُ، وَلَوْ بَاعَهَا مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ بِبَيْعِهِ بَأْسٌ.

چاندی کی بیع ہے اور انہوں نے اسے ناپسند کیا۔
امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اسکا مفہوم یہ بنتا ہے کہ جس سے خریدے ہیں اسی کو بیچ دے اور قیمتِ خرید زیادہ اور قیمتِ فروخت کم ہو، لیکن اگر جس سے خریدے ہیں اس کے علاوہ کسی اور کو بیچ دے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٤٤٢-(٦٨٣): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ: لَا نَرَى بِالسَّلَفِ بَأْسًا الْوَرِقُ فِي الْوَرِقِ نَقْدًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم چاندی کی بیع چاندی کے بدلے سلف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، بایں صورت کہ جب وہ نقد و نقد ہو۔

١٤٤٣-(٦٨٤): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُجِيزُهُ.

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی اجازت دیا کرتے تھے۔

باب استسلاف الحيوان وحسن القضاء

جانور ادھار لینے اور اچھے طریقے سے اس کی (قیمت کی) ادائیگی کرنے کا بیان

١٤٤٤-(٤٢٠): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بِكْرًا، فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ إِيَّاهُ.

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے (اونٹ کا) پہلا بچہ بطورِ قرض لے لیا، پھر جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان سے اس کا قرض چکا دوں۔

١٤٤٥-(٦٩٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ

رسول اللہ ﷺ کے غلام رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جوان اونٹ بطورِ سلف لیا، پھر آپ ﷺ کے پاس صدقہ کا اونٹ آیا تو رسول اللہ ﷺ

[١٤٤٢] السنن الكبرى للبيهقي:٦/١٩

[١٤٤٣] المصنف لعبد الرزاق:٨/٥

[١٤٤٤] الموطأ لإمام مالك:٢/٦٨٠، صحيح البخاري، كتاب الوكالة، باب الوكالة في قضاء الديون، ح:٢٣٠٦، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب من استسلف شيئاً فقضى خيرًا منه وخيركم أحسنكم قضاء، ح:١٦٠٠

[١٤٤٥] أيضاً

اللهِ ﷺ بكرًا، فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)).

نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو اس کے اونٹ کا ادھار چکا دوں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اونٹوں میں سے (اس کے اونٹ جیسا) نہیں ملا، مگر اس سے بہتر اور چار چار برس عمر کے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہی دے دو، کیونکہ لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے طریقے سے قرض ادا کرتا ہو۔

١٤٤٦- (٦٩٤): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی حدیث کے معنی جیسی ہی ہے۔

باب بيع الحيوان بالحيوان متفاضلا

کمی بیشی کے ساتھ جانور کے بدلے جانور کی خرید وفروخت کا بیان

١٤٤٧-(٦٩٥): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنهما، قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْهُ))، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ: ((أَعَبْدٌ هُوَ أَوْ حُرٌّ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی، آپ ﷺ نے (کسی سے بھی) نہیں سنا تھا کہ وہ غلام ہے۔ اس کا مالک آ گیا اور اسے واپس لے جانے کا مطالبہ کرنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے فروخت کر دو، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ کسی سے بھی اس وقت تک بیعت نہ لیتے جب تک کہ اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام ہے یا آزاد۔

١٤٤٨-(٦٩٦): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي مَرْيَمَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ

سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام زیاد بن ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوۃ وصول کرنے والے اپنے ایک آدمی کو بھیجا، وہ آپ ﷺ کے پاس بڑے اونٹ لے کر آیا، جب نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو

[١٤٤٦] صحيح البخاری، کتاب استقراض، باب هل يعطى أكبر من سنة، ح:٢٣٩٢

[١٤٤٧] صحيح مسلم، کتاب المساقاة، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلاً، ح:١٦٠٢

[١٤٤٨] المصنف لعبد الرزاق:٨/٢٣

مُصَدِّقًا لَهُ فَجَاءَهُ بِظَهْرٍ مُسِنَّاتٍ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَبِيعُ الْبَكْرَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ بِالْبَعِيرِ الْمُسِنِّ يَدًا بِيَدٍ، وَعَلِمْتُ مِنْ حَاجَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الظَّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَذَاكَ إِذًا)).

فرمایا: تو برباد ہو گیا ہے، تونے برباد کر دیا ہے۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو یا تین جوان اونٹ اس بڑے اونٹ کے بدلے دست بدست بیچے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ کی سواری کی ضرورت کو جانتا تھا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے۔

۱۴۴۹-(۶۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ فَقَالَ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ (خریدنے یا بیچنے) کے بارے میں پوچھا گیا، توانہوں نے فرمایا: کوئی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔

۱۴۵۰-(۶۹۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عُصَيْفِيرًا بِعِشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى أَجَلٍ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک مدت تک بیس اونٹوں کے بدلے اپنا ایک اونٹ بیچا، جسے عصیفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

۱۴۵۱-(۶۹۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چار اونٹوں کے بدلے ایک سانڈنی خریدی اور یہ (بطورِ شرط) ٹھہرایا کہ ان کا مالک ان اونٹوں کو ربذہ میں پہنچائے گا۔

۱۴۵۲-(۱۱۶۵): وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ بِالرَّبَذَةِ.

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چار اونٹنیوں کے بدلے میں ایک اونٹنی خریدی اور یہ شرط رکھی کہ اونٹنیاں ربذہ مقام پر حوالے کی جائیں گی۔

باب النهی عن بيع الحيوان باللحم

گوشت کے بدلے جانور کی خرید وفروخت

۱۴۵۳-(۱۲۵۶): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، قَالَ

قاسم بن ابی بزہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو میں نے قربان کیا ہوا ایک اونٹ دیکھا جس کے بہت سے حصے

[۱۴۴۹] المصنف لعبدالرزاق:۸/۲۱، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع العبد و الحيوان بالحيوان نسيئة، تعليقاً

[۱۴۵۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۵۲، المصنف لعبد الرزاق:۸/۲۲

[۱۴۵۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۵۲، المصنف لابن أبي شيبة:۴/۳۰۵

[۱۴۵۲] أيضاً

[۱۴۵۳] السنن الكبرى للبيهقي:۵/۲۹۶، المستدرك للحاكم:۲/۳۵

قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ جَزُورًا قَدْ نُحِرَتْ فَجُزِّئَتْ أَجْزَاءً، كُلُّ جُزْءٍ مِنهَا بِعَنَاقٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ مِنهَا جُزْءًا، فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَاعَ حَيٌّ بِمَيِّتٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ، فَأُخْبِرْتُ عَنْهُ خَيْرًا.

کیے گئے تھے، میں نے اس سے ایک حصہ خریدنا چاہا تو اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص نے مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مُردہ جانور کے بدلے میں زندہ کو بیچا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کے بابت پوچھا تو مجھے اس کے متعلق اچھا تعارف کروایا گیا۔

۱۴۵۴-(۱۳۵۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جانور کے بدلے میں گوشت کی خرید و فروخت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

باب كراهية بيع الصوف على ظهر الغنم واللبن في ضروعها

جانور کی پُشت پر موجود اُون اور اس کے پستانوں میں موجود دودھ کی خرید و فروخت کی کراہت

۱۴۵۵-(۶۹۰): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عن مُوسَى بنِ عُبَيْدَةَ، عن سُلَيْمانَ ابن يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ وَاللَّبَنِ فِي ضُرُوعِ الْغَنَمِ إِلَّا بِكَيْلٍ.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بکری کی پیٹھ پر موجود اُون اور بکری کے پستانوں میں موجود دودھ کی خرید و فروخت کو مکروہ سمجھتے تھے، البتہ ماپ کر لینے یا دینے کو اس سے مستثنیٰ کرتے تھے۔

باب الوكالة في الابتياع والبيع

خرید و فروخت میں کسی کو وکیل بنانے کا بیان

۱۴۵۶-(۱۳۶۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ، يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ شَاةً أَوْ أُضْحِيَّةً، فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ، فَدَعَى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى

عروہ بن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا، تاکہ وہ ان سے بکری یا قربانی کا کوئی جانور خرید لائیں، تو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار میں بیچ دیا اور آپ ﷺ کے پاس بکری بھی لے آئے اور دینار بھی لے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی، پھر وہ مٹی بھی

[۱۴۵۴] السنن الكبرى، للبيهقي: ۵/۲۹۷

[۱۴۵۵] السنن الكبرى للبيهقي: ۵/۵۵۵، المصنف لعبد الرزاق: ۸/۷۶

[۱۴۵۶] صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية، فأراهم انشقاق القمر، ح: ۳۶۴۲

تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ.

خریدتے تھے تو اس میں بھی منافع پاتے۔

۱۴۵۷- (۱۳۶۶): قَالَ: وَقَدْ رَوَى هَذَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ فَوَصَلَهُ، وَيَرْوِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ أَوْ مَعْنَاهَا.

شیب بن غرقدہ نے اسے عروہ بن ابی جعد سے موصول روایت کیا ہے، اسی قصہ یا اس کے معنی کے مثل۔

باب تحريم بيع الخمر

شراب کی تجارت کے حرام ہونے کا بیان

۱۴۵۸- (۱۳۹۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ حَرَّمَهَا؟)) فَقَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: ((بِمَ سَارَرْتَهُ؟)) فَقَالَ: أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا))، فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا.

ابن وعلہ مصری سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرے کے متعلق سوال کیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کی مشکیں ہدیہ میں دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس نے فرمایا: نہیں، اور اس نے اپنے پہلو میں کھڑے ایک آدمی سے آہستہ آواز میں بات کی، آپ نے فرمایا: تم نے اس سے کیا بات کی ہے؟ اس نے کہا: میں نے اسے شراب بیچنے کا کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس ذات نے اسے پینا حرام کیا ہے اسی نے اسے بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ اس آدمی نے دونوں مشکوں کا منہ کھول دیا حتی کہ وہ دونوں بہہ گئیں۔

۱۴۵۹- (۱۳۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا بَاعَ الْخَمْرَ، أَمَا عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو ایک آدمی کے شراب بیچنے کے متعلق علم ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ فلاں کو تباہ کرے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اللہ یہود کو تباہ کرے ان پر چربی حرام کی گئی تھی؛ لیکن وہ اسے پگھلا

[۱۴۵۷] سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب الامين يتجر فيربح، ح:۲۴۰۲، سنن الترمذى، أبواب البيوع، باب ما جاء في اشتراط الولاء والزجر عن ذلك، ح:۱۲۵۸

[۱۴۵۸] الموطأ لإمام مالك:۸۴۶/۴، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، ح:۱۵۷۹

[۱۴۵۹] صحيح مسلم، أيضاً، صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه، ح:۲۲۲۳

حُرِّمَتْ عَلَيهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا)).

کر اس کی خرید وفروخت کرنے لگے۔

١٤٦٠–(١٤٠١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا لَهُ: إِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ فَنَعْصِرُهُ خَمْرًا فَنَبِيعُهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنِّي أُشْهِدُ اللهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَنِّي لَا آمُرُكُمْ أَنْ تَبِيعُوهَا وَلَا تَبْتَاعُوهَا وَلَا تَعْصِرُوهَا وَلَا تُسْقُوهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ چند عراقیوں نے ان سے کہا کہ ہم کھجور اور انگور خرید کر، اس کی شراب نکال کر بیچتے ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اور جن وانس میں سے جو سن رہے ہیں، ان سب کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تمہیں اسے خریدنے، اسے بیچنے، اسے نکالنے اور اسے پینے کا حکم نہیں دیا۔ یہ گندگی تو شیطانی عمل ہے۔

باب النهي عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن

کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور کاہن کے نذرانے سے ممانعت کا بیان

١٤٦١- (٧٠٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور کاہن کے نذرانے سے منع فرمایا ہے۔

١٤٦٢- (١٠٩٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

سیدنا ابو مسعود انصاری، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی، اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ رضی اللہ عنہ: وَإِنَّمَا كُرِهَ بَيْعُ الْكِلَابِ الضَّوَارِي وَغَيْرِ الضَّوَارِي لِنَهْيِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتے کی قیمت سے منع کرنے کی وجہ سے شکاری اور غیر شکاری کتے کی تجارت کو مکروہ جانا گیا ہے۔

[١٤٦٠] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٤٧

[١٤٦١] الموطأ لإمام مالك:٢/٦٥٦، صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب ثمن الكلب، ح:٢٢٣٧، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن، ح:١٥٦٧

[١٤٦٢] أيضاً

باب كرى الارض بالذهب والورق

زمین کو سونے چاندی کے عوض کرائے پر دینا

١٤٦٣-(١٢٦١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَقَالَ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

حنظلہ بن قیس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر دینے کے بابت پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حنظلہ نے کہا: کیا سونے اور چاندی کے بدلے دی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ سونے اور چاندی کے بدلے میں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٤٦٤-(١٢٦٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن میتب سے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرائے پر لینے دینے کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

١٤٦٥-(١٢٦٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ شَبِيهاً بِهِ.

ہشام بن عروۃ نے بھی اپنے باپ سے اسی کے مشابہ روایت کی ہے۔

١٤٦٦-(١٢٦٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ بِمِثْلِهِ.

ابن شہاب، سالم کے حوالے سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٦٧-(١٥٦٣): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِي يُكْرِيهِ أَرْضَهُ أَنْ لَا يَعُرَّهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدَعَ عَبْدُ اللهِ الْكِرَاءَ.

عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جسے اپنی زمین کرائے (ٹھیکے) پر دیتے اس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ وہ اسے آگے کرائے پہ نہ دے اور یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے زمین کرائے پر دینا چھوڑ دی۔

باب المساقاة

مساقات کا بیان

١٤٦٨-(١١١٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ

ابن میتب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے دن یہودیوں سے فرمایا: میں بھی تم پر وہی

[١٤٦٣] الموطأ لإمام مالك:٢/ ٧١١، صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض، ح:١٥٤٧

[١٤٦٤] أيضاً [١٤٦٥] أيضاً [١٤٦٦] أيضاً

[١٤٦٧] المصنف لابن أبي شيبة:٤/ ٤٨٥، السنن الكبرى للبيهقي:٦/ ١٣٨

[١٤٦٨] الموطأ لإمام مالك:٢/ ٧٠٣، صحيح البخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب الزراعة بالشطر ونحوه، ح:٢٣٢٧، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع، ح:١٥٥١

اللهِ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ عَلَى أَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي.

بر قرار رکھوں گا جو اللہ تعالیٰ نے تم پر مقرر فرمایا ہے، اس شرط پر کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کھجور مشترک ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کرتے تھے، وہ (درخت دیکھ کر کھجور کا) اندازہ لگاتے، پھر وہ (یہودیوں سے) کہتے: چاہو تو تم رکھ لو اور چاہو تو مجھے دے دو۔

۱۴۶۹- (۴۴۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِيَهُودِ خَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: ((أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ عَلَى أَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ))، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي، فَكَانُوا يَأْخُذُونَهُ.

سعید بن میّب روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: میں تم پر وہی بر قرار رکھوں گا جو اللہ تعالیٰ نے تم پر مقرر فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے تو وہ ان کے پھلوں کا اندازہ لگاتے، پھر کہتے: اگر تم چاہو تو (یہ اندازہ کیے ہوئے پھل) تم رکھ لو اور اگر چاہو تو ہم رکھ لیتے ہیں، تو وہ (یعنی یہود) خود ہی رکھ لیا کرتے تھے۔

۱۴۷۰- (۴۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ، فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُودَ.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کرتے تھے تو وہ آپ کے اور یہود کے درمیان اندازہ لگاتے تھے۔

[١٤٦٩] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٣، سنن أبي داود، كتاب البيوع والاجارات، باب في الخرص، ح:٣٤١٤

[١٤٧٠] الموطأ لإمام مالك:١/٧٠٣

كتاب الرهن والقراض والحجر والتفليس واللّقطة

رہن، قراض، حجر، تفلیس اور لقطہ کے مسائل

باب رهن النبى درعه

نبی ﷺ کا اپنی زرہ گروی رکھنے کا بیان

۱۴۷۱- (۶۸۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي ظُفَرَ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی ظفر کے ایک یہودی شخص ابوالشحم کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی تھی۔

۱۴۷۲- (۷۳۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَهَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ.

محمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوالشحم یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی تھی۔

۱۴۷۳- (۱۳۶۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ أَبِي الشَّحْمِ الْيَهُودِيِّ.

محمد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوشحم یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

باب غنم الرهن وغرمه

گروی چیز کے فائدہ ونقصان کا بیان

۱۴۷۴- (۷۳۸): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی چیز اپنے مالک سے بند نہیں ہو گی (یعنی مالک کو لوٹانے سے روکی نہیں جا سکتی) اور جس نے اسے گروی رکھا ہو اس کا فائدہ بھی اسی کے لیے ہے

[۱۴۷۱] صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب شراء النبى صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، ح:۲۰۶۸، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الرهن وجوازه فى الحضر والسفر، ح:۱۶۰۳

[۱۴۷۲] أيضاً

[۱۴۷۳] أيضاً

[۱۴۷۴] المستدرك للحاكم:۲/۵۱، صحيح ابن حبان:۱۱۲۳، سنن الدار قطنى:۳/۳۲، الموطأ لإمام مالك:۲/۷۲۸

الَّذِی رَهَنَهُ، لَهُ غُنُمُهُ وَعَلَيْهِ غُرُمُهُ)).

اور اس کی چٹی بھی اسی کے ذمے ہے۔

قَالَ الشَّافِعِیُّ رضی اللہ عنہ: غُنُمُهُ: زِيَادَتُهُ، وَغُرُمُهُ: هَلَاكُهُ وَنَقْصُهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فائدے سے مراد اس کا اضافہ ہے اور چٹی سے مراد اس کا ضیاع ونقصان ہے۔

۱٤٧٥-(٧٣٩): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِی أُنَيْسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ، لا يُخَالِفُهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل یا اس کے معنی کے مثل ہی روایت کرتے ہیں (یعنی) وہ (پچھلی حدیث کے) خلاف بیان نہیں کرتے۔

۱٤٧٦-(٧٣٨): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِی فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ، لا يُخَالِفُهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

۱٤٧٧- (١٣٥٨): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِی رَهَنَهُ، لَهُ غُنُمُهُ وَعَلَيْهِ غُرُمُهُ)).

سعید بن میتب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز اس کے مالک کو واپس کرنے سے روکی نہیں جائے گی، جس نے اسے گروی رکھا ہو، اس کا فائدہ بھی اسی کے لیے ہے اور اس کی چٹی بھی اسی کے ذمے ہے۔

۱٤٧٨-(١٣٥٩): وَقَدْ أَخْبَرَنِی غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِی أُنَيْسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی ذئب کی حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

باب القراض

قراض کا بیان

۱٤٧٩-(١٣٦٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ

اسلم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور عبیداللہ رضی اللہ عنہما ایک لشکر میں عراق

[١٤٧٥] أيضاً [١٤٧٦] أيضاً [١٤٧٧] أيضاً [١٤٧٨] أيضاً

[١٤٧٩] الموطأ لإمام مالك:٢/٦٨٧

وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: لَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى أَمْرٍ أَنْفَعُكُمَا بِهِ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ: بَلَى هَا هُنَا مَالٌ مِنْ مَالِ اللهِ أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ فَتَبِيعَانَهُ بِالْمَدِينَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَكُونُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَا فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا الْمَدِينَةَ بَاعَا وَرَبِحَا فَلَمَّا رَفَعَا ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَكُلُّ الْجَيْشِ أَسْلَفَهُ كَمَا أَسْلَفَكُمَا؟ قَالَا: لَا. قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: ابْنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْلَفَكُمَا أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَسَلَّمَ وَأَمَّا عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ: لَا يَنْبَغِي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا لَوْ هَلَكَ الْمَالُ أَوْ نَقَصَ لَضَمِنَّاهُ. قَالَ: أَدِّيَاهُ. فَسَكَتَ عَبْدُ اللهِ وَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا فَقَالَ: قَدْ جَعَلْتُهُ قِرَاضًا فَأَخَذَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ الْمَالَ وَنِصْفَ رِبْحِهِ وَأَخَذَ عَبْدُ اللهِ وَعُبَيْدُ اللهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ.

کی جانب روانہ ہوئے۔ جب لوٹے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل کے پاس سے گزرے، اس نے انہیں خوش آمدید کہا، وہ امیرِ بصرہ تھے۔ انہوں نے کہا: اگر مجھے قدرت ہوئی تو میں تمہیں ایسا کام دوں گا جس میں تم دونوں کا نفع ہو گا۔ پھر کہنے لگے: کیوں نہیں، یہ یہ مال (رقم) جسے میں امیر المؤمنین کی خدمت میں بھیجنا چاہتا ہوں، اس سے تم عراقی سامان کی خریداری کرو اور اسے مدینہ میں جا کر بیچ دینا، پھر اصل مال (رقم) امیر المومنین کو دے دینا اور جو منافع ہو وہ تمہارا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تیار ہیں۔ اس نے ایک خط سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ دیا جس میں ان دونوں کا ذکر تھا کہ وہ ان دونوں سے مال وصول کر لیں۔ جب وہ مدینہ آئے انہوں نے مال فروخت کر دیا، انہیں منافع ہوا۔ جب وہ دونوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے (آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:) کیا انہوں نے سارے لشکر کو ادھار مال دیا تھا یا صرف تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں (سب کو نہیں دیا)، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے تمہیں اس لیے ادھار مال دیا کہ تم امیر المؤمنین کے بیٹے ہو، لہٰذا مال بھی دو اور منافع بھی نکالو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ بول پڑے: امیر المؤمنین! یہ آپ کے لیے مناسب نہیں ہے، اس لیے کہ (اگر) مال ضائع ہو جاتا تو ہم اس کے ذمہ دار ہوتے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ادا کرو (یعنی مال اور منافع دونوں دو)، عبداللہ رضی اللہ عنہ پھر بھی چپ رہے مگر عبید اللہ نے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی۔ ایک مجلس نشیں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اسے قراض قرار دے دیں تو بہتر ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اصل مال لیا اور نصف منافع بھی لے لیا۔ عبداللہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہما نے (بھی) نصف منافع لیا۔

(قراض کامطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک کا مال ہو اور دوسرے کی محنت ہو، اور منافع میں دونوں شریک ہوں۔)

باب الحجر

روکنے کا بیان

۱۴۸۰+(۱۸۰۱): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أو غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الصِّدْقِ فِي الْحَدِيث، أَوْهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَام بنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بنُ جَعْفَر بَيْعاً فَقَالَ عليٌّ رَضِيَ الله عَنْهُ: لآتِيَنَّ عُثْمَانَ فَلَأَحْجُرَنَّ عَلَيْكَ أعلم ذلِكَ ابنُ جَعْفَر الزُّبَيْرِ فَقَالَ: أنا شَرِيكُكَ فى بيعِكَ فَأَتَى عَلِيٌّ رضِى الله عَنْهُ عُثْمَانَ فَقَالَ: أُحْجِرُ عَلَى هذَا، فَقَالَ الزُّبَيْر: أنا شَرِيكَهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ رضِى الله عَنْهُ: أَحْجُرُ عَلَى رَجُلٍ شَرِيكَهُ الزُّبَيْر.

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ایک سامان خریدا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر تیرے خلاف اس کا حکم جاری کراؤں گا۔ ابن جعفر نے یہ بات زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: میں اس سودے میں تیسرا حصہ دار ہوں۔ پھر سیدنا علی، عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا کہ اس کے خلاف پابندی عائد کیجئے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا حصہ دار ہوں۔ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو خرید وفروخت سے کیسے روک سکتا ہوں جس کا حصہ دار زبیر ہیں۔

باب التفليس

مفلس قرار دینے کا بیان

۱۴۸۱-(۱۵۵۹): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِى بكرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِى بكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (یعنی خریدار) مفلس ہو گیا اور آدمی (یعنی بیچنے والے) نے اپنا مال بعینہ (اس کے پاس) پالیا، تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۱۴۸۲-(۱۵۶۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول

[۱۴۸۰] المصنف لعبد الرزاق:۸/۲۶۷، السنن الكبرى للبيهقى:۶/۶۱

[۱۴۸۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۶۷۸، صحيح البخارى، كتاب الإستقراض، باب اذا وجد ماله عند مفلس، ح:۲۴۰۲، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب من ادرك ما باعه عند المشترى، ح:۱۵۵۹۷

[۱۴۸۲] أيضاً

الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا مال بعینہ اس شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو گیا ہو، تو وہ اپنے غیر کی نسبت خود اس مال کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

١٤٨٣-(١٥٦١): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ ابْنُ عَمْرِو بْنُ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ، فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)).

ابن خلدہ زرقی، جو مدینہ کے جج تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے بارے میں مسئلہ پوچھنے آئے جو مفلس ہو گیا تھا، تو انہوں نے کہا: یہ تو ایسا مسئلہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جو بھی شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے، تو صاحبِ سامان جب اپنا سامان کسی کے پاس بعینہ پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

باب اللّقطة

گری پڑی چیز اٹھانے کا بیان

١٤٨٤-(١١٠٨): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے گری پڑی چیز کے بارے میں حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا سر بند اور اس کی رسّی پہچان لے، پھر ایک سال تک اعلان کر، سو اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دے) ورنہ تو اسے استعمال کر لے۔

١٤٨٥-(١١٠٩): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

معاویہ بن عبد اللہ بن بدر روایت کرتے ہیں کہ ان

[١٤٨٣] المستدرك للحاكم:٧٩٣/٣، سنن أبي داود، كتاب البيوع والاجارات، باب في الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه عنده، ح:٣٥١٩، سنن ابن ماجه، كتاب الاحكام، باب من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس، ح:٢٣٦٠.

[١٤٨٤] الموطأ لإمام مالك:٧٥٧/٢، صحيح البخاري، كتاب اللقطة، باب اذا لم يوجد صاحب اللقطة بعد سنة فهي عن وجدها. ح:٢٤٢٩، صحيح مسلم، كتاب اللقطة، ح:١٧٢٢

[١٤٨٥] الموطأ لإمام مالك:٧٥٧/٢، المصنف لعبد الرزاق:١٣٦/٧

مُوسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلاً بِطَرِيقِ الشَّامِ فَوَجَدَ صُرَّةً فِيهَا ثَمَانُونَ دِينَارًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: عَرِّفْهَا عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ وَاذْكُرْهَا لِمَنْ يَقْدَمُ مِنَ الشَّامِ سَنَةً فَإِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَشَأْنَكَ بِهَا.

کے باپ نے انہیں بتلایا کہ وہ شام کے راستے میں کسی قوم کے ہاں ٹھہرے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسّی (۸۰) دینار تھے، انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: ایک سال تک مساجد کے دروازوں پر اس کا اعلان کر اور جو بھی شام سے آدمی آئے اسے اس کے بارے میں بتلا، اور جب سال گزر جائے تو اسے اپنے استعمال میں لے آ۔

١٤٨٦-(١١١٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ لُقَطَةً فَجَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً فَمَاذَا تَرَى؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: عَرِّفْهَا، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: زِدْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: لَا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے گری ہوئی کوئی چیز پائی تو وہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: میں نے گری ہوئی چیز پائی ہے تو آپ کا (اس کے بارے میں) کیا خیال ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: اس کا اعلان کر، اس نے کہا: میں نے کیا ہے انہوں نے کہا: مزید کر، اس نے کہا میں نے کیا ہے، انہوں نے کہا: میں تجھے اس کو کھانے کی اجازت نہیں دوں گا، اگر تو چاہتا تو اسے پکڑتا ہی نہ۔

[١٤٨٦] الموطأ لإمام مالك ٢/٧٥٨

كتاب الشفعة والصلح وإحياء الموات

شفعہ، صلح اور بنجر زمین آباد کرنے کے مسائل

باب الشفعة فيما لم يقسم

شفعہ غیر تقسیم شدہ چیز میں ہوتا ہے

۱۴۸۷- (۹۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أن رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلا شُفْعَةَ)).

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفعہ اس چیز میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود واقع ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔

۱۴۸۸-(۹۰۴): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لا يُخَالِفُهُ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بعینہ اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۴۸۹-(۹۰۵): أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلا شُفْعَةَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شفعہ اس چیز میں ہو سکتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، سو جب حدود واقع ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔

باب شفعة الجار

پڑوسی کے شفعہ کا بیان

۱۴۹۰-(۹۰۶): أَخْبَرَنَا الشافعي، قَالَ: فَإِنَّ سُفْيَانُ أَخْبَرَهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)).

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنی قربت کی وجہ سے (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے۔

[۱۴۸۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۱۳، سنن ابن ماجه، كتاب الشفعة، باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة، ح:۲۳۹۷، صحيح ابن حبان:۱۱/۵۹۰

[۱۴۸۸] صحيح البخاری، كتاب الشفية، باب الشفعة فيما لم يقسم، ح:۲۲۵۷، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الشفعة، ح:۱۶۰۸

[۱۴۸۹] أيضاً

[۱۴۹۰] صحيح البخاری، كتاب العيل، باب فی الهبة والشفعة، ح:۶۹۷۷

باب الصلح ونحوه

صلح وغیرہ کا بیان

۱۴۹۱-(۱۱۲۱): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَّ مَالِكًا، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)).

یحییٰ مازنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔

۱۴۹۲-(۱۱۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ))، قَالَ: يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر گاڑنے سے منع نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس حکم سے اعراض کرتے دیکھ رہا ہوں، قسم بخدا! میں اس (حدیث) کو تمہارے کندھوں میں ماروں گا۔

۱۴۹۳-(۱۱۲۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيفَةَ سَاقَ خَلِيجًا لَهُ مِنَ الْعُرَيْضِ فَأَرَادَ أَنْ يُمِرَّهُ فِي أَرْضٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَأَبَى مُحَمَّدٌ فَكَلَّمَ فِيهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: لَا. فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا. فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَاللهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ.

یحییٰ مازنی روایت کرتے ہیں کہ ضحالہ بن خلیفہ نے پانی کا ایک چوڑا نالہ جاری کیا اور ارادہ کیا کہ اسے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی زمین سے گزاریں گے، انہوں نے انکار کر دیا۔ ضحالہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بات کی، تو انہوں نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے کہا: وہ ان کے راستے سے ہٹ جائیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بھائی کے فائدے کو نہ روکو، اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے، تُو پہلے اور آخر میں اس سے سیراب کر سکتا ہے اور تجھے اس کا کوئی نقصان بھی تو نہیں، سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہو گا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گزر کے رہے گی، چاہے تیرے پیٹ سے گزارنی پڑے۔

[۱٤۹۱] المستدرك للحاكم:۲/۵۷، الموطأ لإمام مالك:۲/۷۵٤، المعجم الأوسط للطبراني:٦/۹۱، المعجم الكبير للطبراني:۲/۸۰

[۱٤۹۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۷٤۰، صحيح البخاري، كتاب المظالم، باب لا يمنع جار جاره ان يغرزخشبة فى جداره، ح:۲٤٦۳، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب غرز الخشب فى جدار الجار، ح:۱٦۰۹

[۱٤۹۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۷٤٦

۱۴۹۴-(۱۷۹۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَأَ مَنَعَهُ اللهُ فَضْلَ رَحْمَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (کسی کو) زائد پانی (استعمال کرنے سے) اس لیے روکا تاکہ وہ گھاس (اُگنے) سے روک دے تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اپنے فضل و رحمت سے محروم کردیں گے۔

باب إحياء الموات

بنجر زمین آباد کرنے کا بیان

۱۴۹۵-(۱۱۱۹): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ)).

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کسی مُردہ (یعنی بنجر) زمین کو زندہ (یعنی آباد) کرے تو وہ اسی کی ہوگی، اور کسی ظالم رگ کے لیے کوئی حق نہیں ہے (یعنی جس نے غاصبانہ قبضہ کیا ہو، اس کا کوئی حق نہیں ہے)۔

۱۴۹۶-(۱۱۲۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ.

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہوگی۔

۱۴۹۷-(۱۷۹۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوَتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ، وَعَادِي الْأَرْضِ لِلهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّي)).

طاؤس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہے اور دشمن کی زمین اللہ اور رسول کی ملکیت ہے، پھر میری طرف سے وہ تمہارا حق ہے۔

۱۴۹۸-(۱۷۹٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ،

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

[١٤٩٤] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٤٤، صحيح البخارى، كتاب الشرب والمساقاة، باب من قال ان صاحب الماء أحق بالماء، ح:٢٣٥٣، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع فضل الماء الذى يكون بالفلاة ويحتاج إليه لرعى الكلأ، ح:١٥٦٦

[١٤٩٥] سنن أبى داود، كتاب الخراج والامارة، باب فى إحياء الموات، ح:٣٠٧٣، سنن الترمذى، أبواب الاحكام، باب ما ذكر من أحيا أرض الموت، ح:١٣٧٨

[١٤٩٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٣٣

[١٤٩٧] السنن الكبرى للبيهقى:٦/١٤٣

[١٤٩٨] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٤٣، صحيح البخارى، كتاب الحرث والمزارعة، باب من أحيا أرضا مواتاً، ح:٢٣٣٥

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ)).

نے فرمایا: جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہے اور ظالم کی رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔

۱۴۹۹-(۱۷۹۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الأَزْرَقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ قَامَ بِفِنَاءِ دَارِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: سَنَامُ الأَرْضِ إِنَّ لَهَا سَنَامًا، زَعَمَ ابْنُ فَرْقَدٍ الأَسْلَمِيُّ أَنِّي لا أَعْرِفُ حَقِّي مِنْ حَقِّهِ لِي بَيَاضُ الْمَرْوَةِ وَلَهُ سَوَادُهَا، وَلِي مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لأَحَدٍ إِلا مَا أَحَاطَتْ عَلَيْهِ جُدْرَانُهُ، إِنَّ إِحْيَاءَ الْمَوَاتِ مَا يَكُونُ زَرْعًا أَوْ حَفْرًا أَوْ يُحَاطُ بِالْجُدُرَاتِ وَهُوَ مِثْلُ إِبْطَالِهِ التَّحْجِيرَ، يَعْنِي مَا يَعْمُرُ بِهِ مِثْلَ مَا يُحَجِّرُ.

علقمہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب اپنے گھر کے صحن پر کھڑے ہوئے اور زمین پر اپنا پاؤں مار کر کہا: زمین کے بیچ کا حصہ ہے، اس کی کئی اقسام ہیں۔ ابن فرقد اسلمی کا زعم ہے کہ میں اس کے حق سے اپنا حق پہچانتا ہوں، میرے لیے مروہ کا سفید حصہ اور اس کے لیے اس کا سیاہ حصہ ہے۔ اور ملکیت میں یہاں سے یہاں تک زمین ہے۔ اس بات کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: زیر ملکیت زمین صرف وہ ہے جس کی چار دیواری ہے، بنجر زمینوں کی آباد کاری سے مراد فصل اگانا، کنواں کھودنا اور پتھر کی دیواروں سے گھیرنا ہے۔ یہ حکم پتھروں کی دیوار سے قبضہ جمانے کے ابطال کی مثل ہے، یعنی آباد کی جائے۔ یہ اس زمین کی مثل ہے جس کی پتھروں سے دیوار قائم کی گئی ہے۔

باب منه: فی إقطاع الدور والعقيق

گھر اور وادء عقیق الاٹ کرنے کا بیان

۱۵۰۰-(۱۷۹۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَقْطَعَ النَّاسَ الدُّورَ، فَقَالَ حَيٌّ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكَّبَ عَنَّا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَلِمَ ابْتَعَثَنِي اللهُ إِذًا؟ إِنَّ الله لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ)).

یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو گھر الاٹ کیے تو بنو زہرہ کے ایک قبیلہ بنو عبد بن زہرہ نے کہا کہ ابن ام عبد ہم سے الگ ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ نے مجھے کس لیے مبعوث کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی امت کو محترم نہیں ٹھہراتا جن میں ضعیف کا حق نہ لیا جائے۔

[۱۴۹۹] اخبار مکہ للأزرقی، ص:۴۴۸، ۴۴۹

[۱۵۰۰] صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما كان النبی يعطی المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، ح:۳۱۴۳، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارحاف المرأة الأجنبية اذا الميت فی الطريق، ح:۲۱۸۲

۱۵۰۱+(۱۷۹۱-۱۷۹۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا. وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقْطَعَ الْعَقِيقَ أَجْمَعَ، وَقَالَ: أَيْنَ الْمُسْتَقْطِعُونَ؟ وَالْعَقِيقُ قَرِيبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ.

ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین الاٹ کی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام وادیٔ عقیق الاٹ کر دی اور فرمایا: جاگیر کا مطالبہ کرنے والے کہاں ہیں؟ اور یہ عقیق نامی وادی مدینہ کے قریب واقع ہے۔

باب الحمی

چراگاہ کا بیان

۱۵۰۲-(۱۷۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا حِمَى إِلَّا لِله وَلِرَسُولِهِ)).

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چراگاہ اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہے۔

۱۵۰۳-(۱۷۸۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ: هُنَيٌّ عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ لَهُ: يَا هُنَيُّ، ضُمَّ جَنَاحَكَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ. وَأَدْخِلْ رَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَالصُّرَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الْغُنَيْمَةِ يَأْتِي بِعِيَالِهِ فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا؟ لَا أَبَا لَكَ، فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَايْمُ اللَّهِ لَعَلَّ ذَلِكَ

اسلم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چراگاہ پر اپنا ایک آزاد کردہ ھنی نامی غلام نگران مقرر کیا اور اسے کہا: اے ھنی! لوگوں کے لیے نرم گوشہ اختیار کر اور مظلوم کی بددعا سے بچ، کیونکہ اسے شرفِ قبول حاصل ہے اور اونٹوں اور بکریوں کے مالک کو (چراگاہ میں) داخل ہونے دے اور ابن عفان اور عبدالرحمٰن کے مویشی کو داخل نہ ہونے دینا، کیونکہ اگران کے مویشی ہلاک ہو جائیں تو یہ کھجور اور زراعت کا مشغلہ اپنا لیں گے۔ لیکن اونٹوں اور بکریوں کے مالک اپنے عیال سمیت آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے امیر المومنین! (جانوروں کے چرنے کی رخصت دیجیے) تو کیا میں انہیں روک دوں؟ پانی اور گھاس میرے نزدیک دنانیر و دراہم زیادہ حقیر ہیں، اس بات پر وہ سمجھتے ہیں کہ میں ان پر ظلم کر رہا ہوں جب

[۱۵۰۱] أیضاً

[۱۵۰۲] صحیح البخاری، کتاب الشرب والمساقاة، باب لا حمی الا لله ولرسوله صلی الله علیه وسلم، ح: ۲۳۸۰

[۱۵۰۳] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۱۰۰۳، صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب اذا أسلم قوم فی دار الحرب، ح: ۲۰۶۰

أَنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلادُهَا قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الإِسْلامِ. وَلَوْلا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَمَيْتُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ بِلادِهِمْ شِبْراً.

کہ ان کے علاقے میں جن کی خاطر انہوں نے جاہلیت میں لڑائی کی اور اس عہد میں مشرف بہ اسلام ہو، اگر وہ مال مویشی نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ (جہاد) میں لوگوں کو سوار کرتا ہوں تو میں مسلمانوں کے گھروں میں بالشت برابر زمین بھی ممنوعہ قرار نہ دیتا۔

كتاب الاطعمة والصيد والذبائح

ماکولات، شکار اور ذبیحوں کے مسائل

باب فی لحوم الخيل

۱۵۰۴ (۱۷۸۵+): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

گھوڑوں کے گوشت کا بیان

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۵۰۵ (۱۷۸۶+): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها، قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے عہد رسالت میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت تناول کیا۔

باب فی الضبع

۱۵۰۶-(۶۶۱): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما عَنِ الضَّبُعِ، أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: أَتُؤْكَلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بجو کا بیان

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ بھی شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، میں نے کہا: کیا وہ کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۱۵۰۷- (۱۶۰۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

ابن ابی عمار ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق پوچھا تو کہا کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا یہ

[۱۵۰۴] صحيح البخاري، كتاب الذبائح والعيد، باب أكل كل ذى ناب عن النساء، ح:۵۵۲۰، صحيح مسلم، كتاب العيد والذبائح، باب تحريم أكل كل ذى ناب، ح:۱۹۴۱

[۱۵۰۵] صحيح البخاري، ايضا، ح:۵۵۱۹، صحيح مسلم، أيضاً، ح:۱۹۴۲

[۱۵۰۶] سنن الترمذي، باب ما جاء في الضبع يصيبها المحرم، ح:۸۵۱، المنتقى لابن الجارود:۴۳۸، صحيح ابن خزيمة:۱۸۲/۴، صحيح ابن حبان:۹۷۸/۹، المستدرك للحاكم:۴۵۲/۱

[۱۵۰۷] أيضاً

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ، أَصَيْدٌ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَتُؤْكَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، میں نے کہا: کیا آپ نے یہ نبی ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

باب في الضبّ

گوہ کا بیان

۱۵۰۸-(۸۳۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ: ((لَسْتُ بِآكِلِهِ، وَلَا مُحَرِّمِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اسے نہیں کھاتا لیکن میں اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

۱۵۰۹-(۸۳۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۵۱۰-(۸۳۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ: أَشُكُّ، أَقَالَ: مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّهُمَا دَخَلَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ،

ابوامامہ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ انہوں نے مالک، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا ہے یا یوں کہا ہے کہ مالک ابن عباس رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (دونوں) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں نبی ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو بھنی ہوئی گوہ خدمت میں پیش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (گوہ کے گوشت کا برتن) اپنی طرف کھینچ لیا، میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود آپ ﷺ کی کسی بیوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس کا بتلا دیجیے جو آپ کھانا چاہ رہے ہیں،

[۱۵۰۸] الموطأ لإمام مالك:۹۶۸/۲، صحيح البخاري، كتاب العيد والذبائح،باب الضب، ح:۵۵۳۶، صحيح مسلم، كتاب العيد والذبائح، باب اباحة الضب، ح:۱۹۴۵، سنن الترمذي، أبواب الاطعمه، باب ما جاء في أكل الضب، ح:۱۷۹۰، المسند للحميدي:۲۸۵/۲

[۱۵۰۹] أيضاً

[۱۵۱۰] الموطأ لإمام مالك:۹۶۸/۲، صحيح البخاري، كتاب العيد والذبائح،باب الضب، ح:۵۵۳۷، صحيح مسلم، صحيح مسلم، كتاب العيد والذبائح، باب اباحة الضب، ح:۱۹۴۵

فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ.

توصحابہ نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! یہ گوہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اپنا ہاتھ اٹھالیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں پائی جاتی، لہٰذا میں اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ پھر میں نے اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا، اور رسول اللہ ﷺ (مجھے کھاتا) دیکھ رہے تھے۔

باب المیتتین والدمین

دو مرداروں اور دو خونوں کا بیان

۱۵۱۱ (+۱۶۰۲): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، الْمَيْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ -أَحْسِبُهُ قَالَ-: الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال ہیں: دو مردار مچھلی اور مکڑی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔

باب فی کسب الحجام

سینگی لگانے والے کی کمائی کا بیان

۱۵۱۲- (۹۵۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، أَنَّ مُحَيِّصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ، وَأَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ)).

حرام بن سعد بن محیصہ روایت کرتے ہیں کہ محیصہ نے نبی ﷺ سے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کے متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمادیا، وہ مسلسل آپ ﷺ سے (اس بارے میں) گفتگو کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اپنے غلاموں کو کھلادے اور آبپاشی والے اونٹوں کو چارے میں ڈال دے۔

۱۵۱۳ (+۹۵۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ

حرام بن سعد بن محیصہ اپنے باپ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجام کی مزدوری کے بارے میں اجازت چاہی، تو آپ ﷺ نے انہیں اس

[۱۵۱۱] سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمه، باب الكبدو الطحال، ح:۳۳۱٤

[۱۵۱۲] سنن أبی داود، كتاب البيوع، باب كسب الحجام، ح:۳٤۱۵، سنن الترمذی، أبواب البيوع، باب ما جاء فی كسب الحجام، ح:۱۲۷۷

[۱۵۱۳] أيضاً

فَنَهاهُ عَنهُ، فَلَم يَزَل يَسأَلُهُ وَيَستَأذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَعلِفهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ)).

سے منع فرمادیا، وہ مسلسل آپ ﷺ سے سوال کرتے رہے اور اجازت مانگتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تُو اسے اپنے غلاموں کو کھلا دے اور آبپاشی والے اونٹوں کو چارے میں ڈال دے۔

۱۵۱۴-(۹۵۴): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَن حُمَيدٍ، عَن أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيبَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِن تَمرٍ، وَأَمَرَ أَهلَهُ أَن يُخَفِّفُوا عَنهُ مِن خَرَاجِهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ ﷺ نے اسے کھجور کا ایک صاع دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالک کو اس کے خراج سے تخفیف کرنے کی ہدایت فرمائی۔

۱۵۱۵-(۹۵۵): أَخبَرَنَا عَبدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَن حُمَيدٍ، عَن أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: احتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَم، حَجَمَهُ أَبُو طَيبَةَ، فَأَعطَاهُ صَاعَينِ وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَن يُخَفِّفُوا عَنهُ مِن ضَرِيبَتِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ أَمثَلَ مَا تَدَاوَيتُم بِهِ الحِجَامَةُ وَالقُسطُ البَحرِيُّ لِصِبيَانِكُم مِنَ العُذرَةِ، وَلَا تُعَذِّبُوهُم بِالغَمزِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے سینگی لگوائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، ابوطیبہ نے آپ ﷺ کو سینگی لگائی تھی، تو آپ ﷺ نے اسے دو صاع دیے تھے اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کی مزدوری سے (جو اس نے اپنی آزادی کے لئے طے کی ہے) نرمی کردی جائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگوانا بہترین علاج ہے اور تمہارے بچوں کے دردِ حلق کا بہترین علاج قسطِ بحری ہے (یہ ایک بوٹی کا نام ہے) اور انہیں غمز کا عذاب مت دو (یعنی انگلیوں سے حلق کی تکلیف کا علاج کرنا)۔

۱۵۱۶-(۹۵۶): أَخبَرَنَا عَبدُ الوَهَّابِ، عَن أَيُّوبَ، عَنِ ابنِ سِيرِينَ، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے وہی حدیث ہے۔

۱۵۱۷-(۹۵۷): وَأَخبَرَنَا سُفيَانُ، أَخبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بنُ مَيسَرَةَ، عَن طَاوُوسٍ، قَالَ: احتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ لِلحَجَّامِ: ((اشكُمُوهُ)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کے لیے فرمایا: اسے معاوضہ دو۔

[۱۵۱۴] الموطأ لإمام مالك: ۲/۹۷۳، صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب ذكر الحجام، ح: ۲۱۰۲

[۱۵۱۵] صحيح البخاری، كتاب الطب، باب الحجامة من الداء، ح: ۵۶۹۶، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب حل أجرة الحجامة، ح: ۱۵۷۷

[۱۵۱۶] المصنف لعبد الرزاق: ۱۱/۳۰

[۱۵۱۷] المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱/۴۱

باب السبق والرمي

گھوڑ دوڑ کے مقابلہ اور تیر اندازی کا بیان

۱۵۱۸-(۱۶٤۰): أَخبَرَنَا ابنُ أَبِی فُدَیكٍ، عَنِ ابنِ أَبِی ذِئبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِی نَافِعٍ، عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِی نَصلٍ أَوْ حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اونٹ کے سوا انعام پر مقابلہ بازی درست نہیں۔

۱۵۱۹-(۱٦٤۱): أَخبَرَنَا ابنُ أَبِی فُدَیكٍ، عَنِ ابنِ أَبِی ذِئبٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِی حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھوڑے اور اونٹ کی دوڑ کے سوا انعامی مقابلہ بازی جائز نہیں ہے۔

۱۵۲۰-(۱٦٤۲): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَینَ الخَیلِ الَّتِی قَدْ أُضمِرَتْ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ کامقابلہ کرایا۔

باب النهی عن کل ذی ناب من السباع

کچلی والے تمام درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۱۵۲۱-(۱۱۹٦): أَخبَرَنَا ابنُ عُیَینَةَ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِی إِدرِیسَ الخَولَانِیِّ، عَنْ أَبِی ثَعلَبَةَ الخُشَنِیِّ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهَی عَنْ أَكلِ كُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

سیدنا ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۲۲- (۱۱۹۷): أَخبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسمَاعِیلَ بْنِ أَبِی حَكِیمٍ، عَنْ عَبِیدَةَ بْنِ

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر کچلی والے درندے (کا گوشت) کھانا حرام ہے۔

[۱۵۱۸] سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب فی السبق؛ ۲۵۷٤، سنن الترمذی، أبواب الجهاد، باب فی الرهان والسبق، ح:۱۷۰۰، سنن النسائی، باب فی السبق:۳۱۹، سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب السبق والرهان، ح:۲۸۷۸، صحیح ابن حبان:۱۰/۵٤٤،

[۱۵۱۹] السنن الکبری للبیهقی:۱۰/۱٦

[۱۵۲۰] صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب هل یقال مسجد بنی فلان، ح:٤۲۰، صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب المسابقة بین الخیل وتضمیرها، ح:۱۸۷۰

[۱۵۲۱] الموطأ لإمام مالك:۲/٤۹٦، صحیح البخاری، کتاب الذبائح والعید، باب أکل کل ذی ناب من السباع، ح:۵۵۳۰، صحیح مسلم، کتاب العید والذبائح، باب تحریم أکل کل ذی ناب، ح:۱۹٤۱

[۱۵۲۲] الموطأ لإمام مالك:۲/٤۹٦، صحیح مسلم، کتاب العید والذبائح، باب تحریم أکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر، ح:۱۹۳۳

سُفْيَانُ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ)).

۱۵۲۳- (۱۷۸۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

ابو ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کا گوشت کھانے سے) سے منع فرمایا۔

۱۵۲۴- (۱۷۸۳): قَالَ الشافعي: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۵۲۵- (۱۷۸۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر کچلی والا درندہ حرام ہے۔

باب فی کلب الصید

شکاری کتے کا بیان

۱۵۲۶- (۷۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مویشیوں کی نگرانی یا شکار کرنے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

۱۵۲۷- (۷۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ

سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے کتا پالا اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

[۱۵۲۳] أيضاً

[۱۵۲٤] أيضاً

[۱۵۲٥] الموطأ لإمام مالك:أيضاً، صحيح مسلم، أيضاً، ح:۱۹۳۳

[۱۵۲٦] الموطأ لإمام مالك:۲/۹٦۹، صحيح البخاری، كتاب الذبائح و العيد، باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ما شيه، ح:٥٤۸۲، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الامر بقتل الكلاب و بيان نسخه، ح:۱٥۷٤

[۱٥۲۷] صحيح البخاری، كتاب الحرث و المزارعة، باب اقتناء الكلب للحرث، ح:۲۳۲۳، الموطأ لإمام مالك:۲/۹٦۹، صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الامر بقتل الكلاب و بيان نسخه، ح:۱٥۷٤

شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ))، قَالُوا: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي، وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

لوگوں نے (سفیان رضی اللہ عنہ سے) کہا: کیا تو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی؟ انہوں نے جواب دیا: اس مسجد کے رب کی قسم! ہاں۔

۱۵۲۸-(۷۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

باب التذكية

ذبح کرنے کا بیان

۱۵۲۹-(۱٦٠٢): أَخْبَرَنَا حَاتِمٌ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ أَوْ أَحَدُهُمَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: النُّونُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ.

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مچھلی اور مکڑی پاکیزہ ہیں۔

۱۵۳۰-(۱٦٠٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللهِ فَكُلُوا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنٍّ أَوْ ظُفُرٍ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشِ)).

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہم دشمن کا سامنا کرنے والے ہیں جب کہ ہمارے پاس چھریاں بھی نہیں ہیں، تو کیا ہم بانس کے چھلکے سے جانور ذبح کرلیں؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھالو، البتہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت انسان کی ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں (عیسائیوں) کی چھریاں ہیں۔

باب في ذبائح نصارى العرب

عرب کے عیسائیوں کے ذبیحوں کا بیان

۱۵۳۱-(۱۰۳۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدٍ الْجَارِيِّ أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں، نہ ہمارے لیے ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ میں انہیں اس وقت تک معاف کر سکتا ہوں جب تک کہ وہ

[۱۵۲۸] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب في شراب أحدكم، ح:۳۳۲۳

[۱۵۲۹] المصنف لعبدالرزاق:٤/٥٠٦

[۱۵۳۰] صحيح البخاري، كتاب الشركة، باب قسمة الغنم، ح:۲٤۸۸، صحيح مسلم، كتاب الأضاحي، باب جواز الذبح، ح:۱۹٦۸

[۱۵۳۱] السنن الكبرى للبيهقي:۹/۲۱٦

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ وَمَا يَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.

اسلام نہ لے آئیں یا پھر میں ان کی گردنیں اڑادوں۔

۱۵۳۲۔ (۱۶۰۰): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ الْفَلْجَةِ مَوْلَى عُمَرَ أَوِ ابْنِ سَعْدِ الْفَلْجَةِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ وَمَا تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سعد فلجہ یا ابن سعد فلجہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور ان کے ذبیحے ہمارے لیے حلال نہیں۔ اور جب تک یہ مشرف بہ اسلام نہ ہو جائیں میں انہیں چھوڑوں گا نہیں یا میں ان کی گردنیں اڑادوں گا۔

۱۵۳۳۔ (۱۶۰۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ.

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنو تغلب قبیلے کے ذبح شدہ جانور نہ کھاؤ، کیونکہ انہوں نے اپنے دین میں سے سوائے شراب نوشی کے کسی چیز کو مضبوطی سے نہیں پکڑ رکھا۔

۱۵۳۴۔ (۱۶۵۲): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ سُفْيَانُ أَوْ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَوْ هُمَا، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ نَصْرَانِيَتِهِمْ وَمِنْ دِينِهِمْ إِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ. اَلشَّكُّ مِنَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو تغلب قبیلے کے عیسائیوں کے ذبیحے مت کھاؤ، کیونکہ انہوں نے اپنی نصرانیت اور اپنے دین میں سے صرف شراب نوشی ہی کو تھام رکھا ہے۔

راوی سفیان ہیں یا عبدالوہاب یا کہ دونوں؟ یہ شک امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۱۵۳۵۔ (۱۶۵۱): أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ ثَوْرٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرب عیسائیوں کے ذبیحوں کے بارے سوال ہوا تو انہوں

[۱۵۳۲] سبق تخریجه

[۱۵۳۳] المصنف لعبد الرزاق: ۴/۴۸۵

[۱۵۳۴] أیضاً

[۱۵۳۵] الموطأ لإمام مالك: ۲/۴۸۹

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ قَوْلاً حَكَيَاهُ هُوَ إِحْلاَلُهَا وَتَلاَ: ﴿وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾.

نے ان کے حلال ہونے کا فرمایا اور یہ آیت تلاوت کی: وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ''اور جو ان سے دوستی رکھے گا وہ ان ہی میں سے ہے۔''

وَلَكِنَّ صَاحِبَنَا سَكَتَ عَنِ اسْمِ عِكْرِمَةَ وَثَوْرٌ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

لیکن ہمارے صاحب نے عکرمہ کا نام ذکر کرنے سے خاموشی اختیار کی اور ثور نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔

كتاب الاشربة والانبذة والاوعية

مشروبات، نبیذوں اور برتنوں کے مسائل

باب تحريم الخمر

١٥٣٦- (١٣٨٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ أَوْ تَمْرٍ فَجاءَ هُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

شراب کے حرام قرار دیے جانے کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ بن جراح، ابو طلحہ انصاری اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو انگور اور کھجور سے کشید کردہ شراب پلایا کرتا تھا۔ ایک دن ان کے پاس ایک آنے والے نے آکر کہا: شراب تو حرام کر دی گئی ہے، ابو طلحہ کہنے لگے: اے انس! اس مٹکے کی طرف بڑھیں اور اسے توڑ دیں، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اوکھلی پکڑ کر اس مٹکے کے نیچے دے ماری جس سے وہ ٹوٹ گیا۔

١٥٣٧- (١٣٨٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور پھر اس سے توبہ نہ کی تو اسے آخرت میں (جنت کی) شراب سے محروم رکھا جائے گا۔

باب كل شراب أسكر فهو حرام

١٥٣٨- (١٣٨٢): حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

ہر وہ مشروب حرام ہے جو نشہ آور ہو

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

[١٥٣٦] الموطأ لإمام مالك:٨٤٦/٢، صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر وهي من البسر والتمر، ح:٥٥٨٢، صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر، ح:١٩٨٠

[١٥٣٧] الموطأ لإمام مالك:٨٤٦/٢، صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب قول الله تعالىٰ:إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان، ح:٥٥٧٥، صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم يتب منها، ح:٢٠٠٣

[١٥٣٨] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر، ح:٢٤٢، صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب بيان كل مسكر خمر، ح:٢٠٠١

اللهِ ﷺ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

۱۵۳۹-(۱۳۸۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے تیز نبیذ کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۱۵۴۰-(۱۳۹۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا وَهْبٍ الْجَيْشَانِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

طاؤس سے مروی ہے کہ ابو وہب جیشانی نے رسول اللہ ﷺ سے تیز نبیذ کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۵۴۱-(۱۳۹۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْجُوَيرِيَةِ الْجَرْمِيَّ يَقُولُ: إِنِّي لأَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبَاذِقِ، فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

ابو جوریہ جرمی بیان کرتے ہیں کہ میں عرب میں سے سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق شراب کے متعلق سوال کیا تھا جبکہ آپ کعبہ میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا: باذق کا حکم پہلے گزر چکا ہے، جو بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۱۵۴۲-(۱۴۰۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

۱۵۴۳-(۱۴۱۲): أَخْبَرَنَا الأَصَمُّ، قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ وَهُوَ يَحْتَجُّ فِي ذِكْرِ الْمُسْكِرِ، وَكَانَ كَلاَمًا قَدْ تَقَدَّمَ لا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ شَرِبَ عَشَرَةً وَلَمْ يَسْكَرْ؟ فَإِنْ قَالَ: حَلاَلٌ. قِيلَ:

ربیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ نشہ آور چیز کے مسئلہ میں اسے بطور دلیل پیش کیا کرتے تھے۔ اور ان کی کلام گزر چکی ہے جو مجھے یاد نہیں ہے، فرماتے تھے: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ دس دفعہ بھی پیئے اور اسے نشہ نہ ہو تو؟ اگر حلال کہیں تو ان سے

[۱۵۳۹] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع، ح:۵۵۸۵، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان کل مسکر خمر، ح:۲۰۰۱، الموطأ لإمام مالك:۲/۸۴۵

[۱۵۴۰] المعرفة للبیهقی:۶/۴۳۶

[۱۵۴۱] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الباذق، ح:۵۵۹۸

[۱۵۴۲] صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان أن کل مسکر خمر، ح:۲۰۰۳

[۱۵۴۳] تفرّد به الشافعی

أَفَرَأَيْتَ إِنْ خَرَجَ فَأَصَابَتْهُ الرِّيحُ فَسَكِرَ ، فَإِنْ قَالَ: حَرَامٌ، قِيلَ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ شَيْئًا قَطُّ شَرِبَهُ فَصَارَ إِلَى جَوْفِهِ حَلالٌ ثُمَّ صَيَّرَتْهُ الرِّيحُ حَرَامًا؟

قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَام .

کہا جائے گا آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر وہی آدمی باہر نکلے اور اسے شراب کی بُو پہنچنے کی وجہ سے نشہ ہو جائے تو؟ اگر فرمائیں حرام ہے تو ان سے پھر کہا جائے گا کہ آپ کی کیا رائے ہے ایسی چیز کے بارے میں جو اس نے پی ہے اور اس کے پیٹ میں جانے تک تو وہ حلال ہے اور پھر صرف بُو کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے؟

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے زیادہ پینے سے نشہ ہو اسے تھوڑا پینا بھی حرام ہے۔

١٥٤٤-(١٣٨٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ، فَقَالَ: ((لَا خَيْرَ فِيهَا))، وَنَهَى عَنْهَا .

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: هِيَ السُّكُرْكَةُ .

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے باجرہ، جوار سے بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں بھی کوئی بھلائی نہیں ہے، اور آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم نے فرمایا: یہ نشہ آور چیز ہے۔

باب فی المطبوخ حتی یذهب ثلثاه

پکی ہوئی چیز کا بیان جس کا دو تہائی خشک ہو جائے

١٥٤٥-(١٤٠٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَلامَةَ أَخْبَرَاهُ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَشَكَا إِلَيْهِ أَهْلُ الشَّامِ وَبَالَ الأَرْضِ وَثِقَلَهَا، وَقَالُوا: لا يُصْلِحُنَا إِلا هَذَا الشَّرَابُ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اشْرَبُوا الْعَسَلَ. فَقَالُوا: لا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ

محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب شام آئے تو آپ سے اہلِ شام نے وہاں کی آب و ہوا اور بیماری کی شکایت کی اور کہا کہ ہمارا علاج صرف شراب ہی ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شہد استعمال کرو، انہوں نے کہا کہ شہد ہمارا علاج نہیں ہے، تو وہاں کے چند لوگوں نے کہا کہ کیا ہم آپ کے لیے اس سے ایسا مشروب تیار نہ کریں جو نشہ آور نہ ہو؟ فرمایا: ٹھیک ہے، تو انہوں نے اسے پکانا شروع کیا حتیٰ کہ جب اس کا دو تہائی خشک اور ایک تہائی باقی رہ گیا تو وہ اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اپنی انگلی ڈال کر نکالی

[١٥٤٤] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٤٥

[١٥٤٥] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٤٧

مِنْ هَذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لا يُسْكِرُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَطَبَخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ، وَبَقِيَ الثُّلُثُ، فَأَتَوْا بِهِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَدْخَلَ عُمَرُ فِيهِ إِصْبَعَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ فَقَالَ: هَذَا الطِّلاءُ هَذَا مِثْلُ طِلاءِ الإِبِلِ. فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَشْرَبُوهُ.

فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَحْلَلْتَهَا وَاللهِ.

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَلا وَاللهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ، وَلا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ لَهُمْ.

تو وہ گاڑھا ہونے کی وجہ سے ساتھ ہی کھینچا آیا، آپ نے فرمایا: یہ تو اونٹ کو لگائے جانے والے طلا کی طرح ہے، پھر آپ نے انہیں پینے کا کہا تو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے تو اسے ان کے لیے حلال کر دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر گز نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ! میں نے ان کے لیے کوئی ایسی چیز حرام نہیں کی جسے تُو نے حلال کیا ہو اور نہ ہی میں نے ان کے لیے کوئی ایسی چیز حلال کی ہے، جسے تُو نے ان کے لیے حرام قرار دیا ہو۔

باب فی الانبذة

نبیذوں کا بیان

۱۵۴۶- (۱۳۸۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ، وَقَالَ: ((انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ)).

سیدنا سعید بن کعب رضی اللہ عنہ، جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز ادا کی تھی، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔

۱۵۴۷- (۱۳۹۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا، وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ جَمِيعًا.

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور اور گدر کھجور کو ملا کر اور خشک کھجور اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

باب فی الاوعیة

برتنوں کا بیان

۱۵۴۸- (۱۳۸۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

ابن ابی اوفی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

[۱۵۴٦] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب من رأی أن لا یخلط البسر والتمر، ح:۵٦۰۱، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب کراهیة انتباذ التمر والذبیب مخلوطین، ح:۱۹۸٦

[۱۵۴۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۴۴

[۱۵۴۸] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب ترخیص النبی صلی الله علیه وسلم فی الأوعیة، ح:۵۵۹٦، سنن النسائی، کتاب الأشربة، باب الجر الأخضر، ح:۵٦۳۷

إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ وَالْأَبْيَضِ وَالْأَحْمَرِ.

سبز، سفید اور سرخ مٹکے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۴۹- (۱۳۹۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، قَالَ: يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيرَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کدو اور تار کول لگے برتن میں نبیذ نہ بناؤ۔ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم ہرے رنگ کے اور کھجور کے تنے سے بنائے ہوئے برتن (میں نبیذ بنانے) سے بچو۔

۱۵۵۰-(۱۳۹۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو اور تار کول لگے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

۱۵۵۱-(۱۳۹۴): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ، فَسَأَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوے میں خطبہ ارشاد فرمایا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی طرف گیا لیکن آپ نے میرے پہنچنے سے پہلے ہی خطبہ ختم کر دیا، میں نے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ آپ نے کدو اور تار کول کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

۱۵۵۲-(۱۳۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو اور تار کول ملے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۵۳-(۱۳۸۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[۱۵۴۹] صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت، ح:۱۹۹۶

[۱۵۵۰] صحیح مسلم، أیضاً، صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع، ح:۵۵۸۷

[۱۵۵۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۴۳، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء والحنتم، ح:۱۹۹۷

[۱۵۵۲] أیضاً

[۱۵۵۳] صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب ترخیص النبی صلی الله علیه وسلم فی الأوعیة والظروف، ح:۵۵۹۳، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء، ح:۲۰۰۰

الْأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، قِيلَ لَهُ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

جب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے استعمال سے منع کردیا، تو آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم میں سے ہر ایک کے لیے مشک میسر نہیں ہے، تو آپ ﷺ نے انہیں تارکول لگے برتن کے علاوہ کی اجازت دے دی۔

۱۵۵۴-(۱۳۹۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ سِقَاءٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَتَوْرٌ مِنْ حِجَارَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی، اگر وہ نہ ہوتی تو پتھر کے ایک برتن میں بنائی جاتی۔

[۱۵۵۴] صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء، ح:۱۹۹۹

كتاب الحدود
حدود کے مسائل

باب ((لايتجافى لذى الهيئة عن حد))

بااثر شخص کو حد سے مستثنیٰ نہیں کیا جائے گا

۱۵۵۵(+۱۷۰۵): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عبد الله بن عمر، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِى بكرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمنِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَجَافُوا لِذَوِى الْهَيْئَاتِ عَنْ عَثَرَاتِهِمْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک طینت لوگوں کی لغزشوں سے در گزر کرو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ، وَيَقُولُ: يُتَجَافَى لِلرَّجُلِ ذِى الْهَيْئَةِ عَنْ عَثْرَتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا.

محمد بن ادریس فرماتے ہیں: میں نے ان اہلِ علم سے سنا جو اس حدیث کی معرفت رکھتے تھے کہ آپ فرماتے تھے: نیک طینت شخص سے اس کی لغزش معاف کرو جب تک وہ حد کو نہ پہنچے۔

۱۵۵۶-(۱۴۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِى جَعْفَرٍ أَنَّ عمرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنْ يُجْلَدْ قُدَامَةُ الْيَوم فَلَنْ يُتْرَكَ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَكَانَ قُدَامَةُ بَدْرِياً.

ابو جعفر سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر قدامہ کو آج حد لگائی گئی تو پھر ان کے بعد کسی کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا، اور قدامہ بدری صحابی تھے۔

باب الحدود كفارة للذنوب

حدود اور گناہوں کے کفارے کا بیان

۱۵۵۷(+۱۷۰۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِى إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات پر تم میری بیعت کرو کہ تم

[١٥٥٥] سنن أبى داود، كتاب الحدود، باب فى الحد يشفع فيه، ح:٤٣٧٥، السنن الكبرى للنسائى:٤/٣١٠، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٦/١٨١، صحيح ابن حبان:١/٢٩٦

[١٥٥٦] المصنف لعبد الرزاق:٩/٢٤٠

[١٥٥٧] صحيح البخارى، كتاب الحدود، باب الحدود كفارة، ح:٦٧٨٤

فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: ((بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا))، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ، قَالَ: ((فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)).

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور آپ ﷺ نے ان پر آیت تلاوت کی، اور فرمایا: جس نے اس کو وفا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے اس میں کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر وہ سزا دیا گیا تو یہ اس کا کفارہ ہے، اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو اسے عذاب سے دوچار کر دے۔

باب تكرار الحد بتكرار الشرب

بار بار شراب پینے پر بار بار حد لگانے کا بیان

۱۵۵۸- (١٤٠٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ)). لَا يَدْرِي الزُّهْرِيُّ بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ، وَصَارَتْ رُخْصَةً.

زہری، قبیصہ بن ذؤیب سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی شراب پیے تو کوڑے لگاؤ، اگر وہ پھر پیے تو اسے پھر کوڑے لگاؤ، اگر وہ پھر پیے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر وہ پھر پیے تو اسے قتل کر دو۔ زہری کو معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے قتل کا حکم تیسری بار دیا یا چوتھی بار۔ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگائے، اسے (دوبارہ) پھر شراب پینے کی وجہ سے لایا گیا تو آپ ﷺ نے پھر کوڑے لگائے، (ایک روز) پھر اسے شراب پینے کے جرم میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگائے، قتل نہیں کیا۔ تو یہ ایک رخصت ہو گئی۔

قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ لِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَمَخُولٍ: كُونَا وَافِدَيِ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے منصور بن معتمر اور مخول سے کہا: تم دونوں یہ حدیث اہلِ عراق تک پہنچا دو۔

۱۵۵۹- (٨١٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شراب نوشی کرے، اسے کوڑے لگاؤ۔

[١٥٥٨] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب اذا تتابع في شرب الخمر، ح:٤٤٨٥، سنن الترمذي، أبواب الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه، ح:١٤٤٤، المستدرك للحاكم:٤/٣٧١

[١٥٥٩] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب اذا تتابع في شرب الخمر، ح:٤٤٨٥، سنن الترمذي، أبواب الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه، ح:١٤٤٤

قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمرَ فَاجْلِدُوهُ)).

باب مقدار الحد

۱۵۶۰ (+۱۴۰۷): أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ سَأَلَ عَنْ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَجَرِيتُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَسْأَلُ عَنْ رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ حَتَّى أَتَاهُ جَرِيحًا، وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَارِبٍ، فَقَالَ: ((اضْرِبُوهُ))، فَضَرَبُوهُ بِالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ وَأَطْرَافِ الثِّيَابِ وَحَثَوْا عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَكِّتُوهُ))، فَبَكَّتُوهُ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَأَلَ: مَنْ حَضَرَ ذَلِكَ الْمَضْرُوبَ؟ فَقَوَّمَهُ أَرْبَعِينَ، فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عُمَرُ رضی اللہ عنہ حَتَّى تَتَابَعَ النَّاسُ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ، فَاسْتَشَارَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ.

حد کی مقدار کا بیان

عبدالرحمن بن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خالد بن ولید کی رہائش کے متعلق پوچھ رہے ہیں، میں نے بھی آگے بڑھ کر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی منزل کے متعلق سوال کیا، یہاں تک کہ اسی دوران انہیں زخمی حالت میں لایا گیا، اور اسی وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو، تو لوگوں نے اسے ہاتھوں اور کپڑوں سے مارا اور اس پر مٹی پھینکی، پھر فرمایا: اسے مارو! لوگوں نے اسے پھر مارا، پھر آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت آیا تو انہوں نے اسی مار کے وقت موجود لوگوں کے متعلق سوال کیا۔ اور پھر شراب کی حد چالیس کوڑے مقرر کر دی۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود بھی اپنی زندگی میں چالیس کوڑے لگائے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے لگائے، حتیٰ کہ جب لوگ کثرت سے شراب پینے لگے تو آپ نے بعد از مشاورت اَسّی کوڑے مقرر کر دیے۔

۱۵۶۱ (-۱۴۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيلِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى أَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ فِي الْخَمْرِ.

ثوب بن زید دیلی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے کے متعلق مشورہ کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ اسے اَسّی کوڑے لگائے جائیں، کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے اور نشہ ہوتا ہے تو وہ بکواس کرتا ہے اور جب بکواس کرے گا تو جھوٹ بولے گا، یا جیسے فرمایا، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد میں اَسّی کوڑے لگائے۔

[۱۵۶۰] المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۷۴

[۱۵۶۱] الموطأ لإمام مالك: ۲/ ۸۴۲، المصنف لعبد الرزاق: ۷/ ۳۷۸، المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۷۵

باب الجلد بسوط له طرفان

۱۵۶۲–(۱٤۱۰): حدثنا سُفیَانُ بن عیینة، عَنْ عَمرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ رضی الله عنه جَلَدَ الوَلِیدَ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ.

دو کناروں والے کوڑے کے ساتھ حد لگانا

ابو جعفر محمد بن علی سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ولید کو ایسے کوڑے کے ساتھ حد لگائی جس کے دو کنارے تھے۔

باب الحد فی ریح الشراب المسكر

۱۵٦۳–(۱٤۰۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه خَرَجَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ: إِنِّی وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِیحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ یُسْكِرُ جَلَدْتُهُ. فَجَلَدَهُ عُمَرُ رضی الله عنه الْحَدَّ تَامًّا.

نشہ آور مشروب کی بُو پاتے پر حد لگانے کا بیان

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی طرف نکلے تو فرمایا: میں فلاں آدمی سے شراب کی بُو پا رہا ہوں جبکہ اس آدمی کا خیال ہے کہ اس نے طلا پیا ہے، میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کیا پیا ہے، اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے شراب پینے کے پورے کوڑے لگائے۔

۱۵٦٤– (۱٤۰۵): أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه خَرَجَ فَصَلَّی عَلَی جَنَازَةٍ فَسَمِعَهُ السَّائِبُ یَقُولُ: إِنِّی وَجَدْتُ مِنْ عُبَیْدِ اللهِ وَأَصْحَابِهِ رِیحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبُوا فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا حَدَدْتُهُمْ.

قَالَ سُفْیَانُ فَأَخْبَرَنِی مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیدَ أَنَّهُ حَضَرَهُ یَحُدُّهُمْ.

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی، سائب نے انہی سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: میں نے عبیدا اللہ اور ان کے ساتھیوں سے شراب کی بُو محسوس کی ہے اور میں ان سے اس چیز کے بابت پوچھنے والا ہوں جو انہوں نے پی ہے؟ اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں انہیں حد لگاؤں گا۔

زہری سائب بن یزید سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس اس وقت موجود تھے جب وہ لوگوں کو کوڑے لگا رہے تھے۔

۱۵٦۵–(۱٤۰٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَجْلِدُ فِی رِیحِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: کیا آپ شراب کی بُو کی وجہ سے بھی کوڑے لگائیں گے؟

[۱۵٦۲] السنن الكبری للبیهقی:۸/۳۲۱

[۱۵٦۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۸٤۲

[۱۵٦٤] أیضاً

[۱۵٦۵] المصنف لعبد الرزاق:۹/۲۳۰

الشَّرَابِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: إِنَّ الرِّيحَ لَتَكُونُ مِنَ الشَّرَابِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَإِذَا اجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى شَرَابٍ وَاحِدٍ فَسَكِرَ أَحَدُهُمْ جُلِدُوا جَمِيعًا الْحَدَّ تَامًّا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ عَطَاءٍ مِثْلُ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَا يُخَالِفُهُ.

تو انہوں فرمایا: بُو تو اس شراب کی بھی ہو سکتی ہے جس میں کوئی بھی قباحت نہ ہو، جب تمام لوگ ایک ہی شراب نوش کریں اور ان میں سے ایک کو بھی نشہ ہو جائے تو تمام کو ہی مکمل کوڑے لگائے جائیں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عطاء کا قول بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح ہی ہے ان میں کوئی مخالفت نہیں۔

١٥٦٦-(١٤٠٩): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: لَا أُوتَى بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا وَلَا نَبِيذًا مُسْكِرًا إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ولید کو دو طرفی کوڑے کے ساتھ حد لگائی۔

باب حد الزنا

زنا کی حد کا بیان

١٥٦٧-(٨١٧): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُبَادَةَ يَعْنِي ابْنَ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِئَةٍ وَالرَّجْمُ.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے (زانی کی سزا) اخذ کر لو، مجھ سے اخذ کرلو، اللہ نے ان کے لئے راہ نکالی ہے۔ جب کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے اور جب شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو انہیں سو کوڑے لگائے جائیں اور انہیں رجم کیا جائے۔

١٥٦٨- (٨١٧): وَقَدْ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُدْخِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَادَةَ حِطَّانَ الرَّقَاشِيَّ، فَلَا أَدْرِي أَدْخَلَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ بَيْنَهُمَا، فَتُرِكَ مِنْ كِتَابِي حِينَ حَوَّلْتُ وَهُوَ فِي الْأَصْلِ أَوْ لَا، وَالْأَصْلُ يَوْمَ كَتَبْتُ هَذَا الْكِتَابَ غَائِبٌ عَنِّي.

مجھے ثقہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حسن اپنے اور عبادہ بن حطان کے درمیان رقاشی کا ادخال کرتے تھے، مجھے نہیں معلوم کہ عبدالوہاب نے ان کے درمیان یہ ادخال کیا ہے، پھر جب میں نے اسے بدلا تو وہ میری کتاب سے رہ گیا (مجھے یہ بھی نہیں معلوم) کہ وہ اصل تھا یا نہیں، کیونکہ جس وقت میں نے یہ کتاب لکھی، اس وقت اصل

[١٥٦٦] تفرّد به الشافعي

[١٥٦٧] صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد الزنا، ح: ١٦٩٠

[١٥٦٨] أيضاً

میرے پاس موجود نہ تھا۔

۱۵۶۹- (۸۱٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عنهما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يقولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَا إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْإِعْتِرَافُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: رجم کی سزا کتاب اللہ کا حکم ہے اور یہ ہر اس پر لاگو ہو گی جو پاکباز (شادی شدہ) ہوتے ہوئے بھی زنا کا ارتکاب کرے اور اس پر دلیل قائم ہو جائے یا (عورت کو) حمل (ہو جائے) یا (ان میں سے کوئی) اعتراف کر لے۔

۱۵۷۰- (۸۱۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللهِ لَكَتَبْتُهَا: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ، فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت رجم کے بارے میں یہ کہہ کر ہلاکت مول لینے سے بچو کہ ہم کتاب اللہ میں دو حدیں نہیں پاتے، یقیناً نبی ﷺ نے رجم کیا ہے تو ہم بھی رجم کریں گے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ عمر نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو میں اس میں یہ لکھ دیتا کہ: اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ "جب عمر رسیدہ شخص اور عمر رسیدہ عورت (یعنی شادی شدہ) زنا کریں تو انہیں لازمی طور پر رجم ہی کیا جائے" کیوں کہ ہم نے یہ آیت پڑھی ہے۔

۱۵۷۱- (۸۱٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَزَادَ سُفْيَانُ، وَشِبْلٌ، أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ أَنَّ ابْنَهُ زَنَى بِامْرَأَةِ رَجُلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَأَقْضِيَنَّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے (رسول اللہ ﷺ کے پاس) اپنے بیٹے کا ذکر کیا کہ اس نے ایک آدمی کی بیوی سے زنا کر لیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم دونوں کے درمیان ضرور بہ ضرور کتاب اللہ (کے حکم) کے مطابق فیصلہ کروں گا،

[۱۵٦۹] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۲۳، صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا، ح:٦۸۲۹، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم الثيب في الزنى، ح:۱٦۹۱

[۱۵۷۰] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۲٤، سنن الترمذي، ابواب الحدود، باب ما جاء في تحقيق الرجم، ح:۱٤۳۱، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱/۳٦۲

[۱۵۷۱] سبق تخريجه

بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ))، فَجَلَدَ ابْنَهُ مِئَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَغْدُوَ عَلَى امْرَأَةِ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا اور آپ ﷺ نے انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ دوسری (یعنی مجرمہ) عورت کے پاس جائے (اور اس سے پوچھے) پھر اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دے۔ سو اس عورت نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

۱۵۷۲- (۱۲۰۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: ((تَكَلَّمْ))، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِيَ الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ)) وَجَلَدَ ابْنَهُ مِئَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک جھگڑا لے کر آئے، ایک کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا، اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ فرمایئے اور مجھے اجازت دیجیے کہ میں بات کی ابتداء کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بات کرو، اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا، مجھے بتلایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا لاگو ہوتی ہے، میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دے دی۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلا وطنی ہے، اور اس کی عورت پر رجم کی حد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، بکریاں اور لونڈی تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ہو گی۔ اور آپ ﷺ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ وہ اس عورت کے پاس جائے، اگر وہ اقرارِ جرم

[۱۵۷۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۲۲، صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب کیف کان یمین النبی صلی الله علیه وسلم، ح:۶۶۳۳، صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا، ح:[illegible]

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا ، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

کرلے تو اسے رجم کردے۔ چنانچہ اس نے اعتراف کرلیا تو انہوں نے اسے رجم کردیا۔

١٥٧٣-(١٢٠٢): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو یہودیوں کو رجم کیا تھا، جو زنا کے مرتکب ہوئے تھے۔

١٥٧٤-(٧٥٩): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو زانی یہودیوں کو رجم کیا۔

١٥٧٥-(١٧٠٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ رَجُلًا ، قَالَ أَحَدُهُمَا: أُحْبَنَ ، وَقَالَ الْآخَرُ: مُقْعَدًا ، كَانَ عِنْدَ جِدَارِ سَعْدٍ فَأَصَابَ امْرَأَةً حَبَلٌ فَرُمِيَتْ بِهِ ، فَسُئِلَ فَاعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِهِ قَالَ أَحَدُهُمَا: فَجُلِدَ بِإِثْكَالِ النَّخْلِ ، وَقَالَ الْآخَرُ: بِأُثْكُولِ النَّخْلِ .

ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص، ان میں سے ایک راوی کہتا ہے کہ پھولے ہوئے پیٹ والا تھا اور دوسرا راوی کہتا ہے کہ وہ اپاہج تھا کہ وہ سعد کی دیوار کے نیچے تھا، اس نے ایک حاملہ عورت سے مجامعت کرلی اور اس پر اس عورت کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگایا گیا، پھر اس سے اس بارے پوچھ گچھ ہوئی تو اس نے اعتراف کرلیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اس کے کھجور کی چھڑی کے ساتھ حد لگائی گئی۔

١٥٧٦-(١٥٨٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کتاب اللہ میں مذکور رجم کی سزا ہر اس مرد و عورت پہ لاگو ہوگی جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اور اس کے خلاف دلیل موجود ہو، یا عورت کو حمل ٹھہر جائے یا وہ خود اعتراف کرلیں۔

[١٥٧٣] الموطأ لإمام مالك:٨١٩/٢، صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب أحكام أهل الذمة واحصانهم، ح:٦٨٤١، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح:١٦٩٩

[١٥٧٤] أيضاً

[١٥٧٥] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب في اقامة الحد على المريض، ح:٤٤٧٢، السنن الكبرى للنسائي:٣١١/٤، سنن الدار قطني:٩٩/٣

[١٥٧٦] الموطأ لإمام مالك:٨٢٣/٢، صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنى، ح:٦٨٢٩، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب الثيب في الزنى، ح:١٦٩١

زَنَا إِذَا أَحصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الاعْتِرَافُ.

۱۵۷۷-(۱۵۸۸): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ إِلَى امْرَأَتِهِ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ لَهَا الَّذِي قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا لاَ تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا أَشْبَاهَ ذَلِكَ لِتَنْزِعَ فَأَبَتْ أَنْ تَنْزِعَ وَثَبَتَتْ عَلَى الِاعْتِرَافِ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

ابو واقد لیثی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام میں تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی کو اس عورت سے اس بابت پوچھنے اس کے پاس بھیجا، جب وہ اس کے پاس آئے تو اس عورت کے ارد گرد کچھ اور عورتیں بھی بیٹھی تھیں، ابو واقد نے اس عورت سے وہ بات بیان کی جو اس کے خاوند نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہی تھی اور اسے یہ بھی بتلایا کہ صرف اس کے خاوند کے کہنے پر اس کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا، وہ اس عورت کو اسی طرح کی تلقین کرتے رہے تا کہ وہ اقرار سے باز رہے، لیکن اس نے باز رہنے سے انکار کر دیا اور اقرارِ جرم پر ہی قائم رہی۔ چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم صادر فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

۱۵۷۸-(۱٤۲۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَهَا ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهِ وَلَهُ ابْنٌ مِنْ غَيْرِهَا فَفَجَرَ الْغُلَامُ بِالْجَارِيَةِ فَظَهَرَ بِهَا حَبَلٌ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ رضي الله عنه مَكَّةَ رُفِعَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُمَا فَاعْتَرَفَا فَجَلَدَهُمَا عُمَرُ الْحَدَّ وَحَرَصَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَأَبَى الْغُلَامُ.

ابو یزید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس عورت کی کسی اور آدمی سے ایک بیٹی تھی، اور اس آدمی کا بھی کسی اور عورت سے ایک بیٹا تھا، اس لڑکے نے اس لڑکی سے زنا کر لیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی، جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو آپ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا گیا، آپ نے ان دونوں سے پوچھا تو انہوں نے اعتراف کر لیا تو آپ نے ان دونوں کو کوڑے لگائے اور آپ نے یہ خواہش کی کہ دونوں کو اکٹھا (یعنی ان

[۱۵۷۷] الموطأ لإمام مالك: ۲/۸۲۳

[۱۵۷۸] السنن لسعيد بن منصور: ۱/۲۵۸

کا آپس میں نکاح) کر دیا جائے تو لڑکے نے انکار کر دیا۔

باب جلد الامة الحد إذا زنت

لونڈی کے زنا کرنے پر اسے حد میں کوڑے لگانا

۱۵۷۹-(۱۸۱۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعْرٍ)) يَعْنِي الْحَبْلَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو وہ اس پر حد نافذ کرے اور اسے اس گناہ پر عار نہ دلائے، پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے اور اس کے زنا کا پتہ چل جائے تو اس پر حد نافذ کرے۔ لیکن اسے اس پر ملامت نہ کرے۔ پھر اگر وہ سہ بارہ زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے بیچ دے، خواہ بال کے برابر (ہی قیمت ملے) آپ ﷺ کی (بال سے) مراد رسی تھی۔

۱۵۸۰-(۱۷۰۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّتْ جَارِيَةً لَهَا زَنَتْ.

حسن بن محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے اپنی لونڈی کو حد لگائی، جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔

باب منه:ليس الحد الا على من علمه

حد صرف اسے لگائی جائے گی جسے اس گناہ کا علم ہو گا

۱۵۸۱-(۸۳۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَاطِبٍ حَدَّثَهُ قَالَ: تُوُفِّيَ حَاطِبٌ فَأُعْتِقَ مَنْ صَلَّى مِنْ رَقِيقِهِ وَصَامَ وَكَانَتْ لَهُ أَمَةٌ نُوبِيَّةٌ قَدْ صَلَّتْ وَصَامَتْ وَهِيَ أَعْجَمِيَّةٌ لَمْ تَفْقَهْ فَلَمْ تَرُعْهُ إِلَّا بِحَبَلِهَا وَكَانَتْ ثَيِّبًا فَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: لَأَنْتَ الرَّجُلُ لَا تَأْتِي بِخَيْرٍ فَأَفْزَعَهُ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَحَبِلْتِ؟

یحییٰ بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ حاطب فوت ہو گئے تو انہوں نے اپنے غلاموں میں سے نماز و روزہ کی ادائیگی کرنے والوں کو آزاد کر دیا، ان کی نوبیہ لونڈی تھی، جو نماز بھی پڑھتی اور روزہ بھی رکھتی تھی اور وہ عجمی عورت تھی، اس کے لیے اس کا حمل آڑ بن گیا، حالانکہ وہ شادی شدہ تھی۔ چنانچہ وہ (یعنی حاطب) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں یہ معاملہ بیان کیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ایسا آدمی ہے جو اچھی خبر لے کر نہیں آتا، اس خبر نے آپ کو پریشان کر دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی طرف

[۱۵۷۹] المسند للحمیدی:۳۵۵/۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۴۶۳/۲، صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع العبد الزانی، ح:۲۱۵۳، صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب رجم الیهود أهل الذمة فی الزنی، ح:۱۷۰۳

[۱۵۸۰] المصنف لعبد الرزاق:۳۹۴/۷، المصنف لابن أبی شیبة:۵۱۴/۹

[۱۵۸۱] المصنف لعبد الرزاق:۴۰۳/۷

فَقَالَتْ: نَعَمْ مِنْ مَرْغُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ فَإِذَا هِيَ تَسْتَهِلُّ بِذَلِكَ لاَ تَكْتُمُهُ قَالَ وَصَادَفَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رضی اللہ عنہم فَقَالَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ وَكَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ جَالِسًا فَاضْطَجَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا الْحَدُّ. فَقَالَ: أَشِرْ عَلَيَّ يَا عُثْمَانُ. فَقَالَ: قَدْ أَشَارَ عَلَيْكَ أَخَوَاكَ. قَالَ: أَشِرْ عَلَيَّ أَنْتَ. قَالَ: أُرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهِ كَأَنَّهَا لَا تَعْلَمُهُ وَلَيْسَ الْحَدُّ إِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ. فَقَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا الْحَدُّ إِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ فَجَلَدَهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ مِائَةً وَغَرَّبَهَا عَامًا.

(پیغام) بھیجا، (جب وہ آ گئی) تو آپ نے پوچھا: کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، دو درہم کے بدلے مرغوش نامی شخص سے (میں نے زنا کیا ہے) وہ اسے بہت ہی معمولی معاملہ سمجھ رہی تھی اور اس نے اسے بالکل نہیں چھپایا۔ راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً وہاں سیدنا علی، عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم آ گئے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو، راوی کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ لیٹ گئے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس پر حدِ رجم لاگو ہو گی۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: اے عثمان! آپ بھی مجھے کچھ بتلایئے، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے دو بھائیوں نے آپ کو اشارہ کر تو دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن آپ بھی کچھ اشارہ کیجیے، تو انہوں نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ یہ جو اس کام کو معمولی سمجھ رہی ہے، اس کا مطلب ہے کہ اسے (اس گناہ کا) علم نہیں تھا اور حد صرف اس پر لاگو ہوتی ہے جسے اس کا علم ہو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حد اسی پر لاگو ہوتی ہے جسے اس کا علم ہو، چنانچہ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا۔

باب حد السرقة وقيمة ما فيه القطع

چوری کی حد اور وہ قیمت جس میں ہاتھ کاٹا جائے گا

۱۵۸۲- (۱۵۷٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ کاٹنے کا حکم چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ (کی چوری) میں ہے۔

[۱۵۸۲] صحيح البخاری، كتاب الحدود، باب قول الله تعالىٰ (والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما)، ح:٦٧٨٩، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح:١٦٨٤.

۱۵۸۳-(۱۵۷۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلاثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال (چرانے کی حد) میں ایک چور کا ہاتھ کاٹا تھا، اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۵۸۴-(۱۵۷۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ أُتْرُجَّةً فِي عَهْدِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ فَقُوِّمَتْ ثَلاثَةَ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ فَقَطَعَ يَدَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهِيَ الْأُتْرُجَّةُ الَّتِي يَأْكُلُهَا النَّاسُ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ عہدِ عثمانی میں ایک چور نے اترجہ (یہ لیموں جیسا پھل ہوتا ہے) چرالیا، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس (کی قیمت معلوم کرنے) کا حکم فرمایا، تو اس کی قیمت ایسے تین درہم بتلائی گئی جو ایک دینار کے مبادلہ میں بارہ آتے ہیں، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اترجہ وہ ہے جسے لوگ کھاتے ہیں۔

۱۵۸۵-(۱۵۷۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عن حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ قتادة يَسأل أنسَ بنَ مالك عن القطع فَقالَ أَنَسٌ: حَضَرْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ الله عنهُ فَقَطَعَ سَارِقاً فِي شَيْءٍ مَا يَسُرُّنِي إنه لي بثَلاثَةِ دراهمَ.

حمید طویل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے قتادہ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں سوال کرتے سنا، تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے ایک چور کا ایسی چیز (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا کہ جو مجھے تین درہم میں بھی ملتی تو مجھے اچھی نہ لگتی۔

۱۵۸۶-(۱۵۷۸): أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

محمد سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاتھ کاٹنے کا حکم چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ (قیمت کی چوری) میں لاگو ہوگا۔

۱۵۸۷-(۱۵۸٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا إِلَى مَكَّةَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ کی طرف روانہ ہوئیں اور ان کے ساتھ دو لونڈیاں اور عبداللہ بن ابی بکر کے بیٹے کا ایک غلام تھا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا

[۱۵۸۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۳۱، صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب قول الله تعالىٰ (والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما)، ح:۶۸۹۵، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح:۱۶۸۶

[۱۵۸٤] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۳۲، المصنف لعبد الرزاق:۱۰/۲۳۷

[۱۵۸۵] المصنف لعبد الرزاق:۱۰/۲۳۶، المصنف لابن أبي شيبة:۹/٤۷۰

[۱۵۸۶] السنن الكبرى للبيهقي:۸/۲۶۰

[۱۵۸۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۳۲

وَمَعَهَا مَوْلَاتَان وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ الله بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَبَعَثَ مَعَ الْمَوْلَاتَيْنِ بِبُرْدٍ مَرَاجِلَ قَدْ خِيطَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ وَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا أَوْ فَرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَتَا الْمَوْلَاتَان الْمَدِينَةَ دَفَعَتَا ذَلِكَ إِلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا فِيهِ اللِّبْدَ وَلَمْ يَجِدُوا الْبُرْدَ فَكَلَّمُوا الْمَوْلَاتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ أَوْ كَتَبَتَا إِلَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ الْعَبْدُ عَنْ ذَلِكَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

نے ان لونڈیوں کے ہاتھ ایک منقش چادر بھیجی جس پر کپڑے کے سبز ٹکڑوں کو سلائی کیا گیا تھا (یعنی وہ چادر ان میں چھپائی ہوئی تھی)، راویہ کہتی ہیں کہ غلام نے وہ چادر پکڑی، اسے ادھیڑ کر وہ چادر نکال لی اور اس کی جگہ اُون کا کپڑا اور بال دار چمڑا رکھ دیا اور اس پر (اسی طرح) سلائی کر دی۔ پھر جب وہ لونڈیاں مدینہ آئیں اور انہوں نے وہ کپڑا اس کے مالک کے حوالے کیا، تو جب انہوں نے اسے ادھیڑا اور اس میں اون کی چادر پائی اور (اپنی مطلوبہ) چادر اس میں نہ پائی تو انہوں نے ان لونڈیوں سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی اور ان لونڈیوں نے اس واقعے کی اطلاع عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی، تو انہوں نے اس (غلام) کا ہاتھ کاٹ دیا اور فرمایا: چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ (قیمت کی چوری) میں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

١٥٨٨- (١٥٨٥): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ فَشَكَا إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَأَبِيكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ثُمَّ إِنَّهُمُ افْتَقَدُوا حُلِيًّا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَائِغٍ وَأَنَّ الْأَقْطَعَ جَاءَ بِهِ فَاعْتَرَفَ الْأَقْطَعُ أَوْ شُهِدَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَاللهِ

قاسم بیان کرتے ہیں کہ ایک یمنی شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ کو شکایت کی کہ یمن کے گورنر نے اس پر ظلم کیا ہے اور وہ شخص تہجد گزار تھا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تیرے باپ کی قسم! تمہاری رات کسی چور کی رات جیسی نہیں ہوتی ہو گی، اتفاقاً ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ اسماء بنتِ عمیس کے زیورات گُم ہو گئے، تو وہ شخص بھی لوگوں کے ساتھ مِل کر ڈھونڈنے لگا اور (ساتھ ساتھ) کہتا: اے اللہ! اس کا مواخذہ تیرے ہی ذِمے ہے جس نے اس نیک گھر والوں کے ساتھ بُرا کیا ہے۔ پھر لوگوں نے وہ زیورات ایک سُنار کے پاس دیکھے تو اسی یمنی شخص کو اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا یا اس کے خلاف گواہی ثابت ہو گئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

[١٥٨٨] الموطأ لإمام مالك: ٢/٨٣٥، المصنف لعبد الرزاق: ١٠/١٨٨

لَدُعَاؤُهُ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي مِنْ سَرِقَتِهِ .

اس کے بارے میں حکم جاری فرمایا۔ تو اس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کا اپنے آپ کے خلاف بددعا کرنا میری نظر میں اس کی چوری سے زیادہ سخت ہے۔

باب إذا وصل الحد إلى الامام لم يبق فيه عفو

جب حد کا کیس امام (قاضی یا حاکم) کے پاس پہنچ جائے تو پھر معافی نہیں ہو سکتی

١٥٨٩ - (١٥٨١): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قِيلَ لَهُ: مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ، فَقَدِمَ صَفْوَانُ الْمَدِينَةَ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ، فَأَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُقْطَعُ يَدُهُ، فَقَالَ صَفْوَانُ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ)).

صفوان بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر صفوان جب (ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو وہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد میں سوئے ہوئے تھے کہ ایک چور آیا اور اس نے آپ کے سر کے نیچے سے چادر نکال لی، صفوان نے (اسے) پکڑ لیا اور اسے نبی ﷺ کے پاس لے آئے، تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم جاری فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ صفوان بولے: میں ایسا نہیں چاہتا، وہ (چادر) اس پر صدقہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے (یہ صدقہ) کیوں نہ کر دیا؟

١٥٩٠ - (١٥٨٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ رضي الله عنه .

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

باب منه: في القطع ومضاعفة غرم العاقلة

ہاتھ کاٹنے اور عاقلہ کی چٹی کو دوگنا کرنے کا بیان

١٥٩١ - (١١٢٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ

[١٥٨٩] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٣٤، سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب من سرق من حرز، ح:٤٣٩٤، سنن النسائي، كتاب قطع السارق، الرجل يتجاوز للسارق عن سرقته، ح:٤٨٨٣، المستدرك للحاكم:٤/٣٨٠

[١٥٩٠] أيضاً

[١٥٩١] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٤٨

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ: أَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَانْتَحَرُوهَا، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَأَمَرَ كَثِيرَ بْنَ الصَّلْتِ أَنْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَاكَ تُجِيعُهُمْ، وَاللهِ لَأُغَرِّمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ: كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ؟ قَالَ: أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ.

سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے مزینہ قبیلے کے ایک آدمی کی اونٹنی چرالی اور اسے ذبح کرڈالا، اس معاملے کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لے جایا گیا۔ آپ نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم انہیں بھوکا مارتے ہو، اللہ کی قسم! میں تجھ پہ تاوان ڈالوں گا جو تیرے لیے قابلِ مشقت ہوگا۔ پھر انہوں نے مزنی سے پوچھا: تیرے اونٹ کی کیا قیمت ہے؟ اس نے کہا: چار سو درہم، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے آٹھ سو درہم ادا کرو۔

۱۵۹۲-(۱۱۶۹): وَبِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْداً لَهُ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ فَأَبَى سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ رضي الله عنه يقطعهُ فَأَمَرَ بِهِ ابنُ عُمرَ رضي الله عنهما فَقُطِعَتْ يَدُهُ.

انہی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بھگوڑے غلام نے چوری کرلی، توسعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا توابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم فرمایاتواس کاہاتھ کاٹ دیا گیا۔

باب ((لا يقطع العبد فی مال سيده))

غلام کا اپنے مالک کی چوری کرنے پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۵۹۳-(۱۱۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ: اقْطَعْ يَدَ هَذَا فَإِنَّهُ سَرَقَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضي الله عنه: مَاذَا سَرَقَ؟ قَالَ: سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي ثَمَنُهَا سِتُّونَ دِرْهَمًا. فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ.

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن حضرمی ایک غلام کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور کہا: اس کا ہاتھ کاٹ دیجیے، اس نے چوری کی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس نے کیا چرایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے، جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑدو، کیونکہ اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوتا، تمہارا مال تمہارے ہی خادم نے تو چرایا ہے۔

[۱۵۹۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۳۳، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰/۲۴۰، المصنف لابن أبي شيبة:۹/۴۸۳

[۱۵۹۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۳۹، سنن الدار قطني:۳/۱۸۸، المصنف لعبد الرزاق:۱۰/۲۱۰

باب مالا يقطع فيه

اس کا بیان جس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

١٥٩٤-(١٥٨٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ، فَإِذَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَفِيهِ الْقَطْعُ)).

سیدنا عمرو بن شعیب، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لٹکے ہوئے پھل (کو چرانے) میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے، لیکن جب (اس کا مالک) اسے غلّہ اکٹھا کرنے کی جگہ میں محفوظ کرلے تو اس میں (چوری پر) ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو ہوگا۔

١٥٩٥-(١٥٧٩-١٥٨٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)).

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: پھل اور کھجور کے شگوفے (کی چوری) میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے۔

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند سے بھی اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

باب فی أهل اللقاح وقطاع الطريق والمحارب

اونٹ بھگا کر لے جانے والوں، راہزنوں اور جنگجوؤں کا بیان

١٥٩٦-(١٥١٨): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: لَا وَاللهِ، مَا سَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَيْنًا، وَلَا زَادَ أَهْلَ اللِّقَاحِ عَلَى قَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ.

علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کسی کی آنکھ نہیں پھوڑی اور اونٹ بھگا کر لے جانے والوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے علاوہ ان سے اس سے زائد اور کچھ نہیں کیا۔

[١٥٩٤] الموطأ لإمام مالك: ٨٣١/٢، سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب ما لا قطع فيه، ح: ٤٣٩٠، سنن النسائي، كتاب قطع السارق، باب الثمر المعلق، ح: ٤٩٧٢، المستدرك للحاكم: ٣٨١/٤

[١٥٩٥] الموطأ لإمام مالك: ٨٣٩/٢، سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب ما لا قطع فيه، ح: ٤٣٨٨، سنن الترمذي، أبواب الحدود، باب ما جاء لا قطع في ثمر ولا كثر، ح: ١٤٤٩، صحيح ابن حبان: ٣١٦/١٠

[١٥٩٦] السنن الكبرى للبيهقي: ٧٠/٩

۱۵۹۷-(۱۵۸٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي قُطَّاعِ الطَّرِيقِ: إِذَا قَتَلُوا وَأَخَذُوا الْمَالَ قُتِلُوا وَصُلِبُوا وَإِذَا قَتَلُوا وَلَمْ يَأْخُذُوا الْمَالَ قُتِلُوا وَلَمْ يُصْلَبُوا وَإِذَا أَخَذُوا الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلُوا قُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَإِذَا أَخَافُوا السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذُوا مَالًا نُفُوا مِنَ الْأَرْضِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما راہزنوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ قتل بھی کردیں اور مال بھی ہتھیالیں توانہیں یا تو قتل کردیا جائے یا پھانسی دے دی جائے، جب وہ قتل کریں لیکن مال نہ ہتھیائیں توانہیں سُولی نہیں دی جائے گی بلکہ قتل ہی کیا جائے اور جب وہ مال ہتھیائیں اور قتل نہ کریں تو مخالف سمت سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں، لیکن جب وہ صرف راہ گزروں کو خوفزدہ کریں اور مال نہ ہتھیائیں توانہیں جلاوطن کردیا جائے۔

۱۵۹۸-(٦٥٤): عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ أَوْ لَهُ أَيُّهُ شَاءَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِلَّا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ**﴾ فَلَيْسَ بِمُخَيَّرٍ فِيهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ فِي الْمُحَارِبِ وَغَيْرِهِ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَقُولُ.

عمرو بن دینار فرماتے ہیں: قرآن میں مذکور تمام وہ احکام جو لفظ أَوْ کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، ان میں آدمی کو اختیار دیا گیا ہے۔ ابن جریج فرماتے ہیں: لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان **اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ** میں اختیار نہیں دیا گیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محاربہ کے مسئلہ میں جو ابن جریج نے کہا ہے، وہی میرا قول ہے۔

[۱۵۹۷] السنن الکبری للبیهقی:۸/۲۸۳

[۱۵۹۸] تفسیر ابن جریر:٤/٧٥

كتاب القتل والقصاص والديات والقسامة

قتل، قصاص، دِیات اور قسامت کے مسائل

باب ما يحرم به القتل

١٥٩٩-(٩٨١): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلْهُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)).

اس کا بیان جسے قتل کرنا حرام ہے

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتلایئے کہ اگر میری مڈ بھیڑ ایک کافر سے ہو جاتی ہے اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے، پھر وہ مجھ سے ایک درخت کے پیچھے پناہ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہوا، تو اے اللہ کے رسول! کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کروں؟ (یعنی قبولِ اسلام کا اقرار کرنے کے بعد) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل مت کر، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرا ہاتھ کاٹا ہے اور اس ہاتھ کاٹنے کے بعد وہ یہ کہہ رہا ہے، کیا میں اسے قتل نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل نہ کر، اور اگر تو نے اسے قتل کر دیا تو قتل سے قبل وہ تیرے مقام پہ ہے اور وہ کلمہ کہنے سے قبل جو اس نے کہا، تو اس کے مقام پہ ہے۔

١٦٠٠-(١٥٣٠): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَنَّ رَجُلًا سَارَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمْ نَدْرِ مَا سَارَّهُ بِهِ حَتَّى جَهَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَسْتَأْمِرُ

عبید اللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے آہستہ آواز میں بات کی، مجھے پتہ نہ چلا کہ اس نے آہستہ آواز میں کیا کہا ہے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا تو پتہ چلا کہ وہ تو کسی منافق کے قتل کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ رسول

[١٥٩٩] صحيح البخاري، كتاب المغازى، ح:٤٠١٩، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تحريم قتل الكافر بعد ان قال لا اله الا الله، ح:٩٥

[١٦٠٠] الموطأ لإمام مالك:١٧١/١، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٧٣/٣٩

فِی قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟)) قَالَ: بَلَى، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، قَالَ: ((أَلَيْسَ يُصَلِّی؟)) قَالَ: بَلَی، وَلَا صَلَاةَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((أُولَئِكَ الَّذِينَ نَهَانِی اللهُ عَنْ قَتْلِهِمْ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: کیاوہ لاالہ الااللہ کی گواہی نہیں دیتا؟ اس نے کہا: ہاں، لیکن (یہ) اس کی کوئی (سچی) گواہی نہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیاوہ نماز نہیں پڑھتا؟ کہا: ہاں، اور اس کی (یہ) کوئی (حقیقتاً) نماز نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے قتل سے اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کیا ہے۔

۱۶۰۱- (۱۵۳۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ مِنْ نِفَاقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَیٍّ ثَلَاثَ مَجَالِسَ.

زہری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عبداللہ بن ابی کی نفاق والی تین مجلسوں میں حاضر ہوا ہوں۔

باب من قتل نفسه بشیء عذب به يوم القيامة

جو خود کو کسی چیز سے قتل کرلے تو اسے روزِ قیامت اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا

۱۶۰۲- (۹۸۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِی قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَیْءٍ فِی الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کرلے، تو اسے روزِ قیامت اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

باب ما يحل به القتل

ان امور کا بیان کہ جن سے قتل جائز ہو جاتا ہے

۱۶۰۳- (۹۷۹): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِی أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِءٍ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان شخص کا قتل جائز نہیں ہے، سوائے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت کے: ایمان قبول کرنے کے بعد کفراختیار کرلینا، پاکدامنی (یعنی شادی

[۱۶۰۱] مسند البزار:۷/۲۵

[۱۶۰۲] المسند للحمیدی:۲/۳۷۵، صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ما ینھی من السباب واللعن، ح:۶۰۴۷، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غلیظ تحریم قتل الانسان نفسه، ح:۱۱۰

[۱۶۰۳] سنن أبی داود، کتاب الدیات، باب الامام یامر بالعفو فی الدم، ح:۴۵۰۲، سنن الترمذی، أبواب الفتن، باب ما جاء لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلاث، ح:۲۱۵۸، سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب ذکر ما یحل به دم مسلم، ح:۴۰۱۹، سنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب لا یحل دم امرء مسلم الا فی ثلاث، ح:۲۵۳۳، صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب قوله تعالیٰ أن النفس بالنفس، ح:۶۸۷۸، صحیح مسلم، کتاب القسامة، باب ما یباح به دم المسلم، ح:۱۶۷۶

مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: كُفْرٌ بَعْدَ إِيمَانٍ، أَوْ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ)).

شدہ ہونے) کے باوجود زنا کرنا یا بغیر کسی جان کے بدلے کے قتل کر دینا۔

١٦٠٣م-(٨١٩): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ إِلَّا مِنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ: كُفْرٍ بَعْدَ إِيمَانٍ، أَوْ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کا خون قطعاً جائز نہیں ہے، ہاں اگر وہ (ان) تین (جرائم) میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو تو پھر (اسے قتل کرنا جائز ہے:) ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے، پاکیزہ کردار (یعنی شادی شدہ) ہوتے ہوئے بھی زنا کا ارتکاب کرے اور بغیر کسی بدلے کے کسی کو قتل کر دے۔

١٦٠٤-(١٥٣٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ)).

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا دین تبدیل کیا اس کو قتل کر دو۔

باب استتابة المرتد

مرتد سے طلبِ توبہ کا بیان

١٦٠٥-(١٥٣٤): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوسَى، فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا حَبَسْتُمُوهُ ثَلَاثًا وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا وَاسْتَتَبْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيُرَاجِعُ أَمْرَ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ أَرْضَ وَلَمْ آمُرْ إِذْ بَلَغَنِي.

محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ابو موسیٰ کی طرف سے ایک آدمی آیا، اس نے آپ سے لوگوں کے متعلق سوال کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بتلایا، پھر پوچھا: تمہارے پاس اہل مغربہ کے بارے میں کوئی خبر ہے؟ اس نے کہا: ہاں، ایک آدمی نے اسلام لانے کے بعد کفر کر دیا، آپ نے پوچھا: تم نے اس کا کیا کیا؟ اس نے بتلایا: ہم اسے لے کر آئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اسے بند کیوں نہیں کیا؟ تین مرتبہ فرمایا: تم اسے روزانہ روٹی کھلاتے، اور اسے توبہ کرنے کو کہتے، شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ کے دین کو قبول کر لیتا، پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی میں نے انہیں کہا تھا اور نہ خبر پہنچنے

[١٦٠٤] الموطأ لإمام مالك: ص: ٤٥٨، السنن الكبرى للنسائي: ٢/٣٠١

[١٦٠٥] الموطأ لإمام مالك: ٢/٧٣٧

پر میں راضی ہوں۔

باب ((من قتل دون ماله فهوشهيد))

اپنے مال کی حفاظت میں قتل کردیا جانے والا شہید ہے

۱۶۰۶- (۹۹۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

سعید بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچاتا ہوا قتل کردیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۶۰۷- (۱۵۰۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کردیا جائے وہ شہید ہے۔

باب قتل الجماعة بالواحد

ایک شخص کے قتل میں بہت سوں کے شریک ہونا

۱۶۰۸- (۹۹۲): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قُتِلَ غِيلَةً وَقَالَ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا.

سعید بن میتب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بدلے پانچ یا سات لوگوں کو قتل کیا تھا، انہوں نے اس آدمی کو دھوکہ دے کر قتل کیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمام اہلِ صنعاء اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سبھی کو قتل کرڈالتا۔

باب قتل السحرة

جادوگر کے قتل کا بیان

۱۶۰۹- (۱۷۹۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

[۱۶۰۶] سنن أبی داود، کتاب السنة، باب فی قتال اللصوص: ۴۷۷۱، سنن الترمذی، أبواب الدیات، باب ما جاء فیمن قتل دون ماله فهو شهید، ح: ۱۴۲۱، سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب من قاتل دون أهله، ح: ۴۰۹۴، صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب من قاتل دون ماله، ح: ۲۴۸۰، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی أن من قصد أخذ مال غیره بغیر حق، ح: ۱۴۱

[۱۶۰۷] أیضاً

[۱۶۰۸] الموطأ لإمام مالک: ۲/۸۷۱، صحیح البخاری، کتاب الدیات باب اذا أصاب قوم من رجل هل یعاقب أو یقتص منهم کلهم، ح: ۶۸۹۶، المصنف لعبد الرزاق: ۹/۴۷۵

[۱۶۰۹] الموطأ لإمام مالک: ۲/۸۷۱، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰/۱۸۰

بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُولُ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ، قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ.

لکھا کہ ہر جادو گرا ور جادو گرنی کو قتل کردو۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے تین جادو گرنیاں قتل کیں۔

۱۶۱۰-(۱۷۹۸): قَالَ: وَأَخْبَرَنَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا پتہ چلا کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی قتل کردی تھی جس نے ان پر جادو کیا تھا۔

۱۶۱۱-(۱۷۹۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا عَائِشَةَ، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ)) -وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَثَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ- ((أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَاعُوفَةٍ -أَوْ رَاعُوثَةٍ، شَكَّ الرَّبِيعُ- فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَ: فَجَاءَهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((هَذِهِ الَّذِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ))، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأُخْرِجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَهَلَّا، قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي تَنَشَّرْتَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا مجھے بتادیا ہے جس کا میں نے اس سے مطالبہ کیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عرصہ رُکے رہے، آپ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں حالانکہ آپ ان کے پاس جاتے نہ تھے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے پاؤں کی جانب اور دوسرا سر کے قریب بیٹھ گیا۔ پاؤں کی جانب والے نے سر کی جانب والے سے کہا: اس آدمی کا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا: سحر زدہ ہے۔ اس نے پوچھا: اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا: کس چیز میں؟ اس نے بتایا کہ نر کھجور کے خوشے کی تھیلی میں کنگھی اور کنگھی سے گرے بالوں میں ذروان کنویں کی سِل کے نیچے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ آئے اور فرمایا: یہ مقام مجھے دکھایا گیا ہے۔ گویا اس کھجور کے سر شیطانوں کے سر تھے اور اس کا پانی مہندی کے رنگ کی طرح تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ نکال لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس واقعہ کی تشہیر کیوں نہ کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شفایاب کردیا ہے (یہی کافی ہے)

[۱۶۱۰] أيضاً

[۱۶۱۱] صحيح البخاري، كتاب الطب، باب هل يستخرج السحر، ح:۵۷۶۵، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب السحر، ح:۲۱۸۹

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ: ((أَمَّا اللهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا))، قَالَتْ: وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ.

اور میں ناپسند کرتاہوں کہ لوگوں میں اس کے شر کو ہوا دوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لبید بن اعصم بنو زریق قبیلے کا فرد اور یہودیوں کا حلیف تھا۔

باب حسن القتلة

اچھے انداز میں قتل / ذبح کرنے کا بیان

١٦١٢- (١٥١٧): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهِ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی چڑیا یا اس سے بھی کم کسی چیز کو بغیر اس کے حق کے قتل کیا اللہ تعالیٰ اس آدمی سے اس قتل کی جانے والی چیز کے متعلق سوال کرے گا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ذبح کرے اور اسے کھائے، اس کے سر کو کاٹ کر پھینک نہ دے۔

١٦١٣- (١٥٣٢): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه حَرَّقَ الْمُرْتَدِّينَ وَالزَّنَادِقَةَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، وَلَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ)).

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو علی رضی اللہ عنہ کے مرتدین اور زنادقہ کو جلانے کی خبر ملی، تو آپ نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں نہ جلاتا، بلکہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے قتل کر دیتا جو آپ نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو اور میں انہیں آپ کے اس فرمان کی وجہ سے نہ جلاتا جو آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کی طرح کا عذاب دینا کسی کے لائق نہیں ہے۔

١٦١٤- (١٥١٠): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه قَالَ فِي ابْنِ مُلْجَمٍ بَعْدَ مَا ضَرَبَهُ: أَطْعِمُوهُ

محمد سے مروی ہے کہ ابن ملجم نے جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا تو آپ نے فرمایا: ابن ملجم کو کھلاؤ پلاؤ اور اس کی برائی کے بدلے اس سے اچھا سلوک کرو، اگر میں

[١٦١٢] سنن النسائی، کتاب العید والذبائح، باب اباحة أكل العصافير، ح:٤٣٤٩، المستدرك للحاكم:٤/٢٣٣، سنن الدارمی:٢/٧٢، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٤/٣٨٨٩

[١٦١٣] صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب لا يعذب بعذاب الله، ح:٦٩٢٢

[١٦١٤] السنن الكبرى للبيهقی:٨/١٨٣

وَاسْقُوهُ وَأَحْسِنُوا إِسَارَهُ فَإِنْ عِشْتُ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي أَعْفُو إِنْ شِئْتُ وَإِنْ شِئْتُ اسْتَقَدْتُ وَإِنْ مُتُّ فَقَتَلْتُمُوهُ فَلَا تُمَثِّلُوا.

زندہ رہا تو میں اپنے خون کا مالک ہوں، اگر میں چاہوں تو اسے معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو اس سے بدلہ لوں، اور اگر میں فوت ہو جاؤں تو اسے قتل کر دینا، لیکن اس کا مُثلہ نہ کرنا۔

باب ((إنّ أعدى الناس على الله القاتل غيرقاتله))

اللہ کے خلاف سب سے بڑھ کر زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے جو ایسے شخص کو قتل کر دے جس نے اس سے لڑائی نہ کی ہو

١٦١٥-(٩٨٣): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ النَّبِيِّ ﷺ كِتَابٌ: ((إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْقَاتِلُ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبُ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ)).

جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تلوار کے دستے میں یہ تحریر پائی گئی کہ یقیناً لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے خلاف زیادتی کرنے والا وہ شخص ہے جو کسی ایسے شخص کو قتل کر دے جس نے اس سے لڑائی نہ کی ہو اور وہ ایسے شخص کو مارے جس نے اسے مارا نہ ہو، اور جس نے اپنے مالک (یا اپنے والد) کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

١٦١٦-(٩٨٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا كَانَ فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي قِرَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ فِيهَا: ((لَعَنَ اللهُ الْقَاتِلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَالضَّارِبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ وَلِيِّ نِعْمَتِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللهِ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ)).

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے کہا کہ اس صحیفہ میں کیا (لکھا) تھا جو رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی میان میں تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو ایسے شخص سے لڑائی کرے جو اس سے نہ لڑا ہو اور وہ ایسے شخص کو مارے جس نے اسے نہ مارا ہو، اور جو شخص اپنے محسن کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

[١٦١٥] السنن الكبرى للبيهقي: ٨/٢٦، المستدرك للحاكم: ٤/٣٤٩

[١٦١٦] أيضاً

باب ((لاتزروازرۃ وزرأخریٰ))

۱۶۱۷۔(۱۳۶۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُؤْخَذُ بِذَنْبِ غَيْرِهِ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ ﷺ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ۝ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾

اس کا بیان کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ (پہلی امتوں میں) آدمی کا کسی دوسرے کے گناہ پر بھی مواخذہ کرلیا جاتا تھا، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، سو (اسی ضمن میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى**"اور ابراہیم (علیہ السلام) کہ جنہوں نے اپنا قول پُورا کر دکھایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

۱۶۱۸۔(۹۸۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَى أَبِي الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِي أُعَالِجُ هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ، فَإِنِّي طَبِيبٌ رَفِيقٌ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ هَذَا مَعَكَ؟)) قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ بِهِ، قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ، وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)).

ابو رمثہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کی پُشت پر کچھ دیکھا (یعنی مہرِ نبوت) تو انہوں نے کہا: مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں اس کا علاج کر دیتا ہوں جو آپ کی پُشت پر ہے، کیونکہ میں بہت مہربان طبیب ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میرا بیٹا ہے، میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے گناہ کا سزاوار نہیں ہو گا اور تُو اس کے گناہ کا سزاوار نہیں ہو گا۔

باب الوفاء لاهل الذمة و القصاص لهم

ذِمیوں سے ایفائے عہد اور ان کے لیے قصاص لینے کا بیان

۱۶۱۹۔(۱۶۱۸): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ،

عبد الرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا، پھر یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے اس قاتل کے بارے (میں

[۱۶۱۷] جامع البیان:۲۷/۴۲

[۱۶۱۸] سنن أبی داود، کتاب الدیات، باب لا یؤاخذ أحد بجریرة أخیة أو أبیه، ح:۴۴۹۵، سنن النسائی، کتاب القسامة، باب هل یؤخذ احد بجریرة غیره، ح:۴۸۳۲، المستدرك للحاکم:۲/۴۲۵، صحیح ابن حبان:۱۳/۳۳۷

[۱۶۱۹] سنن الدار قطنی:۳/۱۳۴، شرح معانی الآثار:۳/۱۹۵

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ أَوْفَى بِذِمَّتِهِ)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ.

حد کا) حکم جاری کیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

۱۶۲۰۔(۱۶۱۹): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَجَاءَ أَخُوهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ هَدَّدُوكَ وَفَرَّقُوكَ وَفَزَّعُوكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ قَتْلَهُ لَا يَرُدُّ عَلَيَّ أَخِي وَعَوَّضُونِي فَرَضِيتُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدَمِنَا وَدِيَتُهُ كَدِيَتِنَا.

ابو جنوب اسدی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان کو لایا گیا جس نے ایک ذمی شخص کو قتل کیا تھا اور اس کا ثبوت بھی موجود تھا، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم جاری کیا تو مقتول کا بھائی حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے اسے (قاتل کو) معاف کر دیا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے تجھے قاتل کے ورثاء وغیرہ نے ڈرایا دھمکایا ہو۔ اس نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ قاتل کے قتل سے مجھے میرا بھائی تو نہیں ملے گا اور انہوں نے مجھے خون بہا دے دیا ہے اور میں راضی ہوں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تم بہتر سمجھتے ہو، جو ہمارا ذمی ہے اس کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور اس کی دیت ہماری دیت کے مثل ہے۔

باب ((لا يقتل مسلم بكافر))

کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جانا

۱۶۲۱۔(۹۵۰): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، أَحْسَبُهُ، قَالَ: وَمُجَاهِدٌ، وَالْحَسَنُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ)).

مجاہد اور حسن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: کسی کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۲۲- (۹۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ،

ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اللہ کے نبی کی طرف سے

[۱۶۲۰] سنن الدار قطنی:۳/۱۴۷

[۱۶۲۱] المنتقى لابن الجارود:۱۰۷۳

[۱۶۲۲] صحيح البخاری، كتاب العلم، باب كتابة العلم، ح:۱۱۱

قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللهُ عَبْدًا فَهْمًا فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، فَقُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

قرآن کے علاوہ کچھ اور چیز بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا! سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سے کسی کو سوجھ بوجھ عطا فرمادے اور جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ کہنے لگے: دیت (کے احکام) اور قیدیوں کو چھڑانے (کے احکام) اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۲۳-(۱۰۰۵): وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ.

ایک اور مقام پہ ہے کہ مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۲۴-(۱۶۲۲): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالْحَسَنِ، أن النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ الْفَتْحِ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.
فَقَالَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، قُلْتُ: نَعَمْ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے پوچھا: یہ روایت مرسل ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۶۲۵-(۱۶۲۰): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ ابْنَ شَاسٍ الْجُذَامِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَرُفِعَ إِلَى عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَكَلَّمَهُ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ رضی اللہ عنہ ﷺ فَنَهَوْهُ عَنْ قَتْلِهِ قَالَ فَجَعَلَ دِيَتَهُ أَلْفَ دِينَارٍ.

زہری روایت کرتے ہیں کہ ابن شاس جذامی نے شام کا ایک نبطی شخص قتل کر دیا تو اس کا معاملہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا، تو انہوں نے قاتل کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ سمیت کچھ صحابہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی اور انہیں قاتل کے قتل سے روک دیا۔ پھر انہوں نے اس کی دیت ایک ہزار دینار مقرر کی۔

۱۶۲۶-(۱۶۲۱): وَبِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ہر ذمی کے عہد

[۱۶۲۳] المصنف لعبد الرزاق: ۹۹/۱۰، المصنف لابن أبی شیبة: ۲۹۵/۹، السنن الکبری للبیهقی: ۲۹/۸

[۱۶۲۴] تفرّد به الشافعی

[۱۶۲۵] المصنف لعبد الرزاق: ۹۶/۱۰

[۱۶۲۶] مراسیل لأبی داؤد، ح: ۲۶۴

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: دِيَةُ كُلِّ مُعَاهَدٍ فِي عَهْدِهِ أَلْفُ دِينَارٍ.

ضمانت پر دیت ایک ہزار دینار ہے۔

باب التخییرفی العقل والقود

دیت اور بدلے میں اختیار کا بیان

١٦٢٧-(١٦١٦): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ، إِنْ أَحَبُّوا فَلَهُمُ الْعَقْلُ، وَإِنْ أَحَبُّوا فَلَهُمُ الْقَوَدُ)).

ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن کا مقتول قتل ہو تو ورثاء کو دو چیزوں کا اختیار ہے اگر پسند کریں تو دیت لیں اور اگر پسند نہ کریں تو انہیں قصاص کا حق ہے۔

١٦٢٨-(١٦١٧): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کے مثل یا اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

١٦٢٩-(١٣٣٢): أَخْبَرَنِي أَبُو حَنِيفَةَ بْنُ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَامَ الْفَتْحِ: ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ أَحَبَّ أَخَذَ الْعَقْلَ، وَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ الْقَوَدُ)).

ابو شریح کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: جس کا کوئی بندہ قتل کر دیا جائے تو وہ دو اختیاروں میں سے ایک کا حق رکھتا ہے: اگر چاہے تو دیت لے لے اور اگر چاہے تو بدلے میں (قاتل کو) قتل کر دے۔

فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: فَقُلْتُ لابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: أَتَأْخُذُ بِهَذَا يَا أَبَا الْحَارِثِ؟ فَضَرَبَ صَدْرِي

ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ذئب سے پوچھا: اے ابو حارث! کیا تو اسے اختیار کر رہا ہے؟ اس نے

[١٦٢٧] صحيح البخارى، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، ح:١٠٤، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها، ح:١٣٥٤، سنن الترمذى، أبواب الديات، باب ما جاء فى حكم ولى القتيل، ح:١٤٠٦

[١٦٢٨] صحيح البخارى، كتاب الديات، باب من قتل له قتيل فهو بخير النظرين، ح:٦٨٨٠، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها خلاها وشجرها، ح:١٣٥٥

[١٦٢٩] سبق تخريجه

وَصَاحَ عَلَيَّ صِيَاحًا كَثِيرًا وَنَالَ مِنِّي، وَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَتَقُولُ: تَأْخُذُ بِهِ نَعَمْ آخُذُ بِهِ، وَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَيَّ وَعَلَى مَنْ سَمِعَهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ مُحَمَّدًا ﷺ مِنَ النَّاسِ فَهَدَاهُمْ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ اخْتَارَ لَهُمْ مَا اخْتَارَ لَهُ عَلَى لِسَانِهِ، فَعَلَى الْخَلْقِ أَنْ يَتَّبِعُوهُ طَائِعِينَ أَوْ دَاخِرِينَ، لَا مَخْرَجَ لِمُسْلِمٍ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: وَمَا سَكَتَ عَنِّي حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ يَسْكُتَ.

میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور مجھ پہ چیخا اور بُرا بھلا کہتے ہوئے بولا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ تم اسے اختیار کرو گے، ہاں، میں اسے اختیار کروں گا۔ یہ مجھ پر اور ہر اس شخص پر فرض ہے جو اسے سنے۔ یقیناً اللہ رب العزت نے محمد ﷺ کو مخلوق میں سے چنا، لوگوں کو ان کے ذریعہ سے ہدایت بخشی اور ان کے لیے جو بھی پسند فرمایا وہ محمد ﷺ کی زبان کے ذریعہ سے ہی تھا۔ چنانچہ مخلوق پر واجب ہے کہ وہ آپ ﷺ کی پیروی کریں، خوشی سے یا ذلیل ہو کے، اسکے علاوہ مسلمان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ خاموش نہیں ہو رہے تھے اور میں چاہ رہا تھا کہ وہ خاموش ہو جائیں۔

۱۶۳۰- (۹۹۱): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ دَمًا وَلَا يَعْضِدُ بِهَا شَجَرًا، فَإِنِ ارْتَخَصَ أَحَدٌ، فَقَالَ: أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللهِ، فَإِنَّ اللهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ، قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ، وَأَنَا وَاللهِ عَاقِلُهُ، فَمَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ: إِنْ أَحَبُّوا

ابو شریح کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے، لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا، لہٰذا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ (مکہ میں) خون بہائے اور نہ ہی اس کا درخت کاٹے، سو جو شخص اس بات سے رخصت پکڑے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے، تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن لوگوں کے لیے حرام ہی ہے اور مجھے بھی دن کے تھوڑے سے وقت کے لیے حلال کیا گیا ہے، پھر یہ اسی طرح حرام ہو جائے گا جس طرح کل اس کی حرمت تھی۔ اے خزاعہ! تم نے یہ ہذلی شخص قتل کیا ہے، اور اللہ کی قسم! اس کی دیت میں وصول کروں گا، سو جو کوئی اس کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو اس کے

[١٦٣٠] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب ولي العمد يرضى بالدية، ح:٤٥٠٤، سنن الترمذي، أبواب الديات، باب ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص والعفو، ح:١٤٠٦

قَتَلُوا، وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ)).

ورثاء دوطرح کااختیار رکھتے ہیں (جن میں سے ایک کاانہیں حق حاصل ہے) اگروہ چاہیں تو قاتل کو قتل کردیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔

۱۶۳۱-(۹۸۹): أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُوسَى عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ مُقَاتِلٌ أَخَذْتُ هَذَا التَّفْسِيرَ عَنْ نَفَرٍ حَفِظَ مُعَاذٌ مِنْهُمْ مُجَاهِدًا وَالْحَسَنَ وَالضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿**فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ**﴾ الْآيَةَ، قَالَ: كَانَ كُتِبَ عَلَى أَهْلِ التَّوْرَاةِ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ حُقَّ أَنْ يُقَادَ بِهَا، وَلَا يُعْفَى عَنْهُ، وَلَا تُقْبَلَ مِنْهُ الدِّيَةُ، وَفُرِضَ عَلَى أَهْلِ الْإِنْجِيلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ وَلَا يُقْتَلَ، وَرُخِّصَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ إِنْ شَاءَ قَتَلَ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّيَةَ وَإِنْ شَاءَ عَفَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿**ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ**﴾ يَقُولُ الدِّيَةُ تَخْفِيفٌ مِنَ اللهِ إِذْ جَعَلَ الدِّيَةَ وَلَا يُقْتَلُ ثُمَّ قَالَ: ﴿**فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ**﴾ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿**وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**﴾ يَقُولُ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَنْتَهِي بِهَا بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ أَنْ يُصِيبَ مَخَافَةَ أَنْ يُقْتَلَ.

مقاتل بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **فَمَنْ عُفِيَ لَهُ ...الخ** ''جسے مقتول کے بھائی کی جانب سے کچھ معاف کردیا جائے تو اچھے انداز میں اس پر عمل پیرا ہوا جائے'' کی تفسیر حُفّاظِ حدیث کی ایک جماعت سے حاصل کی ہے، ان میں سے مجاہد، حسن اور ضحاک بن مزاحم رحمہم اللہ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہلِ توراۃ پر یہ فرض تھا کہ جو کسی کو بغیر کسی جان کے بدلے مار ڈالے تو اسے بھی قتل کردیا جائے، نہ اس کو معافی دی جائے اور نہ ہی اس سے دِیت قبول کی جائے۔ اور اہلِ انجیل پر یہ فرض کیا گیا کہ اسے معافی دی جاسکتی ہے اور اسے قتل نہ کیا جائے۔ لیکن امتِ محمدیہ کے لیے یہ رخصت ہے کہ چاہے تو وہ (مقتول کو) قتل کردے، چاہے دِیت لے لے اور چاہے تو معاف کردے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **ذَالِكَ تَخْفِيفٌ ...الخ** ''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے'' کی تفسیر ہے کہ دِیت اللہ کی طرف سے تخفیف ہے اور اس نے دِیت مقرر کرکے (یہ رخصت دیدی کہ مقتول کو) قتل نہ کیا جائے۔ پھر فرمایا: **فَمَنِ اعْتَدٰى ...الخ** ''سو جو شخص اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے'' فرماتے ہیں کہ جو دِیت لینے کے بعد (قاتل کو) قتل کردے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ ...... الخ** کی تفسیر میں

[۱۶۳۱] جامع البيان للطبرى:۲/۶۵، السنن لسعيد بن منصور:۲/۶۵۲، صحيح البخارى، كتاب التفسير، تفسير سورة البقرة، يا أيها الذين آمنو كتب عليكم القصاص فى القتلى، ح:۴۴۹۸

فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے قصاص میں بہ ایں طور زندگی ہے کہ (قصاص میں) خود قتل کر دیے جانے کے خوف سے تم ایک دوسرے کے قتل سے باز آ جاؤ گے۔

۱۶۳۲- (۹۹۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿**كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ**﴾ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: ﴿**فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ**﴾.

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سُنا: بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دِیت نہیں تھی، تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: **كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ** ...... **الخ** "تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے تو اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ دِیت ادا کرنی چاہیے، تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے" بہ نسبت اس کے جو تم سے پہلے لوگوں پہ فرض کیا گیا تھا، "سو جو شخص اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔"

باب مافی قتل العمد وعمدالخطأ

قتل عمد اور قتل خطاء کی دِیت کا بیان

۱۶۳۳- (۹۸۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، أَوْ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اغْتَبَطَ مُؤْمِنًا بِقَتْلٍ فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، إِلَّا أَنْ يُرْضِيَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

سیدنا ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مومن کے قتل پر خوش ہو (یعنی کوئی کسی کو ارادتاً قتل کر دے) تو وہ اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا، ہاں اگر وہ مقتول کے ولی کو راضی کر لے (تو قتل ہونے سے بچ سکتا ہے) اور جو اس کے قصاص کے مسئلہ میں رکاوٹ ڈالے، اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو، اس سے کسی قسم کی کمی بیشی قبول نہیں کی جائے گی (یعنی کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی)۔

۱۶۳۴- (۹۸۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

[۱۶۳۲] صحيح البخاري، أيضاً

[۱۶۳۳] المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۹۵

[۱۶۳٤] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد، ح: ٤٧٩١، صحيح ابن حبان: ٣/ ٣٦٤

بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَالْخَطَأَ بِالسَّوْطِ أَوِ الْعِصِيِّ مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةً مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)).

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! جو قتلِ عمد اور قتلِ خطا کوڑے یا ڈنڈے سے ہو، اس میں دیت مغلّظہ ہے، جس میں سو اونٹ ہوں گے اور ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔

۱۶۳۵-(۹۸۸): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، يَعْنِي مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

۱۶۳۶-(۱۶۲۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رِمِّيًّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ جَلْدٍ بِالسَّوْطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ، عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ، وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، فَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھی لڑائی میں پتھر، کوڑا یا ڈنڈا لگنے سے قتل ہو جائے تو یہ قتلِ خطا ہے اس کی دیت قتلِ خطا کی دیت ہے اور جو عمداً قتل کیا جائے اس کا قصاص ہے جو اس میں رکاوٹ ہو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور اس کی نفل و فرض عبادت قبول نہ ہو گی۔

۱۶۳۷-(۱۶۲۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَلَا إِنَّ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ الْخَطَإِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةً، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! کوڑے یا سوٹے سے کیے جانیوالے قتلِ عمد شبہ خطا میں سو اونٹ دیتِ مغلّظہ ہے جس میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

[۱۶۳۵] أيضاً

[۱۶۳۶] المصنف لعبد الرزاق:۹/۲۷۸، سنن النسائی، کتاب القسامة، باب من قتل بحجر أو سوط، ح:۴۷۸۹، سنن ابن ماجه، کتاب لاذیات، باب من حال بین ولی المقتول وبین القود أودیة، ح:۲۶۲۵

[۱۶۳۷] سنن أبی داود، کتاب الدیات، باب فی دیة الخطأشبه العمد، ح:۴۵۴۷، سنن النسائی، کتاب القسامة، باب کم دیة شبه العمد، ح:۴۷۹۱، صحیح ابن حبان:۳/۳۶۴

باب فی قتل الخطأ فی الحرب

۱۶۳۸- (۱۰۰۲): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ شَيْخًا كَبِيرًا، فَرُفِعَ فِي الْأَطَامِ مَعَ النِّسَاءِ يَوْمَ أُحُدٍ، فَخَرَجَ يَتَعَرَّضُ لِلشَّهَادَةِ، فَجَاءَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمُشْرِكِينَ فَابْتَدَرَهُ الْمُسْلِمُونَ فَشَقُّوهُ بِأَسْيَافِهِمْ، وَحُذَيْفَةُ يَقُولُ: أَبِي أَبِي، فَلَا يَسْمَعُونَهُ مِنْ شُغْلِ الْحَرْبِ حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ بِدِيَتِهِ.

دورانِ جنگ قتلِ خطاء کا بیان

عروہ بیان کرتے ہیں کہ ابوحذیفہ بن یمان بہت بوڑھے آدمی تھے اور جنگِ احد میں انہیں ٹیلوں میں عورتوں کے ساتھ جنگ سے دُور رکھا گیا، چنانچہ وہ شہادت کے ارادے سے نکلے اور اس جانب سے برآمد ہوئے جو مشرکین کی طرف تھی، مسلمانوں نے ان سے (نمٹنے میں) جلدبازی کی اور اپنی تلواروں سے انہیں کاٹ کر رکھ دیا اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے رہ گئے کہ یہ میرے باپ ہیں یہ میرے باپ ہیں، مگر جنگی افراتفری کی وجہ سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سن سکے، یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ انہیں معاف فرمائے، وہ ارحم الراحمین ہے۔ پھر نبی ﷺ نے اس میں دیت کا فیصلہ فرمایا۔

۱۶۳۹- (۱۰۰۱): أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: لَجَأَ قَوْمٌ إِلَى خَثْعَمَ فَلَمَّا غَشِيَهُمُ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((أَعْطُوهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلَاتِهِمْ))، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: ((أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا)).

سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قوم نے خثعم قبیلے والوں سے پناہ لی اور جب مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو وہ بچنے کے لیے سجدے میں پڑ گئے، لیکن مسلمانوں نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا۔ جب اس بات کا آپ ﷺ کو پتہ چلا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی نماز کی وجہ سے انہیں نصف دیت ادا کر دی جائے، پھر اسی موقع پہ فرمایا: خبردار! میں اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے ساتھ رہتا ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے (یعنی ان دونوں میں اتنا فاصلہ ہونا چاہیے)۔

[۱۶۳۸] صحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب ذكر حذيفة بن اليمان رضى الله عنه، ح:۳۸۲٤، المستدرك للحاكم:۳/۳۷۹

[۱۶۳۹] سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب النهى عن قتل من اعتصم بالسجود، ح:۲٦٤٥، سنن الترمذي، أبواب السير، باب ما جاء فى كراهية المقام بين أظهر المشركين، ح:۱٦۰٤

باب دية النفس

١٦٤٠-(١٦٣٢): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنهما، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ)).

انسانی جان کی دِیت کا بیان

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو خط رسول اللہ ﷺ نے عمر بن حزم کے نام تحریر کیا اس میں درج تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہے۔

١٦٤١-(١٦٣٣): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فِي الدِّيَاتِ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ)).

عبداللہ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن حزم کے لیے تحریر شدہ خط میں جان کی دیت سو اونٹ ہے۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: فِي شَكٍّ أَنْتُمْ مِنْ أَنَّهُ كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: لَا.

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے کہا کہ کیا تمہیں نبی ﷺ کے اس خط میں شک ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔

١٦٤٢-(١٦٣٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، يَعْنِي بِذَلِكَ.

طاؤس نے بھی یہی روایت بیان کی ہے۔

باب تقويم إبل الدية

١٦٤٣-(١٦٣٨): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَوِّمُ الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، يَقْسِمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ، فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى الثَّمَنَ مَا كَانَ.

دِیت کے اونٹوں کی قیمت لگانے کا بیان

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بستی والوں پر اونٹوں کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر کرتے تھے۔ آپ اسی قیمت کو اونٹوں کے مطابق تقسیم کرتے اور جب اونٹ مہنگے ہوتے تو آپ (درہم ودینار کی) قیمت بڑھادیتے اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہوتی تو آپ بستی والوں کے لیے (درہم ودینار کی) اسی حساب سے قیمت کم کردیتے۔

١٦٤٤-(١٦٣٥): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى،

ابن شہاب، مکحول اور عطاء بیان کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو (اس پر متفق) پایا کہ عہد رسالت میں آزاد

[١٦٤٠] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٤٩

[١٦٤١] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٤٩، صحيح ابن حبان:١٤/٥٠١، المستدرك للحاكم:١/٣٩٥

[١٦٤٢] المصنف لعبد الرزاق:٩/٢٩٢

[١٦٤٣] المصنف لعبد الرزاق:٢٩٤

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطَاءٍ قَالُوا: أَدْرَكْنَا النَّاسَ عَلَى أَنَّ دِيَةَ الْمُسْلِمِ الْحُرِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه تِلْكَ الدِّيَةَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَلْفَ دِينَارٍ أَوِ اثْنَى عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَدِيَةَ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ إِذَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَ الَّذِى أَصَابَهَا مِنَ الْأَعْرَابِ فَدِيَتُهَا خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَدِيَةُ الْأَعْرَابِيَّةِ إِذَا أَصَابَهَا الْأَعْرَابِيُّ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ لَا يُكَلَّفُ الْأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ وَلَا الْوَرِقَ.

مسلمان کی دِیت سواونٹ تھی۔ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بستیوں والوں پر اس کی قیمت ہزار دینار اور بارہ ہزار درہم مقرر کی اور آزاد مسلمان عورت کی دیت اگر وہ بستی کی رہائشی ہے تو پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم اس کی دِیت ہو گی اور اگر اس کا قاتل دیہاتی ہو تو اس کی دیت پچاس اونٹ ہو گی اور دیہاتی عورت کی دیت جب اس کا قاتل دیہاتی ہو تو پچاس اونٹ ہے، البتہ دیہاتی کو سونے اور چاندی ادا کرنے کا پابند کیا جائے۔

باب دية الجنين

جنین کی دِیت کا بیان

١٦٤٥-(١٠٠٣): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِى لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنولحیان کی عورت کے جنین (وہ بچہ جو پیٹ میں ہو) کے بارے میں جو مردہ پیدا ہوا تھا، ایک غلام یا لونڈی (بطورِ دیت دینے) کا فیصلہ فرمایا، پھر جس عورت کے خلاف آپ ﷺ نے غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا وہ فوت ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو ملے گی اور دیت اس کے عصبہ ادا کریں گے۔

١٦٤٦-(١٦٢٤): قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْخَبَرُ بِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْجَنِينِ عَلَى الْعَاقِلَةِ؟ قِيلَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، قَالَ الرَّبِيعُ: وَهُوَ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ وہ کونسی حدیث ہے جس میں بیان ہے کہ نبی ﷺ نے جنین کی دیت کا فیصلہ عصبہ پر نافذ کیا تھا؟ تو اس کا جواب یہ حدیث ہے، جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

[١٦٤٤] مصنف عبدالرزاق:٢٩/٨، المصنف لابن أبى شيبة:١٢٧/٩

[١٦٤٥] الموطأ لإمام مالك:٨٥٥/٢، صحيح البخارى، كتاب الديات، باب جنين المرأة وان العقل على وعصبة الوالد لا على الولد، ح:٦٩٠٩، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب دية الجنين، ح:١٦٨١

[١٦٤٦] أيضاً

بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

مروی ہے۔

۱۶۴۷-(۱۶۳۶): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)).

سعید بن میبّب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک جنین، جواپنی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیاتھا، کے بارے میں غلام یالونڈی کافیصلہ کیاتو جس کے خلاف فیصلہ ہواتھا اس نے کہا: اس جان کاجرمانہ میں کیسے ادا کروں جس نےپیا نہ کھایا، نہ بولانہ چلّایا؟ اور اس جیسے کی دیت تومعدوم ہوتی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو کاہنوں کے بھائیوں سے ہے۔

۱۶۴۸-(۱۶۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُذَكِّرُ اللهَ امْرَأً سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِي، فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنْ كِدْنَا أَنْ نَقْضِيَ فِي مِثْلِ هَذَا بِرَأْيِنَا.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کواللہ کاواسطہ دیتاہوں جس نے نبی ﷺ سے جنین کی دیت کے متعلق سناہو (وہ بیان کردے۔ یہ سن کر) حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: میں اپنی دو پڑوسنوں کے درمیان تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کوخیمے کاستون مارا تواس نے مردہ جنین گرادیاتورسول اللہ ﷺ نے اس میں ایک غلام یالونڈی کافیصلہ کیا۔ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنی رائے سے اسی طرز کافیصلہ کرنے والے تھے۔

۱۶۴۹-(۱۲۲۴): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: أُذَكِّرُ اللهَ امْرَءًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْجَنِينِ شَيْئًا، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ

طاؤس سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی کو نبی ﷺ سے جنین کے بارے میں کچھ یاد ہو تو بتائے۔ حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اپنی دو لونڈیوں کے درمیان تھا یعنی دو سوکنوں کے پاس موجود تھا کہ ایک نے دوسری کوخیمے کی لکڑی دے ماری، اس

[۱۶۴۷] أيضاً

[۱۶۴۸] أيضاً

[۱۶۴۹] سنن أبی داود، کتاب الدیات، باب دية الجنين، ح:۴۵۷۳، المصنف لعبد الرزاق: ۵۸/۱۰، المستدرك للحاكم:۵۷۵/۳، صحيح ابن حبان:۳۷۸/۱۳

جَارَتَيْنِ لِي، يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ، فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ، فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا لَقَضَيْنَا فِيهِ بِغَيْرِ هَذَا.

کا حمل گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کی دِیت) میں ایک غلام آزاد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم نے یہ نہ سنا ہوتا تو اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ کر بیٹھتے۔

باب جراح العبد

غلام کے زخموں (کی دِیت) کا بیان

۱۶۵۰ (۱۶۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ.

سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے۔

۱۶۵۱۔ (۱۶۱۲): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أنه قَالَ: عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ كَجِرَاحِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رِجَالٌ سِوَاه يَقُولُونَ يُقَوَّمُ سِلْعَةً.

سعید بن مسیّب ہی فرماتے ہیں کہ غلام کی دیت اس کی قیمت ہے، جیسے آزاد کا زخم اس کی دیت کا حصہ ہے اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ غلام کی دیت کی قیمت لگائی جائے گی۔

باب دية الذمي والمجوسي

ذِمی اور مجوسی کی دِیت کا بیان

۱۶۵۲۔ (۱۶۲۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَسْأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ فَقَالَ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ قَالَ فَقُلْنَا فَمَنْ قَبْلَهُ قَالَ فَحَصَبْنَا.

صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ذمی کی دیت معلوم کرنے لیے سعید بن مسیّب کے پاس آدمی بھیجا تو انہوں نے فرمایا: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ذمی کی دیت کا چار ہزار فیصلہ نافذ کیا تھا۔ پھر ہم نے پوچھا کہ اس سے قبل کیا سزا تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم (ذمی کے قاتل کو) پتھر مارتے تھے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: هُمُ الَّذِينَ سَأَلُوهُ آخِرًا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آخر میں سوال کیا تھا۔

[۱۶۵۰] المصنف لعبد الرزاق:۱۰/۳

[۱۶۵۱] أيضاً

[۱۶۵۲] المصنف لابن أبي شيبة:۳٦۲/٦

۱۶۵۳-(۱٦٥٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَرْسَلْنَا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَسَأَلُهُ عَنْ دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: قَضَى فِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ.

صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ہم سعید بن میّب کی طرف بھیجے گئے تا کہ ہم ان سے یہودی اور عیسائی کی دیت کا سوال کریں۔ سعید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۶۵٤-(۱٦٥٤): أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَضَى فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَفِي الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِمِائَةٍ.

سعید بن میّب سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کے بارے میں چار ہزار درہم اور مجوسی کے بارے میں تین ہزار درہم کا فیصلہ کیا۔

باب دية الاعضاء

اعضائے بدن کی دِیت کا بیان

۱۶۵۵-(۱٦٣٩): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي كُلِّ أُصْبُعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ)).

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس تحریر کے متعلق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھ کر دی تھی، بیان کرتے ہیں کہ اس میں (اس کا بھی ذکر) ہے کہ ناک اگر جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں سو اونٹ ہیں۔ سر پر لگنے والی چوٹ میں تہائی دیت اور جسم کے اندر لگنے والی میں بھی اس کے مثل ہے۔ آنکھ میں پچاس اونٹ، ہاتھ میں پچاس اور پاؤں میں بھی پچاس اونٹ ہیں، ہر انگلی میں دس، دانت میں پانچ اور وہ زخم جس سے ہڈی نظر آجائے پانچ اونٹ ہیں۔

۱۶۵٦-(۱۰۰٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ

ابو بکر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ وہ تحریر جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے لکھا تھا، اس میں یہ بھی تھا کہ ہر انگلی (کی دِیت) میں اس علاقہ کے حساب سے دس اونٹ لازم ہوں گے۔

[۱٦٥٣] المصنف لعبد الرزاق: ۹۲/۱۰، المصنف لابن أبی شیبة: ۲۸۸/۹، سنن الدار قطنی: ۱۳۰/۳

[۱٦٥٤] أیضاً

[۱٦٥٥] الموطأ لإمام مالك: ۸۹٤/۱، صحیح ابن حبان: ۵۰۱/۱٤، المستدرك للحاكم: ۳۹۰/۱

[۱٦٥٦] أیضاً

مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ)).

۱۶۵۷- (۱۰۰۷): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیوں (کی دِیت) میں دس دس (اونٹ) ہیں۔

۱۶۵۸- (۱۲۲۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَضَى فِي الْإِبْهَامِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا بِعَشْرَةٍ، وَفِي الَّتِي تَلِي الْخِنْصَرَ بِتِسْعٍ، وَفِي الْخِنْصَرِ بِسِتٍّ.

سعید بن میتب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے کے قصاص میں پندرہ، اس کے ساتھ والی انگلی میں دس، چھنگلی کے ساتھ والی میں نو اور چھنگلی میں چھے (اونٹ بہ طورِ دِیت ادا کرنے) کا فیصلہ فرمایا۔

۱۶۵۹- (۱۲۲۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَضَى فِي الْإِبْهَامِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا بِعَشْرَةٍ، وَفِي الَّتِي تَلِي الْخِنْصَرَ بِتِسْعٍ، وَفِي الْخِنْصَرِ بِسِتٍّ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

۱۶۶۰- (۱۱۲۷): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قضى فِي الضِّرْسِ بِجَمَلٍ وَفِي التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ وَفِي الضِّلَعِ بِجَمَلٍ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ڈاڑھ، ہنسلی کی ہڈی اور پسلی کی ہڈی کے (توڑنے کی دِیت) میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔

۱۶۶۱- (۱۶۱۵): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ،

غطفان بن طریف بیان کرتے ہیں مروان بن حکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایلچی بھیجا کہ وہ انہیں ڈاڑھ

[۱۶۵۷] سنن أبي داود، كتاب الديات، باب ديات الأعضاء، ح:٤٥٥٦، سنن النسائی، كتاب القسامة، باب عقل الاصابع، ح:٤٨٤٣، صحیح ابن حبان:٣٦٧/١٣

[١٦٥٨] المصنف لعبد الرزاق:٣٨٤/٩

[١٦٥٩] أيضاً

[١٦٦٠] الموطأ لإمام مالك:١٨٦/٢، المصنف لعبد الرزاق:٣٦٧/٩

[١٦٦١] الموطأ لإمام مالك:٨٦٢/٢، المصنف لعبد الرزاق:٣٤٥/٩

أَنَّ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَا فِي الضَّرَسِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ فَرَدَّنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَفَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: لَوْ أَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ ذَالِكَ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَهَذَا مِمَّا يَدُلُّكَ عَلَى أَنَّ الشَّفَتَيْنِ عَقْلُهُمَا سَوَاءٌ وَقَدْ جَاءَ فِي الشَّفَتَيْنِ سِوَى هَذَا آثَارٌ.

کی دیت کے کے متعلق پوچھے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ داڑھ کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: مروان نے مجھے دوبارہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجااور کہا: کیاہم منہ کے سامنے حصے کی دیت ڈاڑھوں کے برابر مقرر کریں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگرآپ اس کااعتبار نہیں کرتے توانگلیوں پر قیاس کرلو، کیونکہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ ہونٹوں کی دیت یکساں ہیں اور ہونٹوں کی دیت کے متعلق کئی اورآثار بھی منقول ہیں۔

باب منه: في الموضحة والملطاة

دماغی اور سر کی چوٹ کی دیت کا بیان

۱۶۶۲-(۱۰۰۸): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ)).

عبداللہ بن ابی بکر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اس تحریر میں جو نبی ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھی تھی، اس میں (یہ بھی) تھا کہ سر کی ایسی چوٹ کہ جس سے ہڈی نظرآنے لگے، اس میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

۱۶۶۳-(۱۱۷۴): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہما قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ بِنِصْفِ دِيَةِ الْمُوضِحَةِ.

سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے یہ فیصلہ فرمایاتھا کہ دماغ تک پہنچنے والے زخم میں سر کی اس چوٹ کی آدھی دیت ہے جس سے ہڈی نظرآنے لگے۔

۱۶۶۴-(۱۱۷۵): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل یااسی کے معنیٰ کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱۶۶۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۴۹

[۱۶۶۳] المصنف لابن أبي شيبة:۶/۲۸۲، المصنف لعبد الرزاق:۹/۳۱۳، الموطأ لإمام مالك:۲/۸۵۹

[۱۶۶۴] أيضاً

بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہما مِثْلَهُ أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کی مثل حدیث ہے۔

١٦٦٥-(١١٧٦): قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ نَافِعٍ يَذْكُرُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَرَأْنَا عَلَى مَالِكٍ أَنَّا لَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنَ الْأَئِمَّةِ فِي الْقَدِيمِ وَلَا فِي الْحَدِيثِ قَضَى فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ بِشَيْءٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے امام مالک رحمہ اللہ پہ پڑھا کہ ہم پہلے اور بعد کے دور کے کسی ایسے امام کو نہیں جانتے جس نے سر کی ایسی چوٹ میں کہ جس سے ہڈی نظر نہ آئے، کچھ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہو۔

باب في العجماء

جانور کے زخمی کر دینے کا بیان

١٦٦٦-(٩٧١): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخمی کر دینا رائیگاں ہے (یعنی اس میں کوئی دیت نہیں ہے)۔

باب مالاقصاص فيه ولادية

ایسے امور جن میں قصاص اور دیت نہیں ہے

١٦٦٧- (٩٩٣): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَظُنُّهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم غَزْوَةً، قَالَ: وَكَانَ يَعْلَى، يَقُولُ: وَكَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: كَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ يَعْنِي الْمَعْضُوضَ يَدَهُ مِنْ فِيِّ الْعَاضِّ فَذَهَبَتْ

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی، صفوان کہتے ہیں کہ یعلیٰ کہا کرتے تھے: میری نظر میں یہ غزوہ میرا سب سے پختہ عمل تھا، میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا، اس کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا اور ان میں سے ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا۔ سو جس کا ہاتھ چبایا گیا تھا اس نے چبانے والے کے مُنہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے کے دو دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا، چنانچہ وہ شخص (اپنا دانت ٹوٹنے کی شکایت لے

[١٦٦٥] أيضاً

[١٦٦٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٦٨، صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب فى الركاز الخمس، ح:١٤٩٩، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب جرح العجماء، والمعدن والبئر جبار، ح:١٧١٠

[١٦٦٧] صحيح البخارى، كتاب الإجارة، باب الاجير فى الغزو، ح:٢٢٦٥، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب الصائل على نفس الانسان او عضوه، ح:٢٢٦٥

إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ.

کر) نبی ﷺ کے پاس آ گیا، تو نبی ﷺ نے اس کا دانت (ٹوٹنا) رائیگاں قرار دے دیا (یعنی قصاص نہیں دلوایا)۔

قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فِيِّ فَحْلٍ يَقْضُمُهَا))، قَالَ عَطَاءٌ: وَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ، فَنَسِيتُهُ.

عطاء کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے مُنہ میں ہی چھوڑ دیتا کہ تو اسے ایسے چباجاتا جیسے سانڈ کے مُنہ میں ہاتھ دینے سے وہ چباڈالتا ہے۔ عطاء کہتے ہیں کہ مجھے صفوان نے یہ بھی بتلایا تھا کہ اس نے کون سا ہاتھ چبایا تھا، لیکن مجھے بھول گیا۔

١٦٦٨- (٩٩٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ إِنْسَانًا جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَذَهَبَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: تَعَدَّتْ ثَنِيَّتُهُ.

ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس کا ایک آدمی نے ہاتھ چبادیا تھا، اس نے جب اپنا ہاتھ (اس کے منہ سے) کھینچا تو اس کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دانت رائیگاں ہیں۔

١٦٦٩- (٩٩٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت تجھ پر جھانکے اور تُو اسے کنکری مار کے اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

١٦٧٠- (٩٩٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں (دروازے کے) سوراخ سے جھانکا اور نبی ﷺ کے پاس لوہے کی کنگھی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا سَر کھجا رہے تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم دیکھو گے تو میں اس (کنگھی) کے ساتھ تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا، طلبِ اجازت

[١٦٦٨] صحيح البخاري، كتاب الإجارة، باب الاجير فى الغزو، ح:٢٢٦٦

[١٦٦٩] صحيح البخاري، كتاب الديات، باب من اطلع فى بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له، ح:٦٩٠٢، صحيح مسلم، كتاب الأدب. باب تحريم النظر فى بيت غيره، ح:٢١٥٨

[١٦٧٠] صحيح البخاري، باب من اطلع فى بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له، ح:٦٩٠١، صحيح مسلم، كتاب الادب، باب تحريم النظر فى بيت غيره، ح:٢١٥٦

مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).

۱۶۷۱-(۹۹۹): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهِ رَأَى رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْهِ فَأَهْوَى لَهُ بِمِشْقَصٍ فِي يَدِهِ، كَأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَطْعَنَهُ.

کا حکم یُوں دیکھنے کی وجہ سے ہی دیا گیا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے گھرمیں تشریف فرماتھے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کودیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے گھرجھانک رہاہے، آپ ﷺ نے اس تیر کوجو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھا، اس کی طرف بڑھایا، گویا (صورتِ حال ایسی تھی) کہ اگر وہ پیچھے نہ ہٹتا تو آپ ﷺ کو اس بات کی چنداں پرواہ نہ ہوتی کہ وہ اسے لگ جاتا۔

باب القسامة

۱۶۷۲-(۱۶۴۳): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ أَبِي لَيْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَى يَهُودَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ أَخُو الْمَقْتُولِ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ:

قسم اٹھا کر حصہ لینے کا بیان

سہل بن ابی عبداللہ بن سہل بن ابی حثمہ اور محیصہ خیبر کی طرف اس مشقت کے باعث نکلے جوانہیں پیش آئی تھی۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے کام کی وجہ سے مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ محیصہ واپس آئے تو انہیں بتایا گیا کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کرکے ویران جگہ یا چشمے میں پھینک دیا گیاہے۔ تومحیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے ہی اسے قتل کیاہے۔ انہوں نے جواب دیا: قسم بخدا! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تووہ واپس اپنی قوم کے پاس آگئے اور ان سے اس کاذکر کیا، تووہ خود اور اس کابھائی جو کہ اس سے بڑاتھااور مقتول کا بھائی عبدالرحمن بن سہل نبی ﷺ کے پاس آئے اور جوخیبر میں موجود تھا اس نے بات کرنی شروع کی، تورسول اللہ ﷺ نے محیصہ سے کہا: بڑے کو موقع دو، بڑے کو موقع دو۔ آپ کی اس سے مراد عمر میں بڑا ہونا تھی، توپہلے حویصہ نے بات کی، پھر محیصہ نے۔ تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاتووہ تمہارے اس

[۱۶۷۱] صحيح البخاری، باب من اطلع فی بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له، ح:۶۹۰۰، صحيح مسلم، كتاب الادب، باب تحريم النظر فی بيت غيره، ح:۲۱۵۶

[۱۶۷۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۷۷، صحيح البخاری، كتاب الأحكام، باب كتاب الحاكم عماله والقاضی إلی أمنائه، ح:۷۱۹۲، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح:۱۶۶۹

((كَبِّرْ كَبِّرْ))، يُرِيدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ))، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ))، قَالُوا: لَا، لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ، فَقَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

بھائی کی دیت دیں گے یا جنگ کا اعلان کر دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک خط لکھا، تو انہوں نے جواباً لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا: تم قسم اٹھادو اور اپنے اس بھائی کے خون کے حق دار بن جاؤ گے۔ انہوں نے انکار کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی قسم اٹھالیں گے۔ انہوں نے کہا: نہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت دے دی۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے سو اونٹ بھیجے، جو کہ ان کی حویلی میں داخل کر دیے گئے۔ سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے سرخ رنگ کی اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری تھی۔

۱۶۷۳- (۹۵۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا، فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، فَانْطَلَقَ هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ قَتْلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ((-أَوْ- صَاحِبِكُمْ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ

سہل بن ابی عبداللہ بن سہل بن ابی حثمہ اور محیصہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، پھر وہ دونوں اپنی کسی ضرورت کے باعث جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہیل کو قتل کر دیا گیا، تو وہ (یعنی سہل بن حثمہ) اور عبدالرحمٰن (مقتول کا بھائی) اور حویصہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے قاتل یا (فرمایا) اپنے ساتھی کے خون بہا کے مستحق بن سکتے ہو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم گواہ نہیں ہیں اور نہ ہی ہم حاضر تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر یہود پچاس قسمیں اٹھا کر بری ہو جائیں گے۔ وہ کہنے لگے: ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ راوی کا زعم ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرما دی۔ بشر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ سہل نے

[۱۶۷۳] صحيح البخاری، كتاب الديات، باب القسامة، ح:٦٨٩٨، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح:١٦٦٩

عِندِهِ، قَالَ بُشَيرُ بْنُ يَسَارٍ: قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا.

کہا: ان میں سے ایک صدقے کی اونٹنی نے مجھے ہمارے باڑے میں ٹانگ ماری تھی۔

١٦٧٤-(٧٦٥): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ، أَخْبَرَهُ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ يَهُودُ)).

سہل بن حثمہ اور ان کی قوم کے اکابر لوگ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ، اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کہ کیا تم قسم اٹھاتے ہو (کہ یہودیوں نے اسے مارا ہے)؟ تبھی تم اپنے ساتھی کی دیت کے حقدار بنو گے، انہوں نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہودی قسم اٹھالیں گے۔

١٦٧٥-(٧٦٦): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَالثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَدَأَ، فَلَمَّا لَمْ يَحْلِفُوا رَدَّ الْأَيْمَانَ عَلَى يَهُودَ.

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے) ابتداء کی، لیکن جب انہوں نے قسم نہ اٹھائی تو آپ ﷺ نے یہود پر قسم لوٹا دی (کہ وہ اٹھائیں گے)۔

١٦٧٦-(٧٦٧): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

١٦٧٧-(٧٦٨): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلَى أُصْبُعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لِلَّذِينَ ادَّعَى عَلَيْهِمْ: أَتَحْلِفُونَ بِاللهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا مِنَ الْأَيْمَانِ، فَقَالَ لِلْآخَرِينَ احْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا.

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ بنو سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا تو اس نے جہینہ کے ایک آدمی کی انگلی کچل ڈالی، اس سے خون بہنے لگا اور وہ مر گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں جن کے خلاف دعوٰی کیا گیا تھا، فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ کہ وہ انگلی کچلنے سے نہیں مرا، انہوں نے انکار کر دیا اور قسمیں اٹھانے سے رک گئے، پھر آپ نے دوسروں سے فرمایا کہ تم قسمیں اٹھاؤ، لیکن انہوں نے بھی انکار کر دیا۔

[١٦٧٤] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٧٧، صحيح البخاري، كتاب الأحكام، باب كتاب الحاكم عماله والقاضي إلى أمنائه، ح:٧١٩٢، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح:١٦٦٩

[١٦٧٥] صحيح البخاري، كتاب الديات، باب القسامة، ح:٦٨٩٨، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، ح:١٦٦٩

[١٦٧٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٧٨

[١٦٧٧] الموطأ لإمام مالك:٢/٨٥١٠

کتاب القضایاوالاحکام والدعاوی والبینات والیمین مع الشاھد والایمان والشھادات

فیصلوں، احکام، دعووں، دلائل، قسم مع گواہ، قسموں اور گواہیوں کے مسائل

باب أدب القاضی

۱۶۷۸-(۱۷۷۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْضِي الْقَاضِي - أَوْ - لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)).

آدابِ قاضی کا بیان

سیدنا ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی یا حاکم دو آدمیوں کے درمیان بہت زیادہ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

۱۶۷۹-(۱۳۶۵): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ أَوْ لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ)).

سیدنا ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمران یا جج دو فریقوں کے درمیان انتہائی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

باب منه: فی الشوریٰ

۱۶۸۰-(۱۳۶۶): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مُشَاوَرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾.

مشاورت کا بیان

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ** ''اور ان کے آپس کے معاملات مشورے سے طے پاتے ہیں۔''

[۱۶۷۸] صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب هل یقضی القاضی أو یفتی وهو غضبان، ح:۷۱۵۸، صحیح مسلم، کتاب الاقضیة، باب کراهیة قضاء القاضی وهو غضبان، ح:۱۷۱۷

[۱۶۷۹] أیضاً

[۱۶۸۰] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۴/۳۲۸، صحیح ابن حبان:۱/۲۱۶

۱۶۸۱- (۱۳۲۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه إِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَعْنِي حِينَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَبَلَغَهُ وُقُوعُ الطَّاعُونِ بِهَا.

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سننے کے بعد واپس لوٹنے کا فیصلہ فرمایا۔ جب وہ شام کی طرف جارہے تھے تو انہیں اطلاع ملی کہ وہاں تو طاعون پھوٹ پڑا ہے۔

۱۶۸۲-(۱۵۵۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه لَمَّا دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ فَقَالَ: بِمَنْ تَرَوْنَ أَنْ أَبْدَأَ؟ فَقِيلَ لَهُ: ابْدَأْ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ بِكَ قَالَ: بَلْ أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

ابو جعفر محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب رجسٹر میں تمام لوگوں کے نام درج کرنے لگے تو پوچھا: تمہاری کیارائے ہے کہ کس سے ابتداء کی جائے؟ کہا گیا: جوآپ کے سب سے قریبی ہے، پھر جو اس کے بعد ہو۔ تو آپ نے فرمایا: بلکہ میں تو اس سے شروع کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ قریبی ہے، پھر جو اس کے بعد ہو گا۔

باب فی اجتهاد الحاكم وأجره

حاکم کے اجتہاد اور اس کے اجر وثواب کا بیان

۱۶۸۳- (۱۳۳۷): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب حاکم فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرنے میں کامیاب ہوجائے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے، لیکن جب وہ اجتہاد کرکے فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کر بیٹھے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

۱۶۸۴- (۱۳۳۸): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

یزید بن ہاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث محمد

[۱۶۸۱] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۹٦، صحيح البخاری، كتاب الطب، باب ما يذكر فی الطاعون، ح:۵۷۳۰، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، ح:۲۲۱۹

[۱۶۸۲] السنن الكبرى للبيهقی:٦/۳٦٤، الأموال لأبی عبيد:۵٤۹

[۱۶۸۳] صحيح البخاری، كتاب الاعتصام، باب أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ح:۷۳۵۲، صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب بيان أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ح:۱۷۱٦

[۱۶۸٤] أيضاً

مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بھی مجھے اسی طرح بیان کی۔

۱۶۸۵- (۱۶۵۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب حاکم فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے لیکن جب وہ اجتہاد کر کے فیصلہ کرے اور اس میں غلطی کر بیٹھے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

قَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

یزید بن ھاد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح بیان کی۔

باب الحكم بالظاهر

ظاہری امر پر حکم لاگو ہونے کا بیان

۱۶۸۶-(۷۵۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بشر کے سوا کچھ نہیں ہوں، تم اپنے جھگڑے میرے پاس (فیصلے کے لئے) لے کر آتے ہو، تو بسا اوقات تم میں سے ایک شخص دوسرے کی نسبت اپنی دلیل کو زیادہ اچھے انداز میں بیان کرتا ہے تو میں اسی کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں جو میں نے سنا ہوتا ہے، سو جس کے لیے میں کسی چیز کا فیصلہ کرتے ہوئے اس کے (مسلمان) بھائی کا حق اسے دے

[۱۶۸۵] أيضاً

[۱۶۸۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۱۹، صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب من أقام البينة بعد اليمين، ح:۲۶۸۰، صحيح مسلم، كتاب الاقضية، باب الحكم بالظاهر واللحن بالحجة، ح:۱۷۱۳

قِطْعَةَ مِنَ النَّارِ)).

دوں تو وہ ہرگز اسے نہ لے، کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوتا ہوں۔

١٦٨٧-(١٣٠٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)).

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو بس تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہوں، تم میرے پاس (فیصلہ کرانے کے لیے) اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو تو بسا اوقات (ایسا ہوتا ہے کہ) تمہارا ایک فریق اپنی دلیل کو دوسرے کی نسبت بہت اچھے انداز میں بیان کرتا ہے تو میں انہی دلائل کی بناء پر جو میں نے اس سے سُنے ہوتے ہیں، فیصلہ اس کے حق میں کر دیتا ہوں، سو میں جس کے حق میں (ظاہری دلائل کی بنیاد پر) اس کے (مسلمان) بھائی کے حق کا فیصلہ کر دُوں تو وہ اسے قبول نہ کرلے، کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوتا ہوں۔

باب ضمان ما أفسدت المواشي

مویشیوں کے نقصان کر دینے پر چٹی کا بیان

١٦٨٨-(٩٧٢): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه دَخَلَتْ حَائِطًا لِقَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَمَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا.

حرام بن سعد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے کسی قوم کے باغ میں داخل ہو کر کافی تباہی کر دی، تو رسول اللہ ﷺ نے مال کے مالکوں کے لیے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت وہ خود اس کی حفاظت کریں اور جانور جو نقصان رات کے وقت کریں تو اس کے ذمہ دار اس جانور کے مالک ہوں گے۔

١٦٨٩-(٩٧٣): أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ نَاقَةً

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[١٦٨٧] أيضاً

[١٦٨٨] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٣٧، سنن أبي داود، كتاب البيوع، باب المواشي تفسد زرع قوم، ح:٣٥٦٤

[١٦٨٩] المستدرك للحاكم:٢/٤٧

لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ.

باب الدعاوى والبينات

دعووں اور دلائل کا بیان

۱۶۹۰-(۹۵۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي))، وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أَتَيَقَّنُهُ إِنَّهُ قَالَ: ((وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دلیل دعوٰی کرنے والے پر ہو گی، میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا، لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ واقعی آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس پر ہو گی جس پر دعوٰی کیا گیا۔

۱۶۹۱-(۱۵۶۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعوٰی کر دیا، ہر دو نے دلیل پیش کی کہ ان کے جانور نے اسے جنم دیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کا فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جس کے ہاتھ میں وہ تھا۔

باب قبول القافة في الولد

بچے کے بابت قیافہ شناسوں کی بات قبول کرنا

۱۶۹۲-(۱۵۶٤): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ شَكَّ فِي ابْنٍ لَهُ فَدَعَا لَهُ الْقَافَةَ.

حمید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے کے بارے میں شک لاحق ہوا تو انہوں نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔

۱۶۹۳-(۱۵٦٥): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک بچے کا دعوٰی کر دیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

[١٦٩٠] السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/٢٥٢، صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب اليمين على المدعى عليه، ح:١٧١١، صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب اليمين على المدعى عليه في الأموال والحدود، ح:٢٦٦٨

[١٦٩١] سنن الدار قطني: ٤/٢٠٩، السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/٢٥٦

[١٦٩٢] السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/٢٦٤

[١٦٩٣] الموطأ لإمام مالك: ٢/٧٤٠، المصنف لعبد الرزاق: ٧/٣٦٠

الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا وَلَدًا فَدَعَا لَهُ عُمَرُ ﷺ الْقَافَةَ فَقَالُوا لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ﷺ: وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

نے اس بچے کے لیے قیافہ شناسوں کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ اس میں یہ دونوں ہی شریک ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس بچے سے) فرمایا: ان دونوں میں جس کے ساتھ تم چاہو چلے جاؤ۔

۱۶۹۴-(۱۵۶۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ ﷺ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے معنیٰ کے مثل ہی ہے۔

۱۶۹۵-(۱۵۶۷): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

یہ بھی رواۃ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

باب الشهادة على الزنا

زنا پر گواہی کا بیان

۱۶۹۶-(۹۹۵): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھوں تو میں چار گواہ لانے تک اسے چھوڑے رکھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

۱۶۹۷-(۱۷۸۱): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا خیال ہے اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو اس کو تب تک چھوڑے رکھوں جب تک چار گواہ نہ پیش کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

۱۶۹۸-(۱۳۶۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى

ابن مسیب سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی

[١٦٩٤] أيضاً

[١٦٩٥] أيضاً

[١٦٩٦] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٣٧، صحيح مسلم، كتاب اللعان، ح:١٤٩٨

[١٦٩٧] أيضاً

[١٦٩٨] الموطأ لإمام مالك:٧٣٧، المصنف لابن أبي شيبة:٩/٤٠٣

بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امرأته رَجُلاً فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا، فَقَالَ: إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ.

طالب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص (کے حکم) کے بارے میں پوچھا گیا، جواپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے اور اس مرد کویااپنی بیوی کو قتل کردے۔ توانہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ چار گواہ پیش نہیں کرے گاتواس کے گلے کی رسّی مقتول کے ورثاء کودی جائے (یعنی اس سے قصاص لیاجائے)۔

۱۶۹۹-(۱۷۰۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلاً بِالشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ بِأَنْ يَسْأَلَ لَهُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: أَنَا أَبُو حَسَنٍ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ.

سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں کہ شام میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کودیکھا، تواس نے اس مرد کویااپنی بیوی کو قتل کردیا، چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کوخط لکھا کہ وہ اس بارے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ انہوں نے سوال کیاتوسیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صورت سرزمینِ عراق میں موجود نہیں، اس نے قسم دیکر مطالبہ کیا کہ آپ اس بارے میں ضرور بتائیں توعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوحسن ہوں، اگر وہ چار گواہ نہ لائے تواس کے گلے کی رسی مقتول کے ورثاء کودی جائے (یعنی اس سے قصاص لیاجائے)۔

باب قبول شهادة القاذف إذا تاب

بہتان باز کے تائب ہونے پر قبولِ گواہی کا بیان

۱۷۰۰-(۷۵۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: زَعَمَ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنَّ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ لاَ تَجُوزُ فَأَشْهَدُ لأَخْبَرَنِي فُلاَنٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ لأَبِي بَكْرَةَ تُبْ تُقْبَلْ شَهَادَتُكَ، أَوْ: إِنْ تُبْتَ قُبِلَتْ شَهَادَتُكَ، وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ بِهِ هَكَذَا مِرَارًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَكَكْتُ فِيهِ.

زہری بیان کرتے ہیں کہ اہلِ عراق کا یہ خیال تھا کہ قذف (بہتان) لگانے والے کی گواہی (قبول کرنا) جائز نہیں، سو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اس لیے کہ سعید بن میسّب نے مجھے بتلایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکرہ سے فرمایا تھا کہ توبہ کرلو، تمہاری گواہی قبول کی جائے گی یا (فرمایا) اگر تم توبہ کرلوگے تو تمہاری گواہی قبول کی جائے گی۔ میں نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کو یہ روایت اسی طرح کئی مرتبہ بیان کرتے سنا، میں نے انہیں

[۱۶۹۹] أيضاً

[۱۷۰۰] المستدرك للحاكم: ۴۴۸/۳

یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس میں شک ہو گیا ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ أَشْهَدُ لَأَخْبَرَنِي بِهِ فُلَانٌ، ثُمَّ سَمَّى رَجُلًا، فَذَهَبَ عَلَيَّ حِفْظُ اسْمِهِ، فَسَأَلْتُ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَكَانَ سُفْيَانُ لَا يَشُكُّ فِيهِ إِنَّهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس لیے گواہی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں نے بتلایا۔ پھر انہوں نے اس آدمی کا نام بھی لیا، لیکن مجھے اس کا نام یاد نہیں رہا، میں نے پوچھا تو مجھے عمر بن قیس نے بتایا کہ وہ سعید بن مسیب تھے، سفیان اس میں شک نہیں کیا کرتے تھے کہ وہ سعید بن مسیّب ہیں۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ.

امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے وہ ابن شہاب سے، وہ سعید بن مسیّب سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۰۱-(۷۵۵): أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ فَلَمَّا قُمْتُ، سَأَلْتُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ وَحَضَرَ الْمَجْلِسَ مَعِي: هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

زہری بیان کرتے ہیں کہ جب میں کھڑا ہوا اور میں نے پوچھا تو عمر بن قیس نے بتایا جو میرے ساتھ مجلس میں شریک تھے کہ وہ سعید بن مسیّب تھے۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَشَكَكْتَ فِيهِ حِينَ أَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَعِيدٌ؟ قَالَ: لَا، هُوَ كَمَا قَالَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَخَلَنِي الشَّكُّ.

میں نے سفیان سے کہا: جب سعید بن مسیّب نے آپ کو بتلایا، تو کیا آپ نے اس وقت شک کیا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، وہ تو ویسے ہی ہے جیسے انہوں نے کہا، سوائے اس کے کہ اس بارے میں مجھے شک لاحق ہوا ہے۔

۱۷۰۲-(۷۵۶): أَخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَمَّا جَلَدَ الثَّلَاثَةَ اسْتَتَابَهُمْ فَرَجَعَ اثْنَانِ فَقَبِلَ شَهَادَتَهُمَا وَأَبَى أَبُو بَكْرَةَ أَنْ يَرْجِعَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جس وقت تین آدمیوں کو کوڑے لگانے لگے تو آپ نے انہیں توبہ کی ترغیب دلائی، تو دو نے توبہ کرلی، سو آپ نے ان کی گواہی قبول کی۔ لیکن ابو بکرہ نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ آپ نے اس کی گواہی کو مردود ٹھہرایا۔

باب شهادة النساء و الصبيان

عورتوں اور بچوں کی گواہی کا بیان

۱۷۰۳-(۱۵۶۸): أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ

ابن جریج سے مروی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے عورتوں

[۱۷۰۱] أيضاً [۱۷۰۲] أيضاً

[۱۷۰۳] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۵۱/۱۰، المصنف لابن أبي شيبة: ۳۲۹/٤

سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ عَلَى الشَّيْءِ مِنْ أَمْرِ النِّسَاءِ لَا يَجُوزُ فِيهِ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعٍ.

کے کسی معاملہ میں عورتوں کی گواہی کے بابت فرمایا کہ اس میں چار گواہیوں سے کم ہونا جائز نہیں ہے۔

۱۷۰۴۔(۱۳۶۳): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ لَا رَجُلٌ مَعَهُنَّ فِي أَمْرِ النِّسَاءِ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعٍ عُدُولٍ.

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے کسی معاملہ میں ان عورتوں کی گواہی کہ جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو، چار عادل گواہیوں سے کم ہونا جائز نہیں ہے۔

۱۷۰۵۔(۱۳۶٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿**مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ**﴾.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ** ''گواہ وہ ہوں جن سے تم راضی ہو۔''

باب اليمين مع الشاهد

ایک گواہ کے ساتھ قسم لینے کا بیان

۱۷۰٦۔(۷٤۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ، قَالَ عُمَرُ: وَفِي الْأَمْوَالِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ فیصلہ مالی معاملہ کے بارے میں تھا۔

۱۷۰۷۔(۷٤۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ سَمَّاهُ فَلَا يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

معاذ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی ﷺ کے ایک اور صحابی جن کا نام مجھے یاد نہیں، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مع گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۱۷۰۸۔(۷٤۲): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَمْرٍو

ابن مسیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم

[۱۷۰٤] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۵۱

[۱۷۰۵] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۵۱

[۱۷۰٦] صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب القضاء باليمين والشاهد، ح: ۱۷۱۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۳۲۳

[۱۷۰۷] صحيح مسلم، كتاب الأقضية، باب القضاء باليمين والشاهد، ح: ۱۷۱۲، المسند لإمام أحمد بن حنبل: ۱/۳۲۳

[۱۷۰۸] أيضاً

بْنِ أَبِی عُمَرَ، مَوْلَی الْمُطَّلِبِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَی بِالْیَمِینِ مَعَ الشَّاهِدِ.

اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۱۷۰۹- (۷۴۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی عُبَیْدَةَ الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیلَ بْنِ سَعِیدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وَجَدْنَا فِی کِتَابِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَی بِالْیَمِینِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سعید بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) میں یہ (حکم لکھا ہوا) پایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مع گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۱۷۱۰- (۷۴۴): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ، قَالَ: وَذَکَرَ عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِیهِ قَالَ: وَجَدْنَا فِی کُتُبِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ یَشْهَدُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ أَنْ یَقْضِیَ بِالْیَمِینِ مَعَ الشَّاهِدِ.

عمرو بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سعد بن عبادہ کی تحریروں میں (یہ لکھا) پایا (جس کے متعلق) سعد بن عبادہ گواہی دیتے ہیں کہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم فرمایا کہ وہ قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرے۔

۱۷۱۱- (۷۴۵): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَی بِالْیَمِینِ مَعَ الشَّاهِدِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کے ساتھ ایک گواہ کی موجودگی میں فیصلہ فرمایا۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِیزِ: فَذَکَرْتُ ذَلِكَ لِسُهَیْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِی رَبِیعَةُ، وَهُوَ عِنْدِی ثِقَةٌ، أَنِّی حَدَّثْتُهُ إِیَّاهُ وَلَا أَحْفَظُهُ.

عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سہیل سے بیان کی اور مجھے ربیعہ نے بتلائی۔ ربیعہ میری نظر میں ثقہ راوی ہیں اور میں نے ان سے حدیث بھی بیان کی ہے لیکن مجھے وہ یاد نہیں۔

[۱۷۰۹] سنن الترمذی، أبواب الأحکام، باب ما جاء فی الیمین مع الشاهد، ح:۱۳۴۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱۲۵/۳۸، السنن الکبری للبیهقی:۱۷۱/۱۰

[۱۷۱۰] أیضاً

[۱۷۱۱] سنن أبی داود، کتاب الأقضیة، باب القضاء بالیمین والشاهد، ح:۳۶۰۸، سنن الترمذی، أبواب الأحکام، باب ما جاء فی الیمین مع الشاهد، ح:۱۳۴۳، أبی عوانة:۵۶/۴

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ سُهَيْلا عِلَّةٌ أَذْهَبَتْ بَعْضَ حِفْظِهِ، وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ، وَكَانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ، عَنْ رَبِيعَةَ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ.

عبدالعزیز کہتے ہیں کہ دراصل سہیل کو کوئی عارضہ لاحق ہوا تھا جو ان کے حافظہ پر اثر انداز ہوا اور بعض حدیثیں وہ بھول گئے اور سہیل اس کے بعد عَنْ رَبِيعَةَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ کے الفاظ سے بیان کیا کرتے تھے۔

١٧١٢-(٧٤٦): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

محمد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

١٧١٣-(٧٤٧): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَسْأَلُ أَبِي، وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جِدَارِ الْقَبْرِ لِيَقُومَ أَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حکم بن عتیبہ قبر کی دیوار پر اپنا ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے میرے باپ سے سوال کرنے لگے کہ کیا نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا تھا؟ محمد نے جواب دیا: جی ہاں، اور اسی کے مطابق ہی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تمہارے درمیان فیصلے کیے ہیں۔

قَالَ مُسْلِمٌ: قَالَ جَعْفَرٌ: فِي الدَّيْنِ.

مسلم بیان کرتے ہیں کہ جعفر نے فرمایا: (یہ فیصلہ) قرض کے متعلق تھا۔

١٧١٤-(٧٤٨): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الشَّهَادَةِ: ((فَإِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهِ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گواہی کے بابت فرمایا: اگر کوئی شخص گواہ لے کر آئے تو وہ اپنے گواہ کے ساتھ قسم اٹھائے۔

١٧١٥-(٧٤٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم مع گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

١٧١٦-(١٥٣٥): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَّهُ قَالَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سے کہ نبی ﷺ

[١٧١٢] الموطأ لإمام مالك:٢/٧٢١، سنن الترمذی، ابواب احکام، باب ما جاء فی الیمین مع الشاهد، ح:١٣٤٤

[١٧١٣] المصنف لابن أبی شيبة:٤/٥٤٤

[١٧١٤] صحیح ابی عوانة:٤/٥٨، سنن الدار قطنی:٤/٢١٣، المصنف لعبد الرزاق:٨/١٥٤٦

[١٧١٥] سبق تخريجه

[١٧١٦] المسند لإمام أحمد بن حنبل:٢٢/١٨١، سنن الترمذی، باب ما جاء فی الیمین مع الشاهد، ح:١٣٤٤

لِبَعْضِ مَنْ يُنَاظِرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَوَى الثَّقَفِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ فرمایا۔

باب موضع اليمين ووقتها

قسم کے مقام اور اس کے وقت کا بیان

۱۷۱۷-(۷۶۳): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى مِنْبَرِي هَذَا بِيَمِينٍ آثِمَةٍ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اس منبر پر جھوٹی قسم اٹھائی، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

۱۷۱۸-(۷۶٤): أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ قَالَ: اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيعٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي دَارٍ فَقَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَيْدٌ أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي قَالَ مَرْوَانُ لَا وَاللهِ إِلاَّ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ أَنَّ حَقَّهُ لَحَقٌّ وَيَأْبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ.

ابو غطفان مری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن مطیع اپنا جھگڑا لے کر مروان بن حکم کے پاس گھر آئے، تو مروان نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ فیصلہ سنایا کہ وہ منبر پر قسم اٹھائیں، تو زید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں اپنی جگہ پر ہی اسے قسم دیتا ہوں۔ مروان نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! یہ تو وہیں کرنا پڑے گا جہاں لوگوں کے غصب شدہ حقوق چھڑائے جاتے ہیں (یعنی منبر پر)، تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قسم اٹھانے لگے کہ ان کی بات سچ ہے اور منبر پر قسم اٹھانے سے منع کرتے رہے۔ مروان اس بات سے تعجب کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ: كَرِهَ زَيْدٌ صَبْرَ الْيَمِينِ.

مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ نے زبردستی کی قسم کو ناپسند فرمایا۔

۱۷۱۹-(۷٦۱): أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طائف سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دو لونڈیوں کا مقدمہ لکھ کر

[۱۷۱۷] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۲۷، سنن أبي داود، كتاب الأيمان والنذور، ح:۳۲٤۱، سنن ابن ماجه، كتاب الاحكام، باب اليمين عند مقاطع الحقوق:۲۳۲۵، المستدرك للحاكم:٤/۲۹٦

[۱۷۱۸] الموطأ لإمام مالك:۲/۷۲۸، صحيح البخاري، كتاب الشهادات، باب يحلف المدعى عليه، تعليقاً

[۱۷۱۹] السنن الكبرى للبيهقي:۱۰/۱۷۸

عَبَّاسٍ مِنَ الطَّائِفِ فِی جَارِيَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا شَاهِدَ عَلَيْهِمَا، فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنِ احْبِسْهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ اقْرَأْ عَلَيْهِمَا: ﴿**إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا**﴾ فَفَعَلْتُ، فَاعْتَرَفَتْ.

بھیجا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو مارا ہے لیکن ان دونوں کے خلاف کوئی گواہ نہیں ہے، توانہوں نے مجھے یہ لکھ کر بھیجا کہ انہیں عصر کے بعد قید کر دو پھر انہیں یہ آیت پڑھ کر سناؤ: **إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ** ...... **الخ** ”یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت خرید لیتے ہیں۔“ سو میں نے ایسا ہی کیا تو ایک لونڈی نے اعتراف کرلیا۔

باب لغو اليمين ومن حلف علٰى يمين فوكّدها

لغو قسم اور پختہ قسم اٹھانے کا بیان

۱۷۲۰- (۱٦٤٨): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ فِي ثَبِيرٍ فَسَأَلْنَاهَا عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿**لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيَ أَيْمَانِكُمْ**﴾ قَالَتْ: هُوَ لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جب کہ وہ حجرے میں معتکف تھیں۔ ہم نے ان سے اس آیت: **لَا يُؤَاخِذُكُمُ** ...... **الخ** ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کی وجہ سے تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا۔“ کے بارے پوچھا، توانہوں نے بتایا کہ اس سے مراد لَا وَاللّٰهِ اور بَلٰى وَاللّٰهِ جیسی قسمیں ہیں۔

۱۷۲۱-(۱۱۳۲): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: لَغْوُ الْيَمِينِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ: لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ.

عروہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لغو قسم سے مراد آدمی کا لا واللہ اور بلٰی واللہ کہنا ہے۔

۱۷۲۱م-(۱۱٦۷): وَبِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَوَكَّدَهَا فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ.

انہی سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص قسم اٹھائے اور پھر اسے پختہ کرلے، (پھر اگر وہ اسے توڑے گا) تو اس پر غلام آزاد کرنا لازم ہو گا۔

[۱۷۲۰] المصنف لعبد الرزاق:۸/٤۷٤، سنن أبي داود، كتاب الايمان، باب اللغو في اليمين، ح:۳۲٤۹

[۱۷۲۱] الموطأ لإمام مالك:۲/٤۷۹، المصنف لعبد الرزاق:۸/۵۰۳، المصنف لابن أبي شيبة:٤/۲۷۱

کتاب الجهادوقسم الغنائم
جہاد اور غنیمتوں کی تقسیم کے مسائل

باب القتال علی التوحید

توحید کے پرچار کے لیے قتال کا بیان

۱۷۲۲- (۸۳۶): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تب تک لوگوں سے مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہہ دیں، پھر جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کرلیں گے، مگر ان کا حق (ادا کرنا لازم رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

۱۷۲۳- (۹۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں سے اس وقت تک مسلسل قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہہ دیں، سو جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کرلیں گے مگر کسی حق کے ساتھ (ان کا مواخذہ کیا جاسکتا ہے) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

۱۷۲۴- (۱۰۳۷): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ (فارس کا بادشاہ) ہلاک ہوجائے گا

[۱۷۲۲] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ح:۱۳۹۹، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الأمر بقتال الناس حتی یقولوا:لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ح:۲۰

[۱۷۲۳] أیضاً

[۱۷۲۴] صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف بمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ح:۶۶۳۰، صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعۃ، باب لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل، ح:۲۹۱۸

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ)).

تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

باب ((لا يفرواحد من اثنين))

دو کے مقابلے میں ایک میدان سے نہ بھاگے

۱۷۲۵-(۱۰۲۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿**إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ**﴾ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ الْعِشْرُونَ مِنَ الْمِائَتَيْنِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿**الْآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ**﴾ فَخَفَّفَ عَنْهُمْ وَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **إِن يَكُن مِّنكُمْ** ...... **الخ** ''اگر تم میں سے بیس لوگ صبر کرنے والے ہوئے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے'' تو اللہ نے ان پر لکھ دیا کہ بیس لوگ دو سو کو دیکھ کر فرار نہ ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: **اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنكُمْ** ...... **الخ** ''اب اللہ تعالیٰ نے تم سے تخفیف کردی ہے اور اس نے تم میں کمزوری دیکھ لی ہے، لہٰذا اب اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے لوگ ہوئے تو وہ دو سو پر بھاری آئیں گے۔'' سو اللہ تعالیٰ نے ان سے تخفیف کردی اور ان پر یہ لکھ دیا کہ دو سو کے مقابلے سے سو لوگ نہ بھاگیں۔

۱۷۲۶-(۱۵۱٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلاثَةٍ فَلَمْ يَفِرَّ، وَمَنْ فَرَّ مِنَ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو تین آدمیوں کے مقابلے سے بھاگے وہ حقیقت میں بھاگا نہیں، بھاگا تو وہ ہے جو دو آدمیوں سے ڈر کر بھاگ جائے۔

باب منه: الفارون والعكارون

فرار ہونے والے اور پلٹ کر حملہ کرنے والے

۱۷۲۷-(۱۰۲٦): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي

سیدنا عبد الرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک معرکہ کے لیے بھیجا، جب ہم دشمن سے ملے تو لوگوں نے (ہمیں) چاروں طرف سے

[١٧٢٥] صحيح البخارى، كتاب التفسير، سورة الأنفال، باب يا أيها النبى حرض المؤمنين على القتال، ح:٢٦٥٢

[١٧٢٦] السنن الكبرى للبيهقى:٩/٧٦

[١٧٢٧] سنن أبى داود، كتاب الجهاد، باب فى التولى يوم الزحف، ح:٢٦٤٧، سنن الترمذى، أبواب الجهاد، باب ما جاء فى الفرار من الزحف، ح:١٧١٦، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٢/٥٨

سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَفَتَحْنَا بَابَهَا، وَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ، وَأَنَا فِئَتُكُمْ)).

گھیر لیا، پھر ہم مدینہ پلٹ آئے اور جب ہم نے دروازہ کھولا تو کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میدان چھوڑ کر بھاگ آئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری جماعت ہوں۔

باب فی البعوث

وفود اور لشکر بھیجنے کا بیان

۱۷۲۸-(۸۳۸): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا، وَقَالَ: ((فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِلَالٍ أَوْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، شَكَّ عَلْقَمَةُ- ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ، فَإِنِ اخْتَارُوا الْمَقَامَ فِي دَارِهِمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ كَمَا يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ لَمْ يُجِيبُوكَ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ، فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَدَعْهُمْ، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ تَعَالَى وَقَاتِلْهُمْ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان کا ایک امیر مقرر کر دیتے اور فرماتے: جب تمہارا مشرکین میں سے کسی دشمن سے سامنا ہو تو انہیں تین امور کی دعوت دینا (علقمہ کو شک ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے لفظ خلال بولا، یا خصال) انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی ان سے قبول کر لینا اور ان سے ہاتھ کھینچ لینا (یعنی ان سے لڑائی مت کرنا)، پھر انہیں ان کے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف چلنے کو کہنا اور انہیں یہ بھی بتلانا کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں وہ سب کچھ ملے گا جو مہاجرین کا حق ہے اور ان پر وہ سب کچھ لازم ہو گا جو مہاجرین پر لازم ہے، لیکن اگر وہ اپنے علاقے میں ہی ٹھہرنے کو اختیار کریں تو انہیں بتلانا کہ وہ مسلمانوں کے دیہاتی لوگوں کی حیثیت سے ہوں گے، ان پر بھی اللہ کا حکم اسی طرح لاگو ہو گا جس طرح مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے اور ان کے لیے مالِ فے میں کوئی حصہ نہیں ہو گا، ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں (تو انہیں حصہ ملے گا) لیکن اگر وہ تمہاری (دعوتِ اسلام) قبول نہ کریں تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ جزیہ ادا کریں، اگر تو وہ ایسا کرنے پر تیار ہو جائیں تو ان سے (جزیہ) قبول کر لینا اور معاف کر دینا، لیکن اگر وہ اس سے

[۱۷۲۸] صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب تامیر الامام الأمراء علی بعوث، ح:۱۷۳۱

بھی انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد کے خواستگار ہوتے ہوئے ان سے قتال کرنا۔

۱۷۲۹- (۱۰۳۲): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو ان کا ایک امیر مقرر فرمادیتے تھے۔ اور انہوں نے آگے مکمل حدیث ذکر کی۔

باب النهى عن قتل النساء والصبيان

عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان

۱۷۳۰- (۱۵۱۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى الَّذِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جن صحابہ کو ابن ابی حقیق کے قتل کے لیے بھیجا تھا انہیں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا تھا۔

۱۷۳۱- (۱۲۰۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب ابن ابی حُقیق کی طرف (لشکر) بھیجا تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

باب المصاب من نساء المشركين وذراريهم

جنگ میں مارے جانے والے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا بیان

۱۷۳۲- (۱۲۰۶): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يُسْأَلُ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ، فَيُصَابُ مِنْ

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مشرکین کے گھروں پر رات کے وقت شب خون مارنے کے بارے میں نبی ﷺ سے سنا، جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ انہی میں سے ہیں۔ اور عمرو بن دینار،

[۱۷۲۹] السنن الكبرى للبيهقى:۹/۱۵

[۱۷۳۰] المسند للحميدى:۲/۳۸۵، الموطأ لإمام مالك:۲/۴۴۷

[۱۷۳۱] المسند للحميدى:۲/۳۸۵، مسند أبى عوانة:۴/۲۲۱

[۱۷۳۲] صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذرارى، ح:۳۰۱۲، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز قتل النساء والصبيان فى البيت من غير قصد، ح:۱۷۶۵

نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هُمْ مِنْهُمْ))، وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

زہری سے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔

۱۷۳۳- (۱۵۱۲): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هُمْ مِنْهُمْ))، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي الْحَدِيثِ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

سیدنا صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ان مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنے گھروں میں رات گزار رہے ہوتے ہیں اور ان کی عورتیں اور بچے قتل کردیے جاتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ انہی میں سے ہیں۔ بسااوقات سفیان حدیث میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ وہ آباء میں سے ہیں۔

باب الحصار و النزول علیٰ حکم الامام

محاصرے اور امام کے فیصلے کو بجالانے کا بیان

۱۷۳۴- (۱۵۲۱): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَهُ: إِذَا حَاصَرْتُمُ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: نَبْعَثُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَةً مِنْ جُلُودٍ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ؟ قَالَ: إِذًا يُقْتَلَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ تَفْتَتِحُوا مَدِينَةً فِيهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ مُقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: جب تم شہر کا محاصرہ کر لو تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک آدمی کو چمڑے کا لباس پہنا کر شہر کی طرف بھیجیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اسے کوئی پتھر مار دے تو؟ انہوں نے کہا: تب وہ قتل ہو جائے گا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اس طرح نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے پسند نہیں کہ تم ایک مسلمان کے ضیاع کے بدلے میں ایک ایسا شہر فتح کرو جس میں چار ہزار لڑنے والے آدمی ہوں۔

۱۷۳۵- (۱۵۲۰): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تستر قلعے کا محاصرہ کیا، ہرمزان عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترا تو میں اسے عمر رضی اللہ عنہ

[۱۷۳۳] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲/۱۰۳، کشف الاستار:۱/۱۱٤، مسند ابی یعلی:۹/۳۳۳

[۱۷۳٤] السنن الکبری للبیهقی:۹/٤۲

[۱۷۳۵] صحیح البخاری، کتاب الجزیة و الموادعة، باب اذا قالوا صبأنا و لم یحسنوا أسلمنا، ح:۲٦۷۰

الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ رضي الله عنه فَقَدِمْتُ بِهِ عَلَى عُمَرَ رضي الله عنه فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ رضي الله عنه تَكَلَّمْ قَالَ كَلَامُ حَيٍّ أَوْ كَلَامُ مَيِّتٍ قَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ. قَالَ: إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعَاشِرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كُنَّا نَتَعَبَّدُكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ وَنَغْصِبُكُمْ فَلَمَّا كَانَ اللهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا يَدَانِ. فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: مَا تَقُولُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ بَعْدِي عَدُوًّا كَثِيرًا وَشَوْكَةً شَدِيدَةً فَإِنْ قَتَلْتَهُ يَأْيَسُ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ وَيَكُونُ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَقْتُلَهُ قُلْتُ لَيْسَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ قَدْ قُلْتَ لَهُ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ. فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: ارْتَشَيْتَ وَأَصَبْتَ مِنْهُ. فَقَالَ: وَاللهِ مَا ارْتَشَيْتُ وَلَا أَصَبْتُ مِنْهُ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى مَا شَهِدْتَ بِهِ بِغَيْرِكَ أَوْ لَأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رضي الله عنه فَشَهِدَ مَعِي وَأَمْسَكَ عُمَرُ رضي الله عنه وَأَسْلَمَ وَفُرِضَ لَهُ.

کے پاس لے کر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بات کرو، اس نے کہا: زندہ (یعنی دلیر) آدمی کی (طرح بات کروں) یا مردہ (یعنی بزدل) آدمی کی (طرح)؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کرو تمھیں کوئی اندیشہ نہیں ہے (یعنی جو کچھ کہنا چاہتے ہو بلا خوف و خطر کہو)۔ وہ کہنے لگا: ہم اور آپ عرب کے باشندے ہیں مگر اللہ نے ہمارے اور تمہارے درمیان فرق رکھا ہے ہم تمہیں غلام بنایا کرتے تھے اور تمہیں قتل کیا کرتے اور تمہارا مال غصب کر لیا کرتے تھے، جب اللہ تمہارے ساتھ ہو گیا تو ہم کمزور ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے اپنے بعد بہت زیادہ دشمن اور طاقت چھوڑی ہے، اگر آپ ان کو بھی قتل کر دیں گے تو لوگ زندگی سے ناامید ہو جائیں گے اور اس طرح آپ کی طاقت بھی بڑھ جائے گی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرم کرو، براء بن مالک اور مجزأہ بن ثور نے لڑائی کی جب تم اس کے قتل کیے جانے سے ڈرے تو تم کہنے لگے: اس کے قتل کی کوئی گنجائش نہیں، میں نے تو اسے کہا ہے بات کرو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس سے رشوت یا کوئی اور چیز لی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہ میں نے اس سے نہ رشوت لی ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم نے گواہی دی ہے اس پر اپنے علاوہ کوئی اور آدمی بھی پیش کرو یا پھر تمہیں سزا ملے گی، میں وہاں سے نکلا تو مجھے زبیر بن عوام ملے تو انہوں نے بھی میرے ساتھ گواہی دی، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل نہ کیا، وہ بھی بعد میں مسلمان ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تنخواہ مقرر کر دی۔

باب غزوة خيبر

غزوۂ خیبر کا بیان

۱۷۳۶ - (۱۵۲۳): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[۱۷۳۶] الموطأ لإمام مالك:۲/۴۶۸، صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة خيبر، ح:۴۱۹۵، صحيح ابن حبان:۱۱/۴۹

الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ أَغَارَ عَلَيْهِمْ حِينَ يُصْبِحُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ وَرَكِبَ الْمُسْلِمُونَ وَخَرَجَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ وَمَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

خیبر کی طرف چلے اور رات کو وہاں پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ کہیں جب رات کو پہنچتے تو تب تک وہاں حملہ نہ کرتے جب تک کہ صبح نہ ہو جاتی۔ اگر اذان کی آواز سنتے تو رُک جاتے، اور اگر وہاں کے لوگ نماز نہ پڑھتے ہوتے (یعنی اذان کی آواز نہ آتی) تو صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیتے۔ جب آپ نے خیبر میں صبح کی تو آپ سوار ہوئے اور مسلمان بھی سوار ہو گئے۔ وہاں کے لوگ جب اپنے ہتھوڑوں اور اپنی کدالوں کو لیے نکلے اور جیسے ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو پکار اٹھے: محمد اور لشکر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، خیبر تباہ ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس آتے ہیں تو ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوتی ہے۔

قَالَ أَنَسٌ: وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدَمَيَّ لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ابو طلحہ کے پیچھے سوار تھا اور میرے قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو چھو رہے تھے۔

باب غزوة بني المصطلق وبني النضير

غزوۂ بنی مصطلق اور بنی نضیر کا بیان

۱۷۳۷ـ (۱۵۱۳): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْنٍ، أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ، فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ.

عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں کہ نافع نے ان کی طرف خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر شب خون مارا اور وہ مریسیع مقام پر اپنے اونٹوں میں بے خبری کی حالت میں تھے، تو آپ نے ان کے لڑائی کے قابل لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا۔

۱۷۳۸ـ (۱۵۱۵): أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ

نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے اموال کو جلایا تھا۔

[۱۷۳۷] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة بني المصطلق، ح:٤١٣٨، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز الإغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الإسلام، ح:١٧٣٠

[۱۷۳۸] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب حرق الدور والنخيل، ح:٣٠٢١، صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح:١٧٤٦

رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ.

۱۷۳۹-(۱۵۱۶): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ قَائِلٌ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے اموال کو جلایا تو کسی کہنے والے نے کہا: ''بنی لوئی کے سرداراوں پر بویرہ نامی مقام پر آگ کے بڑے بڑے شعلوں کا اٹھنا آسان ہو گیا ہے۔''

۱۷۴۰-(۱۵۲۷): أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوریں کاٹیں اور انہیں جلایا جو کہ بویرہ میں تھیں۔

۱۷۴۱-(۱۵۲۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ، فَقَالَ قَائِلٌ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے اموال جلا دیئے تھے، تو ایک کہنے والے نے کہا تھا: بنو لوئی کے سرداروں پر بویرہ نامی جگہ پر شعلوں کا اٹھنا آسان ہو گیا ہے۔

۱۷۴۲-(۱۵۲۹): أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَزْهَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُغِيرَ صَبَاحًا عَلَى أَهْلِ أُبْنَاءَ وَأُحَرِّقَ.

اسامہ بن زیدروایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں گھروں پر صبح کے وقت حملہ کروں اور انکے گھروں کو جلادوں۔

باب غزوة يوم حنين و تنفيل القاتل سلب المقتول

غزوۂ حنین اور قاتل کو اضافی طور پہ سامانِ مقتول دینے کا بیان

۱۷۴۳-(۱۱۱۶): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حنین

[۱۷۳۹] أيضاً [۱۷۴۰] أيضاً [۱۷۴۱] أيضاً

[۱۷۴۲] سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في الحرق في بلاد العدو، ح:۲۶۱۵، سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب التحريق بأرض العدو، ح:۲۸۴۳، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۵/۲۰۵، شرح معاني الآثار:۳/۲۰۸

[۱۷۴۳] الموطأ لإمام مالك:۲/۴۵۴، صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب من لم يخمس من الاسلام، ح:۳۱۴۲، صحيح مسلم، كتاب الجهادو السير، باب استحقاق القاتل سلب القتل، ح:۱۷۵۱

سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ))، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟)) فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَسَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَاهَا اللهُ إِذًا، لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ تَعَالَى يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ، فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ))، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَأَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُ فِي الْإِسْلَامِ.

کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم (دشمن سے) ملے تو مسلمانوں کی گشت لگانے والی ایک جماعت تھی، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر غلبہ پائے ہوئے تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے گرد چکر لگانے لگا، یہاں تک کہ میں نے اس کو پیچھے سے آلیا اور اس کی گردن کورسی کا بہت سخت پھندا ڈال دیا تو وہ مجھ پر پلٹا اور اس نے مجھے اتنی سختی سے کھینچا کہ مجھے اس سے موت کی بُو آنے لگی، پھر وہ مر گیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا حکم ہے، پھر لوگ لوٹ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو قتل کرے اور (اس کے پاس) اس پر کوئی دلیل ہو تو اس (مقتول) کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: میری گواہی کون دے گا؟ (جب کسی نے گواہی نہ دی تو) میں بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ فرمایا تو میں پھر کھڑا ہوا اور کہا: میری گواہی کون دے گا؟ (لیکن گواہی نہ ملنے پر) میں پھر بیٹھ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا تو میں تیسری بار کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو قتادہ! تیرا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سارا قصہ بیان کر دیا تو لوگوں میں سے ایک شخص بولا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ دے کر اس کو خوش کر دیجیے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا! ایسا کبھی نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کریں گے کہ شیرانِ خدا میں سے ایک شیر اللہ کی طرف سے لڑے اور اس کا سامان آپ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

قَالَ مَالِكٌ رضی اللہ عنہ: الْمَخْرَفُ: النَّخْلُ.

نے سچ کہا ہے، لہٰذا اسے اُس کا سامان دے دو۔ ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سامان دے دیا، تو میں نے زرہ بیچ ڈالی اور اس (کی قیمت) سے بنو سلمہ کے محلے میں ایک باغ خرید لیا، یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں حاصل کیا تھا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: المخرف سے مراد کھجور (کا باغ) ہے۔

باب المظاهرة بين درعين

١٧٤٤- (١٥٢٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ.

دو زرہیں پہن کر نکلنے کا بیان

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہیں پہنے ہوئے نکلے۔

باب قسم المغنم

١٧٤٥- (١٥٤٢): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَرَبَ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ، وَلِلْفَارِسِ بِسَهْمٍ.

مالِ غنیمت کی تقسیم کا بیان

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے اور گھوڑ سوار کا ایک حصہ مقرر کیا۔

١٧٤٦- (١٥٤٣): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْمَغْنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمٌ فِي ذِي الْقُرْبَى.

یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ زبیر بن عوام مال غنیمت میں چار حصے مقرر کیا کرتے تھے۔ ایک حصہ اپنے لیے، دو گھوڑے کے اور ایک حصہ اقرباء میں تقسیم کرتے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ، بِسَهْمِ ذِي الْقُرْبَى سَهْمَ صَفِيَّةَ أُمِّهِ، وَقَدْ شَكَّ سُفْيَانُ،

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقرباء کے حصے سے مراد ان کی ماں صفیہ کا حصہ ہے، واللہ اعلم۔ سفیان کو شک

[١٧٤٤] سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب السلاح، ح:٢٨٠٥

[١٧٤٥] صحيح البخاری، كتاب الجهادج باب سهام الغرس، ح:٢٨٦٣، صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين، ح:١٧٦٢

[١٧٤٦] السنن الكبرى للبيهقي:٦/٣٢٦، سنن الدار قطني:٤/١٠٩، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٣/٤٠

أَحْفَظُهُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى سَمَاعًا، وَلَمْ يَشُكَّ سُفْيَانُ أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى هُوَ وَلَا غَيْرُهُ مِمَّنْ حَفِظَهُ عَنْ هِشَامٍ.

لاحق ہوا ہے کہ آیا انہوں نے ہشام سے اور ہشام نے یحییٰ سے سماعاً روایت کی ہے، البتہ سفیان کو اس میں شک نہیں ہے کہ وہ ہشام کی حدیث ہے جسے وہ یحییٰ کے طریق سے روایت کرتے ہیں، انہیں اور ان کے علاوہ ہشام سے یاد رکھنے والوں میں سے بھی کسی کو شک نہیں ہے۔

۱۷۴۷-(۱۵٤٤): أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ بِهِ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ، أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا أَوْ مَنَعْتَنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا))، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے قرابت داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم کیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بنو ہاشم سے ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرتے آپ کے اس مقام و مرتبہ کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے آپ کو دیا ہے۔ بنو مطلب کے ہمارے بھائیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے انہیں تو دیا ہے اور ہمیں محروم رکھا ہے جبکہ ہماری اور ان کی قرابت ایک ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ہاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک ہی چیز ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں۔

۱۷۴۸-(۱۵٤٥): أَخْبَرَنَا أَحْسِبُهُ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ مَعْنَاهُ.

زہری سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث کے معنی کی مثل ہی بیان کرتے ہیں۔

۱۷۴۹-(۱۵٤٦): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ

سعید بن مسیب، سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے مثل سابق بیان کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مطرف بن مازن سے ذکر کیا کہ

[۱۷٤۷] صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ومن الدليل على ان الخمس للإمام، ح: ۳۱٤۰

[۱۷٤۸] أيضاً

[۱۷٤۹] أيضاً

النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَعْنَاهُ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ، أَنَّ يُونُسَ وَابْنَ إِسْحَاقَ رَوَيَا حَدِيثَ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كَمَا وَصَفْتُ، فَلَعَلَّ ابْنَ شِهَابٍ رَوَاهُ عَنْهُمَا مَعًا.

یونس اور ابن اسحاق دونوں ابن شہاب سے حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ ابن میتب سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں اسی طرح معمر نے بیان کیا ہے جس طرح میں نے بیان کیا ہے۔ شاید ابن شہاب نے اسے ان دونوں سے اکٹھا روایت کیا ہے۔

۱۷۵۰-(۱۵۴۷): أَخْبَرَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: ((لَعَنَ اللهُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ)).

علی بن حسین، رسول اللہ ﷺ سے مثل سابق بیان کرتے ہیں اور اضافہ بھی کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تفریق ڈالے۔

۱۷۵۱-(۱۵۴۸): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَلَمْ يُعْطِ مِنْهُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلا بَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا، اس میں سے نہ تو بنو عبد شمس سے کسی کو دیا اور نہ ہی بنو نوفل کو کوئی چیز دی۔

۱۷۵۲-(۱۵۴۹): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ وَرَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ كِلَاهُمَا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي حَقِّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْخُمُسِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَّا أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ أَخْمَاسٌ وَمَا كَانَ فَقَدْ أَوْفَانَاهُ وَأَمَّا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعْطِينَاهُ حَتَّى جَاءَهُ مَالُ السُّوسِ وَالْأَهْوَازِ

عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیتون والے پہاڑوں کے پاس ہوئی، تو میں نے ان سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تم اہلِ بیت کا خمس سے جو حصہ ہے اس کے متعلق سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کیا کیا ہے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تو خمس تھا ہی نہیں اور اگر تھا بھی تو وہ انہوں نے ہمیں پورا پورا دے دیا تھا۔ رہے عمر رضی اللہ عنہ تو وہ ہمیں باقاعدہ دیتے رہے، یہاں تک کہ ان کے پاس سُوس اور اہواز کا ساز و سامان آیا، یا کہا کہ اہواز اور فارس کا۔ مجھے (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ کو ان الفاظ میں) شک ہوا ہے،

[۱۷۵۰] أيضاً

[۱۷۵۱] أيضاً

[۱۷۵۲] سنن أبي داود، كتاب الخراج والامارة، باب في بيان مواضع قسم، ح:۲۹۸۳

أَوْ قَالَ الْأَهْوَازِ أَوْ قَالَ فَارِسَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَنَا أَشُكُّ فَقَالَ فِي حَدِيثِ مَطَرٍ أَوْ حَدِيثِ الآخَرِ فَقَالَ: فِي الْمُسْلِمِينَ خَلَّةٌ فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ تَرَكْتُمْ حَقَّكُمْ فَجَعَلْنَاهُ فِي خَلَّةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَأْتِيَنَا مَالٌ فَأُوفِيكُمْ حَقَّكُمْ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: لَا تُطْمِعْهُ فِي حَقِّنَا فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ أَلَسْنَا أَحَقُّ مَنْ أَجَابَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَفَعَ خَلَّةَ الْمُسْلِمِينَ فَتُوُفِّيَ عُمَرُ رضي الله عنه قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُ مَالٌ فَيَقْضِينَاهُ. وَقَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِ مَطَرٍ وَالآخَرِ: إِنَّ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: لَكُمْ حَقٌّ وَلَا يَبْلُغُ عِلْمِي إِذْ كَثُرَ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ كُلُّهُ فَإِنْ شِئْتُمْ أَعْطَيْتُكُمْ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَرَى لَكُمْ فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا كُلَّهُ فَأَبَى أَنْ يُعْطِيَنَا كُلَّهُ.

حدیثِ مطر یا کسی دوسری حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمانوں میں دوستی ہے اگر تم چاہو تو اپنا حق چھوڑ دو اور ہم اسے مسلمانوں کے بھائی چارے میں خرچ دیں، حتیٰ کہ جب ہمارے پاس مال آئے گا تو ہم تمہیں تمہارا پورا پورا حق دے دیں گے۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اسے ہمارا حق نہ کھلائیں، میں نے اسے کہا: اے ابوالفضل! کیا ہم ان سے زیادہ حق نہیں رکھتے جنہوں نے امیر المومنین کو تسلیم کیا اور مسلمانوں کے بھائی چارے کا دفاع کیا۔ ہم عمر رضی اللہ عنہ کو پورا پورا دیں گے، قبل اس سے کہ ان کے پاس مال آئے اور وہ ہمیں اس سے ادا کریں۔

اور حَکَم حدیث مطر یا کسی دوسری حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا حق ہے اور میں نہیں جانتا کہ جب مال زیادہ ہو جائے گا تو تمام ہی تمہارا ہو گا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اتنا دیتا ہوں جتنا میں تمہارے لیے سمجھتا ہوں۔ تو انہوں نے (اتنا لینے سے) انکار کر دیا، سوائے اس کے کہ وہ سارا دیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں مکمل دینے سے انکار کر دیا۔

۱۷۵۳-(۱۵۵۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: مَا أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أُعْطِيَهُ أَوْ مُنِعَهُ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

مالک بن اوس سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلاموں کے علاوہ ہر ایک کا اس مال میں حق ہے وہ اسے دیا جائے یا اس سے روک لیا جائے، سوائے تمہارے غلاموں کے۔

۱۷۵۴-(۱۵۵۱): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه نَحْوَهُ، وَقَالَ: لَئِنْ

مالک بن اوس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) آپ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ایک چرواہے کو بھی اس کے حق کی

[۱۷۵۳] السنن الكبرى للبيهقي: ۳۵۱/۶

[۱۷۵۴] السنن الكبرى للبيهقي: ۳۵۱/۶، المصنف لعبد الرزاق: ۱۰۱/۱۱

عِشْتُ لَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِي بِسُرٍّ وَحِمَيرٍ حَقَّهُ.

کھجوریں اور گدھا ملے گا۔

باب منه:فی تنفیل السریة

کسی لشکر کو مالِ غنیمت سے زائد دینے کا بیان

۱۷۵۵-(۱۵۴۰): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، ثُمَّ نُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، انہیں بہت سے اونٹ غنیمت میں ملے تو ان میں سے ہر ایک کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے، پھر ایک ایک اونٹ انہیں زائد بھی دیا گیا۔

باب الفرق بين المقاتلة و الذرية

مقابلے میں لڑنے والوں اور ان کے بچوں میں فرق کرنا

۱۷۵۶-(۱۵۵۲): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عَامَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي.

قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: هَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ وَكَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِي الْمُقَاتِلَةِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْهَا فِي الذُّرِّيَّةِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جنگِ اُحد کے سال (جنگ میں شرکت کی اجازت کے لیے) لایا گیا، اس وقت میں چودہ برس کا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے واپس بھیج دیا، پھر میں آپ کے پاس جنگِ خندق کے موقع پر آیا اور اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی تو آپ نے اجازت دے دی۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ یہی حدیث میں نے عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ بچوں اور جنگجوؤں کے درمیان فرق ہے اور آپ نے لکھا کہ پندرہ سال کے لڑکوں کو جنگجوؤں میں شمار کیا جائے اور اس سے کم عمر والوں کو بچوں میں شمار کیا جائے۔

باب ماأفاء الله علىٰ رسوله ﷺ من أموال بنی النضير

اس کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اموال سے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا

۱۷۵۷-(۱۵۳۶): أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، وَسَمِعْتُ

مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ میں نے

[۱۷۵۵] الموطأ لإمام مالك:۲/۴۵۰، صحيح البخاری، كتاب فرض الخمس، باب ومن الدليل على ان الخمس للإمام، ح:۳۱۳۴، صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب الأنفال، ح:۱۷۴۹

[۱۷۵۶] صحيح البخاری، كتاب الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، ح:۲۶۶۴، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب سنّ البلوغ، ح:۱۸۶۸

[۱۷۵۷] صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب المجن ومن يترس بترس صاحبه، ح:۲۹۰۴

ابْنَ عُيَيْنَةَ، يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَالْعَبَّاسُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِي أَمْوَالِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَالِصًا دُونَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ، فَمَا فَضَلَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ وَلِيتُهَا بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَأَلْتُمَانِي أَنْ أُوَلِّيَكُمَاهَا فَوَلَّيْتُكُمَاهَا عَلَى أَنْ تَعْمَلَا فِيهِ بِمِثْلِ مَا وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ وَلِيتُهَا بِهِ، فَجِئْتُمَانِي تَخْتَصِمَانِ، أَتُرِيدَانِ أَنْ أَدْفَعَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا نِصْفًا؟ أَتُرِيدَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ مَا قَضَيْتُ بِهِ بَيْنَكُمَا أَوَّلًا؟ فَلَا وَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ أَكْفِيكُمَاهَا.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس نبی ﷺ کے اموال کے متعلق جھگڑا لے کر آئے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنو نضیر کے جو اموال تھے، یہ ان میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطورِ فئے عطاء کیے تھے اور یہ اس میں سے تھے جس میں مسلمانوں نے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے تھے (یعنی جنگ کی نوبت نہیں آئی تھی) اور یہ مسلمانوں کی بجائے صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے اہل پر خرچ کرتے، سال بھر جو بچتا اسے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے گھوڑوں اور اسلحہ میں خرچ کر دیتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے رحلت فرما جانے کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ اسی طرح والی بنے جس طرح رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر میں اس کا والی بنا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر تم نے مجھ سے کہا کہ میں تم کو ذمہ دار بنادوں تو میں نے تم دونوں کو اس شرط پر اس کا ذمہ دار بنادیا کہ تم بھی اس میں اسی طرح کام کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی ولایت میں کیا کرتے تھے۔ بعدازاں اس کے ابو بکر رضی اللہ عنہ والی بنے۔ پھر میں اس کا ذمہ دار بنا اور تم میرے پاس جھگڑا لے کر آئے ہو کہ میں تم سے ہر ایک کو اس کا حصہ دے دوں، کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم میں اس فیصلے کے خلاف فیصلہ کروں جو میں نے تم میں پہلے کیا تھا؟ ایسا ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے اِذن سے آسمان اور زمین قائم ہے! میں آپ کے درمیان اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر تم اس سے عاجز آگئے ہو تو اسے مجھے واپس کردو۔ میں ہی تم دونوں سے اسے کافی ہوں۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رحمہ اللہ: قَالَ لِي سُفْيَانُ: لَمْ

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے سفیان نے بیان کیا کہ

أَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِيهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قُلْتُ: كَمَا قَصَصْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

میں نے اسے زہری سے سنا نہیں لیکن مجھے اسکی عمرو بن دینار نے زہری سے خبر دی ہے۔ میں نے کہا: جس طرح آپ نے بیان کیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

باب فی العدة

تعداد و مقدار کا بیان

۱۷۵۸- (۱۵۳۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ جَاءَ نِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا))، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَأْتِهِ، فَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَانِي حِينَ جَاءَهُ.

قَالَ الرَّبِيعُ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ: حَدَّثَنِي غَيْرُ الشَّافِعِيِّ رضي الله عنه مِنْ قَوْلِهِ: قَالَ: لَوْ جَاءَ نِي.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں آپ کو اتنا اتنا دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے لیکن آپ کے پاس بحرین کا مال نہ آیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ان کے پاس وہ مال آیا تو آپ نے مجھے اس سے عطا کیا۔

ربیع بقیہ حدیث بیان کرتے ہیں: مجھے امام شافعی رحمہ اللہ نے بیان کیا اس کے قول سے کہ آپ نے فرمایا: اگر میرے پاس آئے تو۔

باب الغزو بالنساء وحذيهن من الغنيمة

عورتوں کی غزوہ میں شرکت اور غنیمت سے ان کا حصے کا بیان

۱۷۵۹- (۱۰۳٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى، وَلَمْ يَكُنْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَلَكِنْ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ.

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے؟ اور کیا وہ ان کے لیے حصے مقرر کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ زخمیوں کی مرہم پٹی کے لیے عورتوں کو جنگ میں لے جایا کرتے تے اور ان کے لیے حصے نہیں نکالتے تھے لیکن غنیمت کے مال سے انہیں کچھ دے دیا جاتا تھا۔

۱۷۶۰- (۱۵۳٦): أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے سیدنا ابن

[۱۷۵۸] صحيح البخاري، كتاب الهبة، باب اذا وهب هبة أو وعد ثم مات قبل أن تصل اليه، ح:۲۵۹۸، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئًا قط فقال لا و كثرة عطائه، ح:۲۳۱۱

[۱۷۵۹] صحيح مسلم، كتاب الجهاد و السير، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم، ح:۱۸۱۲

[۱۷۶۰] أيضاً

عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُورِيَّةَ، وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ، فَكَتَبَ نَجْدَةُ إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَأَخْبِرْنِي، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ؟ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ، وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى، وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلِ الْوِلْدَانَ، فَلَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ، فَتُمَيِّزَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ، فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ، وَكَتَبْتَ: مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ، وَلَعَمْرِي، إِنَّ الرَّجُلَ لَتَشِيبُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ، ضَعِيفُ الْأَعْطَاءِ، فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ، وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ: هُوَ لَنَا، فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ.

عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا، جس میں وہ خلال کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا کہنا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حروریہ سے خط و کتابت کرتے ہیں اور اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں علم چھپا رہا ہوں تو میں اس کی طرف نہ لکھتا۔ نجدہ نے آپ کی طرف خط لکھا جس میں تھا: امابعد! آپ مجھے بتلائیں، کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو غزوے میں شریک کیا کرتے تھے؟ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کے لیے حصہ مقرر کیا کرتے تھے؟ کیا آپ جنگ میں بچوں کو قتل کیا کرتے تھے؟ نیز یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، اور خُمس کے متعلق پوچھا کہ وہ کس کے لیے ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: آپ نے لکھ کر مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کے ہمراہ قتال کیا کرتے تھے؟ ہاں آپ ان کو ساتھ لیے قتال کیا کرتے تھے وہ مریضوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں اور آپ انہیں غنیمت سے کچھ دے دیا کرتے تھے، مگر مقرر حصہ آپ نے انہیں نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا، آپ بھی انہیں قتل نہ کریں، ہاں اگر آپ کو بھی اس طرح علم ہو جائے جس طرح خضر کو علم ہوا تھا تو انہوں نے بچہ قتل کر دیا تھا تو پھر آپ کر سکتے ہیں وگرنہ نہیں۔ آپ کافر اور مومن کے درمیان فرق کریں، آپ کافر کو قتل کر دیں اور مومن کو نہیں، اور آپ نے جو یہ پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، تو مجھے میری عمر کی قسم! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کی داڑھی تو سفید ہو جاتی ہے لیکن وہ لین دین کے معاملے میں بالکل نابلد ہوتا ہے؟ جب وہ لوگوں کی طرح اچھے طریقے سے لینا دینا شروع کر دے تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی،

اور آپ نے جو مجھ سے خُمس سے متعلق پوچھا ہے تو ہم تو کہا کرتے تھے: یہ ہمارے لیے ہے، لیکن لوگوں نے ہمارے لیے اس کا انکار کیا تو ہم نے اس پر صبر کیا۔

باب قسم السواد

جنگی سازوسامان کی تقسیم کا بیان

۱۷۶۱-(۱۶۵۰): أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَتْ بَجِيلَةُ رُبُعَ النَّاسِ فَقَسَمَ لَهُمْ رُبُعَ السَّوَادِ فَاسْتَغَلُّوهُ ثَلاثًا أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ أَنَا شَكَكْتُ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَمَعِي فُلانَةُ بِنْتُ فُلانَ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ قَدْ سَمَّاهَا لاَ يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: لَوْلا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ وَلَكِنْ أَرَى أَنْ تَرُدُّوا عَلَى النَّاسِ.

جریر بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بجیلہ لوگوں کا چوتھائی تھا اور ان کے لیے چوتھائی مال تقسیم کیا گیا، پھر انہوں نے اس مال سے تین یا چار سال فائدہ اٹھایا۔ راوی کہتے ہیں اس کی تعیین میں مجھے شک ہے۔ پھر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میرے ساتھ فلانہ بنت فلان اس قبیلہ کی ایک عورت تھی۔ جریر نے اس کا نام لیا تھا لیکن مجھے اس کا نام یاد نہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ مال تقسیم کرنے والا اور اس کا مسؤل نہ ہوتو میں تمہیں پہلی تقسیم پہ چھوڑے رکھتا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم لوگوں سے مطالبہ کروگے۔

[۱۷۶۱] السنن الکبری للبیهقی: ۶/۳۶۰

كتاب الاسر والفداء وضرب الجزية وأخذها
قیدی، فدیہ، جزیہ کے تقرر اور اس کی وصولی کے مسائل

باب الاسر والفداء

قیدی اور فدیے کا بیان

۱۷۶۲- (٧٨٦): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ، وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَفَدَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کے ایک شخص کو قید کرلیا، اور (اس سے پہلے) قبیلہ ثقیف نے نبی ﷺ کے دو صحابیوں کو قید کیا ہوا تھا، تو نبی ﷺ نے (بنو عقیل کے) اس شخص کو ثقیف کے قید کردہ دو صحابیوں کے بدلے میں فدیہ میں دیا۔

۱۷۶۳- (١٥٢٤): أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه، قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ، فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ، أَوْ قَالَ: أَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: فِيمَ أُخِذْتُ، وَفِيمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ: ((أُخِذْتَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ))،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے بنو عقیل کا ایک آدمی غلام بنالیا اور اسے باندھ کر حرہ میدان میں پھینک دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس سے گزرے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، یا (راوی نے یوں) کہا: رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس پہنچے اس حال میں کہ آپ گدھے پر سوار تھے اور آپ کے نیچے چادر تھی، اس آدمی نے آپ کو دیکھتے ہی آواز دی: یا محمد، یا محمد! ، آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: مجھے کس وجہ سے پکڑا گیا ہے اور سابقہ حجاج کو آپ نے کس وجہ سے پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے حلیف ثقیف کے جرم میں پکڑے گئے ہو۔ اور ثقیف

[١٧٦٢] صحيح مسلم، كتاب النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد، ح:١٦٤١، سنن الترمذي، أبواب السير، باب ما جاء في قتل الأسارى والفداء، ح:١٥٦٨

[١٧٦٣] صحيح مسلم، كتاب النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد، ح:١٦٤١

وَكَانَتْ ثَقِيفٌ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ: ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ))، قَالَ: فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَإِنِّي عَطْشَانٌ فَاسْقِنِي، قَالَ: ((هَذِهِ حَاجَتُكَ))، فَفَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ، وَأَخَذَ نَاقَتَهُ تِلْكَ.

نے اصحابِ رسول سے دو آدمیوں کو پکڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس آدمی کو وہیں چھوڑ کر آگے گزر گئے تو اس نے پھر آواز دی: یا محمد، یا محمد! ۔ رسول اللہ ﷺ کو اس پر رحم آ گیا، آپ ﷺ پھر اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا مسئلہ ہے؟ وہ کہنے لگا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ اس وقت کہتے جب تم اپنے مکمل مالک تھے تو تم ہر طرح کی فلاح پا جاتے۔ آپ نے اسے چھوڑا اور آگے گزر گئے، اس نے پھر یا محمد، یا محمد کہہ کر پکارا۔ آپ اس کے پاس آئے تو وہ کہنے لگا: میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھلائیں، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ میں پیاسا ہوں مجھے کچھ پلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہے تمہارا مسئلہ، پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے ان اصحاب کے بدلے چھوڑ دیا جنہیں ثقیف نے پکڑا ہوا تھا اور اس کی اونٹنی لے لی۔

١٧٦٤-(١٥٤١): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَادَى رَجُلًا بِرَجُلَيْنِ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو کے بدلے میں ایک آدمی فدیے میں دیا۔

باب ضرب الجزية

جزیہ کے تقرر کا بیان

١٧٦٥-(١٠٣٤): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ: أَنَّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ أَوْ قِيمَتَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ يَعْنِي أَهْلَ الذِّمَّةِ مِنْهُمْ.

عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل یمن کو لکھا تھا کہ تم میں سے ہر انسان پر ایک دینار سالانہ ہے یا بنی ہوئی چیزوں میں سے اس کی قیمت (ادا کرنا ہے) ہے، یعنی ان میں سے اہل ذمہ پر۔

١٧٦٦-(١٠٣٥): أَخْبَرَنِي مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ وَهِشَامُ بْنُ يُوسُفَ بِإِسْنَادٍ لَا أَحْفَظُهُ غَيْرَ أَنَّهُ حَسَنٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَرَضَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ

ہشام بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہلِ یمن کے ذمیوں پر سالانہ ایک دینار فرض کیا تھا، میں نے مطرف بن مازن کو کہا کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عورتوں

[١٧٦٤] أيضاً

[١٧٦٥] سنن الترمذي، أبواب الزكاة، باب ما جاء في زكاة البقرة، ح:٦٢٣، صحيح ابن حبان:١١/٢٤٤، المستدرك للحاكم:١/٣٩٨

[١٧٦٦] أيضاً

أَهْلِ الْيَمَنِ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ فَقُلْتُ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ فَإِنَّهُ يُقَالُ وَعَلَى النِّسَاءِ أَيْضًا فَقَالَ لَيْسَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ مِنَ النِّسَاءِ ثَابِتًا عِنْدَنَا.

پر بھی (اسی کے مثل تھا) تو انہوں نے کہا: ہمارے نزدیک نبی ﷺ کا عورتوں سے لینا ثابت نہیں ہے۔

١٧٦٧ - (١٠٣٦): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ مَوْهَبٌ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ عَلَى نَصَارَى أَيْلَةَ ثَلاثَمِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ وَأَنْ يُضِيفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثًا وَأَنْ لاَ يَغُشُّوا مُسْلِمًا.

ابو حویرث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ کے موہب نامی ایک نصرانی شخص پر سالانہ ایک دینار مقرر کیا تھا، اور نبی ﷺ نے ایلہ کے عیسائیوں پر سالانہ تین سو دینار مقرر کیے تھے اور (یہ بھی حکم تھا کہ) مسلمانوں میں سے جو بھی ان کی بستی سے گزرے گا وہ اس کی مہمان نوازی کریں گے اور وہ مسلمانوں کو دھوکہ بھی نہیں دیں گے۔

١٧٦٨ - (١٠٣٧): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمَئِذٍ ثَلاثَمِائَةٍ فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ ثَلاثَمِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ.

اسحاق بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس وقت تین سو آدمی تھے تو نبی ﷺ نے ان پر سالانہ تین سو دینار مقرر کیے تھے۔

باب أخذ الجزية من المجوس

مجوسیوں سے جزیہ کی وصولی کا بیان

١٧٦٩ - (١٠٣٣): أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ)).

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں کیا فیصلہ کروں؟ تو انہیں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ساتھ اہلِ کتاب کے معاملے جیسا معاملہ کرو۔

١٧٧٠ - (٨٣٩): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ بَجَالَةَ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، یہاں تک کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

[١٧٦٧] السنن الكبرى للبيهقي: ١٩٥/٩

[١٧٦٨] أيضاً

[١٧٦٩] الموطأ لإمام مالك: ٢٧٨/١

[١٧٧٠] صحيح البخارى، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة الحرب، ح: ٣١٥٦، سنن الترمذى، أبواب السير، باب ما جاء فى أهل الجزية من المجوس، ح: ١٥٨٧

اللهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ .

١٧٧١-(٨٤٠): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيُّ: عَلَى مَا تُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ الْمُسْتَوْرِدُ فَأَخَذَ بِلَبَّتِهِ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، تَطْعَنُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَلِيًّا، وَقَدْ أَخَذُوا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى الْقَصْرِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَقَالَ: اتَّئِدَا، فَجَلَسَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْمَجُوسِ، كَانَ لَهُمْ عِلْمٌ يَعْلَمُونَهُ، وَكِتَابٌ يَدْرُسُونَهُ، وَإِنَّ مَلِكَهُمْ سَكِرَ فَوَقَعَ عَلَى ابْنَتِهِ، أَوْ أُخْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ، فَلَمَّا صَحَا جَاءُوا يُقِيمُونَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَامْتَنَعَ مِنْهُمْ، فَدَعَا أَهْلَ مَمْلَكَتِهِ، فَقَالَ: تَعْلَمُونَ دِينًا خَيْرًا مِنْ دِينِ آدَمَ؟ قَدْ كَانَ آدَمُ يُنْكِحُ بَنِيهِ مِنْ بَنَاتِهِ، فَأَنَا عَلَى دِينِ آدَمَ مَا يَرْغَبُ بِكُمْ عَنْ دِينِهِ، فَتَابَعُوهُ وَقَاتَلُوا الَّذِينَ خَالَفُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوهُمْ، فَأَصْبَحُوا وَقَدْ أُسْرِيَ عَلَى كِتَابِهِمْ، فَرُفِعَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ، وَذَهَبَ الْعِلْمُ الَّذِي فِي صُدُورِهِمْ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، وَقَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ.

نصر بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ فروہ بن نوفل اشجعی نے کہا: مجوسی تو اہلِ کتاب ہیں ہی نہیں، تو تم کس بنیاد پر ان سے جزیہ لیتے ہو؟ مستورد کھڑے ہوئے اور انہیں گلے سے پکڑتے ہوئے کہا: اے اللہ کے دشمن! تو ابو بکر و عمر اور امیر المومنین یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہم پر طعن کر رہا ہے، کیونکہ انہوں نے ان سے جزیہ لیا ہے۔ چنانچہ وہ اسے (امیر المومنین کے) مکان میں لے آیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا تم دونوں اطمینان رکھو۔ چنانچہ وہ دونوں مکان کے سائے میں بیٹھ گئے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا: مجوسیوں کو میں تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، ان کا ایک علم ہے جسے وہ جانتے ہیں اور ایک کتاب ہے جسے وہ پڑھتے ہیں، ان کے ایک بادشاہ نے نشے کی حالت میں اپنی بیٹی یا اپنی بہن سے منہ کالا کر لیا تھا، اس کی سلطنت کے کسی رکن کو اس کی اس حرکت کا پتا چل گیا، چنانچہ جب وہ ہوش میں آیا اور لوگ اس پر حد لگانے کے لیے آئے تو اس نے انہیں منع کر دیا اور ارکانِ سلطنت کو بلا کر کہا: تم ایسے دین کو جانتے ہو جو آدم علیہ السلام کے دین سے بہتر ہے؟ آدم علیہ السلام نے تو اپنے بیٹوں کا نکاح اپنی بیٹیوں کے ساتھ کر دیا تھا، سو میں بھی آدم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ان لوگوں سے لڑائی کرنے لگے جنہوں نے اس کی مخالفت کی تھی، یہاں تک کہ انہیں قتل کر ڈالا۔ پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان کی کتاب کے خلاف ہی چلا جانے لگا اور ان کے درمیان سے اٹھا لیا گیا اور اہلِ کتاب ہونے کے باوصف بھی ان کے سینوں میں موجود علم محو ہو کر رہ گیا، رسول اللہ ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ وصول کیا ہے۔

[١٧٧١] صحيح البخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة الحرب، ح:٣١٥٨

كتاب فضائل قريش و غيرهم و أبواب متفرقة

قریش وغیرہ کے فضائل اور متفرق موضوعات

باب فضائل قريش

فضائل قریش کا بیان

۱۷۷۲- (۱۳۶۸): حدثنا الشافعي، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا، وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تُعَلِّمُوهَا -أَوْ- تُعَالِمُوهَا)). يَشُكُّ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ.

ابن شہاب سے مروی ہے، انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قریش کو مقدم رکھو اور ان سے آگے مت بڑھو، اور ان سے سیکھو انہیں سکھلاؤ مت۔

۱۷۷۳- (۱۳۶۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنَ شِهَابٍ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

عمر بن عبدالعزیز اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قریش کو رسوا کیا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

۱۷۷۴- (۱۳۷۰): أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

حارث بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قریش کے اترانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اس چیز کی اطلاع دے دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

۱۷۷۵- (۱۳۷۱): حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ

عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

[۱۷۷۲] المعرفة للبيهقي:۲/۳۹۸، مسند البزار:۲/۲۱۲

[۱۷۷۳] مجمع الزوائد:۱۰/۲۷، سنن الترمذي، أبواب المناقب، باب فضل الأنصار و قريش، ح:۳۸۹۹، المستدرك للحاكم:۴/۷۴، صحيح ابن حبان:۱۴/۱۶۵، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱/۵۰۶

[۱۷۷۴] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۴/۱۴۴، المصنف لابن أبي شيبة:۱۲/۱۶۷

[۱۷۷۵] مجمع الزوائد:۵/۱۹۶، المسند لإمام أحمد بن حنبل:۱/۴۵۸، مسند أبي يعلى:۸/۴۳۸

ابنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِقُرَيْشٍ: ((أَنْتُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِهَذَا الْأَمْرِ مَا كُنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ إِلَّا أَنْ تَعْدِلُوا عَنْهُ فَتَلْحَوْنَ كَمَا تَلْحَى هَذِهِ الْجَرِيدَةُ يُشِيرُ إِلَى جَرِيدَةٍ فِي يَدِهِ)).

نے قریش کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جب تک تم حق پر ہو تم اس امر (یعنی امارت) کے لوگوں سے زیادہ حقدار ہو، اور اپنے ہاتھ میں موجود بغیر پتوں کے ٹہنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم حق سے روگردانی کرو گے تو تم اس کی طرح مٹ جاؤ گے۔

١٧٧٦- (١٣٧٢): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَادَى: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ، وَمَنْ بَغَاهَا الْعَوَاثِرَ أَكَبَّهُ اللهُ لِمِنْخَرَيْهِ))، يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رفاعہ انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باآوازِ بلند پکارتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! یقیناً قریش ہی اہلِ امانت (یعنی امامت کے حقدار) ہیں۔ جو بھی ان کے عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کر دے گا۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔

١٧٧٧- (١٣٧٣): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَقَعَ بِقُرَيْشٍ فَكَأَنَّهُ نَالَ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا قَتَادَةُ، لَا تَشْتُمْ قُرَيْشًا، فَإِنَّكَ لَعَلَّكَ تَرَى مِنْهَا رِجَالًا، أَوْ يَأْتِي مِنْهُمْ رِجَالٌ تَحْقِرُ عَمَلَكَ مَعَ أَعْمَالِهِمْ، وَفِعْلَكَ مَعَ أَفْعَالِهِمْ، وَتَغْبِطُهُمْ إِذَا رَأَيْتَهُمْ، لَوْلَا أَنْ تَطْغَى قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَهَا عِنْدَ اللهِ)).

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی روایت کرتے ہیں کہ قتادہ بن نعمان نے قریش کے متعلق نازیبا کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ اے قتادہ! قریش کو برامت کہو، شاید تم ان میں سے ایسے لوگوں کو دیکھو، یا (فرمایا:) ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے اعمال وافعال کے مقابلے میں تم اپنے عمل اور فعل کو کمتر اور معمولی سمجھو گے، اور جب تم انہیں دیکھو گے تو ان پر رشک کرو گے، اگر قریش کے تکبر کرنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں اس چیز کی خبر دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔

١٧٧٨- (١٣٧٤): أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ،

مسلم بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی ذئب نے

[١٧٧٦] مجمع الزوائد:١٠/٢٦، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٤/٣٤٠، كشف الاستار:٣/٢٩٤، المعجم الكبير للطبراني:٥/٣٧، المستدرك للحاكم:٤/٧٣

[١٧٧٧] مجمع الزوائد:١٠/٢٣، المسند لإمام أحمد بن حنبل:٦/٣٨٤، كشف الاستار:٣/٢٩٧، المجمعم الكبير للطبراني:٦/١٩

[١٧٧٨] المصنف لابن أبي شيبة:١٢/١٧٢

عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ، بِإِسْنَادٍ لَا أَحْفَظُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِی قُرَیْشٍ شَیْئًا مِنَ الْخَیْرِ لَا أَحْفَظُهُ، وَقَالَ: ((شِرَارُ قُرَیْشٍ خِیَارُ شِرَارِ النَّاسِ)).

ایک ایسی سند سے بیان کیا ہے جو مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے متعلق ایک اچھی بات کہی جو مجھے یاد نہیں، مزید آپ نے فرمایا: برے قریشی بھی دیگر برے لوگوں سے اچھے ہیں۔

باب فی فضائل أبی بکر وعمر رضی اللہ عنہما

فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

١٧٧٩ - (١٣٨١): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((بَیْنَمَا أَنَا أَنْزِعُ عَلَی بِئْرٍ لَأَسْتَسْقِیَ))، قَالَ الشَّافِعِیُّ رحمہ اللہ: یَعْنِی فِی النَّوْمِ، وَرُؤْیَا الْأَنْبِیَاءِ وَحْیٌ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَجَاءَ ابْنُ أَبِی قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَیْنِ وَفِیهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ یَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَنَزَعَ حَتَّی اسْتَحَالَتْ فِی یَدِهِ غَرْبًا، فَضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِی فَرِیَّهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پینے کے لیے کنویں سے پانی نکال رہا تھا۔ شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی نیند میں۔ اور انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی دوران ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ایک یا دو پانی کے ڈول نکالے اور پھر ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری واقع ہو گئی، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی پانی نکالا، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں ہی اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور (انہوں نے اسقدر پانی نکالا کہ) لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا، میں نے اتنا زورآور بہادر شخص کوئی نہیں دیکھا۔

باب فی فضل الانصار

انصار کی فضیلت کا بیان

١٧٨٠ - (١٣٧٨): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ أَبِی سَلَمَةَ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِیًا أَوْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ہی ایک فرد ہوتا۔ اور اگر لوگ وادی یا گھاٹی میں چلتے میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

[١٧٧٩] صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ح:٣٦٨٢، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عمر رضی اللہ عنہ، ح:٢٣٩٢

[١٧٨٠] صحیح البخاری، کتاب التمنی، باب ما یجوز من (اللو)، ح:٧٢٤٤، صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اعطاء المؤلفة قلوبهم علی الاسلام، ح:٦١١٠

شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ)).

۱۷۸۱ - (۱۳۷۹): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَخَطَبَ فَحَمِدَ الله وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایامِ مرض میں (لوگوں کے پاس) تشریف لائے۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، خطبہ دیا اور فرمایا: انصار کے جو ذمہ تھا وہ انہوں نے پورا کر دکھایا اور جو تمہارے ذمہ تھا وہ ابھی باقی ہے۔ تم ان کی حسنات کو قبول کرو اور ان کی سیئات سے در گزر کرو۔

وَقَالَ الْجُرْجَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ خَرَجَ يَهِشُّ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَّقَ لَهُمْ ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ.

جرجانی (راوی) اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو، ان کے بیٹوں کو اور ان کے بیٹوں کو معاف فرمادے۔ اور جرجانی نے یہ بھی اپنی حدیث میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو انصاری عورتیں اور بچے آپ کے پاس خوشی خوشی سے جمع ہو گئے، آپ نے ان کو الگ کرتے ہوئے خطبہ فرمایا: پھر مذکورہ بات بیان کی۔

باب في فضل أهل بدر

اہلِ بدر کی فضیلت کا بیان

۱۷۸۲ - (۱۵۱۹): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه، يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا

عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: تم تب تک چلتے رہنا جب تک کہ خاخ باغ کے مقام پہ نہ پہنچ جاؤ، وہاں ایک عورت ہو گی جس کے پاس خط ہے۔ ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے نکلے تو ہم نے اس عورت کو پالیا اور ہم نے

[۱۷۸۱] صحيح البخاري، كتاب مناقب الانصار، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اقبلوا من محسنهم وتجاوزو عن سيئهم، ح:۳۷۹۹، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل انصار رضى الله عنهم، ح:۲۵۱۰

[۱۷۸۲] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الجاسوس، ح:۳۰۰۷، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أهل بدر رضى الله عنهم وقصة حاطب بن أبي بلتعة، ح:۲۴۹۴

ظَعِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ، فَخَرَجْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، فَإِذَا نَحْنُ بِظَعِينَةٍ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا لَهَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي بِمَكَّةَ قَرَابَةٌ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، وَاللهِ مَا فَعَلْتُهُ شَكًّا فِي دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ))، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))، وَنَزَلَتْ: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ**﴾.

اسے کہا: خط نکال۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا: تو خط نکالتی ہے یا پھر ہم تیرے کپڑے اتار دیں؟ اس نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے تو اس میں لکھا ہوا تھا: ''حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکینِ مکہ کے نام'' اس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض معاملات کی بھی اطلاع تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ میرے بارے میں جلدی نہ کیجیے گا، میں قریش سے مِل جُل کے رہتا ہوں لیکن نسلاً میں قریشی نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کو تو قریشِ مکہ کے ساتھ قرابت داری اور رشتہ داری ہے، جس کی وجہ سے وہ ان کی رعایت رکھیں گے اور (ان کے گھر والوں کا) خیال کریں گے، لیکن میری مکہ والوں کے ساتھ کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ میری ان سے قرابت داری نہیں تو ان پر اس طرح احسان کردوں تاکہ وہ میرا بھی خیال رکھیں۔ اللہ کی قسم! ایسا میں نے نہ تو اپنے دین میں شک کرتے ہوئے کیا ہے اور نہ ہی بعد از اسلام کفر کو پسند کرتے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ اجازت دیجیے میں اس منافق کی گردن اُڑا دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بدر میں حاضر ہوا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کے متعلق فرمایا ہے کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں معاف کردیا ہے۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا......الخ** ''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ، تم انہیں دوستی کا پیغام دیتے ہو۔''

باب في فضل أهل الحديبية

١٧٨٣- (١٠٨٢): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ، وَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)). قَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

اہلِ حدیبیہ کی فضیلت کا بیان

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو لوگ تھے اور نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: آج روئے زمین کے لوگوں میں سے بہترین لوگ تم ہی ہو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دکھائی دیتا ہوتا تو میں تمہیں درخت کی وہ جگہ دکھاتا۔

باب في فضل الصحابة والتابعين وتابعي التابعين

١٧٨٤- (١٣٣٥): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَامَ بِالْجَابِيَةِ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِينَا كَقِيَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: ((أَكْرِمُوا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْكُنَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ، وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)).

صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت کا بیان

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ مقام پہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بھی اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح تمہارے درمیان کھڑے ہوتے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم، ان کے بعد آنے والوں (یعنی تابعین رحمہ اللہ) اور ان کے بھی بعد آنے والوں (یعنی تبع تابعین رحمہ اللہ) کی عزت کرو، پھر (ایسا وقت آئے گا کہ) جھوٹ اتنا ظاہر ہو جائے گا کہ آدمی خود ہی قسم دینے لگے گا، حالانکہ اس سے قسم مانگی بھی نہیں جائے گی اور گواہی دیتا پھرے گا جبکہ اس سے گواہی کا مطالبہ بھی نہیں کیا جائے گا، سنو! جس شخص کو جنت کے درمیانی حصے میں رہنا پسند ہے اسے جماعت کو لازم پکڑنا چاہیے، کیونکہ شیطان یقیناً اکیلے شخص کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت دُور رہتا ہے، اور کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جسے اس کی نیکی

[١٧٨٣] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، ح:٤١٥٤

[١٧٨٤] المسند للحميدي:١/١٩، سنن الترمذي، أبواب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، ح:٢١٦٥، صحيح ابن حبان:١٦/٢٣٩

اچھی لگے اور اس کی بدی بُری لگے تو وہ شخص مؤمن ہے۔

باب فی فضل أهل اليمن

اہل یمن کی فضیلت کا بیان

۱۷۸۵-(۱۳۸۰): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارے پاس یمنی لوگ آئے ہیں جوانتہائی نرم دِل اور نرم خو ہیں۔ (کامل) ایمان بھی یمنیوں کا ہے اور حکمت بھی اہلِ یمن کی ہی ہے۔

۱۷۸۶- (۱۳۷۶): أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَزْرَقِ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ثَنِيَّةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: ((مَا هَاهُنَا شَامٌ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جِهَةِ الشَّامِ، وَمَا هَاهُنَا يَمَنٌ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جِهَةِ الْمَدِينَةِ)).

حسن بن قاسم ازرق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کی گھاٹی میں کھڑے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمام شام ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمام یمن ہے۔

باب فی فضل دوس

قبیلہ دوس کی فضیلت کا بیان

۱۷۸۷- (۱۳۷۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ الله عَلَيْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! دوس نے نافرمانی اور انکار کیا ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رُو ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائے تو لوگ کہنے لگے: دوس ہلاک ہو گیا (یعنی لوگ سمجھے کہ آپ ﷺ ان کے خلاف بددعا کرنے لگے ہیں)، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت اور انہیں ہمارے پاس لے آ۔

[۱۷۸۵] مسند حمیدی:۲/۴۵۲، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، ح:۴۳۹۰، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تفاضل أهل الایمان فيه، ح:۵۲

[۱۷۸۶] المعرفة للبيهقي:۱/۹۰

[۱۷۸۷] صحيح البخاري، کتاب الدعوات، باب الدعاء للمشركين، ح:۶۳۹۷، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار، وأسلم، وجهينة، ح:۲۵۲۴

باب ((خيارهم فى الجاهلية خيارهم فى الاسلام إذا فقهوا))

۱۷۸۸ - (۱۳۷۵): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا)).

عہدِ جاہلیت کے اچھے لوگ جب دین کو سمجھ جائیں، تو وہ اسلام میں بھی اچھے ہوتے ہیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو مثلِ کان پاؤ گے، جب وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔

باب أن موسى الخضر موسى بنى إسرائيل

۱۷۸۹ - (۱۳۳۷): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ مُوسَى وَالْخَضِرِ بِشَيْءٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ.

اس کا بیان کہ صاحبِ خضر موسیٰ بنی اسرائیل کے موسیٰ ہی تھے

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ جو موسیٰ خضر کے ساتھی بنے تھے، وہ بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں تھے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے، مجھے اُبی بن کعب نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، پھر موسیٰ وخضر کا واقعہ بیان کرنے کے بعد کسی چیز سے اس بات پر دلیل پکڑی کہ موسیٰ ہی صاحبِ خضر تھے۔

باب الامر باتباع السنة

۱۷۹۰ - (۱۱۸۱): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ،

اتباعِ سُنّت کے حکم کا بیان

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ہرگز ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس کسی کام

[۱۷۸۸] صحيح البخاری، كتاب مناقب، باب قول الله تعالىٰ(يا أيها الناس انا خلقنكم من ذكر وأنثى)، ح:۳۴۹۶، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب خيار الناس، ح:۲۵۲۶، المسند للحميدى:۲/۴۵

[۱۷۸۹] صحيح البخاری، كتاب العلم، باب ما يستحب للعالم اذا سئل:أی الناس أعلم؟ فيكل العلم إلى الله، ح:۱۲۲

[۱۷۹۰] سنن أبی داود، كتاب السنة، باب فی لزوم السنة، ح:۴۶۰۵، سنن الترمذی، أبواب العلم، باب ما نهى عنه أن يقال عند حديث النبى صلى الله عليه وسلم، ح:۲۶۶۳، المستدرك للحاكم:۱/۱۰۸

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ)).

کے بارے میں میرا امر آئے کہ جسے میں نے کرنے کا حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو، تو وہ کہے: ہم (اس حکم کو) نہیں جانتے، ہم نے اسے کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ ہم اس کی اتباع کر لیتے۔

۱۷۹۱-(۱۱۸۲): قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رضي الله عنه: الْأَرِيكَةُ: السَّرِيرُ

محمد بن منکدر نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تخت سے مراد مسہری، چارپائی اور بیڈ بھی ہے۔

۱۷۹۲-(۷۵۱): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: مَا نَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ)).

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ہرگز ایسا نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس کسی کام کے بارے میں میرا امر آئے کہ جسے میں نے کرنے کا حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو، تو وہ کہے: ہم (اس حکم کو) نہیں جانتے، ہم نے اسے کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ ہم اس کی اتباع کر لیتے۔

۱۷۹۳-(۱۵۶۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُمْسِكَنَّ النَّاسُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَإِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ إِلَّا مَا أَحَلَّ اللهُ لَهُمْ، وَلَا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ)).

ابن عیینہ اپنی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مجھ پر کسی چیز کو نہ روکے رکھیں، کیونکہ میں ان کے لیے صرف وہی چیز حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کیا ہوتا ہے اور میں ان پر صرف اسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہو۔

باب منه: والاجمال فی الطلب

مانگنے میں اعتدال رکھنے کا بیان

۱۷۹۴-(۱۱۸۰): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ

مطلب بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے اس کا تمہیں حکم

[۱۷۹۱] أيضاً

[۱۷۹۲] سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ح:۴۵۹۷، المستدرك للحاكم:۱/۱۰۸

[۱۷۹۳] المصنف لعبد الرزاق:۴/۵۳۴

[۱۷۹۴] السنن الكبرى للبيهقي:۷/۷۶، المستدرك للحاكم:۲/۴، مسند البزار:۲/۷۵۱

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَكُمُ اللَّهُ بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ قَدْ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ)).

دے دیا ہے، اور نہ ہی کوئی ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جس سے تمہیں اللہ تعالیٰ نے رد کا ہو مگر میں نے اس سے تمہیں منع کر دیا ہے، یقیناً جبرائیل علیہ السلام نے میرے دل میں پھونک ماری ہے (یعنی یہ بات ڈالی ہے) کہ کسی بھی جان کو تب تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ اپنا رزق پورا حاصل نہ کر لے، لہٰذا مانگنے میں اعتدال سے کام لو۔

باب النهي عن كثرة السؤال

کثرتِ سوال کی ممانعت کا بیان

۱۷۹۵-(۱۳۳۸): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ يَعْنِي مُحَرَّمًا، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)).

سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جو ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو پہلے حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

۱۷۹۶-(۱۳۳۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے معنی مثل حدیث ہے۔

۱۷۹۷- (۱۳۳۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ أَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن (مسائل) کے بارے میں تمہیں میں چھوڑ دوں (یعنی جب تک خود نہ بتلادوں) تم ان کے بارے میں مجھے (پوچھنا) چھوڑ دو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنی کثرتِ سوال (کی عادت) اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ سو میں جس کام کا تمہیں حکم کروں تم اسے کیا کرو اور جس سے تمہیں منع کر دوں اس سے باز رہا کرو۔

[۱۷۹۵] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب ما یکرہ من کثرة السئوال، ح:۷۲۸۹، صحیح مسلم، کتاب فضائل، باب توقیرہ وترك اكثار سئوالہ، ح:۲۳۵۸

[۱۷۹۶] أیضاً

[۱۷۹۷] صحیفة همام بن منبة:ص:۱۰۰، صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلی الله علیه وسلم، ح:۷۲۸۸، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب توقیرہ صلی الله علیه وسلم وترك إكثار سئواله، ح:۱۳۳۷

۱۷۹۸-(۱۳۳۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے معنی مثل حدیث ہے۔

۱۷۹۹- (۱۳۳۳): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنِ السَّاعَةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ: ﴿فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا﴾ فَانْتَهَى.

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے بارے میں (اللہ تعالیٰ سے) مسلسل سوال کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا "تجھے اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟"

باب النصيحة

خیر خواہی کا بیان

۱۸۰۰+۱۱۷۸): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

۱۸۰۱+۱۱۷۹): أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ، لِلّٰه وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)).

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دِین خیر خواہی کا نام ہے، دِین بھلائی چاہنے کا نام ہے، دِین خیر و بھلائی کا پیکر بننے کا نام ہے، (اور یہ خیر خواہی) اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے نبی، مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے عمومی لوگوں کے لیے ہو۔

۱۸۰۲+۱۲۱۸): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب وفرحاں رکھے جس نے میری بات کو سُنا، اسے یاد کیا، اسے

[۱۷۹۸] أيضاً

[۱۷۹۹] المستدرك للحاكم:۲/۵۱۳

[۱۸۰۰] صحيح البخاری، كتاب الشروط، باب ما يجوز من الشروط فی الاسلام، ح:۲۷۱٤، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ح:۵٦

[۱۸۰۱] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ح:۵۵

[۱۸۰۲] الموطأ لإمام مالك:۲/۸۱۹، صحيح البخاری، كتاب الحدود، باب أحكام أهل الذمة واحصانهم، ح:٦٨٤١، صحيح مسلم: كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة فی الزنا، ح:۱٦۹۹

اللهِ ﷺ قَالَ: ((نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِی فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرِ فَقِیهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَی مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلهِ، وَالنَّصِیحَةُ لِلْمُسْلِمِینَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)).

ذہن نشین کرلیااور اسے دوسروں تک پہنچایا، فقہ کے حامل بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو خود فقیہہ نہیں ہوتے اور بہت سے حاملِ فقہ ایسے لوگوں کو بات پہنچادیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیہہ ہوتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: اللہ کے لیے خلوصِ نیت سے عمل کرنا، مسلمانوں کے لیے خیر خواہی کرنااور ان کی جماعت سے منسلک رہنا، کیونکہ ان کی دعوت یقیناً پیچھے سے ان کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے۔

باب إثم الكذب على النبی ﷺ

نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے (پر وعید) کا بیان

۱۸۰۳- (۱۲۱۳): أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بَخْتٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّصْرِیِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَفْرَی الْفِرَی مَنْ قَوَّلَنِی مَا لَمْ أَقُلْ، وَمَنْ أَرَی عَیْنَیْهِ فِی الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَیَا، وَمَنِ ادَّعَی إِلَی غَیْرِ أَبِیهِ)).

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بڑے بڑے جھوٹوں سے بھی بڑھ کر جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص میرے ذمے وہ بات لگائے جو میں نے نہ کی ہو، اور (دوسرا) وہ جو جھوٹا خواب بیان کرے اور (تیسرا) جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے۔

۱۸۰۴- (۱۲۱٤): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ عَلَیَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے منسوب کرکے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۱۸۰۵- (۱۲۱۵): أَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِی بَکْرٍ، عَنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً وہ شخص جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے لیے

[۱۸۰۳] صحیح البخاری، کتاب المناقب، ح:۳۵۰۹

[۱۸۰٤] صحیح مسلم، المقدمة، ح:۳

[۱۸۰۵] المسند لإمام أحمد بن حنبل:۲/۱۰۳، کشف الاستار:۱/۱۱٤، مسند ابی یعلی:۹/۳۳۳

سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ)).

(جہنم کی) آگ میں گھر بنادیا جاتا ہے۔

١٨٠٦-(١٢١٦): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ التِّنِّيسِيّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلْتَمِسْ لِجَنْبِهِ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ)). فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْأَرْضَ.

اسید بن ابی اسید اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بات ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث بیان نہیں کرتے جس طرح دوسرے لوگ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں؟ تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہے: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنے پہلو کے لیے آگ کا بچھونا تلاش کرلے۔ آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ سے زمین کو چھو رہے تھے۔

١٨٠٧-(١٢١٧): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ)).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے بیان کرلیا کرو، کوئی حرج نہیں ہے اور مجھ سے بھی بیان کرلیا کرو، لیکن مجھ پر جھوٹ مت باندھا کرو۔

باب الحديث لا يرويه الا الثقات

صرف ثقہ رواۃ سے ہی حدیث روایت کرنا

١٨٠٨-(١٦١٣): أَخْبَرَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أنه قَالَ: إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَأَسْتَحْسِنُهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذِكْرِهِ إِلَّا كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْمَعَهُ مِنِّي سَامِعٌ فَيَقْتَدِيَ بِهِ أَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ لَا أَثِقُ بِهِ قَدْ حَدَّثَهُ عَمَّنْ أَثِقُ بِهِ وَأَسْمَعُهُ مِنَ الرَّجُلِ

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حدیث سنتا ہوں تو وہ مجھے اچھی لگتی ہے اور اسے آگے بیان کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی، البتہ یہ بات ناپسند لگتی ہے کہ مجھ سے حدیث سن کر سامع اس کی پیروی شروع کردے (کیونکہ بعض اوقات) میں حدیث اس آدمی سے سنتا ہوں جو میرے نزدیک معتبر نہیں ہوتا، اور اس نے وہ حدیث اس

[١٨٠٦] سنن ابن ماجه، المقدمة، باب التخليظ فى تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ح:٣٥، المستدرك للحاكم:١/١١١

[١٨٠٧] سنن أبي داود، كتاب العلم، باب الحديث عن بنى اسرائيل، ح:٣٦٦٢

[١٨٠٨] الكفاية للخطيب البغدادى، ص:٣٢، صحيح مسلم، المقدمة، ح:١٥

أَثِقُ بِهِ قَدْ حَدَّثَهُ عَمَّنْ لَا أَثِقُ بِهِ .

راوی سے بیان کی ہوتی ہے جو میرے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔ لیکن کبھی میں اس شخص سے حدیث سنتا ہوں جس نے ایسے راوی سے حدیث بیان کی ہوتی ہے جو غیر ثقہ ہوتا ہے۔

۱۸۰۹- (۱٦١٣): وَقَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ .

سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے صرف ثقہ راوی ہی احادیث بیان کریں۔

۱۸۱۰- (۱٦١٤): أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَسْأَلَةٍ، فَلَمْ يَقُلْ فِيهَا شَيْئًا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّا لَنُعْظِمُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُكَ ابْنَ إِمَامَيْ هُدًى تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ. فَقَالَ: أَعْظَمُ وَاللهِ مِنْ ذَالِكَ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ .

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، تو انہیں کہا گیا کہ یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے کہ آپ جیسے رشد وہدایت کے امام کے بیٹے سے کسی مسئلہ کے متعلق سوال پوچھا جاتا ہے اور آپ کو اس کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے!، یہ سن کر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں، اللہ کی معرفت رکھنے والے کے نزدیک اور احکامِ الٰہی کا شعور رکھنے والے شخص کی نظر میں یہ بہت بڑا جرم ہے کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہ ہو، یا میں کسی غیر ثقہ راوی سے کچھ بیان کردوں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ: وَقَدْ رُوِيَتْ أَحَادِيثُ مُرْسَلَةٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعُقُوبَاتِ وَتَوْقِيتِهَا تَرَكْنَاهَا لِانْقِطَاعِهَا .

محمد بن ادریس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقوبات اور اس کے بچاؤ کے موضوع میں بہت سی روایات مرسل روایت کی گئی ہیں۔ لیکن ہم نے انقطاع کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

باب أخبار متفرقة

متفرق امور کا بیان

۱۸۱۱- (٧٦٠): سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُولُ: سُئِلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَطَأُ إِلَى إِطِّلَاعِ الْفَجْرِ، وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ نَبِيلٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ طَلَعَ الْفَجْرُ نِصْفَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: الْزَمِ الصَّمْتَ يَا أَعْرَجُ .

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ ایسے روزے دار کے بارے میں سوال کیا گیا، جو فجر طلوع ہونے تک کھاتا پیتا بھی ہے اور وطی بھی کرتا ہے، اس کے پاس ایک شریف آدمی بیٹھا تھا، وہ بولا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر فجر آدھی رات کو ہی طلوع ہو جائے تو؟ تو

[۱۸۰۹] أيضاً

[۱۸۱۰] صحيح مسلم، المقدمة، ح:١٦

[۱۸۱۱] لم أعثر عليه

انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! خاموش رہ۔

۱۸۱۲-(۱۳۵۵): سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلبِ علم، نفل نماز سے افضل ہے۔

۱۸۱۳-(۱۶۰۶): سَمِعْتُ الرَّبِيعَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: لَوْلَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ لَذَهَبَ عِلْمُ الْحِجَازِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک اور سفیان رحمہما اللہ نہ ہوتے تو اہل حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔

۱۸۱۴-(۳۶۷): أَخْبَرَنَا مَنْ لَا أَتَّهِمُ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا بَرَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ رَعَدَتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّيَ ذَلِكَ عَنْهُ.

مطلب بن حنطب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب آسمانی بجلی چمکتی یا کڑکتی تو آپ ﷺ کے چہرے پر (غم کے آثار) نظر آنے لگتے اور جب آسمان بارش برسانے لگتا تو اس سے آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک مسرور دکھائی دینے لگتا۔

قَالَ الْأَصَمُّ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: كَانَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ يُرِيدُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي يَحْيَى، وَإِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ يُرِيدُ بِهِ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ.

ربیع بیان کرتے ہیں کہ جب امام شافعی رحمہ اللہ أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ کے الفاظ سے حدیث بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد ابراہیم بن ابی یحییٰ ہوتے ہیں، لیکن جب آپ أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں تو اس سے یحییٰ بن حسان مراد ہوتے ہیں۔

باب وفاة الشافعي رحمة الله عليه وسنه

امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات اور ان کی عمر کا بیان

۱۸۱۵- (۱۶۰۷): سَمِعْتُ الرَّبِيعَ، يَقُولُ: مَاتَ الشَّافِعِيُّ رضی اللہ عنہ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ، وَسُئِلَ عَنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: نَيِّفٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً.

ربیع فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ رجب کے آخری دن دو سو چار ہجری میں فوت ہوئے اور ان کی عمر کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان کی عمر پچپن سال کے قریب تھی۔

[۱۸۱۲] تاریخ بغداد:۱۳/۳۸۳، مناقب الشافعي للبيهقي:۲/۱۳۸

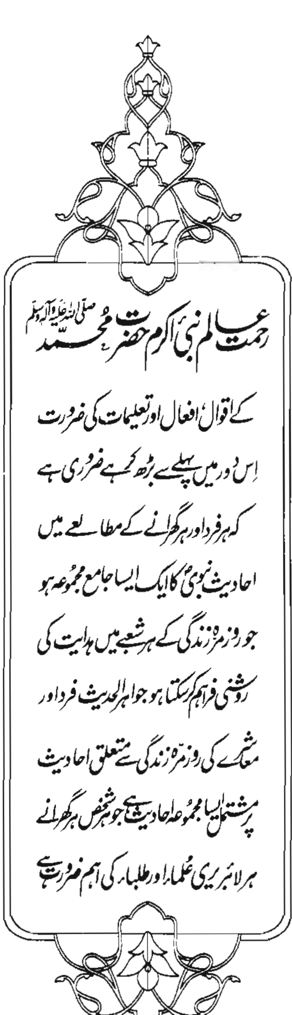
[۱۸۱۳] تهذيب الكمال:۱۱/۱۸۹

[۱۸۱۴] المعرفة للبيهقي:۳/۱۰۶، صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق باب ما جاء في قوله، (وهو الذي يرسل الريح بشرًا بين يدى رحمته)، ح:۳۲۰۶، صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ح:۸۹۹

[۱۸۱۵] مناقب الشافعي للبيهقي:۲/۲۹۷

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ





مجموعۂ احادیث مع تشریحات

مجموعۂ احادیث مع تشریحات

کامل سیٹ

جلد اول

توحید وسنت، وحی، معراج، علم، ایمانیات، تقدیر، فتنے اور علاماتِ قیامت، جہنم کے احوال، جنت کے احوال۔

ترتیب و تالیف

مولانا ظفر اقبال صاحب زید مجدہم

اُستاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارۂ اسلامیات

لاہور - کراچی

پاکستان



احادیث مُبارکہ کی مشہورترین کُتُب میں سے امام الحدیث امام ترمذیؒ رحمہ اللہ کا مجموعہ احادیث

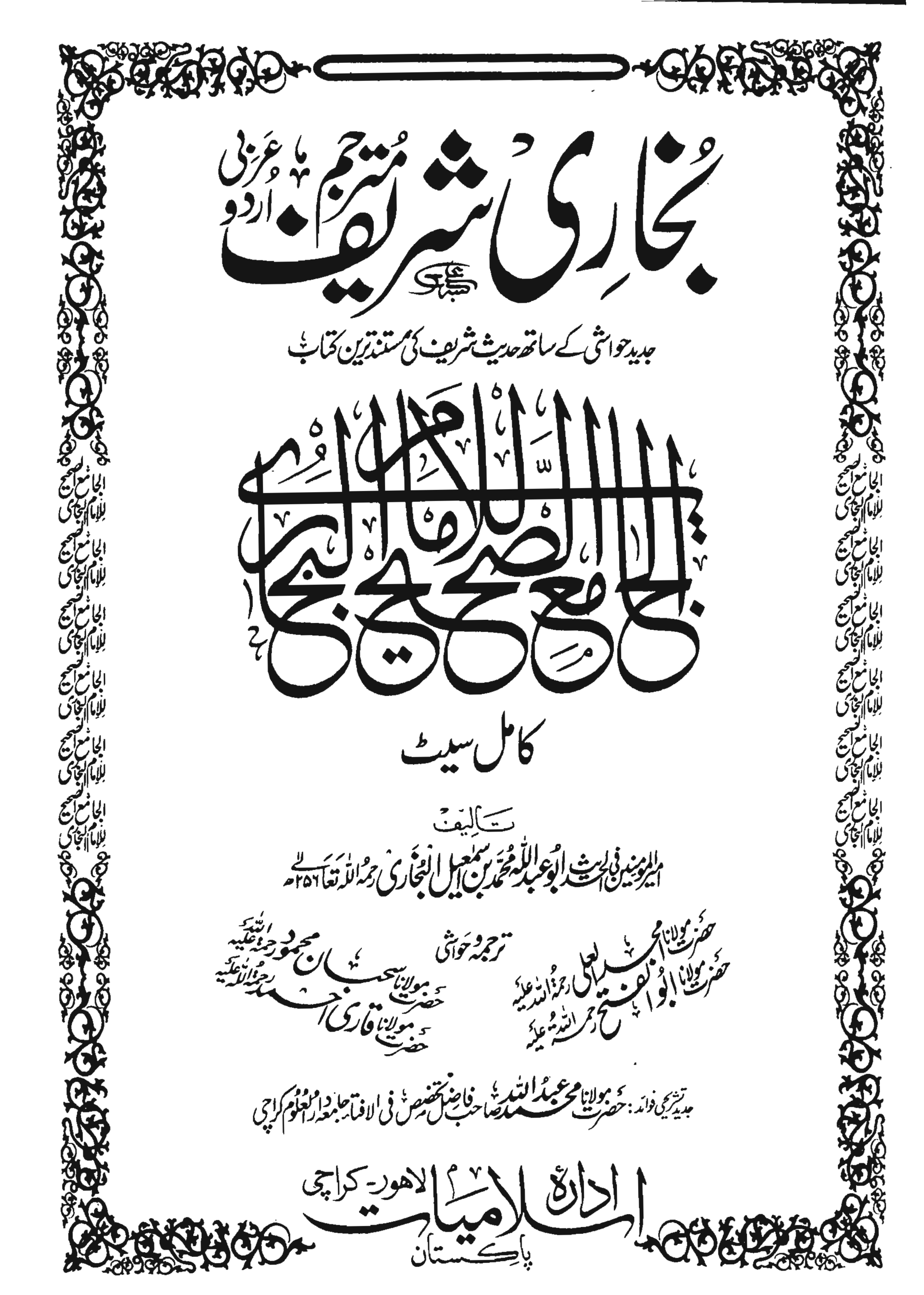
مُستند ترجمے اور مُختصر تشریحات کے ساتھ اعلیٰ اشاعتی معیار کے ساتھ پہلی بار

امام الحدیث ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ الترمذی

اُردو ترجمہ
مولانا حافظ حامد الرحمٰن صدّیقی کاندھلوی

حواشی
مولانا محمد عبداللہ صاحب زید مجدھم فاضل تخصص فی الافتاء
جامعہ دارالعلوم کراتشی





بخاری شریف

مترجم عربی اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

الجامع الصحیح للامام البخاری

کامل سیٹ

تالیف

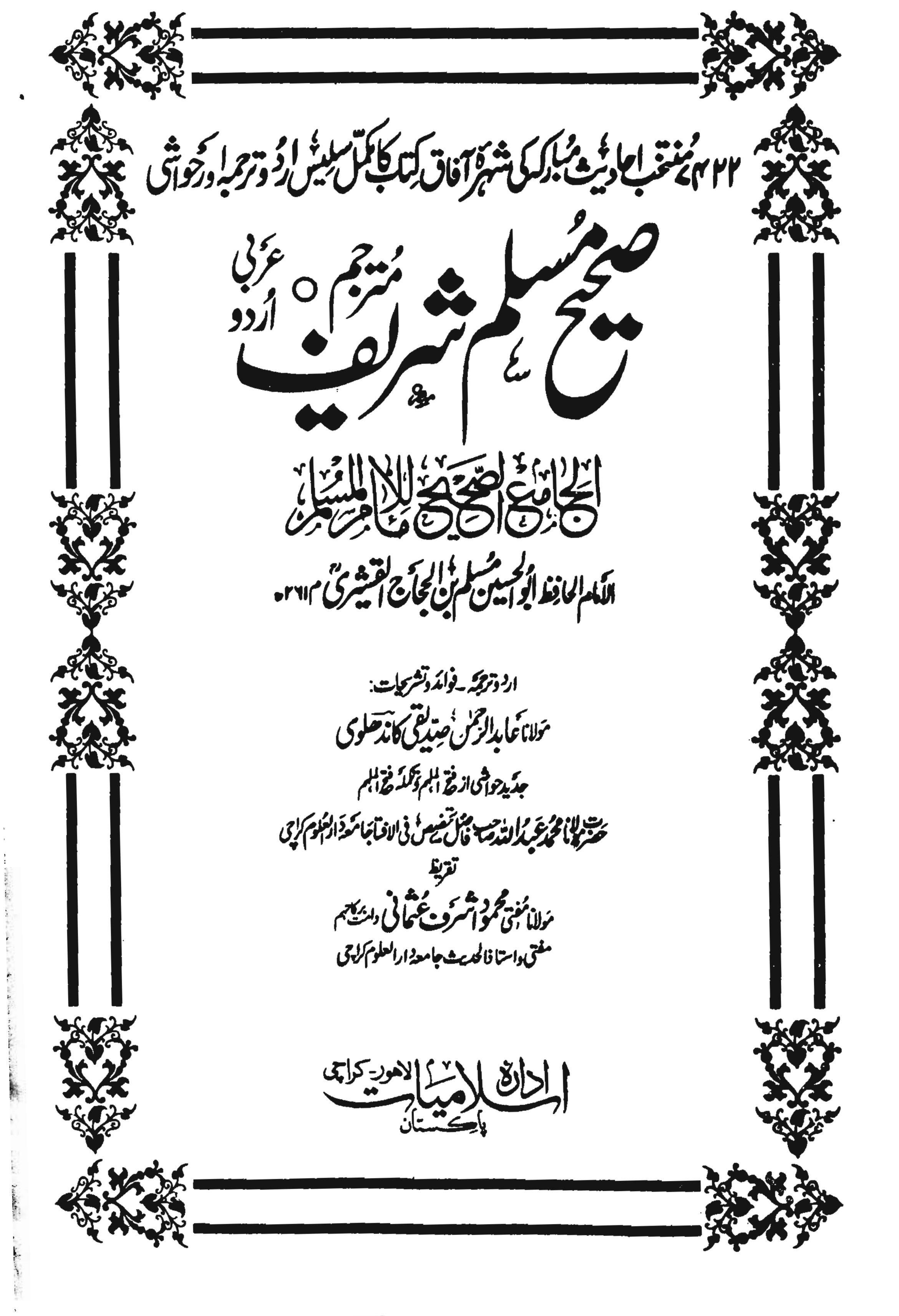
امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان



۷۲۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف
عربی اردو مترجم

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملۃ فتح الملہم

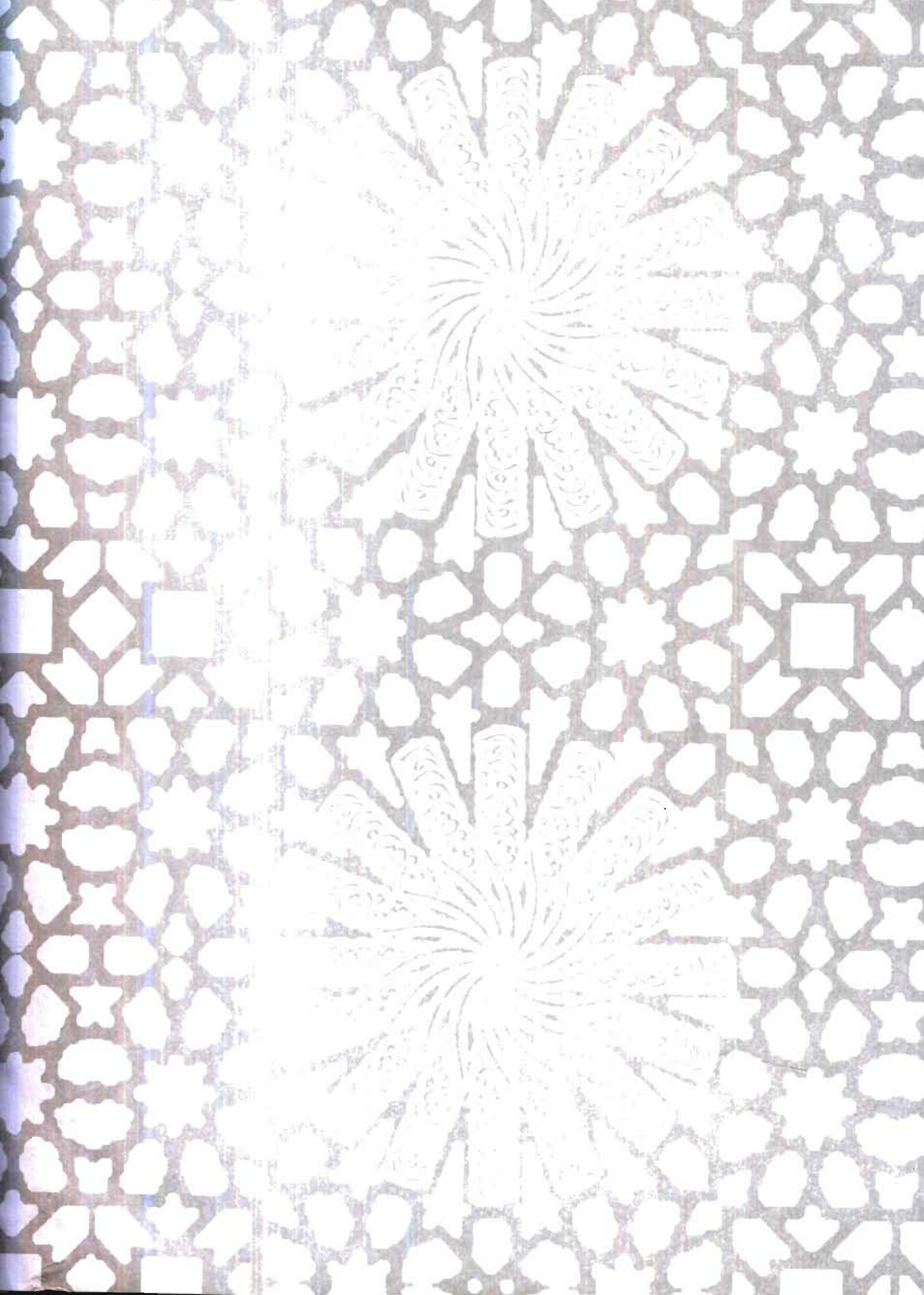
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور۔ کراچی
پاکستان





اِدارۂ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

لاہور:
۱۴ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور
فون 37324412 فیکس 92-42-37324785

کراچی:
موہن روڈ، چوک اُردو بازار، کراچی
فون 021-32722401

لاہور:
۱۹۰، انار کلی، لاہور، پاکستان
فون 042-37353255, 37243991

www.idaraeislamiat.com E-mail: idara.e.islamiat@gmail.com